

A STATE OF THE PARTY OF THE PAR

۲۹ را نبیا ، کرام میراند ایک نظر میں

وعريته اورثني ونبيرانها

معرت أوت عيدالسام

مغرية مواطيا أمؤم

معوت صائع طيدالهام

معرعا والصعيرالهام

معومت الماميل غيرالياء

معرت احماق ميداساء

معود الولامي المؤم

معرت يتوب مياسات

مغوت يست عيد المياه

معرت لعيب ماياساء

معرت موی مندانساس

معرمت إدوان طبياكمام

معرت ياشع مدياليان

حغرت الأقحل عنيدالعام

معرت الواس مني السفاء

معزبت السع طيرانساخ

معزت فهول ميدالناء

وعرت والأوعر بالموح

وعرت شيمان عيدالنواه

معفرت الإب عيد الساراة

سيرة الانبياء

عليهم السلام

ادره فیضان حضرت گنگر

تاليف

مولا نابدلع الزمان ندوى قاسمي جيدمين

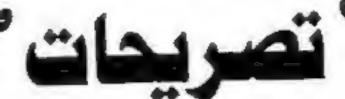
انڈینکونسل آف فتوی اینڈ ریسر چ ٹرمٹ بنگلور بائی و صدر

جامعـــه قناطمــه للبنات مظفرپور، بهار (الهند)

Mobile: 9342558322 / 8792250535

E-mail: mbnadvi@gmail.co www.badiuzzamanadwiqasmi.com

www.jamiafatimalilbanat.org



اشاعت کے جملہ حقوق بی مؤلف محفوظ ہیں

بار اوَل: ١٣٢٢ - 2006 • باردوم: 2012- 1872

نام كاب : سيرة الانبياء عليهم السلام

تاليف : مولانابر يع الزمال تدوى قاسمى

تعداد سفات : 424- 424

23+36/16: ジレ

تعداداشاعت : 1000

كيوزيك : مولانامحرنورانعين تدوى بنكور

بااجتمام : وحيدالزمال ، تح الزمال ، فريدالزمال ، بنكلور

• كاب لخ ك ي

اتدين كوسل آف فتوى ايندريسري ثرست، اولدينش محله ميسورروؤ، بنكلور- 18
 مافظ قارئ محشمشيرعالم جاحي - موبائل: 9886985536

• جامعه فاظمه للبنات ، تعرفيم ، کی سرائے ، چندداره ، مظفر پور فدرن 0621 2291375 مرائل ، 0621 2391375

ون: 0621-2281375 موبال: 0621-2281375

جناب شوكت معين عرف ارمان موبائل: 9708827310

• ملت بكد يو، نبر 28 شوميشورا تحرين رود، نزد مجد عين غينك كاردن بنكور-11

مافظ محرام موبائل: 9343713173

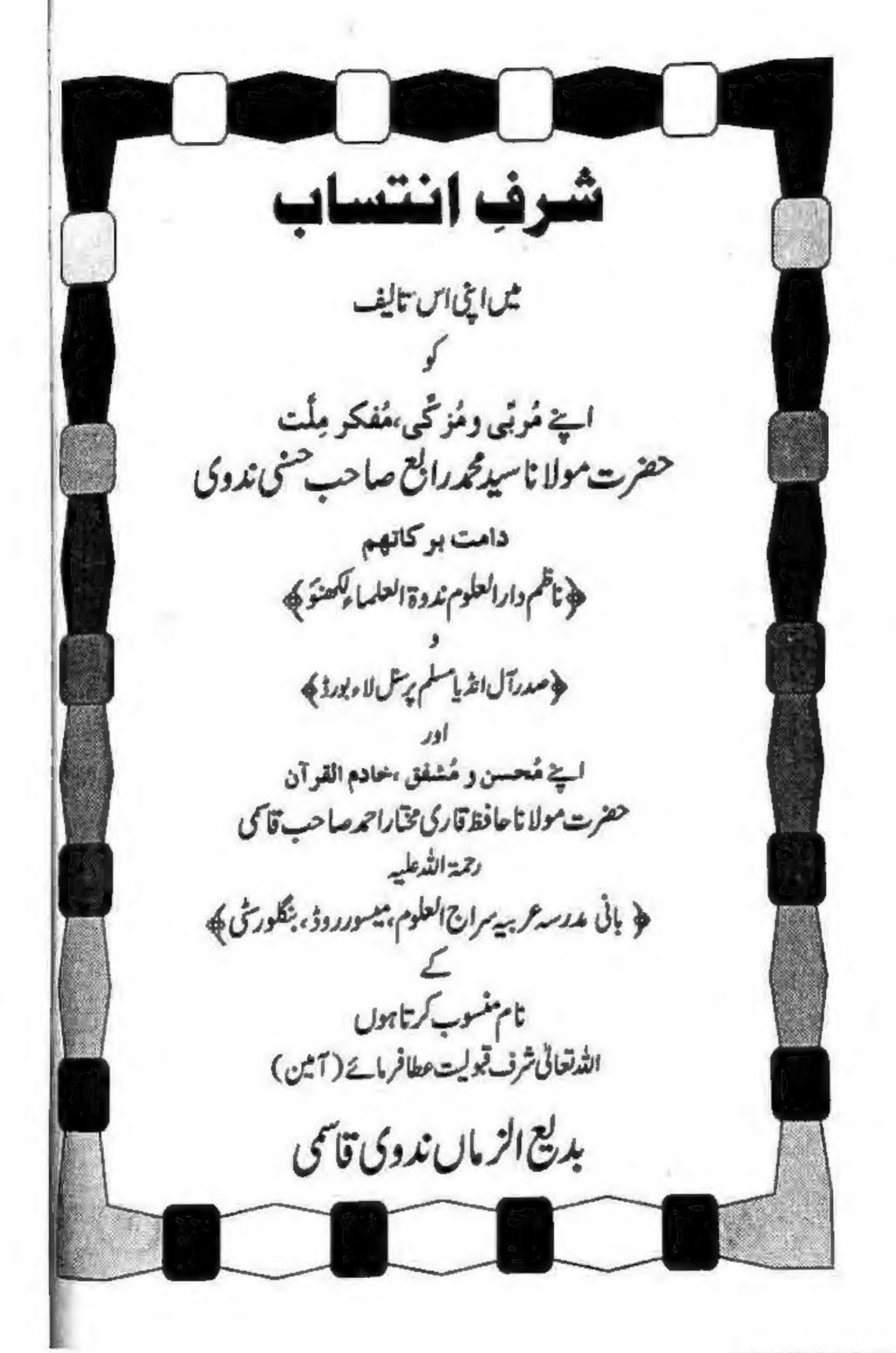
0/	فيرست	7(1)
OZ	شرف احماب	2
$\odot Z$	عين التوقيع وفي: الرمولف	$\sqrt{3}$
(12)/	تقريظ: حضرت مولانا محرفهت الشادر ليس نددى معظد الشه	/ (4)
(15)Z	فير الفذ : مؤلف	(5)
20/	مقدمة وعفرت مولانا ميدمحدوالع صاحب حنى عددى واست بركاجم	(6)
(24)	تقريد: حفرت مولانا محاراجم صاحب قا كادامت بركاتم	70
27	ابم تاریخی معطومات	8
(33)Z	شبنشاه كوجين ملى الفدعليدو ملم كى ولادت بإسعادت	9
(VZ	سلىلىنىپ	10
(35) <u>/</u>	دضاعت	/(11)
35	عقيقه وضنه	12
37	مبرنبوت	13
37	شق صدر	14
38	والدين كي وفات	(15)
39	عبرالمطلب اورابوطالب كى كفالت	(16)
39	شامكا پيلاخ	(17)
40	فجارى الزائى	18
40	حضرملی الفدعلید الم نیوت بے میلیکس نی کی شریعت بھل کرتے ہے	19



(1)	المرجري كاهم واقعات	38
62	٣ راجري كما جم واقتعات	39
62	۵راجر کا کیانم واقعات	40
62	١ اجرى كابم واقعات	41)
(13)	٨رجرى كانم واقعات	42
63	٩ راجري كما بم واقعات	43
4	• ارجري كماتم واقعات	44)
4	مرض وقات	45
65	وفات كاروح فرساواتمه	46
66.	je ³ .	47)
60	ازواج مطبرات	48
70	صاجر ادعاور صاجر اديال	49
71	تواسے ونواسیاں	50
71	آب سلى الله عليه وملم كى صاحبر اديول كا تكاح	51
71	حضور صلى الله عليه وسلم كاحبراني نام	52
72	صنور في الشعليد في كانام كن كرورود يرد منا مرورى ب	53
72	صنودسلى الشعليد يملم كفاتم أتعبين مون كاسكر	54
73	حضور ملی الله علیه وسلم کو باکل جس کس نام سے یاد کیا کہا ہے؟	55

73	رحمة اللعاليين صرف حضور صلى الله عليد ملم ك لي مخصوص ب	56
73	حضورهملی الله علیدوسلم کی سب سے پیلی اور آخری زیوی	-57
73	حضور سلى الله عليه وملم كى زياده شاد يوس كامقصد	58
74	قرآن مجيد عن حضور ملى الله عليدو ملم كااسم شريف	59
74	الله تعالى في حضور ملى الله عليه وسلم كوكونى بيدى كي تصوير بيم يحتى ي	60
75	جلدازواج مطمرات كنام كياين؟	61
76	متفرقات	62
89	سب ہے ہملے تی کوان تھے؟	63
93	حفرت آ دم عليدالسلام	64
107	حضرت اوركس عليه السلام	65
115	معزت أوح عليه السلام	66
125	حضرت مودعليه السلام	67
133	معزت صالح عليه السلام	68
139	معرت ابراهيم عليه السلام	69
149	معزت المعيل عليه السلام	70
155	معرت اسحاق عليه السلام	71
159	حضرت لوط عليه السلام	72
167	حفرت يفقوب عليدالسلام	73
173	حضرت يوسف عليدالسلام	74

(199)	حعرت شعيب عليه السلام	75
209	حضرت موى وبارون عليما السلام	76
241	حطرت يوشع بن أون عليه السلام	7(77)
247	حفرت وكل علياللام	78
251	حرر حالياس علي السالام	79
255	حغرت الميع طي السلام	80
259	معرت شولي عليه السلام	81
263	حعرت دا دُوطي السلام	82
271	معترت سليمان عليبالسلام	83
287	حعرت الوب علي السلام	84
343	حغرت يوس طيبالسلام	85
351	حفرت ذواكنفل طيدالسلام	86
359	حفرت وزيعليه السلام	87
367	معرست ذكر بإعليه السلام	88
373	حعرت يحي عليه السلام	89
381	معرت عينى عليه السلام	90
418	ما خذوم افح	91
421	انڈین کونسل آف فتوئ اینڈ ریسر ج ٹرسٹ بنگلو	92
422	تعارف جامعة فاطر للينات متلغر يور	93
.423	مخفرتهارف مؤلف كتاب	94



ىيىش لفظ طبع ثانی باز:مؤلف از:مؤلف

ٱلْحَسَدُ لِلَّهِ الَّذِي مَدَانًا بِا لَكِتَا بِ الْمُبِينِ وَقَص ۚ فِيْهِ ٱحْسَنَ الْقَصَصِ مَوْعِظَةٌ وَ ذِكُرَى لِلْمُوْ مِنِينَ ، وَ الصَّلُوةُ وَ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ وَخَاتُمِ النّبِينَ وَالِهِ وَأَ صُحَابِهِ أَجُمَعِينَ وَ عَلَى كُلُّ مَنِ اتَّبَعَهُمْ بِإِحْسَانِ إِلَى يَوْمِ اللَّذِين _ أَمَّابَعُدُ ! يع تقريباً ٥ رسال يهلي مسرة الانبياء عليهم السلام "اشاعت يزير موتى جوالمدلله يهندك كن اور كم بى مدت مين اس كا بهلا ايْريش ختم هوكيا ، اوراب دوسرا ايْريش عمده طباعت اور ديده زيب سرورق سے آراستہ و پیراستہ ہوکرآپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس میں صاحب کماب کی خولی نہیں ہے، دراصل اس میں اصحاب سیرت کی شان عظمت اور اثر انگیزی ہے جو کسی کی طرف سے چیں ہواڑ انداز ہوتی ہے،میرے لئے خوشی اورخوش بخشی کا ذریعہ بیہے کہ اللہ تعالی نے محض ایے ففل وكرم سے مجھے حضرات انبياء كرام ميسىم السلام كى سيرت كوسائ لانے كى توفيق عطافر ماكى۔ ي احقرن "سرة الانبياء يلبم السلام" من حضرات انبياء كرام يلبم السلام كي جامع تصويرين جيش كرنے كى كوشش كى ہے، اس كماب بيس معاندين وخالفين كے ذائن كوسا منے ركھا كيائے، اور مجادلان اسلوب کے بجائے حکیمانداور نفسیاتی اسلوب اختیار کیا گیاہے، اس سے امید ہے کہ حضرات انبیاء كرام عليم السلام كے بارے ميں جوغلط تصورات ذہنوں ميں جي، وه دور مول سے۔ عد اس كتاب ميں اگركوئي بات ميں ائي مجھ كے خلاف ياس سے بالاتر محسوس موتواس كے بارے میں بے یقین ہونے کے بچائے اپنی عقل و مجھ کے محدود ہونے کا اعتراف ہی ہمارے لئے نجات کا باعث اور ہمارے ایمان ویقین کی سلامتی کا بہترین راستہے۔

٠, 10

بعد زرنظر کتاب کے ۱۳۳۲ استحات جود منرت محرسلی الله علیه دسلم کامیرت پاک پرمشمل بین، در نقیقت سرور کا نتات، آقائے نامدار اور مین انسانیت معفرت محرسلی الله علیه وسلم کی خدمت اقدی میں ناچیز عاصی کا بدیہ مقیدت و مجزونیاز ہے۔

بع اس کتاب کا دوسراا فی بیشن بهت میلی منظر عام برآ جاتا چاہے تھالیکن اپنی ذرمددار بول اور

الی دسائل کی قلت کی دجہ ہے تاخیر درتا خیر ہوتی چلی گئے۔ بہر حال انشد تعالیٰ کی تو نیش ادر بعض گلعم

کرم فر مادُن کی توجہ ہے اس کتاب کا دوسراا فی بیشن آپ کے ہاتھوں جس ہے۔

ہو اس دوسرے ایڈ بیشن جس چندا ہم معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے اور کمپوز تک کی خلطیوں کی اصلاح کی کوشش کی گئے ہے۔

کھ درحقیقت میرے تلعی دوست مخیر لمت جناب الحاج چاند پاشاہ صاحب زید اقبالہ (مالک ی، آر، الکیٹریکلس، میسور روڈ، بنگور) نے اس کتاب کی دوسری اشاعت کی بار بار فرمائش کی ادر دوسلد افزائی فرمائی ، انبیس کی خصوصی توجہ ہے کتاب کا دوسرا ایڈیشن آپ کی خدمت میں حاضر ہے، اللہ تعالی ان کو بہترین بدلہ عطافر مائے۔ آئین

کے احتر دورجدید کے ناموراسلامی اسکالر مشہور داعی الی الله ،معروف محقق ، برادر مکرم مخدوم کرامی قدر حصرت مولانا محمد فعت الله ادریس ندوی حفظه الله کا دل کی مجرائیوں سے شکر گزار ہے ، جنہوں نے احترکی درخواست پر اپنی کونا کول معروفیات کے باوجود اپنی قیمی تقریف سے اس کتاب کوزینت بخشی۔

کھ احقرمشہوراسلای اسکالروسحافی جناب مولاناعبدالله سلمان ریاض قامی زیده مجده (مدیر:
ماہنامہ بیام انسانیت بنگور) کاشکر گزار ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی ترتیب ونزئین اور دیده
زیب مرورت بنانے اور کتاب کو طباعت کے لئے حتی شکل دیے جس اپن غیر معمولی محنت ، ذاتی

0000000000000

ربيس اورتي مهارت كامظا بره كياب

کھ انڈین کوسل آف نوکی اینڈریسر ج ٹرسٹ بنگور کے کمپوزر عزیز گرامی قدر محمد بدرالاسلام عرف محمد شاہرزیدہ مجدہ بنگور بھی بجاطور پرشکر ہے کے سخق بیں کہ انہوں نے کتاب کے بعض مفحات کی بڑی توجہ بحنت بگن اور نہایت عرق ریزی کے ساتھ کمپیوٹر اکڑڈ کتاب کی ہے۔

کھ ان کے بعدان تمام دوست واحباب اور قار کین کرام کا بھی شکر بیادا کرتا ہوں جوتھ نیف و تالیف کے سلسلہ میں میری حوصلہ افز انی کرتے ہیں ، جومیری کماییں بڑے شوق و ذوق ہے پڑھتے ہیں ، جومیری کماییں بڑے والی ہرئی کما ب کا بڑی بے تالی ہے انتظار کرتے ہیں اور میرے لئے نیک خواہشات دکھتے ہیں۔

کھ اللہ تعالیٰ اس کتاب کوعلمۃ اسلمین کے لئے مغیر، نافع اور لٹائن کل بنائے امین یارب الخلمین!

آخر میں وعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے اس کتاب کو صدقہ جاریہ، زاد آخرت اور سرمایہ مغفرت بنائے۔ (آمین)

وَمَا تَوْفِيُقِي إِلَّا بِاللَّهِ ،عَلَيْهِ تُوَكَّلُتُ وَإِلَيْهِ أَنِيْبُ، وَهُوَ حَسَبِي وَنِعُمَ الْوَكِيلُ وَبَنا تَقَبُّلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ.

محتاج دعا

بديح الزمان ندوى قاسمى

ي ارتح م الحرام ١٣٣٣ هرمطال 23 ردمبر 2011 و بروز جعه

دنیایں احرام کے قابل ہیں جتنے لوگ میں سب کو مانتا ہوں مرمصطفے کے بعد



تقريظ

مشهوراسلامی اسکالروداعی الی الله حضرت مولانا محد تعت الله ادر لیس ندوی دامت برکاتهم (مرکز دعوت وارشاد، دبی به تحده عرب امارات ومر پرست جامعه فاطمه للبنات مظفر پور) الحسمه الله رب العلمين و الصلاة و السلام على أشرف الأنبياء والمرسلين محمه خاتم النبيين و آله وصحبه أجمعين و من تبعهم باحسان الى يوم الدين ... أمابعد

عظیم شخصیات کی سیرتوں پر شمل تحریب ہوں بھی آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ٹابت ہوتی ہیں، چہ جائے کہ ان کا تعلق ان نفوس قد سیہ ہے ہوجن کو اللہ کے انبیاء درسل ہونے کا شرف مرتبت حاصل ہے۔ سیرت نگاری کا بیر میدان بہ طور خاص دینی علمی خدمت کا روشن ترین باب ہے، کیوں کہ انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد ہی اللہ کی وحدا نبیت کی دعوت، اس کے دین اسلام کی بہلنغ ، راہ نجات کی رہنمائی اور دیناو آخرت کی سعادت وکا مرانی کا طریقہ کا رہتا ناہے، اور بہ حیثیت امت دعوت اس کی رہنمائی اور دیناو آخرت کی سعادت وکا مرانی کا طریقہ کا رہتا ناہے، اور بہ حیثیت امت دعوت اس فریفر کو تسان وخو لی انجام دینے کے لئے ہم پرید ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ انبیاء ورسل کی سیرتیں ہارے سامے کو یا ایک کھلی کتاب کی شکل میں موجود ہوں۔

فاضل معنف برادر عزیز مولا نابدلیج الزمال ندوی قائی کابیا اقدام قابل صد تحسین ہے کہ انہوں نے اپنی تعنیفی کا وشوں کوآگے بڑھاتے ہوئے سیرت انبیاء جیسے اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ الی کتاب جو ہر مسلمان گھر کی ضرورت ہو، یقینا آیک بیش بہاتخد ہے، اس لئے کہ انبیاء کرام کی سیر تیں اگر حشو وزائد سے ضال ہوں اور مستندروا بیوں پر بنی ہوں تو ہر مسلمان کے لئے قابل تقلید نمونہ ہیں، خاص طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک جس کے لئے قرآنی تاکید موجود ہے۔

ایک عام مسلمان کے لئے ان کی سیرتوں میں کم ہے کم سبق بیہ ہے کہ چوں کہ اللہ کے پیغیمروں نے دین تو میں کو اللہ کے پیغیمروں نے دین تو میں کو بین کو کوں کے بیٹی سے بردی مصیبت جھیل کر بیروین کو کوں

تک پینچایا؛ لہذا اہمارا فرض بینمآ ہے کہ ہے کم دکاست اس کوائی طور پر سینے ہے لگایا جائے جس طرح انہوں نے پہنچایا اور قرآن نے جمیس بتایا اور اسے اختیار کرنے کا تھم دیا ، الله کا ارشاد ہے:
''وُ مَسَالُونَ مَسَلُسُنا مِنْ قَبُلِکَ مِنْ رَسُولِ إِلَّا نُوْجِی اِلَیْهِ أَنَّهُ لاَ اِللهٔ اِللَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ '' (الانبیں اعتباری کی طرف می وی نازل کی کہ الانبیں اعتباری کی طرف می وی نازل کی کہ میرے ہواکوئی معبود برح نہیں ہی تم میری ہی جا وی دروں ہی اس کی طرف می وی نازل کی کہ میرے ہواکوئی معبود برح نہیں ہی تم میری ہی جا وی دروں کے اس کی اس کی طرف میں وی نازل کی کہ میرے ہواکوئی معبود برح نہیں ہی تم میری ہی جا وی دروں کے اور کی اور کی اور کی اور کی دروں کی اور کی کا دروں کی دروں کی میری ہی جا وی کی دروں کی اور کی کی میری ہی جا کہ دور کی کی دروں کی کی میری ہی کا دروں کی دروں کی دروں کی میری ہی کی دروں کی کی دروں کی دروں کی معبود برح نہیں ہی میری ہی جا وی کی دروں کی دروں کی دروں کی دروں کی میری ہی دروں کی میری ہی دروں کی دروں کا کو کروں کی دروں کی دروں

جہاں تک علماء اور مبلغین کا تعلق ہے تو پیغیران اسلام کی سیرتوں سے اونی استفادہ بیہ وہ کر سکتے ہیں کہ حالات چاہے جتنے ناسازگا رہوں، کتنی ہی سرکشی، ایذ ارسانی، عدادت، بیہودہ کوئی اورافتر اپر دازی کا سامنا کرنا پڑا ہو، انہوں نے بھی جدوجہدر رک کی، نہ ناامید ہوئے، بلکہ حکمت و دانائی، حکم و بر دباری اور تواضع و خاک ساری کوا پناوطیرہ بنائے رکھا اور بادمخالف کی تیز و تند ہوا ہیں تن کی کشتی تھیتے رہے۔

چنانچ خود قرآن کریم نے اس حقیقت کو واضح کردیا ہے کہ انبیاء کرام کے حالات بیان کرنے کا مقصد، واعیان تن اور مومنوں کی ول واری، ثابت قدی کی ترغیب، یاد دہانی اور تھیجت آمیزی ہے۔ اللہ تعالی نے سورہ ہودی آیت تمبر ۲۵ کی ابتداء ہے مختلف نبیوں کے اپنی قو موں کے ماتھ کا ذا آرائی کے قصے بیان کرنے کے بعد آیت نمبر ۱۳ ایس بیار شاد فر مایا ہے: ''و کُٹلا نُسقُ مَنْ عَلَمْ مَنْ اَنْبَاءِ اللّٰحِقُ وَ مَوْعِظَةً عَلَمْ کَ مِنْ اَنْبَاءِ اللّٰحِقُ وَ مَوْعِظَةً مَنْ اَنْبَاءِ اللّٰحِقُ وَ مَوْعِظَةً وَ اَلْحَقُ وَ مَوْعِظَةً وَ اَلْحَقُ وَ مَوْعِظَةً وَ اَلْحَقُ وَ مَوْعِظَةً مِنْ اِنْبَاءِ اللّٰمَوْمِنِیْنَ '' (هو د: ۱۲۰) (رسولون کے سب احوال ہم آپ کے سامنے دل کی تعلیمان کے لئے بیان فر مار ہے ہیں، آپ کے پاس اس مورت ہیں بھی جن پہنے چکا جو تھیجت ووعظ ہمونوں کے لئے بیان فر مار ہے ہیں، آپ کے پاس اس مورت ہیں بھی جن پہنے کہ کا جو تھیجت ووعظ ہمونوں کے لئے بیان فر مار ہے ہیں، آپ کے پاس اس مورت ہیں بھی جن پہنے کی اللہ تعالی ہمیں اخیاء کرام کی زیر گیوں کے حقیقی بیغام کو بجھنے ، اس پڑمل کرنے اور لوگوں تک بہنچانے کی تو فیق ہے اور اور اور کوئی تک بینے ان کی تو فیق ہوائے کی تو فیق ہوائے کی تو فیق ہواؤ ہوں کے اور اور کوئی تک بہنچانے کی تو فیق ہواؤں کے میان کی دیر گیوں کے حقیقی بیغام کو بجھنے ، اس پڑمل کرنے اور لوگوں تک بہنچانے کی تو فیق ہواؤں ہے۔ اس بڑمل

سیکتاب انبیاء کرام علیم السلام کی سیرت کے موضوع پرایک اتمیازی شان کی حال ہے اور اہل ملام ملام داحباب سے داد تحسین حاصل کر چکی ہے، کتاب کی مقبولیت وافا دیت کے پیش نظر اس میں ضروری تھیجے در میم کے بعد اس کا دوسراا ٹیریشن' انڈین کوسل آف فوٹی اینڈ ریسر چ ٹرسٹ بنگلور) کی جانب سے شاکع کیا جارہا ہے۔

انڈین کوسل آف فتو کی اینڈ ریسر ج ٹرسٹ بنگلور کا ایک تصنیفی جھیتی، اشاعتی اور تعلیمی ادارہ ہے جس کے قیام اور تامیس کا مقصد ہی مشئد کتابوں کی نشر واشاعت ہے، انڈین کوسل نے "سیر قالا نبیا و علیم السلام" کوشائع کر کے اہل علم اور مطالعہ کے شائقین کو قیمتی ، مفید اور کا رآ مدمواد فراہم کیا ہے، اللہ تعالیٰ انڈین کوسل کے کارکنوں کواس ہے بہتر انداز میں کام کرنے کی توفیق وسعادت عطا کر ہے۔ متعالیٰ انڈین کوسل کے کارکنوں کواس ہے بہتر انداز میں کام کرنے کی توفیق وسعادت عطا کر ہے۔ عالم اسلام کی مشہور علمی وروحانی شخصیت، جانشین مفکر اسلام استاذ گرامی قدر حضرت مولانا مسید مجمد رابع حسنی ندوی وامت برکات نے آیک خوبصورت ترین مقدمہ لکھ کرعنات فرمایا ، جواس سید مجمد رابع حسنی ندوی وامت برکات نے آیک خوبصورت ترین مقدمہ لکھ کرعنات فرمایا ، جواس سید مجمد رابع حسنی ندوی وامت برکات نے آیک خوبصورت ترین مقدمہ لکھ کرعنات فرمایا ، جواس

مؤلف کتاب کی پہلی ۵ کتابیں اشاعت پزیر ہوکر عوام الناس اور خود اہل علم حضرات سے وادخسین وصول کرچکی ہیں، ان سب تالیفات کا مطالعہ یقیناً ایک خوش آئند علمی اضافے کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالی موصوف کی اس خدمت کو امت کے لئے بار آور فرمائے اور ان کے قلم کو میدان صحافت کے لئے بر آور فرمائے اور ان کے قلم کو میدان صحافت کے لئے قبول فرمائے۔

راقم الحروف اور تمام اال علم کی طرف سے اس کماب کے دوسرے ایڈیشن کے موقع پرمؤلف کماب برا درعز برزمولا نا بدلیج الز مال ندوی قائمی تیمر یک وتہنیت کے سخت ہیں۔

دعاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کومؤلف کے لئے توشہ آخرت بنائے اور نجات کا وسیلہ و ذرابعہ

قرارد___(آين)....وماتوفيقى الابالله

عغودر كذركا طالب

(حضرت مولانا) محمد فتحت الندادريس ندوى (دامت بركاتهم) مصفح ، الوظهبي متحده عرب امارات ١٢رم م الحرام ١٣٣٣ هرمطالق 23 ردمبر 1 201ء بروزجمعه

ييش لفظ

از:مؤلف

ٱلْحَمَدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَانَا بِالْكِتَابِ الْمُبِينِ وَقَصَّ فِيْهِ أَحْسَنَ الْقَصَصِ مَوْ عِظَةً وَ ذِكُرَى لِلْمُوْ مِنِينَ ، وَ الصَّالُوةُ وَ السَّلامُ عَلَى سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ وُخَالَم النَّبِيِّينَ وَالِهِ وَا صُحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ وَ عَلَى كُلُّ مَنِ اتَّبَعَهُمْ بِإِحْسَا نِ إِلَى يَوْمِ اللَّيْن . أمَّابَعُدُ ! تقریباً دس سال پہلے" سالارویکلی" میں ایک مستقل سلسلہ" نم بی سوال جواب" کے عنوان سے شروع کیا گیا ،جس میں قار کین کے ندہبی سوال کے جواب دیے جاتے ہیں ،الحمد تلدید سلسلداحقر کے سروے ، چونکداخبار کی زندگی بہت محدود جوتی ہے ، اور اس کاریکارڈ رکھنا اوراے محفوظ کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے ،اس لئے قارئین کی طرف ہے بہت اصرارتھا کہ اس ملمی ذخیر وکو كمّالى شكل مين محفوظ كرديا جائے تاكمستغبل كالسليس اس علمي ذخيره سے فائده انها سكيس - چنانچ میں نے قارئین کی خواہش کی تکیل میں "سالارویلکی" کے غربی سوال جواب کو کمانی شکل دیے کا اراده ایک سال پہلے کیا تھا اور خیال تھا کہ دو جار مہنے میں کتاب جھپ جائے گی ، مرکام شروع کیا تو بعض مقامات برموضوع كى مناسبت سے يحد ضرورى اور مفيد سوال وجواب كا اضافداور حوال جات کے التزام کی تجویز سامنے آئی ،اس لئے بات پھیلتی اور بڑھتی تی مزید دشواری سراج العلوم کے درس وقد رایس کی مصروفیت اور پچھ تحریریں وغیرہ لکھنے کا سلسلہ، اور دیکرنا کزیر مشاغل واسیاب ے یار بارسلسلے ٹو ٹااور بڑتار ہا۔

پہلے تو بہی ارادہ تھا کہ تمام سوال وجواب ایک ہی کماب میں شامل کرلئے جا تھیں، لیکن جب احتراف میں شامل کرلئے جا تھیں، لیکن جب احتراف میں احتراف میں مفکر ملت حضرت مولا ناسید محمد رابع صاحب سنی ندوی دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں کماب کا مسودہ بیش کیا تو حضرت نے مسودہ ملاحظہ کر کے فرمایا کہ تمام سوال و

جواب کوایک بن کتاب میں شامل کرنے سے کتاب بہت ضخیم ہوجائے گی اور ضخامت کی وجہ سے
اس سے استفادہ مشکل ہوجائے گا،اس لئے ان سوال وجواب کو دو تمن حصوں میں شاکع کیا جائے
حضرت کی تجویز کے بعد ان سوال وجواب کوایک کتاب میں جع کرنے کی بجائے ہر موضوع پر
الگ الگ کتاب تیار کرنے کا ارادہ ہو گیا۔

چنانچ آج ہم قارئین کی خواہش کی تحیل میں بختلف موضوعات کے سوال وجواب میں سے مرف حضرات انبیاء کرام میہم السلام کی سیرت طیب کے موضوع پرشتمل سوال وجواب کا حصہ بنام'' میرة الانبیاء میہم السلام'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں، اس کتاب میں زیاد وتر معلومات'' سالار ویکئی'' کے'' نزیجی سوال جواب'' کے تراشے سے لی گئی ہیں، اور بعض جگہ موضوع کی مناسبت سے پچھ ضروری اور مفید سوال وجواب کا اضافہ کیا گیا ہے، اس لئے اس کو ''سالارویکئی'' میں جھے ہوئے'' نزیجی سوال جواب' کا بعند نہیں کہا جاسکتا۔

اس كماب من ووتمام تاريخي واقعات سردقكم بوئے بي، جو حضرات انبياء كرام يہم السلام كى سرت طيبه اوران كى رشد و مدايت كے سلسله من قرآن كريم نے عبرت وبصيرت اور پندو موعظمت كے لئے بيان كئے بيل۔

میرکتاب29 رمشہورانبیاء کرام علیم السلام کی سیرت طبید، 609 رسوال وجواب، 344 رصفحات اور 133 رام ماخذ ومراجع پرمشمل ہے۔

میر کتاب ہر مزاج ومسلک کے نوگوں کے لئے مکسال طور پر مغید اور دلچیپ ہے، ہر مخص اپنے ظرف وطبیعت کے مطابق عبرت وقعیحت حاصل کرسکتا ہے۔

مربینیبر کے حالات قرآن کریم کی گنی سورتوں میں کتنے مقامات پر بیان ہوئے ہیں، اس کتاب میں اس کی نشاندی کردی گئے ہے۔

ان تمام با توں کے ساتھ ساتھ ''بھیر تیں اور عبر تیں'' کے عنوان سے سوال وجواب قائم کر کے اصل مقصد اور خفیقی غرض وغایت یعنی عبرت وبھیرت کے پہلوکو خاص طور پر اس کتاب

شرخوال أو كيب

الركتب في اليف من المسائدة كالموضح وكرم برحم المسائدة المسائدة على المسائدة المسائد

الله مقد احقر کی به تیم رق کتب مقری می بر آری بی به به بات یا عق جرت می بیادد ای شمر می جرت به هم وش کی تارم افی اور کوچی کے باوجودا تا کام کر لینے پر اور شمر ب ای و هم و کریک و کت کا جس کے لیے ایک تا تیزندے کو چند منوفات میدہ کرنے کی تو تی مرحمت فرمان کی ایک کی تو تین و می زید شرک حال دی تو و گرموخودہ ت پر مشمل کا تازی مول جواب کے ایت ہے تی کہ سے مراحے کے کہ کے۔

ال الراموق بالمسرون الميان المهاملات في المسلوم في المواد المسلوم في المواد المسلوم في المواد المسلوم في المواد المسلوم في المراد المسلوم والمسلوم في المراد المسلوم والمسلوم في المراد المسلوم في المراد المسلوم في المراد المسلوم في المسلوم في المراد المسلوم في الم

مرای قدر محمد مرجنب نیرریانی مدحب زیداتیاند، ینگورکا بھی شمرگذار ہوں، جنب نیرریانی مدحب زیداتیاند، ینگورکا بھی شمرگذار ہوں، جنبی جنبی سے بیٹے جسی شکل وسے شرایتی بجر پورٹی جنبی میں اپنی مجر پورٹی میں دیتے کا ثابات بیت کے ایک میں دیتے کا ثابات بیت کے ایک میں ایک دیت کے ایک میں دوجہد کو ہر جیٹیت ہے گئی کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے جس کی مدت بھی تیس کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے جس کی مدت بھی تیس کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے جا سن ہے جا سن ہے جا سن ہو جا سن ہے ہی تیس کی دیتے بھی تیس کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے جا سن ہے ہی تیس کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے اس کی دیتے بھی تیس کی جا سن ہے ہی تیس کی دیتے بھی تیس کی دیتے ہوئے بھی تیس کی دیتے بھی تیس کی دیتے بھی تیس کی دیتے ہوئے ہیں تیس کی دی

المن تعدر داندة قدة رق محد شمشير دام جامع زيد مجدو (من و محصل مدوسه

عربیہ سراج العلوم بنگلور) کا شکر گذار ہوں، جن کی ہمدردیاں میرے دوش ٹاتواں کو بردی تفویت پہنچاتی ہیں۔

ک عزیر گرامی قدر مولا ناشنی احمد قاعی میسوری زید مجده (مدرک و ناظم مطبخ مراج العلوم و خطیب مسجد عائشه منگم پالید، بنگلور) وعزیزی مولوی حافظ ریاض الحق صدیقی سلمه ابن جناب مولا ناشا کرحسین صاحب قاعی زید مجده ، انڈی ، بیجا پور کرنا تک اور مولوی حافظ نیاز احمد سلمه ابن الحاج فی عبد الرحیم صاحب زیدا قباله نائیڈ الی ، بنگلور (متعلمان شعبه عالمیت سراج العلوم) کے الحاج کی عبد الرحیم صاحب زیدا قباله نائیڈ الی ، بنگلور (متعلمان شعبه عالمیت سراج العلوم) کے لئے دعا گوہوں جواس کرا ہی ترتیب و تالیف میں احقر کے دست راست ہے رہے ، اللہ پاک انہیں جزائے فیرد سے اورعلم عمل میں ترقیات عطافر مائے ۔ آھین۔

صبی اس موقع پرتمام ذمه داران سراج العلوم بمتلمین ،عمله اور معاونین سراج العلوم به تعلمین ،عمله اور معاونین سراج العلوم اور دارون اور عله کا بھی انتہا کی انتہا کی شکر گذار ہوں۔
شکر گذار ہوں۔

روی ناقدری ہوگی اگر سرت کے ان کھات میں خسر محترم جناب مولا تا ماسر محرعبدالمنان صاحب بھولی ، برادر کرم اسکول انسپکڑ جناب محرصبخت اللہ صاحب صدیقی مظفر پور ، برادر معظم جناب مولا نامحر تعمت اللہ صاحب ادریس ندوی بن یاس ، ابوظہبی ، بواے ای ، بوے بھائی محترم جناب ماسر محمد صلیق ، جفلے بھائی محترم جناب ماسر محمد خلیق بھائی محترم جناب ماسر محمد خلیق الزمان صاحب صدیق ، جفلے بھائی محترم جناب ماسر محمد خلیق الزمان صاحب مدیق بھری اور صدیق محترم جناب مولا نامحمد احسان اللہ صاحب شمی زید بحربهم بسول ، سینا مرحمی کا ذکر نہ کروں ، جن کا میرے ساتھ بمیٹ شفقت و محبت اور ہمدردی و خیر خواہی کا معاملہ دہتا ہے۔

حسب ذیل محسنوں کے مخلصانہ تعاون ہے اس کتاب کی طباعت میں بڑی مدد لی ہے اللہ پاک ان سب کو بہترین بدلہ عطافر مائے۔آئین اللہ پاک ان سب کو بہترین بدلہ عطافر مائے۔آئین میں جناب الحاج سید جلیل صاحب میں مرود توم و ملت محترم جناب الحاج سید جلیل صاحب

مادب الحاق قدر محترم جناب سير محر صاحب الحرامي قدر محترم جناب الحاج جائد بإشا مادب الحرامي قدر محترم جناب مؤور في صاحب الحرامي قدر محترم جناب الحاج سيرا حرسين صاحب مجيد خان صاحب زيرا قبالهم بنظور المحراث كالمحل قدر محترم جناب الحاج سيرا حرسين صاحب مرحوم ان كے علاوہ احتران تمام معزات كالمحل شكر كذار بي جنهوں نے كى طرح بحى اس كام ميں تعاون كيا ہے ، خصوصاً مولانا مزل ندوى صاحب زيد مجده (كيرلا) الله بإك ان مب كو

آخرین الله رب العزت سے دعاہے کہ یہ کتاب قار کین کے لئے مفید ، احتر کے لئے و فیرہ آخر سے الحاج محمد بونس ماحب و فیرہ آخرہ آخرہ آخرہ ادراس کے دالدین مرحوین اور بڑے ماموں محترم جناب الحاج محمد بونس ماحب مرحوم (التوفی: ۳ رمغر المظلر ۱۳۲۷ الامطابی 4 مراسی 2006 و بروز شنجر) بونت شام 7.35 ہے) اور چھوٹے ماموں محترم جناب محمد مغیر صاحب مرحوم (التوفی: ۵ردی کا لحجہ ۲۳۲ الامطابی 6 رجودی 2006 و بروز جعد بونت دات 8.45 ہے) کے لئے ذریع بونت دات 8.45 ہے) کے لئے ذریع بونت دات 18.45 ہے) کے لئے ذریع بونت دات تابت ہو ۔ آمین ۔

مؤلف کواس کتاب کے متعلق کہاں تک کا میابی نصیب ہوئی ہے، اس کا فیصلہ اصحاب ذوق اور الل نظر کے ہاتھ میں ہے۔

وَمَا تُولِيُقِي إِلَّا بِإِللَّهِ ، وَهُوَحَسُبِي وَيَعُمَ الْوَكِيل

مختاج دعا

بديج الزمان ندوى قاسمى

٨ر جب الرجب، ١٣٢٤ ومطابق ١/١ كست 2006ء جمعه

مقدمه

مفكر ملت حضرت مولا ناسيد محدرا بع صاحب حسنی ندوی دامت بر کاتهم . (ناخم دارالعلوم ندوة العلما میکهنود صدر آل انڈیامسلم پرسل لاء بورڈ)

(سرپرست اعلیٰ جامعه فاطمه للبنات مظفرپوں

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد ، و على آله و صحبه الغرالميامين ، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ، و دعا بدعوتهم اجمعين ، اما بعد

ا نبیا و پلیم الصلوٰۃ والسلام ، اللہ پاک کی طرف ہے مختلف ذ ما نوں اور مختلف ہوں اسلام اللہ یا کہ بہنچانے اور داو ہیں ان کی اصلاح اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے احکام اللہ ی کے پہنچانے اور داو ہدایت بتانے کے کام کے لئے فتخب کے جاتے رہے ہیں، چنا نچہ وہ اپنی اپنی تو موں کو مخاطب کرتے اور ان کے سامنے اخلاق اور حسن سیرت کے اعلیٰ معیار کا نمونہ بن کر ان سب کی فلاح و بہود اور اپنے خالق و مالک کی مخلصانہ بندگی کی طرف توجہ دلاتے رہے، ان کی طویل طویل مدت کی جدوجہد کے نتیج میں اکثر قو موں کے طبقوں نے ان کی بات مہیں مائی ، بلکہ ان کی طرف تو ف قر ار دے کر فراق اڑ ایا جاتا رہا، بالا خرالی تو موں پر اللہ جل شانہ کا عذاب آیا اور ان کو مثاویا گیا، کر فراق اڑ ایا جاتا رہا، بالا خرالی تو موں پر اللہ جل شانہ کا عذاب آیا اور ان کو مثاویا گیا، کیکن ایسا تب ہی ہوا جب توم کوضیح بات مانے کے لئے خاصہ وقت دیا جاچکا تھا، تا کہ

جمت پوری ہوجائے اور کسی کو یہ کہنے کا موقع شد ہے کہ جلدی فیصلہ کیا مجا ورجن تو مول نے اپنے نبی کی ہات در سور مان لی ،ان کورب العالمین نے عذاب اور مزا ہے محفوظ رکھا اور ان پرالی آجنیں جاری کھیں۔

اس طرح انبیا علیم السلام کا سلسله حضور سیدنا محیصلی الله علیه وسلم تک ای نشیب و فراز سے اور سزا و برزا سے گزرتا رہا ، اور ان کے بعد آنے والوں کے لئے عبرت کا برنا سامان بنا۔ چنا نچا الله علی وسل شاند نے قرآن مجید میں جوا پ نبی سلی الله علیه وسلم پراتا ما ، اس سلسله کے چندتاریخی واقعات جن میں عبرت ونعیحت کے پہلود ک کو نمایاں کیا گیا ہے ، سلسله کے چندتاریخی واقعات جن میں عبرت ونعیحت کے پہلود ک کو نمایاں کیا گیا ہے ، بیان فر مایا اور قرآن مجید سے پہلے معزمت موٹ علیه السلام پراٹی آسانی کتاب تورات اتاری تھی ، جس میں معزمت موٹ علیه السلام کی قوم کو نعیجت اور ان کی رہنمائی کی گئی اور ان سے پہلے کی قوموں اور نبیوں کے واقعات بھی بیان ہوئے ، ان دونوں مقدل صحیفوں اس سیار نبیوں کے واقعات بھی بیان ہوئے ، ان دونوں مقدل صحیفوں میں انبیا نے کرام علیم السلام اور ان کی قوموں کے درمیان ہونے والی لائن عبرت باشیں و کیسی اور معلوم کی عاسکتی ہیں۔

البت توریت میں آسانی کتاب اور خدا کا اتارا ہوا صحیفہ ہونے کے باوجودان کی قوم نے اپنی دنیاوی اغراض کی خاطر تر جمانی اس کی مختلف جگہوں پر مختلف انداز کی کردی۔ مزید یہ جس زبان میں وہ کتاب نازل ہوئی ، اس کی زبان متروک ہوجانے اور کم ہوجانے پر کتاب دوسری زبانوں میں خفل کی گئی ، اور اس کا اصل اور اپنی زبان کا نسخہ باتی نہیں رہا ، ترجے والے نسخوں ہی جاتی ہیں، جن میں جگہ جگہ فرق کیا گیا ہے۔ ترجے والے نسخوں ہی جاتی ہیں، جن میں جگہ جگہ فرق کیا گیا ہے۔ ہر حال احتیاط ہے اس کی معلومات کی جاسکتی ہیں، بشر طبیکہ قرآن مجیدے کراؤنہ ہوں اس طرح اس کو جھی معلومات کی جاسکتی ہیں، بشر طبیکہ قرآن مجیدے کراؤنہ ہوں اس طرح اس کو بھی معلومات کی معلومات کی جاسکتی ہیں، بشر طبیکہ قرآن مجیدے کراؤنہ ہوں اس طرح اس کو بھی معلومات کی مفید ذریعہ بنایا جاسکتا ہے، جومسلمانوں کے لئے بھی

افادیت رکھتا ہے، اس لئے قرآن مجید کے مغسرین نے قرآن مجیدیں بیان کے ہوئے زمانہ افادیت رکھتا ہے، اس لئے قرآن مجیدیں بیان کئے مخت بیں، ان کوحسب ضرورت بیش نظر رکھا تا کوفسب ضرورت بیش نظر رکھا تا کوفسب ضرورت بیش نظر رکھا تا کہ فیصلی با تیس معلوم ہوں۔

قرآن مجید چونکہ تھیجت اور ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے ، اس لئے اس میں واقعات کے ان پہلووں کوئیس بیان کیا گیا جن کاتعلق ہدایت اور تھیجت سے نہیں ہے ، اور جو صرف قصے کہانی اور تاریخی افا دیت رکھتے ہیں ، ان پہلووں کو مغسرین نے محض معلومات بڑھانے کے لئے اپنے حسب مطلب تورات وغیرہ سے لیا ہے ، جس کی علمی افا دیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ بشر طیکہ اس میں احتیاط رکھی گئی ہو ، اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں بنائی ہوئی یا توں سے ان کا کھراؤنہ ہو ، اس لئے کہ قرآن وحدیث اپنی سے شکل میں باوٹو ق طریقے سے محفوظ ہیں ، ان میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

بہرحال علاء نے انبیاء کیم السلام کی تاریخ پر کتابیں تکھی ہیں اور معلومات قرآن مجید اور حدیث شریف اور سابقہ صحف او بیا اور سابقہ قوموں کی کتابوں سے بھی لی ہیں، جوعلمی افادیت کی حامل ہیں، ان ہی کتابوں میں مولا نابد لیج الزمان صاحب ندوی قائن (چر مین انڈین کونسل آف فتو کی اینڈ ریسرج ٹرسٹ بنگلور، بانی وصدر جامعہ فاطمہ للبنات مظفر پور، بہار) کی کتاب 'میرة الانبیاء' ہے، انہوں نے اس کتاب میں دیے ہوئے واقعات و حالات کوافذ کرنے اور جمع کرنے میں علمی طریقہ بہت کے ساتھ تفصیل کا طریقہ افتدیار کیا ہے اور بہت معلومات جمع کردی ہیں، اور نی کریم صلی الشعلیہ وسلم کے تذکرے کے ساتھ ان کے اصحاب کرام (رضوان الشعلیم اجمعین) کا بھی ذکر ہے، اس طرح اس میں مفصل ان کے اصحاب کرام (رضوان الشعلیم اجمعین) کا بھی ذکر ہے، اس طرح اس میں مفصل دائرے میں بہت کی معلومات آگئی ہیں، جوالگ الگ کتابوں میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔

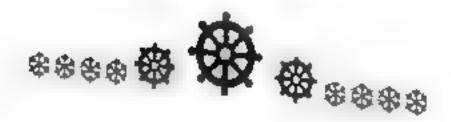


مولا تابرلیج الز مال ندوی قاکی نے کتاب میں سوال وجواب کا طریقة اختیار کیا ہے،
جو ذبین نشین کرنے میں خصوصی افادیت رکھتا ہے، الن کی دی ہوئی معلومات میں جو با تیں
قدیم صحیفوں سے یادیگر تو موں کی کتابوں ہے لی گئی ہیں، ان کے سلسلہ میں کتاب کے قاری
کو یہ خیال رکھنا ہے کہ ان کی صحت پر اتنا اعتماز ہیں کیا جاسکتا جتنا قر آن وصدیت کی دی ہوئی
معلومات برکیا جاتا ہے۔

بہر حال مولانا موصوف نے معلومات کا ایک مفید مجموعہ ٹیش کردیا ہے جو کم کے جویا اور معلومات کے طالب کے لئے ناصرف ولی کا باعث ہے بلک افادیت کا حال بھی ہے۔ اور معلومات کے طالب کے لئے ناصرف ولی کا باعث ہے بلک افادیت کا حال بھی ان گذافادیت کی اس کوشش کو مفید بڑائے اور اس سے صالح سیرت وکروار کے لئے رہنمائی کا اللہ تعالیمان کا کدو حاصل ہو۔ و آخو دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

(حضرت مولانا) محدرالع حسنی ندوی (دامت برکاتهم)

دائروشاوعلم الله من محميد كلال من شركي (يولي) مهم ريمهم المدمطابق 21.07.2006



تفريظ

خادم القرآن حضرت مولانا مختار احمد صاحب قاسمى ثؤرالله فزقزة

(باني مدرسه عربيه سراح العلوم، بنگلورش)

نحمده و نصلي رسوله الكريم امابعد:

میں نے زرنظر کتاب''میرہ الانجیاء کیہم السلام'' کو جستہ جستہ دیکھا، یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع ، بہت معلومات افزاء، عجائبات کا انمول نزانہ معرکۃ الآراء، مفیدترین اور تاریخی دستادیز ہے۔ اس کتاب میں معزات انجیاء کیم السلام کی سیرت طبیبہ کا ایک ایسا مواد جمع کر دیا گیاہے، جوموالاً جوابا ہونے کی وجہ ہے آسان فہم اورز و داثر ہے۔

صدیق محترم مولا نابدلیج الزمان صاحب ندوی قاکی عمت فیوضهم (چیر مین انڈین کونسل آف فتوئ اینڈ ریسرج ٹرسٹ بنگلورہ بانی وصدر جامعہ فاطمہ للبنات مظفر پور بہار) نے اس کتاب کا کام ماشاہ اللہ جس تحقیق بھنت ،عرق ریزی اور قابلیت کے ساتھ انجام دیا ہے وہ راقم الحروف کیلئے باعث صد اطمینان وسرت ہے، اللہ پاک انہیں اس خدمت کا دنیاو آخرت میں بہترین صلحطا فرمائے، ان کے علم وعمل میں مزید ترقیات عطا فرمائے اور انہیں مزید کی وری کا موں کی ہمت واستقامت اور تونیق عطافی مائے۔ آھن

ریکآب ہرائتبارے دکش و دیدہ زیب اور قابل مطالعہ ہے ، جس کا اندازہ حضرات قار کین اس کا بہا کا ملاحظہ کرنے کے بعد بی کرسکتے ہیں۔ مولانا موصوف اہل علم کی طرف سے اس کتاب کا اللہ برتمریک وتہنیت اور شکر واقمنان کے مستحق ہیں۔ آخر ہیں بندہ مسکین دعا کرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی اس کتاب کو خات اور خوال و دونوں کی نگاہ ہیں مقبول و مجبوب بنائے اور مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ اور اللہ بین مرحوض کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آھن)

(حضرت مولانا) مخارا حمد القاسى (رحمة الله عليه)

٨ر جب المرجب، ١٣٢٤ ومطابق 4راكست 2006ء جمعه



آخرت کی فکر کرنے کی ضرورت ھے....

عقل مندآ دی کا کام بھی ہے کہ جواس کوخطرہ بتایاجائے تواس سے بینے کی کوشش کرے۔ اگراس کو کسی معنرت کی اطلاع دی جائے۔ تواس مفترت سے بینے کی کوشش کرے، یہ جھداری كى بات ہے۔اس لئے اللہ تغالی فرما تا ہے کچو مجھدارلوگ ہیں وہی ہاتوں کو منجصتے ہیں اور جو بیوتوف ہیں ،اور آئھ بند کئے ہوئے ہیں ،اور بیوتو فی میں جو جادرے بیل کردے ہیں، نہیں سوچے کدکیا بھلاہے کیابراہے، تووہ يريشان بول مح،اس لئے بھائيو! آخرت كى فكركرنے كى ضرورت ہے. (مفكرملت حضرت مولا ناسيد محمد رابع حسنی ندوی دا مت بر کاتبم کی تقریرے ایک اقتباس جوانہوں نے ۲۲ رنومبر دو ۲۰ کورس ری جا اردمبر و دورای کی ایران میروسو پورآنث (اسبی اعظم بور) ضلع مردوئی کے جلسئداصلاح معاشرہ میں کی تھی۔)

اجم تاریخی معلومات

موال: صرت آوم عليه السلام مے صنور ملى الله عليه وسلم تك كتے مال كافا صله ٢٠٠٠ مواب : 5149 مال كافا صله ١٠٠٠ مر عالى تاريخ من : 22)
مواب : تي اكرم ملى الله عليه وسلم من بهلے كون من رسول آئے؟
حواب : تي اور دائ بات يى مي كه صرت ميں عليه السلام تشريف لائے تھے۔ مسوالی : حضور ملی الله عليه وسلم حضرت آوم عليه السلام مے كتے مال بعد پيدا ہوئے؟
حواب : آپ ملى الله عليه وسلم حضرت آوم عليه السلام مے كتے مال بعد پيدا ہوئے وسلم وسلم آوم عليه السلام مے 5150 مال بعد پيدا ہوئے۔ مسمع حواب : آپ ملى الله عليه وسلم آوم عليه السلام مے 5150 مال بعد پيدا ہوئے۔ مسمع حواب : آپ ملى الله عليه وسلم آوم عليه السلام مے 5150 مال بعد پيدا ہوئے۔ مسمع حواب : آپ ملى الله عليه وسلم آوم عليه السلام مے 5150 مال بعد پيدا ہوئے۔

(شرف الكالم ص:18)

مدوال: حضرت عينى عليه السلام اورمحملى الله عليه وسلم كورميان كتنا وقفه كزرا؟

جواب:600 مال كا_(سرت ملبيرج: 1 من:22 پر 400 مال كاتول بحى منتول ہے)/

معان: ایک نی سے دوسرے نی تک کتنا عرصه یعن زماند کر راہے؟

جواب: تمام كے بارے میں و معلوم نیس البتہ چند كے متعلق ذكر كياجا تاہے۔

- المعترت آدم عليه السلام اور معترت أوح عليه السلام كدرميان 2200 سال كازمان كرراس
- حزت نوح علية السلام اور معزت ابرائيم عليه السلام كدرميان 1143 مال كاز ماندگزرار
- عضرت ابراہیم اور حضرت موی علیم السلام کے درمیان 575 سال کاعرمہ گزرا۔ سے
- حضرت موی علیہ السلام و حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان 579 سال کا قاصلہ رہا۔
 دوسرا تول بیے کے صرف 179 سال کا قاصلہ رہا۔
- عضرت محملی الله علیه دملم اور حضرت عیسی علیه السلام کے درمیان 600 سال کا وقفه موا
 - وررى روايت الى سلسله بين بيه كر معفرت نوح عليه السلام كاطوفان معفرت آوم عليه السلام كاطوفان معفرت آوم عليه السلام ك 1200 سال بعد آيا اورايك تول 1256 كالجمي باور معفرت ابراجيم عليه السلام

حضرت أوح عليه السلام ك 1142 مال بعد تفريف لائ دومرا تول يه ك مطوفان أوح عليه السلام سے وفات ابراہيم عليه السلام محدولات ابراہيم عليه السلام ومول عليه السلام عليه السلام ومول عليه السلام ك ورميان 565 مال كا حرمه كررا اور حضرت مول عليه السلام اور حضرت واؤد عليه السلام ك ورميان 569 مال كا ذمانه كررااور حضرت واؤد عليه السلام ك ورميان 600 مال كا ذمانه كررااور حضرت واؤد عليه السلام ك ورميان 600 مال كا ذمانه كررااور حضرت واؤد عليه السلام ك ورميان 600 مال كا ذمانه كررااور حضرت واؤد عليه السلام

(تارئ طرى س:634،634)

مسوال: كمعظم يك كتن نام بي؟

جسواب علاونے کم معظمہ کے بہت ہے تام کیسے ہیں اور بینا موں کی کثر ت اور ذیادتی اس مقدی شرکے کرم وحتر م اور معظم ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کریم میں جونام آئے ہیں ان میں چار نام مشہور ہیں (1) بگہ (2) کمہ (3) اُگم الّغز کی اور (4) بلد اللہ بین بید چاروں نام قرآن کریم کی مختلف مورتوں میں مختلف مقامات پرآ نے ہیں۔ ان چار ناموں کے علاوہ بعض علاء نے مولداور بعض نام کھے ہیں۔

مسوال: مكمعظمدى چنداجم خصوصيات قلم بندكري؟

جسواب: کم معظم کی جونفسیات اورخصوصیت ہوہ دنیا کے کسی شہر کی نہیں اوراس کی بزرگ وعظمت خداداد ہے۔ اور دنیا کے بڑے سے بڑے اور ترتی یا فتہ شہر کی اس کے مقابلہ میں کوئی انہیت و دقعت نہیں (کم معظمہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و کلم کی برکت سے مدینہ منورہ کا درجہ ہے اور نہ کہ معظمہ کی برکت سے مدینہ منورہ کا درجہ ہے ورنہ کم معظمہ کی جوخصوصیات ہیں وہ دنیا میں کسی بھی شہر کو حاصل نہیں) کم معظمہ کی بہت ساری خصوصیات ہیں وہ دنیا میں کسی بھی شہر کو حاصل نہیں) کم معظمہ کی بہت ساری خصوصیات ہیں ۔

ال شہر میں کا فرکا نام ونشان ہیں ، جن کے درے جہاں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی تو م ہیں رہتی۔ اس شہر میں کا فرکا نام ونشان ہیں ، جن کہ پورے جاز میں مساجد کے علاوہ اور کسی تو م کی کوئی عبادت کا فہیں۔ اور حدود چرم میں کفار کا داخلہ منوع ہے۔

على مكمعظمه المن كاشهر ب احتى كرتيامت ك قريب جب د جال كاظهور جو گا اور سارى د نيايس نساد پھیلاتا پھرے گا تواس کے نتنے سے مکہ معظمہ محفوظ رہے گا۔ کیونکداس کی حفاظت فرشتے كرتے ہيں اور جب د جال كاظهور ہوگا تو فرشتے اس كومكه معظمه ميں داخل نہ ہونے ديں گے۔ الله كمه معظمه اليا مقدى شرب، حس من صفا ومروه كى مقدى بهازيان بين ، جهان الله كى برگزیدہ بندی حصرت ہاجرہ دوڑی تعمیں ،اللہ تعالیٰ کوان کا دوڑ تا ایسا پہندا یا کہ اب حاجیوں کے لتے اور عمرہ کرنے والوں کے لئے سمی کے نام سے اس کولازم قرار دیا گیا۔ الكبري الكبري المعتلى " ناى قبرستان ہے، جس ميں أثم المؤمنين حضرت خد يجة الكبري " آب صلی الله علیه وسلم کے صاحبز اوے حضرت قاسم وطاہر، بے شارصحابہ کرام ، شہداء، اولیاء الله ملحاء اورعلاء آسوده رحمت بي اور قيامت كدن سر بزارانسان اس قبرستان سايي الفائے جائیں مے جو بغیر حساب و کماب جنت میں داخل ہول کے۔ عضور یاک مسلی الله علیه دسلم کا ارشاد ہے کہ" جوش مکہ معظمہ میں رمضان شریف کے روز ہے ر کھے اور نماز تر اوس بڑھے تو دوسری جگہ کے مقابلہ شب اس کوایک لا کھرمضان شریف کے روزوں کا توابعطاء ہوگا (لیمنی ایک روزہ کا تواب ایک لا کھروزوں کے برابرعطاء ہوگا۔ مرقاۃ شرح محکلوۃ)

- ای شهر میں آپ کونبوت سے مرفر از فرمایا گیا۔
 - ای شرمی قرآن کریم کا نزول شروع موا۔
- ایشرین آب سلی الله علیه وسلم فے اپنی زندگی کے 53 سال گزارے۔

ای شهر مین حضور یا کے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولا دت باسعادت ہوئی۔

اورای شہر میں زمزم کا چشمہ جاری ہوا۔اور علماء اس پر متفق ہیں کہ آب زمزم دنیا کے تمام پاندل سے افضل ہے اور بہتمام پانیوں کا سروار ہے ،سوائے اس پانی کے جو آنخضرت صلی الله علیہ وسلم کی مبارک الگلیوں ہے بطور میجز و نکلاتھا۔ (جیسے حدیب یا درغز وہ تبوک کے موقع پر ہوا)

م صلاته

بَلَغُ الْعُلْى بِكُمَالِهِ كَشَفَ الْدُّخِى بِجَمَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيتُعُ خِصَالِهِ حَسُنَتُ جَمِيتُعُ خِصَالِهِ صَلْوُا عَلَيْهِ وَ الِهِ

بنج بلندی پر اپنے کمال سے کمول دیا اعربیروں کو اپنے جمال سے اور دیا اعربیروں کو اپنے جمال سے اور میں اور اپنے کی اولاد پر اور آپ کی اولاد پر

استاذ کی توجه پر منتصرهے طالب علم کی توجه..... طانب علم كانفسات ميموتى بمراج بيهوتا بكاستادك توجد كاظ ےاس کی توجہ ولی ہے، ویکھانے کے استاذہ ارے بہتوجہ کردے ہیں، البیل الرے کہ ہم کو جمعاصل ہوجائے ، اور ہمیں کھا جائے تو پر متوجه وجاتا ہے ، اوروه و کھے کہ وقت کر ار محرد ہے ہیں ، ٹالنے والا کام کرد ہے جي، اواس کا يې جيس لکتا، وه جي بال، بال کرتار بهتا ہے، اس کے دماغ ميں کي ارتائ بي بي آپ كي توجه ير محصر ب طالب علم كي توجه آپ جتنی فکر کریں سے طالبعلم ای لحاظ ہے متوجہ ہوگا ،آپ سے فائدہ اشمائے گا۔ (مفكر لمت حضرت مولانا سيدمجد رابع حسني ندوي دامت بركاجهم ك تقرير ايك اقتباس جوانبول في ١٢٢ماري اوي ودرسه الفلاح اندوركاما مذه وكاركتان کے سامنے کی تھی۔)

شهنشاه كونين صلى الله عليه وسلم كى ولا دت بإسعادت

وال ولا دت نبوی ملی الله علیه وسلم کی حربی انگریزی تاریخ اوردن بتایے؟

واب :20 اپریل 571 و اور سے تول کے مطابق ربیج الاول کی 9 تاریخ کوآپ ملی الله علیه
وسلم کی ولا دت باسعادت ہوئی اوردن چیرکا تھا۔

(تاریخ ولادت میں مؤرفین کے دوسرے اقوال بھی ہیں مطامہ طبری اوراین خلدون نے 12 اوراین خلدون نے 12 اوراین خلدون نے 12 اورایوالفد اونے 10 تاریخ نقل کی ہے۔ گرتاری دُولُ الْعَرْبِ وَالْإِسْلَامِ مِی محمد طلعت عرب نے 9 تاریخ کوئی سی قراردیا ہے۔ رحمۃ للعالمین)

مدوان واقدامحاب فيل كب بيش آيا وركس طرح؟

جدواب: ابر به منائ يمن كورز في دارالسلطنت صنعاه من ايك كليسائقير كرايا تفااس في يه موج كركه اس كليسا كوكعبة الله كي حيثيت حاصل جوجائ منات كعبه كومنهدم كرف كااراده كيا۔

بولة خرابر بهد 571 من 60 بزار فوج اور 13 باتنى يا بعض كے تول كے مطابق 9 باتنى سال كر مائة كوب برحملة ورجوا۔ جب قريب بينجا تو الله تعالى في جي يول كو د العداس كے ساد كے تكر كوب كرديا يا تاريخ ميں اس سال كون عام الفيل "كانام ويا جاتا ہے۔

مدوا تعدولا دت نبوی صلی الله علیه وسلم ے 50 ميم يا 55 ميم الله على بيش آيا۔علامه بيلى في بيبلا تول اورعلامه دمياطى في دوسرا قول اختيار فرمايا ہے۔

مدوال: آپ سلی الله علیه وسلم کا نام کیا تصااور کس نے رکھا؟

جواب بحمراوراحمر ب کے نام تھے۔ داداعبرالمطلب نے آپ کا نام محمراور والدہ محتر مدنے احمر رکھا۔ (حدیث میں ہے کہ زمین پرمیرا نام محمر اور آسان پرمیرا نام احمد ہے۔ محمد توریت میں اوراحمہ نام آنجبیل میں ہے)

مسوال جم صلى المتدعب واللم كبال اورس وقت بيدا جو يزا

جسسواب مکدمعظمہ میں بب کی ولا دت ابوطالب کے مکان میں مبح صادق کے بعد طلوع آفاب ہے بہلے ہوئی۔

سلسلةنسب

مسوال: آب كوالدكرم اور والدوكتر مدكا كيانام تما؟

جهواب: والدكانام عبدالله الدوكانام آمنه تما-

مسوال: آب كادادميالى سلسلة نسب بيان كري؟

بسواب: محداین عبدالله بن عبدالمطلب بن باشم بن عبدمناف بن تصی بن کلاب بن مُرّ ه بن کسی من کلاب بن مُرّ ه بن کسی من کلاب بن مُرّ ه بن کسی من کسی بن کسی برای کسی بر

(عدتان تک سلسائر نب کے بارے میں حافظ ابو تمریوسف بن فہداللہ المعروف بابن عبدالبرالعری نے کتاب الاستیعاب میں فلک کیا ہے۔ ھنڈا مسائے می نیستی فیٹ فیٹ فیٹ اخذ مِن النامی (اس تجرے میں کی کا بھی اختلاف بیس) حضرت آدم علیدالسلام تک آپ کا تجرو نسب تاریخ طیری اور طبقات ابن معدمی دیکھا جا سکتا ہے)

معال: آب ملى الله عليه وسلم ك دادى اور نانى كانام بتائي؟

جهواب: وادى كاتام فاطمه اورتانى كانام ير وتحا-

مسوال: آن كاناتهالى الملائنب كياتما؟

جواب: محربن آمند بنت وبب بن عبد مناف بن زبره بن كلاب بن مر ه-

(آمے پردی سلماءنب کے مطابق بی بینب)

مسوال: آب سلى الله عليه وسلم كر بي اور يمو يمون كى تعداد بتائي؟

جواب: 1219 يا تحاور 6 مجويميال-

(میرت این بشام دیدارج النو قرط:12 ص:5 بحواله مواهب لدینه) سوال: آپ کی مچوپھیوں کے نام بتائے؟

جواب: صغید عاتکد ير ماروي امير بيناو (ان كانام ام عيم بحي م

رضاعت

سوالی: والده ما جده نے آپ کو کئے دن دوده پلایا؟

دویا تین دن ۔ (سرۃ النمی ن: ۱ ص: 172) سات دن ۔ (ماری المدوۃ مین 69 قدط: 4)

سوالی: حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس کا دودھ ہیا، ترتیب سے بتا ہے؟

دواب: پہلے اپنی والدہ ما جدہ کا۔ پھر کھون تو بیر کا اوراس کے بعد حضرت علیمہ سعدیہ کا دودھ ہیا۔

سوال: آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے ستقل طور پراپنی والدہ کا دودھ کیوں نہیں ہیا؟

دواب: اسلے کہ عرب کا دستورتھا کہ وہ دودہ چلانے والی عور توں کے پر دکر کے بچرکوا چھی آب

وجوا کے مقام پر بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کو بھی ای دستور کے مطابق با ہر بھی دیا گیا۔

وجوا کے مقام پر بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کو بھی ای دستور کے مطابق با ہر بھی دیا گیا۔

(دیمۃ للعالمین ن: ۱ ص: 1)

سوال: حفرت طيمه معديه من قبيله تعلق رئمتي تعين؟

دواب: قبيله موازن سے جونصاحت و بلاغت بيس مشہور ہے۔

(ای لئے حضور سلی اللہ عليہ و سلم اضح العرب تھے، آپ سلی اللہ علیہ و سلم قرمایا کرتے تھے کہ بیس تم سب بیس نصبح تر ہوں۔ کیونکہ میں قریش کے خاندان بیس سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے سب بیس ہے جوازن ہی کے قبیلہ کو کہتے ہیں۔ سیرة النبی بحوالہ طبقات ابن سعد)

معالی حضرت جلیم سعد میڈ کے اسلام النے کے بارے میں محققین اسلام کا کیا خیال ہے؟

دواب جمقین اسلام کا میدخیال ہے کہ وہ مسلمان ہوگئی تھیں۔

ابن انی ضیمہ این جوزی اور علامہ این جمر نے ان کے اسلام لانے کی تصریح کی ہے اور حافظ مناسلام کی اور عافظ مناسلام کی ایک مستقل رسالہ بھی کھا ہے۔ (زرقانی من : 1 من - 166)

سسوال : آب ملى الله عليه وللم كرضائ باب (حضرت حليمه معديد كشوير) كاكيانام تقاء

جواب: آپ کے رضائی باپ کا نام حارث ابن عبدالعزیٰ تھاوہ مسلمان ہو گئے تھے مرمو (اصابہ فی احوال الصحابہ ج: 1 من: 283)

سوال: آپ کرمناعی بھائی بہن طیمدکے بطن سے چار تھان کے تام بتاہیے؟ جواب: (1) عبداللہ (2) مذیقہ (3) انید (4) شیماء۔

مسوال: توبيك تفاق مة ب كايك بي بي بي بي المائى بمائى بن كن شيان كانام بالسير؟ جواب: حضرت مز ومنى الله عند

سوال: حفرت حلیم کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے برس رہے؟ جواب: اس میں مختلف اقوال ہیں۔ 4اور 5 برس اور ابن اسحاق نے وٹوق کیساتھ 6 برس کھا ہے۔ سوال: ثوبیہ نے آپ کوآزادی کی حالت میں دورہ پلایا یا غلامی کی حالت میں ۔ اورمسلی ان

جسواب: آزادی کی حالت میں دودھ پلایا، ان کے اسلام لائے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ابعض محدثین نے انہیں صحابیات میں شاد کیا ہے۔ انتقال میں تو بیہ کو محابیات میں شاد کیا ہے۔ (مدارج النوق ق ق 60 من 69 فتح الباری ج 90 نام کیا ہے۔ والنداعلم)
ہتا نے والوں میں حافظ ابومنذ و کانام لیا گیا ہے۔ والنداعلم)

عققه وصنه

سوال: آب سلی الله علیه وسلم کاعقیقه کس نے کیااور کب کیا؟ جواب: عبد المطلب نے ولاوت کے ساتویں روز آپ کاعقیقه کیااور قریش کی دعوت کی۔ جواب: عبد المطلب نے ولاوت کے ساتویں روز آپ کاعقیقه کیااور قریش کی دعوت کی۔ (خصائل کبری ج: 1 ص 50)

سوال: محرصلی الله علیه وسلم مختون بیدا موئ یاغیر مختون؟ حواب بختون بیدا موئ تھے۔

مونی یانبیس؟

مهرنبوت

مسوال: مهر نبوت كب لكا أن كن؟

جسواب اس کے بارے میں دوتول ہیں (1) ابتدائے ولاوت سے تی (2) بہل مرتبہ جبش مدر موا۔ اس کے بعدلگائی کئی۔ مبلاتول زیادہ سے اور دائے ہے۔

معوال: مرتبوت كس فركانى اوراس بركيا لكما بواتما؟

جسواب: جنت كوربان رضوان في مرنبوت نكائي من اوراس برلكها مواتها" ميسر فائت منطور" البعض كاتول منطور" البعض كاتول منطور" البعض كاتول منطور" البعض كاتول منطور" المعامواتها.

(خسائل نيوي ص: 16 ـ شرف الكاليس: 20)

سوال: کیا آپ ملی الله علیه وسلم کی وفات کے بعد مجھی بیرم بزوت باتی رہی تھی یاشتم ہوگی تھی؟
جواب: حضرت اسا ورضی الله عنها فر ماتی ہیں کہ آپ ملی الله علیه وسلم کی وفات کے بعد مبر نبوت
ختم ہوگئی تھی اسی وجہ سے بجھے آپ کی وفات کا یقین ہوگیا تھا۔ (خصائل نبوی میں: 16)
سوال: مهر نبوت میں جگہ تھی اوراس کی شکل کیا تھی ؟

جواب: دونول شانول كدرميان شن محى كوركان شرئ كوركان مرخ كوشت كالكراتها... (صحيم مسلم وشكل ترفدي من المواين مرة كالرائن مرة كالمولي الله خلّة عليه وسلم عُلَّة خمراة مِثلَ بَيْضَة الْحَمَامَةِ)

شَقٌّ صدر

سوال: حضور سلی القدعلیہ وسلم کاشق صدر کتنی مرتبہ ہوا؟ حواب: حضور سلی اللہ علیہ وسلم کاشق صدر کل حیار مرتبہ ہوا۔ (1) زیان محفولیت میں جبکہ آپ حیار سال کے تھے۔

والدين كي وفات

سوال: حفزت آمندنے کہاں وفات پائی اور حضور سلی اللہ علیہ وسلم کی عمراس وفت کیا تھی؟ جسواب: ابوا وگاؤں میں وفات پائی، آپ سلی اللہ علیہ وسلم کی عمراس وفت چید سال تھی، بعض نے حارسال کی عمر بھی لکھی ہے۔ حارسال کی عمر بھی لکھی ہے۔

معوال: ابواء گاؤل سے آپ ملی الله علیه وسلم کو مکہ شریف کون لے کر آیا تھا؟
حواب: آپ ملی الله علیه وسلم کی باعدی اُم ایمن ساتھ تھیں وہی لے کر مکہ آئیں۔
معوال: آپ ملی الله علیہ وسلم کے والد محترم نے کب وفات پائی؟
حواب: ولا دت رسول الله ملی الله علیہ وسلم سے دوماہ بل وفات پائی۔
معوال: حضرت عبدالله نے کہاں وفات پائی اور کتنی عمر جوئی؟

جسواب: مدینه منوره میں وفات پائی۔ان کی عمر علی اختلاف الاتوال 24,28,25,30 یا 18،24,28,25 مال کی ہوئی۔مشہور 24 سال ہے۔

(حافظ علائی اورعلامه عسقلانی نے 18 سال کی عمر کوئی بتایا ہے اور علامہ سیوطیؒ نے بھی اس کوتر جیج دی ہے۔ سیرة المصطفیٰ ج: 1 ص: 46 بحوالہ زرقانی ج: 1 ص: 109)

ک محمہ دفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ہے جہاں چیز ہے کیالوح وقلم تیرے ہیں

عبدالمطلب اورابوطالب كي كفالت

مسوال: والدومخر مدكى وفات كے بعد آب صلى الله عليه وسلم كى يرورش كس نے كى؟

جواب: آب کے داداعبدالمطلب نے يرورش كى_

موال: عبد المطلب كي كتني عمر مونى - ان كي وفات كودنت آب سلى الله عليه وملم كي عمر كمياتمي؟ -- اب :عبد المطلب نے بیای (82) برس کی عمر یائی اور حضور صلی الله علیه وسلم کی عمراس وقت آ تھ سال دوماہ دس دن تی ۔ (عبدالمطلب کی عمرے بارے ص 85،85،110،95، اور 140 كي محى اتوال بين ميرة المعطى ج: 1 ص: 87)

معال: دادا کی وفات کے بعد پرورش کی ذمرداری سے سردہوئی؟ جواب آ ب ملی الله علیه وسلم سے بخیا ابوطالب کے سیر د ہوئی۔

شام كالبهلاسفر

--وال: جبآب ملى الله عليه وسلم في شام كايبالاسترفر ما ياتو آب ملى الله عليه وسلم كي عركياتمي اور وقيل سفركون تهي؟

جواب: باروبرس كي عمر من سفرفر ماياء ابوطالب ساته يتعير زادالمعاو)

مسوال: شام كے سفر ش عيساني رابب سے ملاقات كى جكہ بوئي اور رابب كانام كيا تعا؟

جواب جكه كانام بُصر كى تقاررا بب كانام جرجيس تقااور تحيراك نام عضهورتقار

مسوال عيماني رابب نے آپ ملى الله عليه وسلم كے متعلق كيا كہااوراس يركيا عمل موا؟

جدواب كہارہ وى نى برحق ہے جس كواللہ تعالى يورے عالم كيلئے رحمت بنا كر بھيج كا۔آب اس كو

وہاں ندلے جائیں۔ بین کر ابوطالب نے آپ سلی اللہ علیہ وسلم کوبھری ہی ہے واپس کردیا۔

(ای روایت میں یہ می ہے کہ لوگول نے یو جھاتم نے کسے بیجانا کہ مدنی ہیں؟ اس نے کہاجب تم

لوگ بہاڑے اڑے تو سارے درخت اور پھر محدہ کیلئے چھک مجئے۔ سیرۃ النبی ج: 1 من: 178)

فجار كى لژائى

سوال: زیان نبوت ہے کی آپ ملی اللہ علیہ وسلم نے کسی اڑائی میں شرکت فرمائی یا نہیں؟

حواب: حزب فجار میں شرکت فرمائی ریم قبال نہیں فرمایا۔

حواب: قبیلہ عقر کیش اور قبیلہ تھیں کے درمیان تھی۔

حواب: قبیلہ عقر کیش اور قبیلہ تھیں کے درمیان تھی۔

حواب: ایس وقت آپ ملی اللہ علیہ وسلم کی عمر تنتی تھی؟

حواب: عمر این اسحات کی قول ہیں سال کا ہے۔ این ہشام جودویا پندروسال کی عمر بتاتے

جواب: محدائن اسحاق كاتول بين سال كائب ائن بشام چوده يا پندره سال كى مربتات بين ـ (سيرة المصطفىٰ ج: 1 من: 94)

حضور لی الله علیہ ولم نبوت سے پہلے کس نبی کی شریعت برل کرتے ہے؟

سوال: حضور ملی القد عدو ملم نبوت سلنے ہے چہنے کر آپ سلی القد علیہ و ملک کرتے تھے؟

حواب فقہا وحند کے فزو کے محار تول یہ ہے کر آپ سلی القد علیہ و کلے کوشف صادق اور الہام مج ہے جو بات طاہر اور منتشف ہوتی کہ یہا مرحضرت ابرائیم علیہ السلام یا اور کسی نبی کی شریعت ہے ہاں کے مطابق ممل کرتے تھے جیسا کہ بعض دوایات میں بحب نے فیتھ ف کے فیتھ نے کا فذا آیا ہے جس کے مطابق محل کرتے تھے جیسا کہ بعض دوایات میں بحب نے یہ فات اس کی تا کد کرتا ہے کر آپ مسلی القد اس کی تا کد کرتا ہے کہ آپ مسلی القد عدید وسلم ملت صفیف کے مطابق میں ایسے کشف والبام ہے مل کرتے تھے۔

(میر قالمصفی میں: 133 تا: اکر ان الدر الحق میں 163)

مزون خدیجرض الدعنها سوال. آپ سلی الندعیه وسم نے سب سے بہد نکان سے فرہ یا اور کب؟

جواب: حفرت فديج سے، 25 سال كى عرص_

سوال: بينكاح كن في إهايا ورميركيا مقرر بوا؟

جواب: ابوطالب نے تکاح پڑھایا۔ مہریا نچ سودرہم مقرر ہوا۔

(سيرة المصطف ج: 1 من: 112 بعض كا قول ب كدمهريس اونث مقرر موا_)

معوال: حضرت خد يجبي حيات من آب ملى الله عليه وسلم في سع نكاح فرمايا؟

جواب كى سے آب لى الله عليه وسلم في نكاح تبين فرمايا۔

مرارک کیاتھی؟

جواب: تقریباً پیچال برس کی می و یا جوانی کا بیشتر حصداً پ صلی الله علیه وسلم نے ایک ادمیز اور بیوه خاتون کے ساتھ ہی گزارا۔

تعمير كعبه

سوال:قریش نے جب فات کعبر کی توحضور ملی الله علیه وسلم کی کیاعم تھی؟ جواب:35 سال تھی۔

اسلام كي بليغ كا آغاز

سوال: آب سلى الله عليه وسلم في اسلام كي بليغ كا آغاز كس طرح كيا؟ جواب: يوشيده طريق سعب

مسوال: سب سے بہلے اسلام لانے والے کون ہیں؟

جسواب: آزادم دول میں حضرت ابو بکرصد این عورتوں میں حضرت خدیج ، بچوں میں حضرت علی ،غلامول میں حضرت زید بن حارثہ سب سے پہلے اسلام لائے۔

حضرت محمصلی الله علیه وسلم 💸 💠 🌣 🌣 🌣 🌣 🌣 🌣 💠 ت

(سیرة المصطفیٰ ج: 1 می: 155 پر ورقد بن نونل کو بھی سابقین اولین بی شار کیا گیا ہے۔ اور بائد یوں بی حضرت ام ایمن سب ہے پہلے مسلمان ہو کئیں۔)

اند یوں بی حضرت ام ایمن سب ہے پہلے مسلمان ہو کئیں۔

اند یوں بی حضرت ام ایمن سب ہے پہلے مسلمان ہو کئیں۔

اند یوں بی حضرت ام ایمن کے افراد مشرف باسلام ہو ہے؟

الد این تین سالوں بی کتے افراد مشرف باسلام ہو ہے؟

الد ایمن افراد مسلمان ہوئے۔

دارارق

سسسوال :شروع میں مسلمان اسلامی تغلیمات حاصل کرنے اور باہمی مشورہ کیلئے کہاں جمع ہوتے ہتنے؟

جواب: دارارقم ش۔

مسوال: دارارم كياب؟

جواب : كو وصفار حضرت ارقم رضى الله عنه كامكان تحاحضرت عمر كاسلام لان تكرسول الله صلى الله عليه وسلم اور صحابه كرام و بين جمع موت يخفيه

(حضرت ارقع سانوی یادسوی مسلمان میں حضرت معاویہ کے زمانۂ خلافت میں 55ھ میں وفات یا کی اصابہ ج: 1 میں:28۔ میرة المصطفیٰ ج: 1 می: 170)

اسلام کےخلاف سازشیں

مسوال: اشاعت اسلام کورو کئے کے لئے قریش نے کیا کیا تدبیریں اختیار کیں؟ جسواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غداق اڑا تا ، طرح طرح کی تکلیفوں میں جتلا کرتا ، لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر، جادوگر اور صافی مشہور کرتا ، علی الاعلان آپ صلی اللہ علیہ وسلم برآ دازیں کسنا، نے لوگول کو ملاقات نہ کرنے دنیا دفیرہ ،بیمب باتیں اسلام کے چراخ کو بچھانے کیلے تغییں۔

مدوال: كفار كددا ع اعظم ملى الله عليه وسلم كرماته كيامعا لمدري منع؟

جدواب: آب ملی الله علیه وسلم کے راستے بیس کا نے بچھاتے ، بدزبانی کرتے ، تماز پڑھتے ہوئے جسم مبارک پرنجاست ڈالدیتے ، راستہ جلتے آب ملی الله علیہ وسلم پرکوڑا کر کرٹ بھینکتے ، آپ ملی الله علیہ وسلم کر بھر اگر کرٹ بھینکتے ، آپ ملی الله علیہ وسلم کو بھر مارتے اور دھمکیال دیتے تھے۔

شق قمر كالمعجزه

مسوال: جا ند كرونكر بهون كا دا قد كب يش آيا؟

جواب: اجرت سے تقریباً پائے سال قبل بیش آیا۔ (سیرة المصطفے ج:1 ص:236)

موال: اس مجرزه كا مطالبه كن لوكون في كياتها؟

جواب: رؤسائے مکہنے جن میں ولیدا بن مغیرہ ، ابوجہل ، عاص ابن وائل ، عاص بن ہاشم ، اسوو بن عبد یغوث وغیرہ پیش پیش تھے۔

مسوال: الم جز ملى كيفيت كيا مولى؟

جواب : رات كاوتت تها، چودهوي كاچإ ند تكلاموا تها_آپ ملى الله عليه وسلم في الكشت مبارك

حصرت محرسلى الله عليه وسلم الله عليه والمحمدة والمعالم وا

ے جاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ای وقت جاند کے دوئلزے ہومے۔ایک بھڑا جبل الی قیس پرتی اور دومرا جبل قیقعان پرتھا۔

سوال: بديفيت كتني ديرتك ربى؟

جدواب:عمرومغرب کے درمیان جتنا وقفہ ہوتا ہے اتنی دیرجا ندای طرح رہااور پھرا بی حالت پر اسمیا۔ (البدامیوالنہا بیلا بن کثیر)

رَدِّ من كالمجزه

مسوال: سورج واليس آفكاواقعم سطرح موا؟

غم كاسال

سوال: مركاردوجهال ملى الله عليه وسلم في م كاسال كون برسال كوفر ما يا اوركيول؟ جواب نرى وعام الحزن (غم كاسال) فرما ياس وجد سے كداس سال آب كيم كسار وہدرد پیابوطالب اور آگی غم خوار بیوی حضرت خدیجے نقال فرمایا اور بے دریے آلام ومعائب سے مجمی اس سال آپ کودوچارہونا پڑا۔

مدوال: حضرت خدیج کی وفات کس مهینده می اور کنتی عمر میں ہوئی؟ حواب: ما درمضان 65 برس کی عمر میں موئی۔

وال: ابوطالب اور حضرت فديج كل وفات كورميان كتن دن كا فاصلب؟ اور مبليكس كي وفات يوركي؟

واب: بهنج ابوطالب کی وفات ہوئی پھر تین دن یا یا بی دن بعد حضرت فدیج کی وفات ہوئی۔

وال: حضرت فدیج رضی اللہ عنہا کو کہاں ونن کیا گیا اور قبر شرکس نے اتارا؟

واب: مقام تو ن میں ون کیا گیا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ش اتارا۔

واب: حضرت فدیج کی نماز جناز ہ پڑھی گئی گئی آئیس؟

جواب جبيل ردهي كي كيول كما بحي نماز جنازه كالتم بيس آياتها_(سيرة النبي ج: 1 ص: 249)

معراج كاواقعه

مسوال: واقعمعراج كى تاريخ اورس كيا ہے؟

واب :27ر جب 11 نبوی ش معراج ہوئی (معراج کبوئی؟ اس کے بارے میں ارباب سیر کے مختلف اقوال ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ فتح الباری باب المعراج میں ذکر کیا گیا ہے) علامہ منصور پوری نے دحمۃ للعالمین ج: 1 می :70 پر 10 نبوی ذکر کیا ہے۔ اس کے برظان ہم نے 11 نبوی کا ذکر کیا ہے کیونکہ روایات کی روشی میں زیادہ قرین قیاس کہائی برظان ہم نے 11 نبوی کا ذکر کیا ہے کیونکہ روایات کی روشی میں زیادہ قرین قیاس کہائی ہوگئی ہوایات کی دوشی نہیں ہوئی دروایات سے بہلے ہوگئی مقرت خدیج گی وفات نماز ہنجگا ندی فرمنیت سے پہلے ہوگئی خصرت خدیج گی وفات نماز ہنجگا ندی فرمنیت سے پہلے ہوگئی خدیرت خدیج گی وفات معراج میں ہوئی۔ مطلب یہ بوا کہ حضرت خدیج گی وفات معراج میں ہوئی۔ مطلب یہ بوا کہ حضرت خدیج گی وفات ماہ رمضان خدیج گی وفات ماہ رمضان

حفرت محرمتلى الله عليه وللم الله عليه وللم الله عليه والم

10 نبوی میں ہوئی تھی۔ البندامعرائ کا واقعہ 10 نبوی ماہ رمضان کے بعد کا ہوگا۔ نیز حافظ این گئیم نے زاوالمعاومیں طائف کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کے بعد آپ سلی اللہ علیہ وسلم کومعراج ہوئی اور طائف کا واقعہ اوا خر 10 نبوی کا ہے۔ البنداان کی بیان کردہ عبارت سے پر چا کہ معراج 10 نبوی کے بعد 11 نبوی میں ہوئی اور ماہ رجب کو اس واسطے اختیار کیا کہ رئع چا کہ معراج 10 نبوی کے بعد 11 نبوی میں ہوئی اور ماہ رجب کو اس واسطے اختیار کیا کہ رئع الاول، رئیج الآخر، رجب، رمضان، شوال علی اختلاف الاقوال ہیں ماہ رجب زیادہ مشہور ہے۔ (سیرة المصطفاح ن 10 میں 288)

سوال: معراج جسماني تعي ياروحاني؟

جسواب: جسمانی تمی (تمام محابر البحین به ملف صالحین کا مین عقیدہ ہے۔ صرف دوتین محابر کا البحاد ہے کہ ریسیر روحانی تول کی نسبت قول کی نسبت معارت عائشہ امیر معاویہ اور حسن بھری کی طرف کی ہے۔)
حضرت عائشہ امیر معاویہ اور حسن بھری کی طرف کی ہے۔)
سوال: آپ ملی اللہ علیہ وسلم اللہ ہے کیا تحد لے کرآئے؟

جواب: یا نج فرض نماز وں کا تحد جوثواب میں بچاس نماز وں کا درجہ رکھتا ہے۔

موال: شب معراج من حضور صلى الله عليه وسلم كآسان پرجائے وقت كون كو نسے فرشنے ساتھ ستے؟

جسواب: شب معراج ميں ساتوي آسان تک جضور صلى الله عليه وسلم كے ساتھ حضرت جرئيل عليه
السلام وميكائيل عليه السلام رہ ب اس طرح كه حضرت جرئيل عليه السلام آپ صلى الله عليه وسلم كى دا

منى جانب اور حضرت ميكائيل عليه السلام بائيں جانب دہے۔ (تاریخ دشق ج: 15 ص: 15)

مديبة منوره مين اسلام كا أغاز

موے؟

جواب: بيعت عقبهُ ثاني كتقريباً تمن ماه بعد عمر رئي الاول كوا ب سلى الله عليه وسلم مكه مرمه

رواندہ و ئے ۔ حضرت حاکم فرماتے ہیں کدا حادیث متواترہ سے بیٹا بت ہوتا ہے کہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز مکہ سے نظے اور دوشنبہ کے روز ہی بدینہ منورہ پہنچ گئے لیکن موکی خوارزی فرماتے ہیں گئے تیل مولی خوارزی فرماتے ہیں گئے تول بہ فرماتے ہیں گئے تول بہ کہ اللہ علیہ وسلم مکہ سے پنجشنبہ کو نکلے تیمن روز غار میں رہ وشنبہ کو غار سے نکل کر ہے کہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے پنجشنبہ کو نکلے تیمن روز غار میں رہ و دوشنبہ کو غار سے نکل کر مدینہ منورہ روانہ ہوئے ۔ دیر علا ع سیر کے نز دیک آپ سلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ 27 رصغ المظلم کے ایج جرت کیلئے مکہ سے نکلے تیمن شب غارثور ہیں رہ کرکھے رہے الاول بروز دوشنبہ بوتت دو پہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تباء میں نزول اجلال فرمایا، علامہ ابن تزم اور طلامہ مغلطائی نے ای تول کو اختیار کیا ہے۔ (سیرة المصطفیٰ ص: 387)

مدوال: مدیند منوره شی اسلام کی ابتداء کس من سے ہوئی ؟ جواب: 11 نبوی سے ہوئی۔

سوال: جرت دينه كودت آپ سلى الله عليه وسلم كاعركياتمى؟ جواب: 53 سال تحى ..

معوال: آب ملى الله عليه وملم كو كمه على كيول لكلنا يرا؟

واب: بدرب المحمد المحمد المعارب كا انتها الموقئ حتى كدوارالندوه مين مكه كروارون أي تي ملى الشدعليه وسلم كول كا فيصله كرليا، (العياذ بالله) تو حضرت جرئيل عليه السلام الجرت كا علم الشدعليه وسلم كرتشريف لا عرب الله عليه وسلم مكه من الشدعليه وسلم مكه الشدعليه وسلم كرتشريف لا عربي الله عليه وسلم كرتشريف المنه عليه وسلم كرتشريف من الشدعليه وسلم كرتشورة النبي صلى الشدعليه وسلم كرمشوره عن كتف سرداراان قريش شريك منها وركون كون؟

و المناف الله عليه وسلم كرمشوره عن كتف سرداراان قريش شريك منها وركون كون؟

و المناف الله عليه وسلم كرمشوره عن كتف سرداراان قريش شريك منها وركون كون؟

و المناف الله عليه و المناف كرنام منه المناف الإجهال (2) جبير بن من عم (3) طعيمه بن عدى على منام و المناف المناف

اور كنن دن؟

جواب: غارتورش قیام فرمایا اور تین دن (جمعه سنچر، اتوار،) یبال گزارے۔ (توریباژ، کمه کے جنوب میں تقریباً پانچ میل کے فاصلہ پر داقع ہے۔ الرحیق المختوم می: 258) مسوال: آپ ملی اللہ علیہ وسلم کے سفر اجرت کے ساتھی کون تھے؟ حواب: حضرت ابو بکر صدیق۔

غاريسےروانگي

موال: حضور ملى الله عليه وسلم كى غار يه روائلى كب بهوتى اور كس طرح بهوتى ؟ جواب: كم ربيع الاول أيك مد بروز دوشنبه حصرت ابو بكر صديق ك غلام عامر بن فبير "ودواونتنال لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے اوٹنی برسوار ہوکر روائلی فرمائی۔ (اکثر کا اتفاق ہے کہ روائلی دوشنہ کے دن ہوئی۔ مرتاری کوئی تھی اس کے بارے میں بعض اہل سے کھتے ہیں کہ رہے الاول کی 4 تاریخ تھی ۔ بیتاری ان حضرات کے قول کے مطابق ہے جو مکہ ہے روائلی کی تاریخ عم ر بیج الاول بتاتے ہیں محرہم نے ماقبل میں علامہ منصور بوری کی شخیق کے مطابق خروج مکہ کی جو تاریخ نقل کے ہاس کے حماب سے غارے روائلی کی تاریخ کیم رہے الاول ہوتی ہے) موال: اجرت کے موقع پرجس اوٹنی پرآپ ملی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اس کا نام کیا تھا؟ جواب : تصواء تفاريدوا تدى كى روايت بــــ (محرابن اسحاق كى روايت ب كراس كانام جدعاً وتفارز رقانى ج: 1 ص: 327) موال: بجرت كي مغريس حضور صلى الله عليه وسلم كيماته كنف آدي تهي ، اوركون كون؟ جسواب: جاراً دمى تنصر 1) محد عربي الله عليه وسلم (2) حضرت ابو بمرصد اين (3) عامر من فيروه جوخدمت كيك ساته ته (4) عبدالله بن أريقط -

(مدارج النوة قط 6 ص: 133 بدراسته بتائے کے لئے تھا۔ شخ عبدالحق محدث دالوی مزید ہے

مجى فرماتے بیں كدا يك اون برحضور ملى الله عليه وسلم اور حضرت الو برصد لیل سوار ہوئے اور ایک پرعام (اور میواللہ بن ارجالہ دونوں سوار ہوئے برگر ذرقائی ن: 1 من: 340 پر مرقوم ہے كر میواللہ بن ارجاط این تیسرے اونٹ پرسوارتھا)

مسوال: جرت كموقع برسواد نول كال في من حضور سلى الله عليد علم كوتان كرن كرائي كول الله عليد وعلم كوتان كرف كرائي

جسواب: مراقد ابن ما لك بن جُعشم فكالدية ومن كاايك فردتها (مراقد بعد من اسمام له الله عند من اسمام الله عند من عند من الله على ال

قباء مين تشريف آوري

مسوال: اجرت كيموتع بردية المنتجة على الله عليه وسلم في من جكه قيام فرمايا؟ جسواب: مقام تباوش -

مسوال: قبام من داخله كادن اورتاري كياشي؟

جواب:8ركالاول _ 1 ميروز دوشنب

(مولا نامنی الرحمٰن مبار کیوریؒ نے ای کوافتیار فرمایا۔ دیکھے الرحین المحقوم می: 268 محرعلامہ این قیمؒ نے رہے الاول کی 1 تاریخ نقل کی ہے۔ زادالمعادی: 1 می: 25)

این قیمؒ نے رہے الاول کی 12 تاریخ نقل کی ہے۔ زادالمعادی: 1 می: 25)

میں اللہ عنہ نے کہاں ؟
میں اللہ عنہ نے کہاں؟

61 / 51

واب: آپ سلی الله علیه وسلم نے بنوعمرو بن عوف کے سردارکلوم بن مدم کے بہال قیام فرمایا۔ (ایک قول یہ ہے کہ سعد بن خیشہ کے یہاں قیام فرمایا۔ الرحیق المختوم ص: 269) اور معزرت الو برصد لي حبيب بن اساف كمكان من فهر _ ميرة المصطفى ج: 1 ص: 397) معال: قباء من آب ملى الله عليه وسلم في كيا كام انجام ديا؟ مواب: ایک مجد تغییر فرمانی جس کا نام مجد قباء ہے۔ اس کا نام مجد تقویٰ بھی ہے۔ معال: آب ملى الله عليه وسلم في قباء من كتفروز قيام فرمايا؟

مواب: صرف جارون تيام فرمايا_

(اکثر مؤرجین نے میں مت بیان کی ہے۔علامہ!بن ہشام نے بروایت ابن اسخاق اس کُفقل کیا ہے اور علامہ منعور بوری نے بھی اس کواختیار فرمایا۔ دیکھتے سیرت ابن ہشام ج: 1 ص: 494۔ رجمة للعالمين ج: 1 من: 91 ليكن مي بخاري ج: 1 من: 560 كى روايت يس قيام چود ورات بنايا كما ب-علامدائن فيم في اى كوافقيارفر ماياب رزاد المعادي: 2 ص: 55/54) مسوال جس جگه مجرقبا انتمير بهونی بيس کي زيمن هي اوركيسي تحيي؟ جدواب: حضرت کلتوش کی زمین تھی۔ یہاں تھوریں سکھائی جاتی تھیں۔

(سيرت النمي ج: 1 ص: 276)

موال: حضرت على مكه بين كتن روز تخبر اورا مانتين وايس كرك آپ صلى الله عليه وسلم س

جسواب: تین روز قیام کیااور پیدل مدینه کی راه لی-مقام قباء میس آئے چونکه نی صلی الله علیه وسلم الجمى يبين تشريف فرما تضاس لئے يبيس ملاقات مولى۔

مسوال: حضرت على في قياء من كريبال قيام فرمايا؟

جواب: حضرت كلثوم بن بدم كے يهال قيام فرمايا _ يہيں آ ي ملى الله عليه وملم بھى مقيم تھے۔ (الرحيق المختوم ص: 270 بحواله زا دالمعادج: 2 ص: 54)

قباء سے روائلی اور نماز جمعہ

سوال: آپ ملی الله علیه وسلم قباء ہے کس روز روانہ ہوئے؟

جسواب: جمعہ کے روز روانہ ہوئے۔ (جمعہ کے دن پرتمام مؤرخین کا آفاق ہے۔ رہا تاریخ کا معاملہ تو علامہ منصور بوری نے 12 رکھ الاول بیان کی ہے رحمۃ للعالمین ج : 1 من : 91 رکھ الاول بیان کی ہے رحمۃ للعالمین ج : 1 من : 91 رکھ الاول بیان کی ہے رحمۃ للعالمین ج : 1 من : 91 رکھ الاول بیان کی ہے رحمۃ للعالمین ج : 1 من الله علیہ وسلم کے دست مبارک کی سب ہے پہلی مجد کہاں پڑھایا؟
علیہ وسلم نے سب ہے پہلی جمد کہاں پڑھایا؟
حسواب: سب ہے پہلی مجد کہاں پڑھایا؟
سواب: سب ہے پہلی مجد جمجہ قباء ہے ۔ اور آپ ملی اللہ علیہ وسلم نے سب ہے پہلیا جمعہ بی سالم کی مجد جس پڑھایا۔ (رحمۃ للعالمین ج : 1 من تھے : اور آپ من بر جو میں کئے آو دی شریک تھے؟
حواب: کل ہوآوی تھے۔ (ایسٹا)

مدينهمنوره

موال: دید کانام مہلے بیٹر بتھا۔ دید الرسول کب جوا؟

حواب: جب آپ ملی اللہ علیہ اسلم مدینہ آخر لف لاے تو مدید الرسول نام پڑا۔ مختفراً مدیدہ وگیا۔
موال: کیا حدیث میں مدید منورہ کو ' بیٹر ب' کہنے کی ممانعت آئی ہے؟

حواب: ابن زبالہ اور ابن شعبہ کی روایت ہے کہ آنخضرت ملی اللہ علیہ و کم مینہ منورہ کو بیٹر ب کہنے ہے منع فرمایا ہے۔ احمد اور ابولیعلی نے ایک حدیث بیان کی ہے: جس نے مدید کو بیٹر ب کہنے ہے منع فرمایا ہے۔ احمد اور ابولیعلی نے ایک حدیث بیان کی ہے: جس نے مدید کو بیٹر ب کہنا وہ اللہ ہے اور ایک دوایت میں ہے کہ تین بار استغفار کے دوایت میں ہے کہ تین بار استغفار کرے ، حاکم نے اپنی تاریخ میں عامر بن رہید کے واسطے سے ایک حدیث ذکر کی ہے کہ درسول

الله صلى الله عليه وسلم في فرما إنجس في مدينه كويترب كها وه دس باره يه كهركا فاره اداكر يه الله على ا

سوال: مدينه منوره كم مؤرضين في كنف نام بيان كئة بين؟

جواب: جس کے ذیادہ تام ہوتے ہیں اس کا مرتبہ کی بلندہ وتا ہے، تامول کی کثرت مرتب کی بلندی پر والالت کرتی ہے ۔ مزید برال مدینہ منورہ کے ہر تام جس ایمانی صفت پائی جاتی ہے۔ اکثر تام صفت کے صیغے جس ہیں جن جس اس کی خوبی اور توصیف بیان کی گئی ہے۔ (تاریخ العرب آبل الاسلام می: 434) مؤرض نے مدینہ منورہ کے گئی نام گنائے ہیں۔ چنانچہ ذرکشی نے اپنی کتاب ' اعلام المساجد با حکام المساجد ' میں اور صاحب ' القاموں' نے اپنی کتاب ' المغالم میں مناب المعالم طابت کی معالم طابت میں اور السید نے اپنی کتاب ' وفا والوقا و باخبار وار المصطفیٰ ' میں مدینہ منورہ کے متحدد نام کلے ہیں جن کی جملہ تعداد 50 ہوتی ہے۔ ' المدید ' کے ساتھ ' المحورۃ و المنافہ کیا جا تا ہے۔ کی طاقہ ' المحورۃ المنافہ کیا جا تا ہے۔ کی طرفہ ورفد الور صول فدا کی ہدایت سے روشن اور منورہ وا۔

مدوال: ميدمنوره كاكل وقوع كياب؟

جسواب ندیند منورہ اللیم تجازیس بحراحرے مشرق میں تقریباً 150 کیلومیٹر کی دوری پر مملکت سعودی عرب کے مغربی جصے میں واقع ہے۔ مکہ مرمہ سے تقریباً 420 کیلومیٹر بسعودی عرب کی را جد حالی ریش ہے 990 کیوریٹر اور فیٹ کی بندرگاہ ہے 240 کیوریٹر کی دارگی ہے۔

محوالی مدید میں جناب موسلی الفد علیہ وسلم کی میز بانی کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

حدوات : حضرت ابوابوب انصاری کو ۔ (ابوابوب انصاری کا نام خالد ہے۔ اصاب کی احوال السحاب میں ای نام کا کرکیا گیا ہے۔ وہیں یہ بھی بیان ہے کہ مدینہ کا برآ وگ متنی تھا کہ حضور صلی الند علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناقہ کو حضور صلی الند علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناقہ کو مجمور دو یہ مامور ہے۔ او فی ابوابوب انصاری کے مکان پر تغمیری۔ اس کے وہاں تیام پذیم جوے دو یہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نانہیال بنونجار کے فائدان سے تے سے مسلم باب البحر سے کی روایت سے یہ چاہ کہ ابوابوب انصاری کے کہ ابوابوب انصاری سے کہ ابوابوب انصاری کے حال ابوابوب انصاری کے حال ابوابوب انصاری کے حال ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ سلم باب البحر سے کی روایت سے یہ چاہ ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ سلم باب البحر سے کی روایت سے یہ چاہ کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ سلم باب البحر سے کی روایت سے یہ چاہ ہو گا۔ کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ سلم باب البحر سے کی روایت سے یہ چاہ ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ ہوگا ہوں ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ ہوگا ہوں ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای قربت کی دو یہ ہوگا ہے کہ ابوابوب انصاری کے حیال انر ناای تر بات کی دو یہ ہوگا ہوں کہ دو یہ ہوگا ہوں کہ دو یہ ہوگا ہوں کو دو یہ ہوگا ہوں کو تھا ہوں کی دو یہ ہوگا ہوں کو دو یہ ہوگا ہوں

مسوال: حضور ملى الله عليه وسلم في حضرت ابوابوب انساري كيمكان بس كنف ماه قيام فرمايا اور مجركها النتقل مويد؟

جسواب : مات اوتک يسل قيام فرمايا اور پرائي جرون مي فتقل بو محيح جوامهات المونين كي لئي ما ي محيد تن رابيرت النبي ج: 1 من: 279 يمولانا محدميال صاحب في بحواله دادالمعادي: 1 من: 25 ايك ماه كي مت بتائي بتاريخ الاسلام دوم من: 34)

سوال: حضرت ابوابوب انساری جس مکان میں رہتے تھے یہ ک نے کسے کئے بنوایا تھا؟ جسواب: حضرت ابوابوب انساری جس مکان میں رہتے تھے یہ مکان تی (شاہ یمن) نے نی آخرالز مال صلی اللہ علیہ دسلم کے لئے بنوایا تھا۔

(سيرة المصطفى بحوال دوش الانف ج: 1 ص: 24 مردح البيان ج: 8 ص: 421)

- وال: ان محالى كانام بتائي جنهول في سب سے بہلے مكد سے دينة بجرت كى؟
- والى: سب سے بہلے مدينة بہنچ والے جعرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخز وئی بین ۔

- واب: سب سے بہلے مدینة بہنچ والے جعرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخز وئی بین ۔

(الرجیق المحقوم ص: 245)

رشته مواخات

وال:رفت مواخات كاكيامطلب

جواب: جن سحابہ کرام نے مکہ سے مدینہ جرت فرمائی تی ۔ مدینہ بین ان کا کوئی سہارانہ تھا۔ نبی ملی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہائغ نظری سے انسار وہا جزین کے مابین بھائی چارہ قائم کرایا تا کہ ضرورت کے وقت ایک ووسرے کا محکمار ہو۔ اورمہا جرین وانسار مدینہ بی بھائی بن کر دبیں ای کورشتہ موافات کہتے ہیں۔ (ایک ایک مہاجر کوایک ایک انسار کا بھائی بنادیا اس کے بعدوہ حقق بھائی بن کردہ جتی کہ ایک دوسرے مہاجر کوایک ایک انسار کا بھائی بنادیا اس کے بعدوہ حقق بھائی بن کردہ جتی کہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے کریدورا شت کا طریقہ اس وقت تک جاری رہاجب تک نسبی رشتہ کی بناء پر میراث تقسیم ہونے کا تھم قرآن پاک میں نازل نہ ہوا۔ ذاوالمعادی: 1 می :308 نے الباری جن تاوی دیوراث

مسجد نبوي كالغمير

سوال: سب سے پہلے مجر بول کی تغییر کب ہو گی اور صحابہ کرام رضی اللہ عظیم نے گ۔
سوال: اجری میں ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عظیم نے گ۔
سوال: مسجد کی تغییر کے لئے کوئی جگہ نتخب کی گئی اور وہ جگہ کس کی تھی؟
سوال: مسجد کی تغییر کے لئے کوئی جگہ آ ب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فتی بیٹی تھی آئی ای کو نتخب کیا گیا اس کے مالکہ دویتیم بچے میں اور بہل تھے۔ (سیرة المصطفیٰ ج: 1 می: 425)
سوال: مسجد نبوی کی ذہین کتنی قیمت سے لی گئی اور قیمت کس نے اوا کی؟
حواب: وس و بینار میں فریدی گئی حضرت ابو بکر صد این نے قیمت اوا کی؟
حواب: وس و بینار میں فریدی گئی حضرت ابو بکر صد این نے قیمت اوا کی۔

حواب: وس و بینار میں فریدی گئی حضرت ابو بکر صد این نے قیمت اوا کی۔

حواب: وس و بینار میں فریدی گئی حضرت ابو بکر صد این نے قیمت اوا کی۔

حواب: وس و بینار میں فریدی گئی حضرت ابو بکر صد این نے قیمت اوا کی۔

معوال :مسجد نبوی کی جدید تعمیر وتوسیع کی مخضر تاریخ لکھ کرممنون ومشکور فر ما کیں؟ --- اب بمعید نبوی کی جدید تغییر وتوسیع اس کی سابقه تمام توسیعات پر فائق ہے۔ کیونکہ اس کے کتے جدید تغیراتی وفی منعوبہ بندی کی تئی ہے۔اس کی ایک جھلک پیش کی جاری ہے۔21 شعبان المعظم 1402 ه مطابق 13 رجولائي 1982 ء كوخادم حرمين شريفين فهد بن عبد العزيز آل سعود مملكت سعودي كے فرمان رواہوئے اور بروز جعه 9رمغر المظفر 1405 مطابق 2 تومبر 1984 وکوخادم حرمین شریفین نے بعد نماز جعہ مجد نبوی کے توسیعی منعوبہ کی بنیادر کھی۔ م توسیعی منصوبہ 'بن لادن کمینی'' کو دیا گیا۔ بیمینی بوے برے منصوبوں کو پوری توجہ ویانت دارى اور بلند معيارى سے انجام ويے ميں مشہور ہے _ بروزسنير (مفتہ) 17 رمرم الحرام 1406 هدمطابق كم مارچ 1986 و من ال منعوب رهمل شروع موكيا - بية سيع سابقة عمارتول کوشال ،مشرق اورمغرب تینوں طرف ہے محیط ہے۔اس کا کل رقبہ 82000 مراح میٹر ہے ۔جس میں 137000 تمازی آسکتے ہیں۔جبکہ توسیع ہے بل مجد نبوی کارتبہ 16327 مراح میٹر تھا۔ گویا اس توسیع کے بعد مجد کا اجمالی رقبہ 98500 مرکع میٹر ہو گیا ہے۔جس میں 167000 نمازی آسکتے ہیں۔توسیع شدہ عمارت کی جہت پرسٹک مرمر بچھنے کے بعد اس ير 90000 نمازي آسكتے ہيں۔ جس كارتبہ 67000 مراح ميٹر ہے۔ كويامسجد نبوي ميں نيجے اوبر كل ملاكر 257000 سے زیادہ لوگ نمازادا كر سكتے ہیں ۔اورمبحد كا اجمالي رقبہ 165500 مراج میٹر ہو جائے گا۔ مسجد نبوی کے جاروں طرف میدان کا رقبہ 235000 مراج میٹر ہے۔جس کے فرش پرسنگ مرمراوراسلام فن تغییر سے آ راستہ مختلف رنگوں کے ہندی اشکال والے ٹائل(Granite) کے ہوئے ہیں ۔اس کے ایک برے عصے یر خود کارچھتریال (Automation sun shade) نصب ہیں ۔ جنہیں نماز کے اوقات میں کھولا جا سکتا ہے۔اس جھے کاکل رقبہ 135000 مرائع میٹر ہے۔جس میں 250000 نمازی آسکتے ہیں -اگر بورے میدان میں نماز اداکی جائے تو 450000 نمازی آسکتے ہیں۔ کو یا مسجد نبوی ادر

اس کے ارد گرد مجیلے میدان میں کل سات لاکھ (700000) نمازیوں کی محتجائش ہے۔ (ربورٹ، خلف احمد عاشور محران اعلیٰ بن لادن کمپنی) رمضان المبارک، جج وعمر و اور زیارت کی بھیٹر بھاڑ میں دسیوں لاکھ لوگ نماز اداکرتے ہیں۔

مجد نبوی کا تو سیج کا دقبه اس قدر جامع منصوبه اور بے نظیر تاریخ کا پہلا واقعہ ہے ، پہنے تو سیج میں ترم نبوی کا رقبہ تقریباً ہے اوری دنیا کی سب سے بڑی تمارت قراردی گئی ہے ، اس نئی تو سیج میں ترم نبوی کا رقبہ تقریباً ہا ہے گئی کا بڑھ کیا ہے ۔ اس منصوبہ کی تحییل کے لئے آس پاس کی زمینی اان کے مالکان سے قائم شدہ کمیٹی کے فیصلہ پر بوری قبیت اواکر کے حاصل کی تی ہیں ، جن کا رقبہ 100000 رم لع میشر ہے ، کو یا عہد رسول صلی الشد علیہ وسلم کا بورا مدید جی کہ اس کے گردوتواح بھی اس تو سیج میں میں منصوبہ کی تحییل پر تھی اور سیودی دیال فرج ہوئے ہیں۔

قائم شدہ کیا روضہ کیا کی مصوبہ کی تحییل پر تھی اور سیودی دیال فرج ہوئے ہیں۔

اللہ کیا روضہ کیا کی مصوبہ کی تحییل پر تھی اور سیودی دیال فرج ہوئے ہیں۔

واب : ابوالولیدالبای اور قاضی عیاض نے بداجماع تقل فرمایا ہے کہ آپ سلی القد علیہ وہلم کے اعضا وہر یقد کو مینے والی جگہ کھیے۔ افضل ہے ، جیسا کہ ابوالیمن بن عسا کرنے اپنے "تخذ" میں اعضا وہر یقد کو مینے والی جگہ کھیدے افضل ہے ، جیسا کہ ابوالیمن بن عسا کرنے اپنے "تخذ" میں اس کا ذکر کیا ہے اور ابوجم عبد اللہ بن ابی عمر البسکری نے ان الفاظ میں اس کی تا ترکی ہے:

مب کا ہے ہدیقین، کہ جہتر ہے وہ زمین رہے ہیں جہاں پر مصطفیٰ،الصادق،الامین بلکہ القاضی تاج الدین السکی نے ابن عقبل الحسسائی نے نقل کیا ہے کہ وہ عرش ہے بھی انفل ہے اوراس کی تائید الاعبد اللہ محمد بین زین النحریری الشافعی نے اپنے تعبیدہ میں اس طرح کی ہے: جینک کہ روضہ یاک ،جگہ ہے مقدس تر! رتبہ ہے اس کا زمین وا سان ہے بھی بلندتر

شہنشاہ کے عرش سے بھی انصل ہے وہ مقام

اعر اس بیس موسکتا محی میرے اس تول پر

النووي كتية مين: جمهوركا الفاق ال بات برب كة عان ذهن المنظل منهاوه النووي كتية مين ورفعة باك مهاورال بات برسب كا اجمال م كمداور له بهذار مد به المراس المن معد ك جهال بردوفرة باك ما اورال بات برسب كا اجمال م كمداور له به مراس المنظل مين م كولوگول كا الى بات براختلاف م كد كمدافشل م يا ه يند ، مراس اختلاف مي كد كمدافشل م يا ه يند ، مراس اختلاف مين كعبر شريف وافل نبين م بلا شبه كعبر مشرف ه به يند ك باتى حصول م افعل م اختلاف مرف ان دولول كا بن مين انفغيت برب -

صفه نبوي كاقيام

مسوال: اسلام تعلیمات کیلے مجد نبوی کے برابر مس مفر نبوی کب قائم ہوا؟

مواب: تو يل تبله كے بعد 2 مش-

سوال: تو یل قبله کب بو کی اور پہلے کی طرف دخ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی؟

واب: شعبان 2 جری میں تحویل قبلہ کا تھم آیا۔ پہلے بیت المقدس کی طرف نماز میں دخ کیا
جاتا تھا۔ (جب تک آپ ملی اللہ علیہ وسلم کہ میں دے اس وقت تک بھی قبلہ بیت المقدی تھا گر
طریقہ بیتھا کہ درخ اس طرح دے کہ بیت اللہ بھی سامنے دے ۔ کہ میں بیطریقہ یمکن تھا۔ جہ بند
میں آئر بیر صورت نہ ہوگی کہ دونوں قبلوں کو جمع فرما سمیں اسلنے بھی اللہ یا ستر و ماہ تک صرف بیت المقدی تی کی طرف درخ رہا۔ سیرة المصطفیٰ ج: 1 می : 462)

غزوات وسرايا

 (علامه منصور بوری نے لکھا ہے کہ وہ تقل وحرکت جونجی ملی اللہ علیہ وہلم نے کی ہواس کا نام غزوہ ہے اللہ منصور بوری نے لکھا ہے کہ وہ تام غزوہ ہے اور وہ تام منظم ان نے کی ہواس کا نام مربیہ ہے۔ رحمۃ للعالمین جوکسی مسلمان نے کی ہواس کا نام مربیہ ہے۔ رحمۃ للعالمین جوکسی مسلمان نے کی ہواس کا نام مربیہ ہے۔ رحمۃ للعالمین جوکسی 185) اور وہ تام کا کا تام میں اللہ کا کا تام میں ہوئے؟

واب :19,21,24,27 علی اختلاف الاتوال (مولا تا در ایس صاحب نے یہ اتوال اس مل حقیق میں معد اور این جوزی نے غزوات کی مل حقیق میں معد اور این جوزی نے غزوات کی معد اور این جوزی نے غزوات کی تعد اور تا ہوئی ہے معید بن المسیب سے 24 ، جابر بن عبد اللہ سے 14 اور زید بن ارتم سے 19 کی تعد اومروی ہے ، اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ بعض علاء نے چند غزوات کو قریب قریب مون کی وجہ سے کہ بعض علاء نے چند غزوات کو قریب قریب مون کی وجہ سے کہ بعض علاء نے چند غزوات کو قریب قریب مون کی وجہ سے کہ بعض علاء کے جائی قد اوم کی اس کے برخلاف ہوئے کہ بعض علاء کو بعض غزوات کا علم نہ ہوا ہو ۔ سیرة المصطفیٰ ج: 1 میں خروات کی تعد اوم کے برخلاف علام منہ وا ہو ۔ سیرة المصطفیٰ ج: 1 میں غزوات کی تعد اوم کا اور سرایا کی تعد اور 20 کی کی تعد اور 20 کی کی تعد کی تعد کی تعد کی تعد کر 20 کی کی تعد کی تعد کی کی تعد کی تع

سوال: سرایا کی تعداد کیا ہے؟

دوایت جمرایا کی تعداد میں 48,38,35,40 اور 56 کی روایات جی (بیروایات علی ترتیب البیان ابن معد، ابن عبد البر، محمد ابن اسحاق، واقد کی اور ابن جوزی کی جی یفضیل مطلوب ہوتو زرقانی جند اسم 388 کی مراجعت کریں)۔

سوال: چندا بم غزوات وسرایا کے نام اور کن بتائے؟ جواب: (1) غزوهٔ ابواء یاغزوهٔ وَدُو ان سیغزوه ماهِ صقرالمظفر 2 هیل جواب

(2) غزوهُ لا ميغزوه ما ورني الاول 2 هيس موا-

(3) غزوة منوان يابدر مغرى ربدراولى _ بيغزوه ماور بيخ الاول 2 هين بهوا _ (4) غزوهُ ذُوالتُشير ه _ بيغزوه ماهِ جمادى الاولى 2 هين بهوا _ (الرحيق المختوم ص:310)

(5) سرية كله مديرس ما ورجب المرجب 2 هيل روانه كيا كيا- (حضرت عروه بن زبيركي

1. / 60 مراحت کے مطابق جنگ بدر کا سب میں واقعہ ہے۔ میر قالنبی ج: 1 ص: 314) (6) فروه كدر كبري _اس فروه كي لزائي 17 ردمضان المبارك 2 هرجمعد كے دان جو كي _ (7) غزوة قرَّ الكذرياغزوة بن سُليع ميغزوه ما وشوال المكرّم 2 هيس بدرے واليسي م مرف سات دن بعد موا_ (الرحيق المحقوم ص: 365) (8) غزوهُ بَي تَقِينَقاع - بيغزوه 10 رشوال المكرّم 2 هروز شنبه وا - (سيرة المصطفى 5: 1 ص: 639) (9) غروهُ مَو لِق مديمُ وه 5 ردى الحديمة روز الوارجوا - (ميرة المصطفى ج: 1 ص: 642) (10) غروه عطفان - يغروه ما وكرم 3 هيل موا-(سيرة المصطفيٰ ج: اس: 644 _ شيخ عبدالتي محدث والويٌ فرمات بين كه بيغزوه 12 رايع الاول3ميس موارم الرج البوة قط:7 ص:61) (11) عُرُوهُ وَ كُرِ الن ميغُرُ وه ما ورئي اللَّ في 3 هيل موار (12) غزوه أحد يغزوه 7 رشوال المكرّم 3 هروزشنيه وا (الرحيق المخوم ص: 397-كت وسير من 15-11-7-6 رشوال المكرم كاتوال بمي مذكور يسدرارج المعوة قبط: 70: 70) (13) غزوهُ حمراء الاسد . درحقیقت بیه مستقل غزوه نبیس، بلکه غزوهٔ أحدی کا ایک حصه اور تمر ے، مراہل بئرنے اس کا ذکر مستقل نام ہے کیا ہے۔ بیغزوہ احد کے دوسرے دن 8 رشوال المكرّم 3 هدروز يكشنبه (اتوار) كوجوا . (الريش المختوم ص: 444) (14) غروه بونفير مديم ووماوري الاول 4 هيل موا (15) غروه تجد ميغروه، غروه، فرنفيرك بعدماه جمادى الاولى 4 هيل موا (16) غزوهُ بدر ثانيه بيغزوه ما وشعبان المعظم 4 ه (جنوري 626 م) يس موا_ (الرحش المخوم ص:465) (17) غروه دومة الجحدل اس غروه كے لئے آب ملى الله عليه وسلم 25 روج الاول 5 صلى روان ہوئے تھے اور 20 روح اللّٰ في 5 صور مدینہ منورہ والی ہوئے تھے۔ (18) غزوه بني المصطلق -اس غزوه كوغزوة مر يسيع بهي كمته بال عزوه كے لئے حضور مل

الله عليدوسلم 2 رشعبان المعظم 5 ه بروز دوشنبر واند موے تقے۔

(19) غزدوُ خندق -اس غزوه کوغزوه کاحزاب بھی کہتے ہیں، بیغزوه شوال یا ذیقتده 5 صص ہوا۔ (میرة المصطفل ج: 2 من: 313)

(20) فرود بنوتر يظه - ميفر وه ما و ذيقنده 5 هيروز جهارشنبه وا_ (زرقاني ج: 2 ص: 126)

(21) غزوهُ خير - يغزوه ما وكرم الحرام 7هش اوا - (ميرة المصطفى 5:2 من :418)

(22) فروه مؤته ميغزوه ماهِ جمادى الاولى 8 صلى موار (سيرة المصطفى ج: 2 ص: 459)

(23) غزود حنين _ بيغزوه 6 رشوال المكرم 8 هش موا_

(24) غزوہ تبوک۔ بیغز وہ حضور ملی اللہ علیہ وسلم کاسب ہے آخری غزوہ ہے اور اس غزوہ کے لئے اسلام کی فوج مدینہ منورہ سے ماور جب المرجب 9 ھدیروز پنجشنبدروانہ ہوئی۔

2ھے اہم واقعات

مدوال: 2 ما بين آن والحاجم واقعات كيابي

جواب: (1) شعبان كاخرعشره ش رمضان كروز عرض بوك-

(2) ما ورمضان كفتم مونى عن دودن باتى تصرك صدقة فطراور عيدالفطر كالعلم آيا-

(3) بقرعيد كي نماز واجب مولى -(4) قرباني كابعي عكم آيا-

(5) نی کریم صلی الله علیه وسلم پر در دودشریف پڑھنے کا تھم ای سال ہوا۔ (بعض حفرات کا تول یہ ہے کہ در دودشریف کا تھم شب معراج میں ہوا۔ فتح الباری تغییر سورة الاحزاب ج:8 ص: یہ ہے کہ در دودشریف کا تھم شب معراج میں ہوا۔ فتح الباری تغییر سورة الاحزاب ج:8 ص: 411)(6)زکوة فرض ہوئی۔ فتح الباری ج: 8 ص: 211(7) ای سال ذی الحجہ یا محرم یا صفر میں حضرت فاطمیة الزبراء رضی الله تعالی عنها کا نکاح حضرت کی ہے ہوا۔

(8) جہادو قبال کا تھم بھی 2 ھیں آیا۔ (9) ای سال ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن زبیر گی ولادت ہوئی۔ (10) ای سال ماہ وی المجہ میں حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی۔ (ان تمام کی تفصیلات مدارج اللہ و قربیر ق النبی اور سیر ق المصطفیٰ میں دیکھی جاسکتی ہیں)

3 ھے اہم واقعات

مسوال: 3 هيس پيش آنے والے اہم واقعات كيابيں؟ جسواب : (1) اس مال ماوشعبان من حضرت عمر كى صاحبز اوك حضرت هصه من حضور ملى

الله عليه وسلم في تكاح فرمايا - (طبرى ج: 3 ص: 29) (2) 15 رمضان السبارك كوحفرت حسين كى پيدائش موئى -

(3) اوشوال من شراب كاحرمت كالحكم آيا_ (زرقاني ن: 2 ص: 61)

(4) ورافت كا قانون بحي اى سال نازل موار

(5) ملمانوں کے لئے شرکہ ہے تکاح کرنااب تک جائز تھااس مال اس کی بھی حرمت نازل ہوئی۔ (میرة النبی ج: 1 من: 387)

5ھ کے اہم واقعات

سوال:5 من مين آن والااتم واقعات كيابي؟

جواب: (1) يرده كاحكم نازل موا

(2) من بولے منے کی بوی ہے (بعد الانقطاع) نکاح کی اجازت دی گئے۔

(3) عاد قذف كالمحم آيا- (4) تيم كاظم بحى الى سال آيا- (5) حضرت ندنب سے حضور ملى الله عليه وسلم في نكاح فرمايا-

7ھ کے اہم واقعات

سوال: 7 هيل في آن والحاجم والعات كيابي؟

هواب: (1) حضرت أثم حبيبة الاسال نكاح بوا(2) كريلو كرموں كے كوشت مي منع فرمايا كيا۔ (3) درندوں كے كوشت منع كرمايا كيا۔ (3) درندوں كے كوشت منع كرمايا كيا۔ (446 تا 446)

8ھے کے اہم واقعات

مسوال:8 هي في آن والاامم واقعات كيابن؟

جواب: (1) ما وذی المجیمی معزت مارید بیشت کیفن سے ایک صاحبز اور پیدا ہوئے جن کا نام ابرا جیم رکھا گیا (کچرتقریباڈیز مسال کے بعدان کی وفات ہوئی۔ جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خم ہوا۔ طبر کی ج: 3 می 676) (2) ای سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبز او کی صاحبز او کی حضرت زینب کی وفات ہوئی۔ (سیرة النبی ج: 1 می: 547 547 56) (3) معزت مقاب بین اسید نے اسی سال عرب کے طریقہ کے مطابق مسلمانوں کو ج کرایا۔ (سیرة المصطفل ج: 3 مین اسید نے اسی سال عرب کے طریقہ کے مطابق مسلمانوں کو ج کرایا۔ (سیرة المصطفل ج: 3 مین اسید نے دینہ کے دار اوالمعاوج: 1 می: 68) (4) چونکہ پورا جزیرة العرب اسلام کے ذیر آئیں ہوگیا تھا اس لئے مختلف مقامات پر عال ووالی مقرر کر کے بیسجے گئے۔ (زادالمعاوج: 1 می: 31)

9ھ کے اہم واقعات

سوال:9هي بش آنوالا الم واقعات كيابي

جواب: (1) اس سال واقعدا بلا ہوا۔ وجدبہ ہوئی کہ از واج مطہرات نے حضور ملی اللہ علیہ وسلم است نے حضور ملی اللہ علیہ وسلم سلی ونفقہ کی بردھور کی کا سوال کیا۔ اس ہے آپ مسلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی تو آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے عہد فر مالیا کہ ایک ماہ تک ہویوں سے کلام نہ کروں گا اور 29 روز تک بالا فائد میں آیام فر مایا۔ (سیرة النبی ج: 1 ص 562)

(2) ما و ذیقعد و میں رأس المنافقین عبداللہ بن أی بن سلول کا انتقال ہوا۔

(3) عبشه کاباد شاه نیماشی (اصحمه) بھی اس سال جل بسا۔ نی سلی الله علیه وسلم کو بذراید و می انتقال کی خبر دی گئی، آب سلی الله علیه وسلم نے معابہ رضی الله عنین کوجع کر کے اس کی عائبانه نماز جنازه فردی گئی، آب سلی الله علیه وسلم نے معابہ رضی الله عنین کوجع کر کے اس کی عائبانه نماز جنازه فردی کی میں الله علیہ وسلم نے معابر وسلم کی الله میں الله علی الله علی الله میں الله میں الله علی الله علی الله میں الله علی الله عل

(6) جن لوگوں نے حالت کفر میں اسلام کے زیر سابیر ہٹا منظور کیاان کے حق میں جزید کی آیت"

ختی یفطوا المبجز ید عن بدو که ما عافرون "نازل ہوئی۔(سورہ توبد آیت 29)(7) نی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلوم کا انقال ہوا۔(اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت عثمان ہے فر بایا اگر میرے بہاں تیسری لڑی ہوتی تو اس کی شادی بھی تم سے کر دیتا۔ الرحِق المنحوم می 86)(8) عالمہ میر ورت کورجم کیا گیا۔(اس نے خود بی خدمت نہوی میں آکر بدکاری کا اقراد کیا تھا اس دفت حمل کی دجہ سے دجم نہیں کیا گیا۔ بچک پیدائش کے بعد جمہد دودہ چیر اویا تب رجم کیا گیا۔ بچک پیدائش کے بعد جمہد دودہ چیر اویا تب رجم کیا گیا۔الرحِق المنحوم می 682)

10ھے کے اہم واقعات

سوال:10 مين پين آنے والے اہم واقعات كيا جيں؟ جواب: (1) كين كے حاكم حضرت باؤان نے وفات بإلى۔

(درارج المعوة قبط:10 ص:81)

(2) رسول الله ملى الله عليه وسلم كے صاحبز ادے حضرت ابراہيم كى وفات ہوئى۔ (3) حضرت جبرئيل عليه السلام بصورت بشر خدمت نبوى ميں حاضر ہوئے۔

مرض وفات

سوال: حضور ملی الله علیه وسلم کے مرض کا آغاز کس تاریخ اور کس دن ہوا؟ مسواب: 29 رصفر پر وز دوشنبہ کوآپ ملی الله علیه وسلم بقیج الغرقدے تشریف لا رہے تھے کہ درد مرشروع ہوااور پڑھتا چلا گیا۔

(رحمة للعالمين ج: 1 ص: 246 الرحيق المختوم ص: 726 مين اس تاريخ اوراس دن كا تعيين كي مي كين اكر دفت نظرى سے كام ليا جائے تو معلوم ہوگا كہ 29 مفركودوشنبه برگز نبيل موسكا كيونكه بالا تفاق آپ صلى الله عليه دسلم كى دفات دوشنبه كو ہوكى اوروفات كے سلسلے ميں تبن

روایات بین کیم رئی الاول - دوم رئی الاول - باره رئی الاول - باره رئی الاول کی مشہور روایت کو مانے کی بنیاد پراس تاریخ میں دوشنبہ سلیم کرتا ہوگا۔اس طرح 29 رمنفر کواگر ماہ صفر 29 کا ہوبدھ اوراگر 0 3 کا ہوتو منگل کا دن نکل ہے - اس سلسلے میں سیرة النبی ج: 2 می: 172 تامی: 174 کا حاشیہ ملاحظ فر مالیا جائے)۔

سوال: جس روز حضور ملی الله علیه وسلم بیار بوی تواز داج مطیرات میس کی باری کا دن تھا؟ جواب: حضرت میموندگی -

> سوال: رسول الله على الله عليه وسلم نے اپنی حیات مبارکه کا آخری ہفتہ کہاں گزارا؟ جواب: اپنی چینی ہوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں۔

وفات كاروح فرساواقعه

مسوال: حضور صلى الله عليه وسلم كى وفات كاروح فرسا واقعه كب موا؟ جواب: 12 رئيج الاول 11 هروز دوشنبه بوقت حياشت.

(یہ جمہور علماء کا قول ہے۔ صاحب اصح السیر نے ای کوتر جے دی ہے۔ موکیٰ بن عقبہ اور لیٹ وغیرہ کا قول ہے کہ کیم رہے الاول کو وفات ہوئی ، علامہ بی نے روایت وداریت ہے اس قول کی تائید کی ہے۔ ہشام بن مجمہ بن سائب کلبی اور ابو مخت کی روایت ہے کہ وفات 2 ررہیے الاول کو ہوئی۔ اسیر ص: 435 سیرة النبی ج: 2 ص: 174 تا 174)

مسوال: وفات نبوی سلی الله علیه وسلم کی عیسوی تاریخ بتایید؟

جواب:9/جون 632ء_(عالى تاريخ ص:31)

سوال: وفات كوفت آب صلى الله عليه وسلم كى كتنى عمر مويكي عيى؟

جسواب : تریسط (63) سال چاردن _ (مشہورروایت میں ہے۔ بعض نے 65 برس اور بعض نے ساٹھ برس کی عمر بھی بتائی ہے۔ فتح الباری ج: 8 ص: 114)

تجهير

مسوال: آب ملى الله عليه وملم كوس روز سل ديا كيا اوركس طرح؟

منال كروز كير اتار يغير الدياكيا-

سوال: آپ ملی الله علیه وسلم کے گفن میں کتنے کپڑے تھے؟

جواب : تمن سفيد يمنى جادرول من كفنايا كميا _كرتاادر يكرى ندى صرف جادرول من لينايا كيار

(الينا بحواله بخاري ج: 1 ص: 169)

مسوال: آب ملى الله عليه وسلم كى تبرمبارك س في كمودى تحى؟

جواب: معرت ابطاه نے۔

مسوال: تبرمبارك مندوق تني يا بغلى؟

جورت ابوعبدہ جو کہ کے دستور کے مطابق صندوتی قبر کھود ہے۔ حضرت ابوطلی ج تنے دمنرت ابوعبدہ جو کہ کے دستور کے مطابق صندوتی قبر کھودتے تنے مطابق جو کہ ہے دسترت ابوطلی جو بہدنے دستور کے مطابق بنائی قبر کھودی جائے بہدنے دستور کے مطابق بغلی قبر کھودی جائے او حضرت عمران کے بہائی قبر کھودی جائے اور حضرت عمران قبر کھودے گا۔ چنانچ حضرت ابوطلی تا آجائی کا دوا ہے مطابق قبر کھودے گا۔ چنانچ حضرت ابوطلی تا آجائی کے انہوں نے بغلی کھودی۔ (میرة النبی ج: 2 می 186)

مسواق:حضور سلى الله عليه وسلم كى تمازجتازه سن يرهانى؟

جواب کی نے بیں پڑھائی۔

مسوال: نمازجناز وبرضخ كاكياطر يقدا بنايا كيا؟

جواب: جره تک تفااسلے دی دی صحابه اندرجائے تھے اور نماز جنازہ پڑھتے تھے پہلے بی ہائم نے نماز پڑھی مجرمها جرین نے مجرانسار نے مجرمردوں کے بعد عورتوں نے مجربجوں نے۔ (الرحیق المختوم می: 737)

44 /67 معوالى: حضور سلى الله عليه وسلم كى نماز جناز و كننے آ دميوں نے يرومى؟ جواب: تمي برارآ دميول في - (سيرة المصطفى ج: 3 ص: 189) مدوال: آب سلى الله عليه وسلم كى قبر مبارك من حاور كس في بيما أي تمي ؟ جواب: معرت شقرال نے ۔ (اس السير ص: 440) معلى الله عليه وملم كوكبال وفن كيا كميا تها؟ جواب: حضرت عائشت کے کمرہ میں جہال آپ کی وفات ہوئی۔ مهوالى: حضور سلى الله عليه وسلم كى نماز جنازه كس روز برسى كئ اور تدفين كب موتى؟ جواب : منگل کونماز جنازه پڑھی گئا اور بدھ کی رات میں تدفین عمل میں آئی۔ مسوال: حضور ملی الله علیه وسلم کے جسم مبارک کوقبر میں کس نے اتارا؟ جواب: حضرت على في حضرت عمال اوران كروصا جزاد فضل اور م في . (ميرة المصطفل ج: 3 من: 189 لبعض كتابون من دوسرے حضرات كا نام بھى آيا ہے ديكھنے ميرت التي ج:2 ص:186) مسوال :حضور صلى الله عليه وسلم كوجب ون كياجاني لكانو آب ملى الله عليه وسلم كى كرمبارك ك نيچ كيراكس نے بجھايا اور كيا جھايا؟ جهواب : حصرت مقر ان جوا ب ملى الله عليه وسلم كم زادكر ده غلام تصانبول في الله ما الله ما الله ما الله ما الله عليه وسلم الله عليه والله عليه والله الله الله والله والل ے ایک کمیس (ایک متم کا سوتی کیڑا جواوڑ ہے اور بچھانے کے کام آتا ہے) جونجران کا بنا ہوا تھا - بجياديا تفاجس كوريم كالي اوژها كرتے تھے۔ (ترندي بشرالطيب ص: 206) سوال: آب ملى الله عليه وسلم كى لحد مبارك يركننى الينيس ركى كئيس اور كيي ركى كئيس، محى تعيس يا كى؟ جسواب: آب سلى الله عليه وسلم كى لحدير ركى جانے والى اينٹي نو (9) تعين جو كمرى كركر كى منكن اوربيا ينش كي تنفيل . (نشر الطيب من: 206) سوال: آب ملى الله عليه وسلم كى قبر مبارك برياني كس في حيركا؟

حضرت محمد ملى الله عليه وسلم الله والله والله

جدواب: حطرت بالله في -(المح السير من:440)

سوال: 11 صلى نبوت كے دعو يداركون كون بوئے؟

جواب: (1)مسيله كذاب (2) اسوينسي (3) طلح بن فويلداسدي (4) سجاح بنت مارث

از واج مطهرات

سوال: رسول عربی الله علیه وسلم نے کتنی عورتوں سے شادی قرمائی؟ جواب: میارہ عورتول سے۔

سوال: از داج مطبرات کے اسام نکاح ، ترتیب کے مطابق بیان میجے؟

جواب: (1) حفرت فدیج (2) حفرت موده (3) حفرت عائش (4) حفرت هفر (5) حفرت فدین (4) حفرت حفه (5) حفرت فرین بنت جمش (8) حفرت فرید (5) حفرت فرید (7) حفرت فرید (8) حفرت ام سلم (7) حفرت فرید (9) حفرت ام جید (10) حفرت ام جید (11) حفرت میموند (بعض ارباب سرکا بیان ہے کہ ان مورتوں کے علاوہ بھی آپ صلی الله علیه وسلم نے نکاح فرمایا جن میں بخویشہ کیز اور فاطمہ بنت ضحاک کلابیه کانا م سرفیرست ہے گران کے عقد نکاح میں شخت اختلافات ہیں۔ اسلے مطولات کی طرف رجوع فرما کیس

مسوال: وفات كونت آب صلى الله عليه وسلم كى تنى بيويال تعين؟

جواب:9/يويال_

مسوال: وه کوسی از داج مطهرات بین جنبول نے حیات نبوی میں بی انقال فرمایا؟

جواب: حفرت فديج ادرام المساكين حفرت نين بنت خزيمه

موال: وه كوك زوجه مطهرة بين جن مصور ملى الله عليه وسلم كى اولا وجوتى ؟

جواب حضرت مديجيد

مسوال: ان زوجه مطهرة كا تام بتائي جن كا نكاح ني صلى الله عليه وسلم عدة سان برجواتها؟

مواب: معرت نعب بنت جمل . مواب: معرت نعب

وال : وه کوکی زوجه مطهره بین جن کا نکاح اور وفات مقام سرف مین جوااور انقال و تدفین بحی مقام سرف مین جوئی ؟

جدواب: «معرت ميموند بنت مارث.

مسوال:حضور سلى الله عليه وسلم نے سب سے آخر مس سے تكار فرمايا؟

جواب: حفرت ميوند - (اصح السيرص: 485 بحوالدا بن سعد)

مسوال: حضرت خدیج مصور ملی الله علیه وسلم کی کتنی اولا دموئی؟

جواب: تيداولار (2/از كاور 4/ازكيال)

سهوال: جعزت فديج كامبركيامقروجوا؟

جواب: پانچ سودر بم۔

مسوال: حضرت عائشت كوالداوروالده كانام كياتها؟

جواب: والدكانام ابو بكر صديق رضى النه عنه اور والدوكانام زيتب ام رومان تفا_

(ام ردمان كنيت ب ان كوشرف محابيت عاصل ب مشهور تول كے مطابق ان كى وفات 6 هيں مولى اور خودرمول الله ملى الله عليه ولم ان كوشر من ركھا۔ الاصاب في احوال الصحاب ع: 450)

مدوال: حفرت عائشة كانكاح كبهوااوركتني عمر من اور محر خصتى كب بوكى؟

جسواب : ماہ شوال 10 نبوی ش 4 سال کی عمر میں نکاح ہوا۔ اور پھر 9 سال کی عمر میں 1 ھے ۔ ماہ شوال میں دعمتی ہوئی۔

معوال: حضرت عائش كي وفات كب بوكي اوركهان؟

جواب: ماورمضان 58 صفى مدينه منوره من وقات موكى_

مدوال: حضرت عائش كوكهال ون كيا كميا اور نماز جنازه كسن في يرا حالى؟

جواب: حعزت ابو ہریر اُ نے نماز پڑھائی۔ جنت البقیج میں ومیت کے مطابق یہ فین ہوئی۔

مسوال: حضرت عائش كي كتني عمر مولى؟

جواب:66 ال

مسوال: حطرت عائش المكتنى روايات منقول إلى؟

جواب: دوېزاردوسودل (2210)_(سيرة الني ج: 2 ص: 408)

صاحبزاد بوصاحبزاديال

مسوال: رسول الشملي الشعطية وسلم كى كل اولا دكتني بوكى ؟

جهواب:سات_(3رصاجزاد_اور4رصاجزاديال) (تعداداولاديس آثه، كيارهاوربار

كاتوال بهي بين م في المح قول كوبيان كرديا م مارج النوة)

مسوال: وه کونی صاحبر ادی ہیں جن سے حضور صلی الله علیہ وسلم کی سل چل؟

جواب: حضرت فاطمهـ

سوال: اولاد مسب سے ملے کون پیدا ہوئے اورسب سے آخر میں کون؟

جواب:سب سيلحفرت قاسم اورسب سآخريس حفرت ابراجيم ـ

مسوال:حضور ملى الله عليه وملم كفرزندول كاساء بتايي؟

جواب: (1) حفرت قاسم (2) حفرت ابراجيم (3) حفرت عبدالله (طيب وطاهر)

مسوال: حضرت عبدالله اورقاسم كي والده كون تقيس؟

جواب: حفرت فدیجہ۔

مسوال: حضرت ابراجيم كي والده كانام كياتها؟

جواب: حضرت مارية بطيد

موال : حصور سلی الله علیه وسلم کی صاحبر او بال کتنی ہوئیں اور کس کے طن سے؟

جواب: 4 رصاحبز ادبال موسي ، حضرت فديج كيطن ___

حضور صلى الله عليه وسلم كاعبرانى نام ما الله عليه وسلم كاعبرانى نام ما الله عليه وسلم كاعبرانى نام ما الله عليه وسلم كاعبرانى نام بناسكة بين؟

مع تقااورانہوں نے کہاں وفات یائی؟ کیا تھااورانہوں نے کہاں وفات یائی؟

جواب: خالد بن يزير بشطنطنيه (استنول) كي عاصره كردوران مي انقال كيا_

مدوال : احمد، آنخضرت ملی الله علیه وسلم کے ناموں میں سے ایک نام ہے بتا ہے بر آن پاکر میں کتنی مرجد آیا ہے؟ میں گنتی مرجد آیا ہے؟

جواب:مرفایک مرتبد

سوال: آخضور سلى الله على والم ك ترى الفاظ مبارك كيا ته؟ جواب: الله بالرويق الأعلى (الله سب يدادوست م)

حضور لی الله علیه وم کانام س کر در و دیرد هناضروری ہے

مسوال: کیا ' محر' نام کے ساتھ ملی اللہ علیہ وسلم یا ' ' ' نکھنا ضروری ہے؟

جواب : آنخصور سلی الله علیه وسلم کانام نامی س کرور دو پڑھنا ضروری ہے۔ اور قلم سے لکھتا بہت الجبی بات ہے گر جب بیراسم مبارک کسی اور خص کے نام کا جزو ہوتو اس وقت اس پر '' '' کانٹان نبیس نگانا جا ہے۔ کونک دو آنخضرت سلی الله علیہ وسلم کانا منبیس ہوتا۔

المان در المان الله على الله عليه وسلم في الكيموقع برفر ما يا تعاكد جهدد وسرا نبيا مرج جه جيزول

من قضيلت دي گئي ۽ ان من جيمني قضيلت كوك ۽؟

جسواب: چھٹی فضیلت بیٹی کہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم پر دی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ آپ سلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی انسان پر دخی آئے گی اور نہ بی کوئی نبی سنے گا۔

حضور سلى الله عليه وسلم ك خاتم النبيين مون كامتكردائر اسلام عدفارج

مسوال: اگر کوئی محض رسول النّد علیه وسلم کوخاتم النبین نبین مانتا اور بیعقیده رکھتا ہے کہ

معزت مجر ملى الله عليه و ملم 4F / 73 - صلی الله علیه وسلم کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں تو کیا و وسلمان ہے؟ آپ سلی اللہ علیہ وسلم معواب السافخف دائره اسلام عارج موجاتا ب حضور صلی الله علیه و ملم کو بائل میں کس نام سے یاد کیا گیاہے؟ مدوال حضور سلی الله علیه و الم كوبائل ش كس نام سے يا دكيا كيا ہے؟ جدواب جصور سلی الله علیه وسلم کو بائیل میں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ رحمة اللعالمين صرف حضور كى التدعليدوكم كيلي مخصوص ب وال: كيارهمة اللعالمين صرف الخضرت ملى الله عليه وملم كيا يخصوص ب_ يا مرض كو جواب : بيمرف حضورا قدس ملى الله عليه وملم كے لئے محصوص ب_ حضور صلی الله علیه وسلم کی سب سے پہلی اور آخری بیوی منوان: حضور ملى الله عليه وسلم كى ميلى بيوى كون تعين اس وقت ال كى عمر كنني عن اوران كى آخرى يوى كون ميس اوران كاعمر كتي تحيي؟ مسواب: حضور ملی الله علیه و ملم کی میلی بیوی حضرت خدیجه رضی الله تعالی عنه اتفیس اور زکاح کے وتت ان کی عمریج قول کے مطابق 40 سال کی تھی۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضور صلی انڈ علیہ وسلم کی آخری بیوی حضرت میموند بنت حارث تھیں جن کے بعد آپ سکی انڈ علیہ وسلم نے کسی اور سے نلاح نبیں کیا اور سیجے قول کے مطابق کاح کے وقت ان کی عمر 48 سال کی تھی۔ حضور سلى التدعليه وسلم كى زياده شاد بول كامقصد مسوال: حضور سلی الله علیه وسلم کے سامنے زیادہ شادیاں کرنے میں کون کی دیم مسلمت تھی؟

مواب: آپ ملی الله علیه وسلم محابہ کرام کی طرح مورتوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتے ہے۔ جو اب : آپ ملی اللہ علیہ وسلم محابہ کرام کی طرح مورتوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتے ہے۔ جو مورتوں جس تبلغ کا کام سنبالیں اوران کی وساطت سے رہتی دنیا تک مورتوں سے مرائل

قرآن مجيد مين حضور على الله عليه وملم كالسم شريف

مسوال: قرآن مجيد من الخضرت على الله عليه وملم كالهم شريف كنني مرتبه آيا يه؟ جواب: قرآن مجيد بين حضور ملى الله عليه وسلم كااحمد نام أيك مرتبه اور محمد نام جار مرتبه آيا ہے۔

الله نعالى نے حضور کی الله علیہ وم کوکوئی ہوی کی تصویر مجیمی تھی ؟

مسوال: الله تعالى في حضورا كرم ملى الله عليه وسلم كوكوسى بيوى كي تصوير بيم يحل كا جسواب :امام بنوي نفر مايا ي كدهفرت عائشهمد يقدر ضي الله تعالى عنها كى چندخموم ماريد الی بیں جوان کے علاوہ کی دومری عورت کونصیب نہیں ہوئیں۔حضرت عاکشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنما بھی ان چیز دل کوفخر کے ساتھ بیان فر مایا کرتی تھیں۔ایک مید کدرسول الله صلی اللہ عنہ ملم کے نکاح میں آنے ہے پہلے حضرت جرئیل امین علیہ السلام ایک رئیٹی کیڑے میں میری تصور نے کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ بیر آپ کی زور ہے۔ (تر ندی) بعض روایات میں ہے کہ حضرت جبر کیل امین علیدالسلام اپنی تھیلی میں صورت

مدوال: حضرت محرصلی الله علیه وسلم تمام عمر کہال رہے؟

جسواب:53 سال كاعمرتك ايخشير كم معظم من رب ال كے بعد الله كے عم سے مدينه منوره تشريف لے محے اور 10 مال وہال رہے۔ پھر 63 مال كى عمر ميں يرده فرمايا۔ معال: حفرت محصلی الله علیه وسلم کی حفرت عائشهمد يقيد عضادي س تاريخ كوجوني؟ جسسواب :حفرت ابو برصديق رضى الله تعالى عند في حضرت محرصلى الله عليه وسلم ي حضرت جملہ از واج مطہرات کے نام کیا ہیں؟

مدوال: رسول الله ملى الله عليه وسلم كى جمله از واج مطهرات كاساء بتائين؟ جسواب: نی کریم صلی الله علیه وسلم کی از واج مطهرات کی تعداد کے بارے میں محدثین ،امحاب سير اورموَ رُهين اتني بات پرمتفق بين كه حضور صلى الله عليه وسلم في كل 15 شاديال كيس جن بين ے دو(حضرت خد بجيداور حضرت نين) كاآپ كى زعركى من انقال موكيا تما اوردوازواج (حفزت اساء بنت نعمان كنديه اورحفزت عمره بنت يزيد كلابيه) رخصت بوكرنبين أسكيس _اس ے بعداس برسب کا اتفاق ہے کہ گیارہ از واج مظہرات ایک ساتھ رہیں۔ جب حضور سلی اللہ عليده ملم كاوصال جواتو 9ازواج مطهرات زعره مي _ازواج مطهرات كے نام مدين _ (1) ام المؤمنين حضرت خديجة الكبري -(2) ام المؤمنين حضرت مودة -(3) ام البؤمنين حضرت عائشه معديقة - (4) ام المؤمنين حضرت حفصه -(5) ام المؤمنين مصرت زينب بنت فزيمه لقب اوركنيت ام المساكين _ (6) ام المؤمنين حضرت ام سلمة (7) ام المؤمنين حضرت زين بنت بحش كنيت ام الكم _ (8) ام المؤمنين حفرت جورية (9) ام المؤمنين حفرت صفيه _ (10) ام المؤمنين حفرت ريحانة (11) ام المؤمنين حفرت ام حبيبة (12) ام المؤمنين حضرت مارية بطية - (13) ام المؤمنين حضرت ميمونه "

انسان كم چار دشمنانسان كه چار برد خطرناك دش بين،ان يه بيخ كم لخ تهايت موشيارى اوركوشش دركار ب، (۱) دنيا (۲) نفس (۳) شيطان (۴) براانسان _

متفرقات

سسوال : ہجرت ہے پہلے رسول اللہ علیہ وسلم نے جن محالی کومعلم بنا کر جمیجا تماان ہو نام کماہے؟

جواب:ان كا تام معرت مصعب بن عمير --

مسوال: آنخفرت ملى الله عليه وسلم في حضرت الوالوب من كمركن ونول تك قيام فرمايا قي المرمايا قي المرمايا قي المرمايا قي المرمايا قي المرمايا قي المرمكة منظمه المرمة المر

جسواب: حضور ملی الله علیه وسلم نے حضرت ابوا یوب کے تھر پر سات مہینہ تک قیام فرمایا اور کر معظمہ سے مدینہ منورہ تقریباً میں دنوں میں پہنچے تھے۔ان میں دنوں میں عارثور اور قباء میں آیام کی مدت مجمی شامل ہے۔

مسوال: حضور ملى الله عليه وسلم كاعركتنى حب الله في آب كومدايت وى؟

جواب: حضور سلی الدعلیدو ملم کے اندر جین بی سے ہدایت کے آثار تمایاں تھے۔

معلى الله عليه وسلى الله عليه وسلم افضل بين ميا قرآن شريف ، زياده افضل هي تغصيل من المستحما يمن م

جسواب : (1) اس موال کو معزت مولا تارشیداحمه صاحب مختلوی سے کیا گیا توانہوں نے فربایا تھا کہ قر آن کریم کا مرتبہ بڑا ہے کیونکہ خوداللہ نے حضور سلی اللہ علیہ وسلم کو قر آن کریم کی عزت و تکریم کا حکم فرمایا ہے۔

(2) میں سوال حضرت مولانا لیقوب ماحب نا تو تو گ ہے کیا گیا تو انہوں نے فر مایا کہ حضور سلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ قر آن سے بڑا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کے علم کے مظہر ہیں اور قر آن کریم اللہ کا کلام ہے۔ صفت علم مفت کلام سے بڑی ہے۔

(3) ای طرح بیموال حضرت سیراحد داوی سے کیا گیا توانہوں نے جواب دیا کہ قرآن کرم م کے اندردوشم کا کلام ہے۔(1) کلام تفسی اور (2) کلام لفظی، کلام تفسی اور کلام لفظی حادث ہے۔

مسوال: حضور ملی الله علیه وسلم ے جرئیل کا سب سے پہلی ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی، جسواب: 9رئيخ الاول اوربعض روايات كے مطابل 12 رئيج الاول دوشنبه كے دن مكه مرمر ياس جل نوريس واقع غارحرايس_ سوال: حضور ملى الله عليه وملم في جرئيل فرشته كوان كى اصلى صورت بين كتنى مرتبدد يكها؟ جواب :حضورا كرم على الله عليه وسلم في حصرت جرئيل عليه السلام كواصلى صورت من يورى زيم مع من مرف جارم تبديكما - (فخ الباري ج: 1 ص: 18 - نشر الطيب ص: 173) سوال: حضورا كرم ملى الله عليه وسلم كى كنيت ابوابراجيم كس في ركمى؟ جهواب :حضورا كرم ملى الله عليه وسلم كا آخرى زمان تفا حضرت جريكل عليه السلام تشريف لار اوريكه كرآ وازدى يااباابراجيم جس _ آپ كىكنيت ابوابراجيم بوكل _ (متدرك حاكم) مهوالى: حضورا كرم ملى الله عليه وسلم كاسينة مبارك تتني مرتبه حياك كيا كميا؟ جواب: آب ملى الله عليه وسلم كاسينة مبارك جارم رتبه جاك كيا كيا-سوال: این الذیحسین س کالقب ہے؟ جواب: بير مار ي دعزت محملى الله عليه وملم كالقب ب_ (تاريخ اسلام ن: 1 ص: 86) سوال: حضور ملى الله عليه وكلم في بيت المقدى كل طرف كتف ون نمازاواك؟ جواب بسولہ مہینے یاستر و مہینے نمازادا کی اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حم دےدیا گیا۔(جلالین ب:2 ص:21) مسوال: غارِحراوش قیام کے وقت آپ ملی الله علیہ وسلم کیا کھاتے متے اور ریکھانا کہاں جواب: قيام غار حراء كردوران آب صلى الله عليه وسلم سقو اورياني تناول فرمات يصير يكمانا بمي آد حضرت خدیج کرآتی اور بھی حضور ملی الله علیہ وسلم خود گھر تشریف لے جاتے اور دو تنمن روز كاكماناساته لات_(نشرالطيب) معوال: آب ملى الله عليه وسلم كتيبندكي لسبائي اور چوژ الى كتني هي؟

(349:02:2011)

والى :حضور صلى الله عليه وسلم كى مكواركانام كيا تفااورآب صلى الله عليه وسلم نے وہ مكوارس كو عنايت قرمادى تقي ؟

جواب : آپ ملی الله علیه وسلم کی مکوار کا تام ' ذوالفقار' تمااور آپ ملی الله علیه وسلم نے سی حضرت علی کودے دی تنی _ (لامع الدراری)

مدوان: حضور ملی الله علیه وسلم متنی مقدار پانی ب وضواور شل فرماتے ہے؟
حداب: وضور واک مربانی سے کرتے تھے اور سل ایک مماع سے۔ (بخاری من : 33)

سوال: ئداورماع كى مقداركيائي؟ جواب:ئد 795 كرام 958 كى كرام كا موتائ اورصاع 3 كلو 150 كرام كار

(الدادالاوزال عن 6)

سوالی: حضور سلی الله علیه وسلم کے کھانا کھانے کے گئے طریعے تھے اور کس طرح بیٹھ کر کھانے تھے؟

جواب: حضور سلی الله علیه وسلم دوطریعے پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے (1) اکثر وبیٹھ کر (2) دوزانو

بیٹھ کر اور طریعته بیتھا کہ بائیں قدم کا تکوا وا ہے قدم کی پشت ہے لگا ہوتا تھا اور حضور سلی الله علیہ

وسلم تمین الگلیوں (ؤسطی سکتا بَہ اور اِبہام) ہے کھانا تناول فرماتے ۔ (نشر الطیب ص: 191)

موالی: کھانے کے شروع اورا خیر بھی کین چیز کھانا مسنون ہے بیٹھی یا تمکین؟

جواب: کھانے کوئکین چیز ہے شروع کرنا اور تمکین چیز ہی پرختم کرنا مسنون ہے اوراس میں ستر

عماریوں ہے شفاء ہے۔ (شای ج: 5 ص: 216 وحاشیہ مالائیڈ منہ ص: 118)

موالی: وہ کوئی سیزی ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سالن کے برتن میں تلاش کر کے کھایا

کی تر عقد ؟

جواب: وهمبری و يقطين " يعني كدو ب_ (ترندي ج: 2 ص: 6 و نشر الطيب)

حفرت محمد ملى الأدعليه وسلم وي وي وي وي الله وي الله وي الله سوال: حضور ملی الله علیه و کلم کے پانی بینے کے پیالے کتنے تصاور کس کس چیز کے تھے؟ جواب:2 بالے تے (1) کی کااور (2) لائ کا۔ (نشر الطیب) مسوال: حضور ملی الله علیه وسلم کے مہننے کے کیڑوں کی تعداد کتنی می اوروہ کس کس چیز سے بتے ؟ واب د صنور ملی الله علیه وسلم کے لباس میں (1) کرتا (2) انگی (3) عمامه اور (4) عالم ہوتے تھے۔جس میں کرتا سوتی ہوتا تھا جس کی آستین جھوٹی تھی ، ویسے آپ ملی اللہ علیہ وہم مرز ار اور کتان بھی پہنا ہے مرزیادہ ترسوتی استعال کرتے تھے اور آپ ملی اللہ علیہ وسلم سے پار 2 مبزجادری تقیں اور 2 تھیں (1) سرخ اور (2) ساہ دھاری دالی۔ 1 تکمبل اور 1 کرج میں بوست اور خرما مجری ہوئی تھی۔ (نشر الطبیب) موال: كيا حضور ملى الله عليه وسلم كرز كه يس ورا شت بيس تحى؟ جهواب : امام الحديثين حافظ محمر بن عيلى بن سورة تر فدى نے اپني كتاب "شاكل تر فدى" ميں اي باب كے تحت سات حديثيں ذكر فرمائي بين سب كا حاصل يہى ہے كه آپ سلى الله عليه وسلم كا برا متروكه مال صدقه ہے وہ وارثوں پر تقتیم نہیں ہوگا۔ بیعلاء کا اجماعی مسکلہ ہے اس میں کی عالم کا بھی اہل سنت والجماعت میں اختلاف نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں وراثت ز تقى البتناس مين اختلاف بكرية عم حضور صلى الله عليه وسلم كرماته ها ما تمام انبيا عليم السلام كالبي تحكم ہے۔جمہورعلاء كى بى رائے ہے كہ تمام انبياء كا بى تھم ہے كہ ان كے متر وكہ مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا اس کی وجوہ میں علماء کے متعدد اقوال ہیں اور متعدد وجوہ ہونے میں ہم کوئی اشکال نہیں ہے مختصراً چندوجوہ لکھی جاتی ہیں۔ (1) انبیاء کیم السلام اپی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں ابندا ان کی مِلک باقی رہتی ہے۔ای دد سے نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے سی کے نکاح کرنے کی قرآن یاک میں صاف لفظول میں ممانعت دارد ہوئی ہے۔ (2) نی صلی الله علیه وسلم کی کوئی چیز زندگی میں بھی مِلک نہیں ہوتی وہ متولیانہ تضرف کرتے ہیں صوفياء من بهي مقوله مشهوري "السصوف الإسملك" صوفي ما لك كسي چيز كانبيس جوتا- ب

مطنب خیس کے شرعا بالک فیس ہوتا بلکہ مطلب سے کہ دوان ٹاپائیدار چیز دل کواپی فیمیں ہمتا۔
(3) دنیا کی ہمر چیز اللہ کی ملک ہاور نبی اللہ کا فلیفہ ہونے کی حیثیت ہے تصرف کرتا ہے۔
(4) اگر انہیا ہ کے مال میں میراث جاری ہوتو احتال ہے کہ کوئی بدنھیب وارث مال کی طبع جس نبی کی ہلاکت کا ذریعہ بنے یا تمنا کر ہاور دونوں چیزیں اس کی پر بادی کا سب ہوں گی۔
نبی کی ہلاکت کا ذریعہ بنے یا تمنا کر ہاور دونوں چیزیں اس کی پر بادی کا سب ہوں گی۔
(5) لوگوں کو یہ واہمہ نہ گزرے کہ نبوت کا دعویٰ مال جمع کرنے کے واسطے اور اپنے اہل وعمیال کو مالدار چیوڈ کر جائے کے واسطے ہے۔

رہ) ہال کے زنگ اور میل کیل سے ان کی قدی ذات کو تفوظ رکھنے کی وجہ ہے۔

(۶) ہی سلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے بمزلہ باپ کے جیں لہذا ان کا مال تمام اولا د کا مال میں اللہ علیہ وسلم تمام امت کے گئے بمزلہ باپ کے جیں لہذا ان کا مال تمام اولا د کا مال کی اللہ کے احتمال اللہ کے احتمال اللہ کے احتمال کی تکھیے کے موافق تک تکھیے رکھی ہیں۔

علیوں کو بیان کرتے جیں ۔ ان کے علاوہ نہ معلوم کئی تکھیے میں اللہ کے علم جیں جیں۔

والی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود جیں جن بچوں نے چیشاب کیاوہ کتنے جیں اور کون کون ہیں؟

دواب: وہ پانچ جیں (1) سلیمان بن ہشام (2) حضرت حسن (3) حضرت حسین (4) حضرت عبد اللہ بن ذبیر اور (5) ابن اُئم قیس ۔ (او جز السالک ن : 1 میں: 162)

والی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صلیہ مبارک کیساتھا؟

جواب : حضرت انس قرماتے ہیں کہ حضورا قدی سلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لیے قد کے تھے نہ پہت قد (جس کو تفقانا کہتے ہیں۔ بلکہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیا نہ تھا) اور نیز رنگ کے اعتبارے نہ بالکل سفید تھے چونہ کی طرح ، نہ بالکل گذم گول کہ سانولا پن آجائے (بلکہ چودھویں رات کے جاندے نیادہ روش پرنوراور کچھ ملاحت لئے ہوئے تھے) حضور صلی اللہ چودھویں رات کے جال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل چید ار (بلکہ بلکی کی پیچیدگی اور گھونگر یالہ بین تھا۔ شائل ترندی)

سوال: سفر وحضر میں حضور سلی الله علیہ وسلم کے ساتھ کتنی چیزی ساتھ رہتی تھیں؟ جواب : سفر وحضر میں حضور سلی الله علیہ وسلم کے ساتھ اور بستر کے قریب سات چیزیں ہمیشہ دہتی تعین (1) تیل (2) کنگھا (3) سرمددانی (4) قینجی (5) مسواک (6) آئینہ (7) لکوی کی ایک بنگی کیسی ۔

مدوال: کیاکوئی آدمی ایرا بھی ہے جس کو حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست میارک سے تیر مارا اور وہ اس سے ملاک ہوگیا ہو؟

جسواب : دہ ایک کا فرہے جس کا نام اُئن بن خلف ہے غزوہ اُحد میں آپ ملی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مارا گیا۔

سوال: کیاخواب میں حضور ملی الله علیه وسلم کی زیارت ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو کیسے پہتہ جلے کہ ریخواب میں اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسری شکل میں ویمیح کے میں میں ویمیح خواب میں ویمیح خواب میں ویمیح خواب ہوگا؟

جسواب بصیحین کی روایت میں آنخضرت ملی الله علیہ وسلم کا بیار شاد متحد داور مختلف الفاظ میں مروی ہے کہ:۔ '' مَنُ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَقَلْرَانِی فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثُلُ بِی '' مروی ہے کہ:۔ '' مَنُ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَقَلْرَانِی فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثُلُ بِی '' مردی مورت میں '' جس نے مجھ جو اس نے مجھ جی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مورت میں نہیں آسکا ۔''

ایک اور دوایت میں ہے: '' مَنُ رَانِی فَقَدُ رَانِی الْمُحَقُ"۔ (مَثَلُو قَصَ: 394)

'' جس نے جھے دیکھا اس نے چاخواب دیکھا''خواب میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وہلم کی زیارت ہر یف کردوصور تیں ہیں۔ ایک بیر کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کی اصلی بیئت وشکل میں دیکھے۔
اہل علم کا اس پرتوانفاق ہے کہ اگر آنخضرت صلی اللہ علیہ وہلم کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وہلم کے اللہ علیہ وہلم کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وہلم کی اللہ علیہ وہلم کی دیارت آپ صلی اللہ علیہ وہلم کی دیارت آپ صلی اللہ علیہ وہلم کی اللہ علیہ وہلم کی اللہ علیہ وہلم کہا جائے گا یا نہیں ؟ اس میں علیاء کے دوتول ہیں ، ایک مید کہ بیزیارت نہوی صلی اللہ علیہ وہلم کہا جائے گا یا نہیں؟ اس میں علیاء کے دوتول ہیں ، ایک مید کہ بیزیارت نہوی صلی اللہ علیہ وہلم کہا جائے گا یا نہیں؟ اس میں علیاء کے دوتول ہیں ، ایک مید کہ بیزیارت نہوی صلی اللہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میں مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کو اصلی شکل وصورت اور طبہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میہ مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کو اصلی شکل وصورت اور طبہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میہ مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کو اصلی شکل وصورت اور طبہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میہ مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کو اصلی شکل وصورت اور طبہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میہ مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کی زیارت کا صرف میہ مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وہلم کو اصلی شکل وصورت اور صلیہ علیہ وہلم

مبارکہ ہیں دیکھے۔ پس آگر کس نے تختف صلیہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بیھدیث ہالاکا مصداق بیس، اور بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کسی شکل وصورت اور صلیہ ہیں دیکھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل صلیہ مبارکہ ہے تنظف شکل میں دیکھنا خواب دیکھنے والے کے تعقب کی علامت ہے۔ حافظ ابن ابی جمر افر ماتے ہیں کہ آنخصرت صلی اللہ علیہ وسلم کواچھی صورت میں دیکھنا، ویکھنے والے کے وین کے وین کے ایس کے وین کے ایس کے وین کے ایس کے اس کی علامت ہے، اور عیب یا نقص کی حالت میں دیکھنا، دیکھنے والے کے دین میں خلل کی علامت ہے، کو تک آنخصرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال شفاف آئینہ کی ہے، کہ وین میں خلو کی علامت ہے، کو تک آنخصرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال شفاف آئینہ کی ہے، کہ وراث میں بیا کمال کے اس کاعکس اس میں آجا تا ہے۔ آئینہ بذات خود کیسا تی صیب وہا کمال ہو (مگر بھدی چیز آئے اس کاعکس اس میں آجا تا ہے۔ آئینہ بذات خود کیسا تی صیب وہا کمال ہو (مگر بھدی چیز اس میں بھدی تی نظر آئے گی) اور خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وہا کہ کی زیارت شریفہ کا بیا قائدہ کے بھی والے کی حالت پہچائی جاتی ہو آئی ہاتی ہے۔ موالی جی الدور علی حضور سلی کی اللہ علیہ والے کی حالت پیچائی جاتی ہو تا ہے۔ کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پیچائی جاتی ہو تا ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پیچائی جاتی ہو تا ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پیچائی جاتی ہو تا ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پیچائی جاتی ہیں۔

جسواب: جمت الوداع كاواقعه على جين آيا، خود آنخضرت ملى الله عليه وسلم جي كے لئے تشريف الله عليه وسلم جي كے لئے تشريف سے 10 رذى قعده ٢٢ رفر ورى ٢٣٣ م بروزشنبه بعد نماز ظهر مدينه طيب موانه بوئے ١٠٥٠ رذى اقعده ٢٢ رفر ورى ٢٣٠ م بروزشنبه بعد نماز ظهر مدينه طيب موانه بوئے ١٠٥٠ رذى الحب ١٦٠ واتوار كے دن مكم معظمه پنچ مايك لا كھے زائد مسلمان آپ كے بوئے ١٠٠ روانه

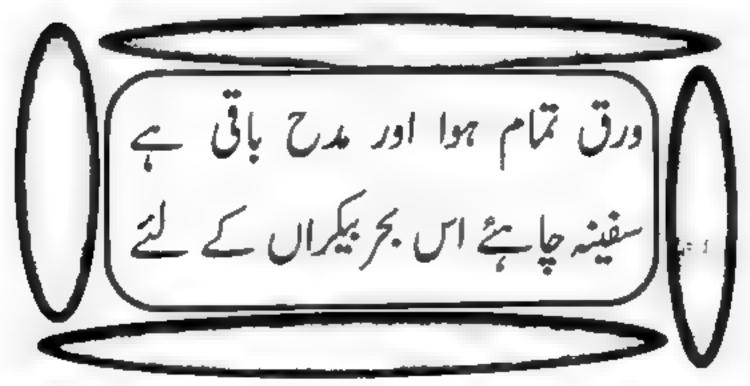
المحقد المريد

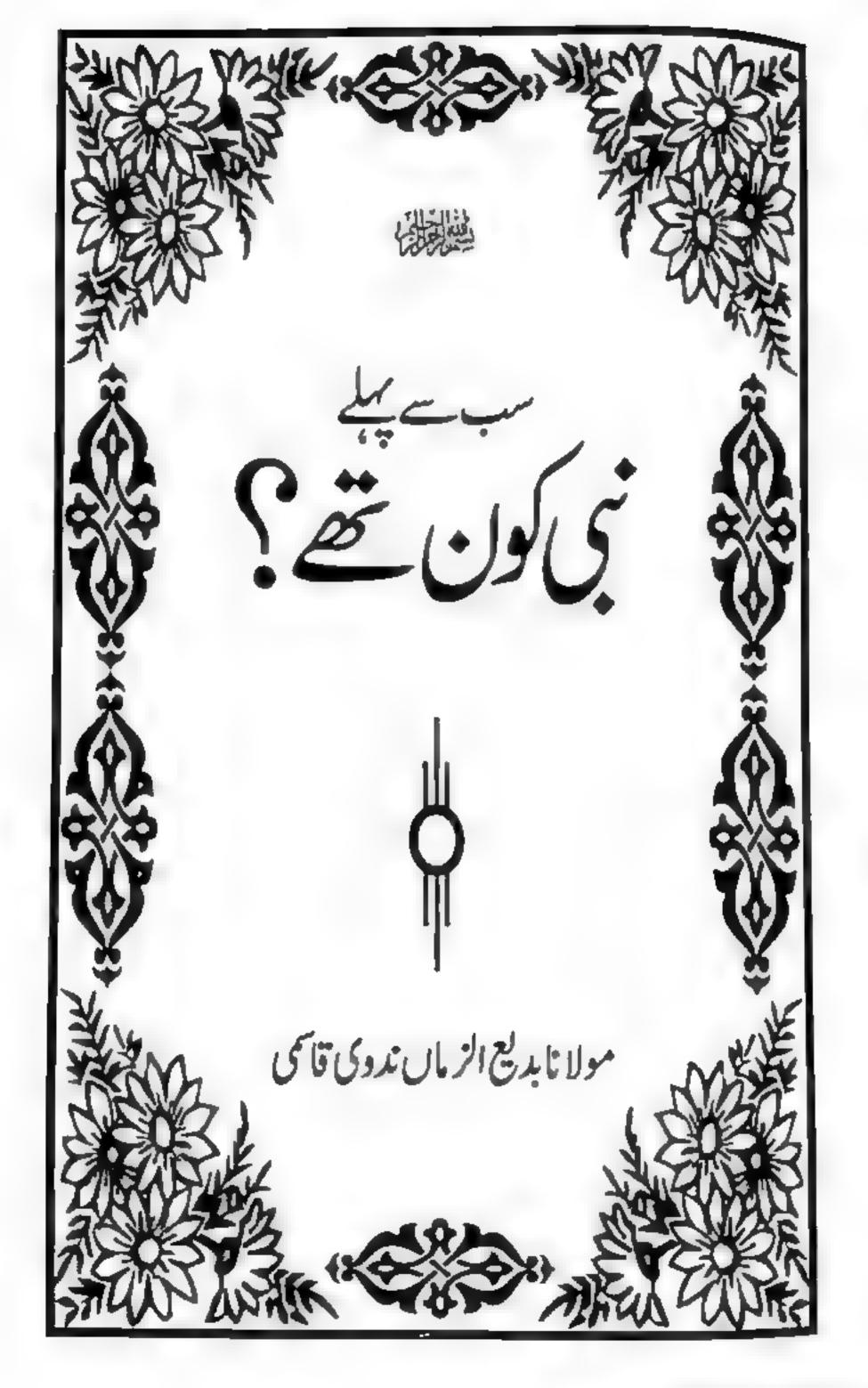
سوال: حفزت اسامه بن کی زیر قیادت شام کی طرف ایک تشکر کب دواند کیا میا؟

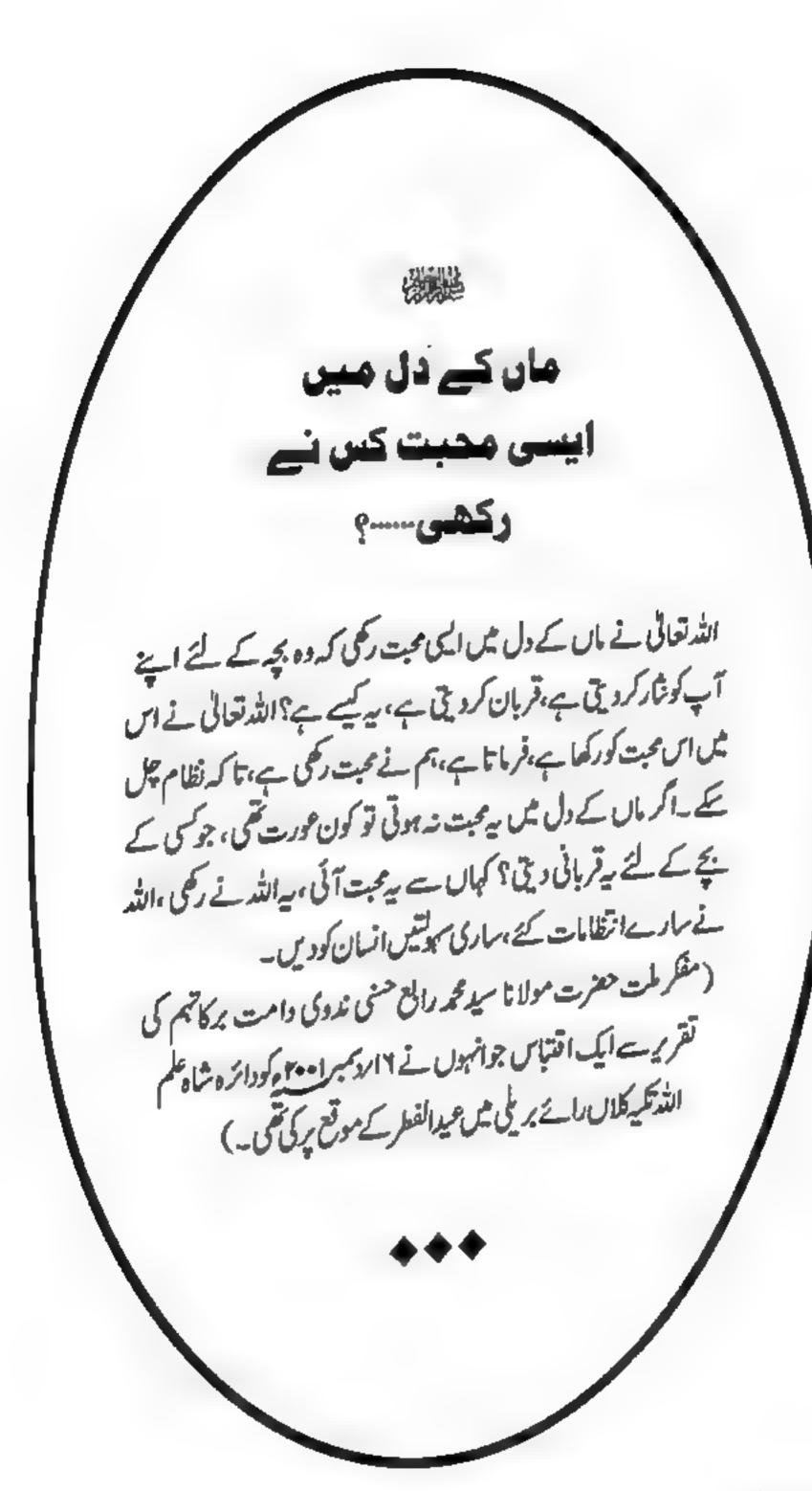
جسواب: رااج حفزت اسامه بن زیر رضی الله تعالی عند کی زیر قیادت شام کی طرف پیش قدمی
کے لئے ایک لشکر رواند کیا ممیا، انجی وہ جہلی ہی منزل میں تھا کہ آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی ودفات ہوگئی۔

حضرت صدیق اکبررضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے سب سے پہلے شاہ دوجہال صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادہ کی تحیل فر مائی ،اس کشکر کے کوج نے فوری فائدہ بیہ پہنچایا کہ بہت سے سرکش قبیلے مرعوب ہو محصے۔









سب سے بہلے نی کون شھے؟

الله تعالى نے قرآن كريم ميں يجيس انبياء كرام عليم السلام كا نام كے ساتھ ذكر كميا ہے ادران سب انبیاء کرام علیم السلام کی نبوت پریقین واعتقاد لازم ہے بینی کدایک مسلمان کے لتے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ قرآن کریم میں مذکوران انبیاء کرام علیم السلام اوران کی نبوت کے مارے میں لاعلم ہوا ورقر آن کریم میں فرکورا نبیاء کرام علیم السلام کے نام بیوین:۔ (۱) حفرت آدم عليه السلام (۲) حفرت ادرئيس عليه السلام (۳) حفرت أوح عليه السلام (٣) حفرت بودعليه السلام (٥) حفرت صالح عليه السلام (١) حفرت ابراجيم عليه السلام (4) حفرت لوط عليه السلام (٨) حفرت المعيل عليه السلام (٩) حفرت الحق عليه السلام (١٠) حضرت فيعقوب عليهالسلام (١١) حضرت يوسف عليهالسلام (١٢) حضرت شعيب عليهالسلام (١٣) حضرت ابوب عليه السلام (١٣) حضرت ذ والكفل عليه السلام (١٥) حضرت موكي عليه السلام (١٦) حفزت مارون عليه السلام (١٤) حفزت دا ؤدعليه السلام (١٨) حفزت سليمان عليه السلام (١٩) حفرت الياس عليه السلام (٢٠) حفرت السع عليه السلام (٢١) حفرت يونس عليه السلام (۲۲) حفرت ذكر بإعليه السلام (۲۳) حفرت يخي عليه السلام (۲۲۷) حفرت عيسي عليه السلام (۲۵) حفزت و مرد و مرد الشعلية وسلم. قرآن کریم کی رُوسے تو ثابت ہوگیا کہ حضرت آ دم علیہ السلام سب سے پہلے نبی تھے اور سنت نبوی میں بھی حضرت آ دم علیدالسلام کے نبی ہونے کی طرف اشار وہے۔ حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے در یا فت فرمایا: یا رمول الله! مب سے بہلے بی کون تھے؟ تو آپ ملی الله علیہ وسلم نے فرمایا: "آ دم علیہ السلام" حضرت ابوذر شنے کہا: یارسول اللہ کیا وہ نبی تھے؟ تو آب ملى الله عليه وسلم نے فرمايا: " ہاں وہ نبي مسكلم تنے" (ليتني جن كوالله تعالى سے كلام كرنے

كاثرف مامل تما)

ابوذر عفاري في كها: يارسول الله يغير كت بي ؟

آپ سلی الله عليه وسلم نے فرمایا: " تين سوتيره كاجم غفير"

حضرت ابن حبان نے حضرت ابوذر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے

در مافت کیا:

مارسول الشرا انبياء كرام كنت بين؟

آب ملى الله عليه وسلم في فرمايا: "أيك لا كويس بزار"

حصرت ابوذر شنے ہو جیمانیارسول الله! ان میں رسول کتنے ہیں؟

آب صلى الله عليه وسلم في فرمايا: " تنين سوتيره كاجم غفير"

تو حضرت ابوذر في كها: يارسول الله! ال عن سب عديد في كون بين؟

آب صلى الله عليه وسلم في فرمايا: "أوم عليه السلام"

تو حضرت ابوذر في كها: يارسول الله! كياوه ني مُرسل عنه؟

تو آپ ملی الله علیه وسلم نے فر مایا: '' ہاں! الله تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا ، پھران میں اپی

روح پھونگی اوران سے کلام کیا۔ "(مواردالظمان ص:94)

ئے انوار میں ظاہر نے انداز میں پیدا سے دانش، نیا سعی

میرے دل میں تری تعلیم سے اے مرور عالم دماغ بستہ ومفلوج کی مرجی تعلیس اس سے

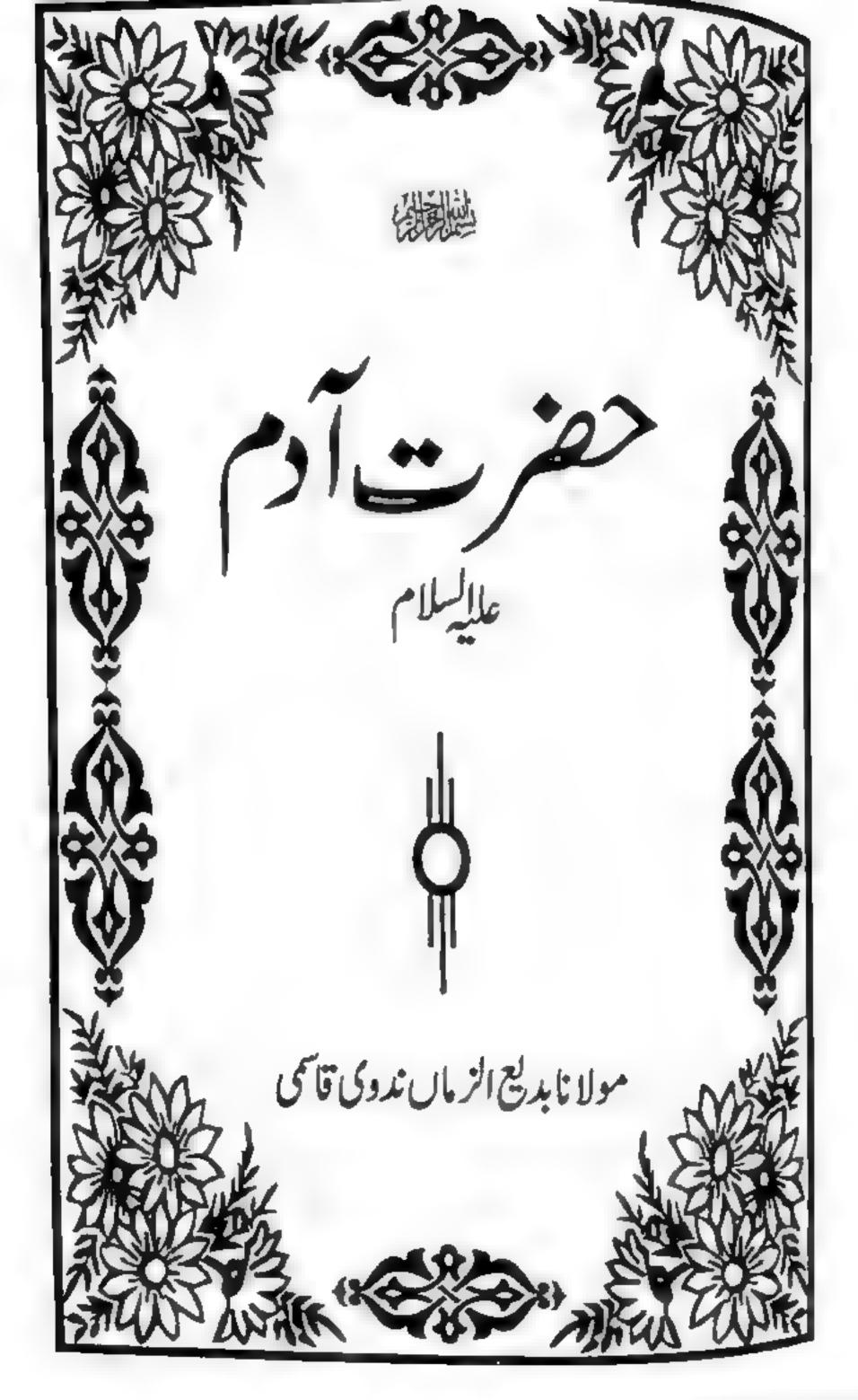
طاقت ندزبال من ب ندالفاظ مين وم ب

كيا كيت كيا مرحب ثناهِ ام ب

میہ نام تو انسان کی عظمت کا مجرم ہے

کیا نام محم کو بھلاتے گا زمانہ

نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکار مدید کی میادت لاکھ وہ کرلے مسلمال ہوہیں سکتا



اقتصادی اور مادی تقاضوں کی فکر کے سماتھ شریعت کی حفاظت کی فکر بھی ضروری

مسلمانوں کا اسلائ تشخص اوران کی اسلامی شریعت پڑلی ہے ان کی ایسی مشرورت ہے کہ اگراس میں رکا وٹ پڑتی ہے ، تو مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان وجود باتی ندرہ سکے گا ، اور مسلمانوں کے لئے مسلمان کا عنوان ایک لفظ تا لط بن کررہ جائے گا ، اس لئے ہم جس طرح اپنی اقتصادی ضرور توں اورا ہے مادی تقاضوں کی فکر کرتے ہیں ، ہم کو اپنی شریعت کی حقاظت اوراس پڑمل کی مادی تقاضوں کی فکر کرتے ہیں ، ہم کو اپنی شریعت کی حقاظت اوراس پڑمل کی رکا وٹوں کو دور کرنے کی فکر کا فریعنہ بھی انجام و بنا ضروری ہے۔ اس کے لئے لیور ڈکی طرف سے جوجد و جہد ہور ہی ہے ، ہم کو اس کے ساتھ پورا توان کرنا ہوگا۔

(مفکر ملت حفرت مولا ناسید محدرالع منی ندوی دامت برکاجم کے خطبہ انتقاحیہ سے ایک اقتباس جوا ۲ رجون ۲۰۰ ایک انقیا مطبہ انتقاحیہ سے ایک اقتباس جوا ۲ رجون ۲۰۰ ایک انقیا مسلم برسل لا بورڈ کے سوابویں اجلاس کے موقع پرحیدراآبادیس پڑھا گیا۔)



(١) حضرت آدم عليه السلام

مدوال: دنیای انبیا می آمد کاسلسلد کب ے شروع بوا؟

مواب : يسلسك معفرت آدم عليدالسلام ي شروع بوكر بهاد ي معفرت محمل الله عليدوملم ي فقر بوكيا-

سوال: حضرت آدم کے دنیا ش آنے سے پہلے کیا دنیا تھی؟ اگر تھی تواس میں کون تھے؟

اب اسید تا حضرت آدم علیہ السلام موجود و ذخین کے سب سے پہلے انسان ہیں اور پہلے نی اور

رسول ہیں۔ قر آن مجید اورا حادیث میں اس بارے ہیں ساکت ہیں کہ سید تا حضرت آدم علیہ

السلام سے پہلے اس زمین پر اور بھی کوئی تھو ق آ بادتھی یا نہیں۔ اگر چہ حضرت آدم علیہ السلام سے

ہلے جاتات کی پیدائش ہو چکی تھی اور فرشتے ان سے پہلے وجود ہیں آ چکے بتے لیکن وضاحت نہیں

ملی کے موجود و ذرجین ان تھو قات کا مسکن رہی ہو۔

سوال: اسلام كرمطابق و نياش سب يهلاانسان يعنى معترت ومعليه السلام اور معترت وم عليه السلام اور معترت واعليها السلام آئے ليكن مائنس كرمطابق و نياش سب يهل بندر آئے اور بندرول مل تر يلى بوكر بعد ميں انسان بنے تي كيا ہے؟

جواب : قرآن مجید نے نہایت وضاحت کے ساتھ غیر مشکوک اور فیرمبہم الفاظ میں کئی مقامات پر میں بتایا ہے کہ انسان کی تاریخ کسی غیر انسانی میں بتایا ہے کہ انسان کی تاریخ کسی غیر انسانی وجود سے تطعا کوئی رشتہ نیس رکھتا۔ حصرت آ دم علیہ انسلام موجودہ زمین کے سب سے پہلے انسان اور پہلے نبی ورسول ہیں۔

سوال: جنات معزت آدم كى بيدائش ك كنف سال بملے و نيا من آباد تھ؟

جسواب بحضرت آدم کی پیدائش ہے 2000 سال پہلے دنیا شی دِخات آباد تھے، جب انہوں فے تاحق آباد ہے، جب انہوں نے تاحق آباد ہے وہ انہوں نے دِخات کو نے تاحق آباد ہے وہ انہوں نے دِخات کو

عدوبالاكركے بہاڑوں میں بھینک دیا۔ (البدایة والنہایة ن: 1 ص: 71)

الموال: الله تعالی نے حضرت آدم کوجن جار چیزوں میں شرف بخشاوہ کون کون کا ہیں؟

الموال: الله تعالی نے حضرت آدم کوجن جار چیزوں میں شرف بخشاوہ کون کون کا ہیں؟

معرت آدم میں اپنی روح بھوئی (3) فرشتوں کو تھم فرمایا کہ آدم کو بحدہ کرو(4) حضرت آدم کو بھرات آدم کو بعدہ کرو(4) حضرت آدم کو بھرات آدم کو بعدہ کروں کے تفصیل مصلع فرمایا۔ (البدایة والنہایة ن: 1 مین : 72)

معرات آدم میں اپنی تعالی نے حضرت آدم کا کھی کا پتلہ بنادیا تو پتلہ خاک کتنے سال تک رہائینی میں اپنی بین المین کے سال تک رہائینی کے سال تک رہائینی

ائ پتلہُ آدم میں کتنے سال بعدروح ڈائی گئ؟

جسواب: 40 سال تک بیہ پتلہ جسد فاک رہا، طائکہ جب اس پتلہ کے پاس سے گذرتے ہے تو ڈرتے ہے اوران میں سب سے زیادہ البیس گھرا تا تھا۔ (چونکہ بیہ پتلہ ُ فاک اندرسے کھو کھلہ تھا اور بیا تناسو کھ کیا تھا کہ جب اس میں چنگی مارتے تو خوب کونج دار آ داز پیدا ہوتی تھی)۔ (البدایة والنہایة ج: 1 ص: 86)

مسوال: الله تعالى في حصرت آدم كوشى سے كيم بيدا كيا؟

جواب : الله تعالی نے حضرت آدم کوئی ہے بیدا کیا ، اوران کاخیر تیار ہونے ہے بیل بی اس نے فرشتوں کو بیدا طلاع دی کہ عظریب وہ ٹی ہے ایک خلوق کو پیدا کرنے والا ہے جو بشر کہلائے گ، اور زمین میں ہماری خلافت کا شرف حاصل کرے گی۔ آدم کاخیر مٹی ہے گوندھا گیا اور الی مٹی سے گوندھا گیا اور الی مٹی سے گوندھا گیا جو زمت نئی تبدیلی قبول کر لینے والی تھی ، جب بیمٹی بختہ ٹھکری کی طرح آواز وینے اور کھنکھنانے لگی تو الله تعالی نے اس جسید خاکی میں روح بھوئی اور وہ یک بیک گوشت بوست اور کھنکھنانے لگی تو الله تعالی نے اس جسید خاکی میں روح بھوئی اور وہ یک بیک گوشت بوست مٹری ، پٹھے کا زندہ انسان بن گیا اور ارادہ ، شعور ، حس ، عقل اور وجد انی جذبات و کیفیات کا حامِل نظر آنے لگا۔

سوال: حضرت آدم کی ہوم پیدائش کیا ہے؟ جواب: سی مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ مورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب ہے بہتر ****

دن جمعہ کا دن ہے ای دن حضرت آ دم پیدا ہوئے اور ای دن جنت میں داخل کئے محے اور ای دن جنت سے نکا لے محے اور ای دن قیامت آئے گی۔

(حياستوآ دمٌ ما خوذ ازمهنداح روائن كثيريّ: 1 من:127)

اورا کے تول یہ می ہے کہای دن معرت آ دم کی وفات ہوئی۔

(طبقات انن معرن 1 ص. 8 بحواله حيات آدم)

موال: معرت آدم كارع بدأش كيا يد؟

جواب: بات واسمح ہے کے دھرت آ دم کا وجودگرای المیل تاریخ کا واقعہ ہے۔ اس لئے تاریخ کا دوئن میں اس مسئلہ پرفود کرنے کا کوئی سوال ہی پیدائیس ہوتا۔ البتہ تحقیق جدید کی بنیاد پر قیاس وقی سے کام لیا جا سکتا ہے۔ چنا نچہ فیقات الارض کے ماہرین نے اپنا مام وا ثدائہ ہے یہ چندا کیک قبال کا ظام ہے چندا کیک قبال کا ظام ہے جندا کیک قبال کا ظام ہے جندا کیک قبال کا ظام ہے کہ اس قائم کے ہیں۔ ان پر شکوئی تعلقی دائے قائم کی جاسمتی ہے اور شرکوئی تعالم کا ظام ہے دی واسم ہی ہے جندا کیک ہے ہے۔ علا مریک نے ہم جم تحقیق آ دم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ او پر مدیث مسلم بھی اس کی تا ئیدکرتی ہے۔ باید خوانی آ دم قرار کی ہودے کوئی آ دم گراد ہا ہے۔ جیسا کہ او پر مدیث مولی ؟ البت اس بارے میں کے ذھین وا سان کی تخلیق کے کتے م صے بعد حضرت آ دم کی تحقیق ہوئی ؟ قرآن کر یم اورا ما دسید صحیحہ بالکل ساکت ہیں۔ اور صحیح فیصلہ کی ہے کہ جس بات کو الشہ ورسول نے آئی رکھا ہے اس کے ہم بھی در پر نہ ہوں۔ کی علم دو آئی اور دین دویا نت کا تقاضہ بھی ہے۔ نے فل رکھا ہے اس کے ہم بھی در پر نہ ہوئی ؟ سوالی: حضرت دو آئی پیدائش کی بیدائش کی طرح ہوئی ؟

هواب: قرآن مزیزیماس کے متعلق مرف ای قدر فرکورہ: "وَ عَلَقَ مِنْهَا زُوْ جَهَا
"(اوراس (ننس) ہے اس جوڑے کو پیدا کیا) یکم قرآنی حوال کی پیدائش کی حقیقت کی تعمیل نبیس بتاتی ،اس لئے دونوں احتال ہو کتے ہیں۔

اول یہ کرحواء معفرت آدم کی کہلی ہے پیدا ہوئی ہوں جیسا کہ مشہور ہے اور بائیل میں بھی ای طرح ذکور ہے ، کہا جاتا ہے کہ آدم جنت میں سور ہے تھے۔ بیدار ہوئے تو پہلو میں حوام کو جیٹا

معرسة ومعليهالسلام 1/96 ديكها ، قطرت خود بخو د مائل هوڭ اور دونوں میں اُنس پيرا ہو كيا۔ دوم بیرکدانند تعالی نے سل انسانی کواس طرح پیدا کیا کدمرد کے ساتھ ای کی جنس سے ایک دوسرى كلوق بحى بنائى جس كومورت كهاجاتا بالاورجومردك رفيقة كيات بنتى ب ایک تغییر میری ہوسکتی ہے کہ حوا ہ کوجنس آ رم سے پیدا کیا گیالینی اُس بقید ٹی ہے جس کے ذریعہ حضرت آدم كاجم بنايا كميا-والتداعلم-سوال: آدم وحواء عربی نام بین یا مجمی؟ اور بینام کسی مناسبت سے دیکھے میں بیا مرف نام بى كى ديثيت ميں ہيں؟ جواب : آدم اور حواه کالفظ درامل أس لغت سے متعلق ہے جود نیا کی معدوم لغات میں شار کی جاتی ہیں۔اس کئے اس کے حقیق لغوی معنی متعین کرنا دشوار ہے۔ تا ہم پہلے سوال کے متعلق مشہور محدث حافظ ابن تجر کی کی رائے بیمعلوم ہوتی ہے کہ بیر اس نام ہے اور بائبل میں الف کے مداور دال کے طول کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیجن آ دام اور علامہ جو ہری اور جوالی میہ کہتے ہیں کہ بیر کی نام ہیں اور دوسرے سوال کے متعلق تقلبی کا قول ہے کہ عبرانی زبان میں آدم مٹی کو کہتے ہیں چونکہ ان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ،اس لئے آدم یا آدام نام رکھا گیا۔اور بعض کا خیال ہے کہ اُدمة سے ماخوذ ہے۔اس کے کہوہ "ادیم الارض "لینی صفحہ زمین سے پیدا کئے محے اور بعض علاء کہتے ہیں کہ اُ دَمَت بمعنیٰ خلطت ہے ماخوذ ہے اور چونکہ ان کاخمیر یانی اور مٹی کو ملاکر اورخلط ملط كركے بنايا كيا ہے اس كے اس مناسبت سے ان كوآ دم كہا كيا۔ ای طرح حواماس کے نام پڑا کہ وہ ہر''انسان تی'' (زندہ انسان) کی ماں ہیں اور مبالغہ کا میغہ يناكران كانام ركهديا كياب- (فق الباري ج: 6 كتاب مديث الانبياء) ببرحال نام اورمعنی میں مناسبت کا بیسوال نکته اور لطیغه کی حیثیبت رکھتا ہے ،اس لئے بیان کردہ تمام وجوہ بیک دفت بھی میں ہوسکتی ہیں اور کی ایک دجہ کودوسری پرتریے بھی دی جاسکتی ہے، کیونکہ

ب باب بہت وسیج ہے۔

مدوال جعزت آدم جنت من كنف سال رب؟

جدواب: امام اوزائ في حضرت حمّان بن عطية في كياب كد (1) حضرت أوم جنت ميل 100 مال تك مقيم رب (2) اورا يك وومرى روايت ميل 70 مال كا تذكره ب (3) عبد بن عبد في حضرت حسن كي طريق بي روايت نقل كي به كه حضرت آدمٌ جنت ميل 130 مال وي بيد في حضرت آدمٌ جنت ميل 130 مال رب ديات آدمٌ وابن كيرم في ح: 1 من 126)

مدوال: كياحدرت آدم في اوردسول بير؟

جواب: شریعت اسلای مین 'نی' اُس سی کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی ہوات کے لئے چُن لیا ہواور وہ ہراور است اللہ تعالی ہے ہم کلام ہوتی ہواور 'رسول' اس نی کو کہا جاتا ہے جس کے پاس اللہ تعالی کی جانب ہے نئی شریعت اور ٹن کتاب ہمیجی گئی ہو، چونکہ حضرت آدم دنیا نے انسانی کے باپ ہیں تو خود بخو دیسوال پیدا ہوتا ہے کدوہ جس طرح اپنی نسل کی دنیوی سعادت وفلاح کے لئے راہنما اور ہادی سے اس طرح اُخروی سعادت وفلاح کے لئے راہنما اور ہادی سے اس طرح اُخروی سعادت وفلاح کے لئے توفیر سے یا نہیں ؟ اس کا جواب ایک ہی ہوسکتا ہے کہ وہ بلا شہر خدا کے سے پیغیر اور نی برق سے اور اس مسئلہ میں امت ہیں بھی دورا کیں نہیں ہوئیں اور اس لئے بھی یہ مسئلہ موضوع بحث میں اور اس مسئلہ میں امت ہیں بھی دورا کیں نہیں ہوئیں اور اس لئے بھی یہ مسئلہ موضوع بحث نہیں ہوئیں اور اس مسئلہ میں اس وقت ہے اہمیت پیدا ہوئی جبکہ معر کے قرید 'ومنہور' کے ایک شخص نے دھر ہے آدم کی نبوت کا افکار کیا اور اپنے دموے کی دلیل میں پیٹیں کیا کہ قر آن کریم میں کسی نبوت کا افکار کیا اور اپنے دموے کی دلیل میں پیٹیں کیا کہ قر آن کریم میں کسیل

مقام پر حضرت آدم کودوسر سے انبیاء علیم السلام کی طرح " نین "نبیس کہا گیا۔

اس مخص کا یہ کہنا کہ قرآن کریم نے حضرت آدم کو کسی جگہ لفظ " نین " سے مخاطب نبیس کیا افظی افقیار سے اگر چہنے ہے گئے کہ نبوت افظی افقیار سے اگر چہنے ہے لیکن خلفے ہے اس لئے کہ نبوت کے اعتبار سے بالکل غلط ہے اس لئے کہ نبوت کے جومعنی اسلامی اصطلاح میں بیان کئے گئے ہیں بغیر کسی تاویل کے اس کا اطلاق حضرت آدم علیہ السلام پر تظم قرآنی میں بہت سے مقامات میں موجود ہے ، جگہ جگہ رہے ٹابت ہے کہ اللہ تعالی علیہ السلام پر تظم قرآنی میں بہت سے مقامات میں موجود ہے ، جگہ جگہ رہے ٹابت ہے کہ اللہ تعالی المراس کے معرب آدم ہوتار ہا ہے اور اس تمام مخاطب اور بات چیت میں امر

وہی اور حلال وحرام کے احکام دیتار ہاہے اور ان احکام کے لئے آ دم کے پاس کی کو نمی ورسول با کرنہیں بھیجا بلکہ براہ راست انہیں سے خطاب فر مایا گیا، پس جبکہ بُوت کی حقیقت بھی بہل ہنا ہے و حضرت آ دم کی نبوت کا انکار تعلقاً باطل اور بے معنیٰ ہے، نیز ان کے رسول ہونے نہ ہونے کی بخت بھی بچھ ذیادہ اہم نہیں ہے اس لئے کہ جب وہ پہلے انسان جی تو انسانی آبادی کے لئے فی کوٹ کی وی کے ڈر ایو جو پیغامات بھی انہوں نے سنانے وہی ان کی شریعت بھی جائے گی اور اس لئے کہ وہ رسول بھی جی بیر جال ان کی نبوت پر یقین رکھنے اور قلب میں اطمیقان پیدا کرنے کے لئے است کا فی وہ تمام آبات کی فور میان برا کرنے کے لئے انہوں کے نبوت پر یقین رکھنے اور قلب میں اطمیقان پیدا کرنے کے لئے انسان کی وہ تمام آبات کا فی وشائی وئیل جی جو حضرت آدم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان برا

حعرت الوذر عفاری سے مردی ہے " یس نے عرض کیا یا رسول اللہ! جمعے بتا ہے کیا آئم
نی تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فر مایا ، ہاں وہ نی تھے اور رسول بھی ، انھیں اللہ رسالہ اللہ اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ مناف کے الفاظ یہ جی ۔عَسن اَبِی ذَرِّ قَالَ فَلَتْ مَارَسُولَ اللهِ اَرَائِتَ آدَمُ اَنْبِیا کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیاً رَسُولا اِنْکُلَمُ اللهُ مِنْهُ۔

ہار سُولَ اللهِ اَرَائِتَ آدَمُ اَنْبِیا کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیاً رَسُولا اِنْکُلُمُ اللهُ مِنْهُ۔

(تفیرابن کیرن : 1 من : 34 قدیم)

سوال: قرآن کریم میں انبیاء کیم السلام کے تذکروں میں سب سے پہلا تذکرہ کس نی کا ہے؟ جواب قرآن کریم میں انبیاء کیم السلام کے ذکروں میں سب سے پہلا تذکرہ ابوالبشر حضرت آدم کا ہے۔ سوال: حضرت آدم کو ابوالبشر کیوں کہا جاتا ہے؟

جدواب: حضرت آدم روئ زمین کے پہلے بشر ہیں اس لئے انھیں ابوالبشر کہا جاتا ہے۔ البتہ طبقات الارض کے بعض ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ موجودہ انسانی دنیا سے پہلے بھی اس زمین کا مسلم اللہ انسان جیسی مخلوق کا وجودرہا ہے جس کا زمانہ حضرت آدم سے میں ہزار سال پہلے کا ہے۔ اس مخلوق کا نام '' تیاندر تال' بتایا جاتا ہے۔ جو چوکروڑنفوں پر مشمل بھی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بہ پوری آبادی کسی جرم کی یا واش میں ہلاک وضائع کردی گئی۔ اس تحقیق کی بنیاد آ ثار قدیمہ کی ا

ہڈیاں بین جوزمین کی کھدائی میں مُلاہر ہوئی ہیں جوا پی قد وقامت بشکل دصورت میں موجودہ انسانی اعضاء سے بہت صد تک مشابہت رکھتے ہیں۔

لیکن قرآن کریم اور نی سلی الله علیہ وسلم نے اس بارے ہیں کوئی وضاحت جیس فرمائی۔

تذکرہ سید تا حضرت آدم کے سلسلے ہیں جس قدر بھی آیات موجود ہیں اُن سے بھی معلوم ہوتا ہے

کہ حضرت آدم اس زمین کے پہلے بشر ہیں۔انسانیت کا آغاز انہی سے ہوا۔ میں زمین کے پہلے

انسان اور نی ہیں نسلی انسانی حضرت آدم ہی سے شروع ہوئی ۔ پی اسلامی مقیدہ ہے اور

ہمارے علم ویقین کے لئے صرف اس قدر کافی ہے جوہم کوقر آن جیے علم یقین اور دئی اللی کے

بعد حاصل ہوا ہے۔ علم ویقین کے لئے میدو ماخذ کافی ہیں۔

سوال: حعرت آ وم جنت ے کیا کیا چیزیں ساتھ لائے تے؟

جواب: حضرت آدم جنت نے فرچزی ساتھ لائے تھے(1) نجر اسود جو برف کی سل ہے ہی زیادہ پیکولوں کی پیکولوں (3) وہ المقی جو جنت زیادہ پیکولوں کی بیکولوں کی بیکولوں

سوال: حضرت آدم نے دنیا بین آنے کے بعد سب سے پہلے کونسا کھل کھایا؟ جواب: حضرت آدم نے معلوں میں ہے سب سے پہلے "بیر" تناول فر مایا۔

(نشرالطيب ص:191)

000000000000 حعرستآ ومعليبالسلام 100 VI اب : حضرت وہب بن مُنَهُ فرماتے ہیں کہ حضرت آ دم وحوا و کے ستر پرنور کالباس بڑا مواتها_(البدلية والنهاية ج: 1 ص: 80) سوال: حعرت وم فرحضرت حوام كومبر من كياعنايت فرمايا تما؟ جسواب: ابن الجوزي نا إلى كتاب "سلوة الاحزان" من ذكر فرما يا كه جب معرت أدم ن معزت حوالہ سے قربت کرنی جابی تو انہوں نے مہرطلب کیا ،حضرت آدم نے دعا کی کہانے ميرے يروردگار! ش ان كومبر ش كيا چيز عطا كروں ،ارشاد مواكة دم ميرے مجوب محر بن عبدالله صلى التدعليه وسلم يربس وفعدور ودجيجو - چنانجيآت نے ايانى كيا - (نشر الطيب س: 11) سوال: حضرت حوام کی وفات حضرت آدم کی وفات کے کتنے سال بعد مولی؟ جواب: حضرت حوالم حضرت آدم كى وفات كے بعد صرف ايك سال زندور ہيں۔ (الكالى في الأرخ ن: 1 من: 52) معوال: قرآن ياك مس معزت آدم كاذكركتني بارآيا ٢٠٠ جواب:25/يار_ موال: ابوالبشر اور منى الله كس يغير كوكها كما ي **جواب: حصرت آ دم عليدالسلام كور** موال: حضرت آدم عليه السلام في كتني عريا كي ؟ جواب: 936ير ادردوم اقول 940 كا --(حيات آدم ماخوذ ازاين كثيروحياة الحيوان ص:426) سوال: وفات کے وقت آی کی اولاد کی تعداد کتی تعی جسواب: آب كاولاد كى تعداد جاليس بزار (40000) تمي جن مي يوت يزيوت سب شامل بير _ (حيات آدم ماخوذ از ابن كثير ص: 96) سوال: حضرت آ ومم من الوفات من كننے دن جنلار ي

000000000000

مواب: معرت آدم کیاره دن بارده کرای دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ (تاریخ طبری ج: 1 م 107)

مدوال: حضرت آدم كي وقات كي مقام ير موكي؟

مواب: مرى لنكاش واقع لوذناى بهار برمولى _ (حيات آدم س: 67)

موال: دعرت آدم كالمازجناز وسن يرمال اوركتي كبيري كي تمين؟

(طبقات ابن معدج: 1 ص: 15 بحواله حيات آدم من: 75)

موال: معرت حواء كيفن سيكن بي بدا موت؟

جواب: این جربرطبری نے کہاہے کہ حضرت وا اور کیطن سے جالیس (40) نے پیدا ہوئے اور دوسرا تول یہ ہے کہا کہ سومیس (120) نے پیدا ہوئے۔ (حیات آ دم ص: 61) معوال: حضرت میسی علیہ السلام کے علاوہ کی ایسے تومیر کا نام بتائے جس کا کوئی باپ نہ تھا؟ جواب: حضرت آ وہ ۔۔

موال: حدرت دم عليه السلام كي زبان كياتي ؟

جواب: حضرت آدم عليه السلام كى زبان مريانى تعى علامه كرمانى كتبة بين كه حضرت آدم مرياتى زبان مين كفتكوكرت تصاورا يسي مل ان كى اولا دوا نبياء مين سيسوائ معفرت ابراجيم كان كوالله تعالى في عبرانى زبان سكملائى تني بعض نے كہا ہے كه حضرت آدم عليه السلام كى زبان

معرت آدم علي السلام pf / 102 جنت میں عربی تھی۔ جب زمین پرانرے تواللہ نے سریانی زبان میں تبدیل کردی تیسرا قول ر ے كداللد نے معزرت أوم عليه السلام كوتمام زيا نيس سكملا كي تعيس -مسوال: حضرت آدم عليه السلام اور حضرت نوح عليه السلام كي زمانول كورميان كني مرت كا فاصلهما؟ **جواب:**مؤرمين كالمحتيق كے مطابق بيدت 2242 سال تقى -سوال: كيا حضرت آدم عليه السلام كاقد 60 ما تعديبي 90 فيد تما؟ جواب: صاحب حياة الحوان كي بيان كيمطابق حضرت آدمٌ كا قد 60 ما تحدواتعي ميس تعار سوال: حضرت آدم عليه السلام ونيا على آئے ہے پہلے کوئی جنت على قيام پذيرر ہے؟ جسواب: اس سلسله می دو تول میں (1) ایک میر کہ جنت عدن میں رہے (2) دوسرا میر کر جنت خلديس قيام يذيرر بـ - (زادالسير ج: 1 ص: 57) سوال: جب الله في معزت آدمٌ و" إلم يطوا مِنهَا جَعِيْعاً " فرما يا كرتم سب جنت ساتر ما والواس ارف كاعم آدم كساته اوركس كس كوبوا تعااوركون كبال كبال اترا؟ (— **جداب** : میم حضرت آدم کے ساتھ حضرت حواعلیماالسلام ، البیس اور سانپ کوجمی تھااوران کے اترنے کی جگہ میں اختلاف ہے۔ حضرت حسن بھری فرماتے ہیں کہ حضرت آ دم کو ہندوستان میں اتارا کیا،حضرت حواعلیہا السلام کوجہ و میں ،ابلیس کو دیستمان میں جو بصرہ ہے چندمیل قاصلہ پر ہے ۔اور سانب کواصبان میں اتارا کیا،اور حضرت سُدّی جوجکیل القدرمفسر ہیں فرماتے ہیں کہ معزت آدم کو ہندوستان میں اتارا کیا، معزت این عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں كه حعزت آدم كومغاير ،حضرت حواعليها السلام كومروه ير اتارا كميا _ (تغيير ابن كثير ص: 126) حضرت ابن عباس منى الله عند فرماتے بیل كه مندوستان كے ایك بہاڑ پرجس كا نام "لوذ" تفاحفرت أدم كوا تارا كيااور معزت حواعليها السلام كوجدٌ ه من اتارا كميا_ (حيات آدم) موال: وه چری جوحفرت آدم سے جاری ہوئیں کون کوی ہیں؟

مواب : السبت بهلے معزت آدم كرندے جوكلام لكلاوہ الله مذال اللہ وَ اللہ وَ اللہ وَ اللہ وَ اللہ وَ اللہ وَ اللہ و العلّمة وَ الله النظم الله)

سبے ہیلے حضرت آ وہ نے ایٹا سرمونڈ ا۔ (بغیۃ الظمان)

سب سے پہلے معزت آدم نے مرغ پرندہ بالا۔ جونکہ جب مرغ آسان سے فرشنوں سے البیع کی آواز سنزا ہے تو سنج کی آواز سنزا ہے تو سنج پڑھتا ہے مرغ کے بنج پڑھنے سے معزت آدم بھی تبعی پڑھنے لگتے ہے۔ (افیۃ الفلمان من 35)

سوال : معزت آدم کے واقعہ میں بے ثار پندونصائح اور مسائل موجود ہیں، چندا ہم عبرتوں کو ان سیجوں؟

بیان کیجے؟

جواب: یول تو حضرت آدم کے واقعہ میں بے شار پندونسان گاور مسائل کا ذخیرہ موجود ہے اوران کا اطاط اس مقام پر نامکن ہے تاہم دواہم عبر توں کی جانب اشارہ کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔
اطاط اس مقام پر نامکن ہے تاہم دواہم عبر توں کی جانب اشارہ کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔
اخطا کا رہونے کے یا وجود اگر انسان کا دل ندامت و تو بہ کی طرف مائل ہو تو اس کے لئے باب رحمت بند نہیں ہے اور اس ورگاہ تک رسائی میں تا امیدی کی تاریک کھائی نہیں پڑتی البتہ خلوم اور صدافت شرط ہے۔ اور جس طرح حضرت آدم کے نسیان و نفزش کا عفوای دائمن سے وابستہ ہے ، ای طرح آن کی تمام سل کے لئے بھی عفو ورحمت عالم کا دائمن و تیجہ۔
وابستہ ہے ، ای طرح اُن کی تمام سل کے لئے بھی عفو ورحمت عالم کا دائمن و تیجہ۔
ایرگا والئی میں گستاخی یا بعناوت بڑی ہے بڑی نیکی اور بھلائی کو بھی تباہ کردیتی ہے اورا بدی ذکت و خسر ان کا باعث بن جاتی ہے ، البیس کا واقعہ عبر تناک واقعہ ہے اور اس کی ہزاروں سال کی عباوت گذاری کا جوحش بارگا والئی میں گستاخی اور بعناوت کی وجہ ہواوہ بلا شبہ سرما میصد ہزار عبرت ہے۔
گذاری کا جوحش بارگا والئی میں گستاخی اور بعناوت کی وجہ ہواوہ بلا شبہ سرما میصد ہزار عبرت ہے۔
گذاری کا جوحش بارگا والئی میں گستاخی اور بعناوت کی وجہ ہواوہ وبلا شبہ سرما میصد ہزار عبرت ہو۔

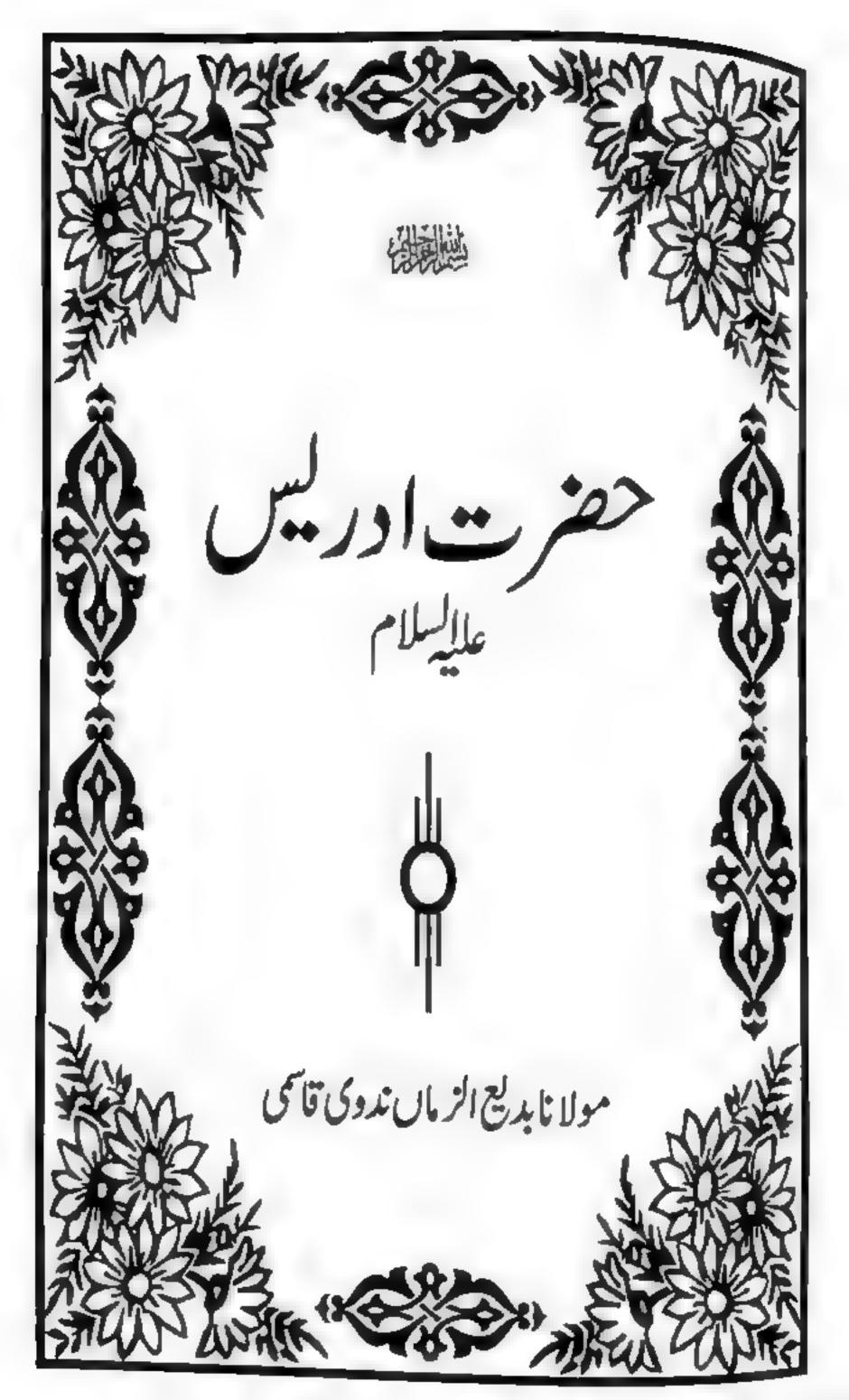
نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیب حاضر کی جل میں کہ پایا میں نے استغناء میں معراج مسلمانی

التدنعالي كي محبت اورمخلوق كي محيت كاموازنه

104

- الله تعالی کی محبت بری تعمت ہے۔اس سے دل میں ایک نور آتا ہے جب کے حکوق کی محبت سے دل میں ظلمت آتی ہے۔
- الله کی محبت ہے دلوں میں تازگی آئی ہے، چبروں پہتازگی آئی ہے اور محلوق کی محبت سے چہروں پہ دریانی آتی ہے۔ دیکھا کریں جو گلوق کی محبت میں مجنس جاتے ہیں ان کے چروں یہ بالکل فزال نظر آئی ہے۔ اجڑے چرے، بے آباد چرے۔
- الله کی محبت سے چہروں یہ سکون نظر آتا ہے اور مخلوق کی محبت کی وجہ سے چہروں یہ بے سکونی نظراتی ہے۔
 - الله کی محبت کی وجہ سے انسان کو نیک تامی ملتی ہے اور کلوت کی محبت سے انسان کو بدنای کتی ہے۔
 - جواللہ کی محبت میں ڈوب کے نکلے گا اس کے یاؤں پہلوگ اپنی پکڑیاں ر میں کے۔ اور جو مخلوق کی محبت میں ڈوب کے نکلے گا اس کے سریہ لوگ اہے جوتے ماریں مے ۔ تو اللہ کی محبت کا انجام بمیشہ انچھا اور مخلوق کی محبت كا انجام بميشه يرار (الانقطات: حفرت ولانا بيرو واللقابرا فرنستون والمستدى والمول معدي والم

多多多多多



عام طور پر لوگ ادب کوایک معمولی چیز

سمجھتے ھیں....

عام طور پرلوگ ادب کوایک معمولی چیز اور تفریخ کا سامان بھے ہیں، اس
کودوا بھیت نیس دیے جواس کو حاصل ہے، ادب نے تاریخ پر بڑا اثر ڈالا ہے،
اور بعض وقت اس کے اثرے انقلاب آئے ہیں، ادب اپنا اثر بہت خاموثی کے
ساتھ ڈال ہے، بیس جمتا ہوں کے معاشر و کے اخلاق اور طور وطریق کی تشکیل میں
اور کا نمایاں حصہ ہوتا ہے، ادر بار باراییا ہوا ہے، یہ کوئی وقتی بات نہیں، بلکہ دوائش ور
اور الل آلم جو تر کر کرتے ہیں، ووا ہے اپنے زمانہ شن ال تر یروں کے ذریعہ اپنے
معاشر وکی تشکیل کرتے دہے ہیں، والات کی مطابقت سے تر یریں د نیاش آئی
مواشر وکی تشکیل کرتے دہے ہیں، والات کی مطابقت سے تر یریں د نیاش آئی

جین، ہرایک کا ایک دور ہوتا ہے۔ (مفکر ملت حضرت مولا ناسید محمد دائع حسنی ندوی دامت برکاتهم کی تقریب ایک اقتبال جوانہوں نے رابط نہ ادب اسلامی کے افعاد دیں سیمین رمنعقدہ ۹ روار جمادی الاولی سام ساھیم دارالعلوم عددة العلماء کے اصاطری کی تھی۔)

(٢) حضرت ادريس عليه السلام

سوال: حضرت اورلین کااصل نام کیا ہے اوران کواورلیں کہنے کی کیا وجہہے؟

حواب: اصل نام اختوخ ہے اورا درلیں لقب ہے یا حربی زبان میں اور لیں اور جبرانی یا سریانی میں اور جبرانی یا سریانی میں اختوخ ہے اورا درلیں اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس کراب دیا۔
میں اختوخ ہے اورا درلیں اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس کراب دیا۔
(صاوی ج: 2 ص: 31)

سوال: حضرت ادريس كانب نامدكيا -؟

جواب: حفرت اورلی کے نسب نامدے متعلق مؤرجین کوخت اختلاف ہے اس لئے اس سلسلہ بیل جو کھو بھی ہے وہ اسرائیل روایات ہے اور وہ بھی تضاد واختلاف ہے معمور ، ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ حضرت نورج کے جد امجد بیل اوران کا نسب نامدیہ ہے۔
خورخ یا اختوخ (ادرلیس) بن یا روبن مجلا ئیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم ۔
ابن اسحاق کا رجمان ای جانب ہے اور دو سری جماعت کا خیال ہے کہ وہ انبیاء بی اسرائیل میں ہے بیں اورانیاں واور لیس ایک بی آستی کے نام اور لقب بیں اوران ووٹوں روایات کے بیش نظر بعض علاء نے یہ تظیق وینے کی سے کہ جد تو ح علیہ السلام کا نام اختوخ ہے اورادرلیس لقب اور بی اسرائیل کے پیغیر کا نام اور نیس ہے اور الیاس لقب ، کمر بیرائے بے سند اور ب لقب اور بی امرائیل کے پیغیر کا نام اور اور لیس کو جدا جدا بیان کرنا شاید اس کو حمل نہ ہو سکے۔ والی ہے ، بلکہ قر آن عزیز کا الیاس اور اور لیس کو جدا جدا بیان کرنا شاید اس کو حمل نہ ہو سکے۔ (حضرت ادر لیس ے متعلق مزید اختمانی بحث کے لئے فتح الباری جن 6 می 1882 اور البدایہ والہا ہے ابن کیشرمی 36۔ 37 قابل مطالعہ بیں)

سوال: قرآن عزيز من حضرت ادرين كاذكر كتى مرتباً يا ؟

جواب: قرآن عزیز ش حفرت اور لین کا ذکر صرف دوجگرآیا ہے، مورہ مریم اور سور کا نبیاء میں سوال: حفرت اور لین کا ذکر صرف والی چیزیں کون کوئی ہیں؟

جواب: 0 سب سے میلے قلم سے حضرت ادر این نے لکھا۔ (صاوی ص: 41)

O سب سے پہلے ملم نجوم کو جائے والے حضرت اور لیس ہیں۔ (جلالین من:503)

O تغییر خازن میں ہے کہ حضرت ادر لیں کیڑا سینے دالے (درزی مثیر) متھادرادر لیم ا

سب سے پہلے ملا ہوا کیڑا پہنااس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ (تغییر خازن ص: 238)

O سب سے پہلے ہتھیار بنا کردشمنوں سے معزت اور کی الاے۔ (خازن ص: 238)

Oسب سے پہلےروئی کا کیڑا حضرت ادر لیں نے پہنا۔ (محاضرہ ص: 27 بحوالہ بغیة الظمال)

سب ہے مہلے اولا وآ دم میں نبوت حضرت ادر لیٹ کولی۔

(محاضره ص: 23 بحواله بغية الظمأن)

مسسوال :حضرت ادر لیس کامولد ومنشاء (جائے ولا دت و پرورش) کہاں ہے؟ اور انہوں ن نبوت ہے پہلے سے علم حاصل کیا؟ اور فلاسفہ کے اقوال ان مسائل میں کیا ہیں؟ جسواب : ایک فرقد کی رائے ہے کہ ان کا نام برس البرامسہ ہے اور مصر کے قرید معن شل مرا ہوئے، یونانی ہرس کوارمیس کہتے ہیں ،ارمیس کے معنی عطار دہیں۔اور دوسری جماعت کا خیال ہے کہ ان کا نام بونانی میں طرمیس، عبر انی میں خنوخ اور عربی میں اخنوخ ہے، اور قرآن عزیز میں ان کواللہ تعالی نے ادریس کہاہے، یمی جماعت کہتی ہے کہ ان کے استاد کا نام غو ثاذیمون یا افوۃ ذیمون (معری) ہے،وہ غوٹاذیمون کے متعلق اس سے زیادہ اور پھی بتاتے کہ وہ یونان یا مصرکے انبیاء میں ہے ایک نبی ہیں، اور ریہ جماعت ان کو ادرین دوم اور حضرت اور لیں کو ادر مین سوم کا لقب دیتی ہے اور اغو ٹاذیمون کے معنیٰ ''سعداور بہت نیک بخت'' ہیں وہ یہ گل کہتے ہیں کہ ہرمس نے مصرے نکل کر اقطاع عالم کی سیر کی اور تمام دنیا کو چھان ڈالا اور جب مصروالیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو 82 سال کی عمر میں اپنی جانب اٹھالیا۔ ایک تبسرکا جماعت سیہتی ہے کہ ادریس بابل میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما یائی ، اور اوائل عمر میں انہوں نے حضرت شیث بن آ دم سے علم حاصل کیا علم کلام کے مشہور عالم علامہ شہرستانی سہتے ہیں کہ

انو الذالی نے ان کو نبوت سے سرفراز فر مایا، تب انہوں نے شریر اور مفسدوں کو راہ ہدایت کی تبلیغ فروع کی گر مفسدوں کو راہ ہدایت کی تبلیغ شروع کی مگر مفسدوں نے انکی ایک نہ تن اور حضرت آرم وشیٹ کی شریعت کے نالف ہی رہے شروع کی مگر مفسدوں نے انکی ایک نہ تن اور حضرت آرم وشیٹ کی شریعت کے نالف ہی رہے البتذا یک چھوٹی می جماعت ضرور مشرف باسلام ہوگئ حضرت اور یس نے جب بیروگ دیکھا تو دہاں ہے ہجرت کا ارادہ کیا اور اپنے ہیروؤں کو بھی ہجرت کی تلقین فر مائی، ہیروان اور لیس نے جب بیرائی اور ایس نے ہوئی کے ایل جیسا وظن ہم کو کہاں نصیب ہوسکتا ہے (بائل کے معنی نہر کے جی اور چونکہ بائل و جلہ وفرات کی نہروں سے سرمز وشاواب تھا ہوسکتا ہے (بائل کے معنی نہر کے جی اور چونکہ بائل و جلہ وفرات کی نہروں سے سرمز وشاواب تھا ہوسکتا ہے (بائل کے معنی نہر کے جی اور چونکہ بائل و جلہ وفرات کی نہروں سے سرمز وشاواب تھا ہوسکتا ہے (بائل کے معنی نہر کے جی اور چونکہ بائل و جلہ وفرات کی نہروں سے سرمز وشاواب تھا ہوسکتا ہے (بائل کے معنی نہر کے جی اور چونکہ بائل و جلہ وفرات کی نہروں سے سرمز وشاواب تھا ہوسکتا ہوں گیا کہ ایک تاری نام سے موسوم ہوا، بیرم ان کامشہور شہرتھا جوفتا ہوگیا)

حفزت ادرلیں نے تیل ویتے ہوئے فرمایا کہ اگرتم یہ تکلیف اللہ کی راہ میں اٹھاتے ہوتو اس کی رحمت وسیج ہے وہ اس کالعم البدل ضرورعطا کرے گا، پس جمت نہ ہارواور خدا کے تھم کے سامنے سرنیاز جھکا دو۔

مسلمانوں کی رضا مندی کے بعد حضرت اور لیں اوران کی جماعت معرکی جانب ہجرت کوئی۔ جماعت نے جب نیل کی روائی اوراس کی سرز مین کی شاوائی دیکھی تو بہت نوش ہوئی اور حضرت ادر لیں نے بیدو کی کر اپنی جماعت سے فرمایا ، بابلیون (تمہارے بابل کی طرح شاواب مقام) اورا کی بہترین جگہ فتخب کر کے ٹیل کے کنارے بس کے حضرت ادر لیں کے اس جملہ "بابلیون" نے اس شہرت بائی کہ عرب کے علاوہ قدیم اتوام اس سرز مین کو بابلیون ہی کہنے لگیں ، البتہ عرب نے اس کا نام مصر بتایا اوراس کی وجہ تسمید بیسنائی کہ طوفان نو سے بعد بیم مصر میں گئیں ، البتہ عرب نے اس کا نام مصر بتایا اوراس کی وجہ تسمید بیسنائی کہ طوفان نو سے بعد میم میں مکونت اختیار کرنی تو یہاں بھی انہوں نے بیغام الی اورام بالمعروف اور نہی عن الممکر کا فرض سکونت اختیار کرنی تو یہاں بھی انہوں نے بیغام الی اورام بالمعروف اور نہی عن الممکر کا فرض انہام وینا شروع کردیا ، کہا جاتا ہے کہ ان کے ذمانہ میں بہتر (۲۷) زبانیں بولی جاتی تھی اور انہام وینا شروع کردیا ، کہا جاتا ہے کہ ان کے ذمانہ میں بہتر (۲۷) زبانیں بولی جاتی تھی اور مراکی ضاح دیان ویک مطاع و بخشش سے بیدونت کی تمام زبانوں کے زبان داں تھے ، اور ہرائیک ضعاع و بخشش سے بیدونت کی تمام زبانوں کے زبان داں تھے ، اور ہرائیک فلاے تعالی کی عطاع و بخشش سے بیدونت کی تمام زبانوں کے زبان داں تھے ، اور ہرائیک

مدوال: كيا حضرت ادريس وه مهل استى بين جنهول نظم عكمت ونجوم كي ابتداك؟

جواب: تی ہاں! معرت اور لیں وہ کہا ہتی ہیں جنہوں نے کم تحکت و جوم کی ابتدا کی اس لیے کہ افغہ تقائی نے ان کوافلاک اور ان کی ترکیب، کواکب اور ان کے اجتماع وافتر ال کے نقالی اور ان کے اجتماع وافتر ال کے نقالی اور ان کے بہم کشش کے رموز واسرار کی تعلیم دی اور ان کو علم عدد وحساب کا عالم بنایا، اور اگر اس تو خوبر خدا کے ذریعی ان موران کی وہاں تک رسائی مشکل تھی، انہوں نے خوبر خدا کے ذریعی ان موران کی وہاں تک رسائی مشکل تھی، انہوں نے مخلف گر وہوں اور امتوں کے لئے اُن کے مناسب حال قوائین وقواعد مقرر فرمائے اور اقطاع عالم کوچار حصوں ہی منتسم کر کے جر رائع کے لئے ایک حاکم مقرر کیا جواس مصدر مین کی اس سے وطوکیت کا ذمہ دار قرار پایا، اور ان چاروں کے لئے ایک حاکم مقرر کیا جواس مصدر مین کی سیاست وطوکیت کا ذمہ دار قرار پایا، اور ان چاروں کے لئے ضروری قرار ویا کہ تمام قوائین سے مقدم شریعیت کا وہ قانون رہے گا جس کی تعلیم وی الی کے ذریعے میں نے تم کو دی ہے، اس

سلسلہ کےسب سے مہلے جاریاد شاہوں کے نام حسب ذیل ہیں:

Oالماوس (بمعنی رحیم) Oزوس (سقلبیوس Oزوس امون یا ایلاوس امون یا بسیاوس

سوال: حفرت ادراس كاطيدكيا ؟

جواب: حضرت ادریش کا حلیه بیرے، گذم گول دیک، پورالد وقامت ،مریر بال کم ،خوبصورت

د نوبرو، کمنی ڈاڑھی، رنگ وروپ اور چرو کے خطوط میں طاحت مضبوط بازو، چوڑے منڈ ہے،
مغبوط ہڈی، دہلے پتلے، مرکبیں چیکدار آئیس ، گفتگو باوقار، خاموثی پند سنجیدہ اور تنین جلتے
ہوئے نیجی نظر، ائتالی فکروخوش کے عادی، غصر کے وقت خت خضبتا ک باتیں کرنے میں شہادت
کی انگی سے بار بار اشارہ کے عادی، حضرت ادر نیس کی ممرشریف 82 سال بیان کی جاتی ہے
گان کی انگی میر میراضتا کرنا کا میابی کا ڈر رہے ہے۔ (ماخوذ از تاریخ انجامان باللّه یُورِث الطّفُورَ ۔ ایمان باللّه کے
ساتھ میراضتا کرنا کا میابی کا ڈر رہے ہے۔ (ماخوذ از تاریخ انجامان تاریخ انجامان کا

سوال: حضرت ادریس کے بہت سے پندونصائے اور آ داب واخلاق کے جملے مشہور ہیں جو مختلف زبانوں میں منزب الشل اور دموز واسرار کی طرح مشتعل ہیں،ان میں سے بعض کو بیان سیجے؟ جواب: ۞ خداکی بیکرال نعمتول کاشکر بیانانی طاقت سے باہر ہے۔

O ونیا کی بھلائی" حسرت" ہےاور برائی" ندامت"۔

O خدا کی یادادر عمل ممالے کے لئے خلوص نیت شرط ہے۔

نہ جھوٹی فتمیں کھاؤ ، نہ اللہ تعالیٰ کے نام کو تسمول کے لئے تختہ مثل بناؤ اور نہ جھوٹوں کو فتمیں کھائے ، نہ اللہ تعالیٰ کے نام کو تسمول کے لئے تختہ مثل بناؤ اور نہ جھوٹوں کو فتمیں کھائے برآ مادہ کرو، کیونکہ ایسا کرنے سے تم بھی شریک گناہ ہوجاؤ کے۔

ن اليل بيثيون كواختيارنه كرو_ (جيسے سينگي لگانا، جانوروں كے جفتی كرانے پراجرت ليناوغيره)

این بادشاہوں کی (جو کہ پیغمبر کی جانب سے احکام شریعت کے نفاذ کے لئے مقرر کئے جاتے
 بیں) اطاعت کر داور اپنے بردوں کے سامنے بست رہو، اور ہر دفت جمالی میں اپنی زبان کوتر رکھو۔

O عکمتروح کازندگی ہے۔

وررول کی فوشیشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

مروروندگی چندروزه ہے۔

مروروں کی فوشیشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

مروروں کی فوشیشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

مروروں کی فوشیشی پر حدد مروروں کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

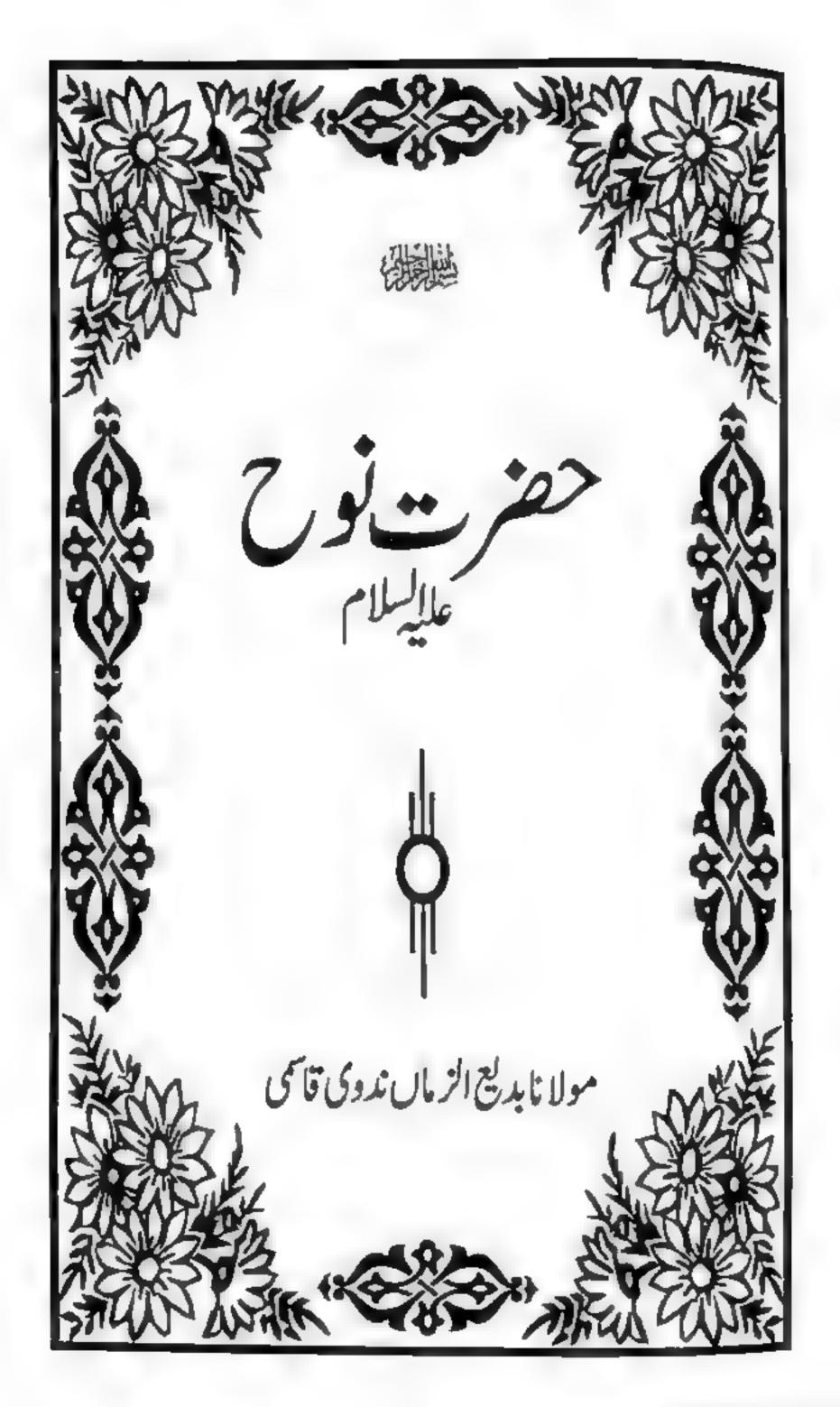
مروروں کی فوش میشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

مروروں کی فوش میشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

مروروں کی فوش میشی پر حدد مروال کے کدان کی بیمسر وروزندگی چندروزه ہے۔

محبت کئے بغیر کوئی رہ بیں سکتا پھرے ہوفداے ہویا پھر کسی ہے ہو آ یا نہیں ہے جین محبت کئے بغیر بس فرق اتناہے کہ خالق کی محبت ہوگی تو دل میں نور ہوگا اور مخلوق کی شیطانی انفسانی شہوانی محبت ہوگی تو دل میں ظلمت ہوگی محبت اگر اللہ سے ہے تو طلال ہے اور اگر نفسانی ہے تو چرح ام ہے۔ توجب دل لگاناتی ہے تو بندے کوجا ہے كماللدرب العزت حنوب بياركر، كيونكمار شاوفر مايا: وَالَّذِيْنَ آمَنُوا أَشَّدُ خُبًّا لِلَّهِ (البقرة: ١٧٥) (ایمان والول کواللہ تعالی ہے شدید محبت ہوتی ہے) الله کی محبت کہاں سے ملتی ہے؟ والركوئي بندو كبي كه بيالله تعالى كامحبت مجھے كيے ل سكتى ہے۔ تواہے بتائيں كہ كيڑ المائے كيڑے والول ہے، اور برف لتى ہے، برف والول ہے، او ردودهماتا ہے دودھ والوں ہے۔ اور الله ملتا ہے انله والوں ہے۔ الله والوں کی محبت من بيفو سخ الله كاميت ملي كا-

(ازاقادات: حطرت مولانا بيرزُ والفقارا حرفقشوندي دامت بركاتهم انمول صديث من اويمو)





(۳) حضرت نوح عليه السلام

ال: معرت نوح كاصل نام كيا ؟ دوابه: آب كنام كمتعلق اختلاف ب. و بعض في الغفار -

ي بعض نے بشکر _ (صاوی من: 115 ج: 3 پ: 18 _ حاصیہ جلالین من: 288)

و بعض نے عبد الجبار - (حیاة الحوال ص: 12 ج: 1) س

اور بعض نے ادر کیں بتایا ہے۔ (حیات آدم ازمولوی محمد میان صاحب میں:74) سما معارت تو می کالقب توح کیوں پڑا؟ معال: معرت توح کالقب توح کیوں پڑا؟

جواب: نوح كامل معنى رونے كة تي أور جونكة آب في امت كے كنا بول بر بكثرت روح شاس وجہ سے آپ كالقب نوح بوكيا۔ (حياة الحوان ص: 12 ج: 1)

ادر ااس دجہ کہ آپ اپ نفس پر دوئے تھے (روس المعانی) اس لئے کہ ایک مرتبہ معرت فرح علیه السلام کا گزرا یک فارش دائے کئے پر ہوا تو نوس نے اپ دل میں موجا کہ یہ کتابہ شکل عرف اللہ تعالی نے نوس کے باس دی جی کہ تو نے جھے عیب لگایا ہے یا میرے کئے کو؟ کیا تو اس ہے اواللہ تعالی نے نوس کی تو تا بی اس میں الواس نامی پر دوئے تھے۔ (صادی سے 233 ج 33) معوالی: معرت نوس کی جوئی اور جب نبوت لی تو آپ کی عمرت نوس کی کتابہ وگی اور جب نبوت لی تو آپ کی عمرت نوس کی کرتنے تھے ؟

جواب : معزت نور کی کل عمرایک برار بیاس سال اور جب نوت کی تواس وقت کی عمر کے بات میں انتقاف ہے بعض نے سوسال بار میں انتقاف ہے بعض نے بیاس سال کہا ،اور بعض نے باون سال اور بعض نے سوسال کہا ،اور بعض نے باون سال اور بعض نے سوسال کہا ،اور بعض نے باون سال اور بعض نے سوسال کہا ،اور بعض نے باون سال اور بعض نے سوسال کہا ہے۔(ماوی مین: 233 ج تے)

اورا کی قول جالیس سال کا بھی ہے۔ (معاوی میں: 110 ج:3) معوال معرت توت کو کشتی بنائی کس نے سکھائی اور پیشتی کننے دنوں میں بنائی می تھی؟

حضرت نوح عليالسلام المحاصم المحاصلة جسواب :الله نے حضرت جرئیل کو بھیجا جنہوں نے نوح کو کشتی بنانی سکھائی اور ریشتی دوریال ميں بنائي گئي تھي۔ (مياوي ص:116 ج:3) سوال: حضرت نوح کی مشتی کی اسبائی چوڑ ائی اوراو نیجائی کنتی می اوروه کتنی منزلول پرمشمل تی ؟ جواب ال مشتى كى لمبائى تمن سوم تهد، چوز الى بياس ماتهد، ادراو نيائى تمي ما تهد، ادراس تي م تمن منزلیں تھیں، مب سے نیچ کی منزل میں در ندے کیڑے کوڑے دوسری (درمیانی) میں چوپائے لینی گائے بیل بھینس وغیرہ اورسب ہے اوپر کی منزل میں انسان تھے۔ (جمل عافر، جلالین) اور بعض نے اسکی لمبائی تمیں ہاتھ اور چوڑ ائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تمیں ہاتھ بیان کی ہےاور یہ ہاتھ مونڈ مع تک شارکیا ہے۔ (صاوی ص:116 ج:3) مدوال: ال حقى من كنز آدى تنيع؟ **جواب** : لوگوں کی تعداد بعض نے 80 جس میں آ دھے مرداور آ دھی عور تمیں اور بعض نے 70مرد اور مورتیں بیان کئے ہیں (صاوی ص:116ج:3) اور بعض نے 9 کہا ہے تین تو ان کی اولاد میں ہے لین حام ،سام، یافٹ ،اور چھان کے علاوہ۔اور بعض نے 9 تعداداولا رنوح کے علاوہ بتلائي ہے۔ (صاوي س: 233) مسوال: حفرت نول كونے مبينے ميں مشق ميں سوار ہوئے تھے اور مشق كونے وال جا كر تفہرى اور كتني مدت ال ستى مس ري؟ سا جسواب: آپ10 رجب کے بعد سوار ہوئے اور 10 تحرم کو پیشتی شہر موصل کے بلند پہاڑ ''جودی''یر جا کرمفہری اور نوع اس کشتی میں 6 ماہ تک سوار رہے۔ (ماوئ ص: 116 ج: 3 ب : 18) سوال: جس بهار برجا كركشتى تفهرى تعى ال كاونيا في كنفي تعي ؟ سسى جواب: اس بهار كي اونجائي حاليس باته تحقى (صاوى ص: 233 ج: 3 ب: 19) سوال:اس طوفان کے بعد حضرت نوح کتے سال تک زندہ رے؟

جواب: حفزت نوس طوفان کے بعدی قول کے مطابات 60 سال زیم درہے۔ (صادی میں: 110) اور بعض نے 250 سال بھی کہا ہے۔ (صادی میں: 233 پ: 19) سوال: حفزت نوس کے کس بیٹے کی شل میں دنیا کے گون سے گون سے علاقوں کے لوگ ہیں؟ جواب: حفزت نوس کے تین اڑ کے تھے۔ حام ، سام ، یافث ، حام کی اولاد میں ہندوسندھ، حبشہ سے کے لوگ ہیں۔ اور سام کی اولاد میں افراد میں یا جوج سے اجرح ، بڑک ، معلا ب ہیں۔ (بستان ابواللیث)

منوال: حضرت أوح كالشي من درخت كي تحلي اس كو كتف سال بعد كانا ميا اورطوفان نوح كس عليس آيا؟ عليس آيا؟

جواب: جربن آئی توری سے منقول ہے کہ یہ تی درخت ساج (مسال کے درخت) یا درخت منوبر (چر کے درخت) یا درخت موسال بعد منوبر (چر کے درخت موسال بعد کا تا گیا تھا دوسرا تول ہے کہ یہ درخت جالیس سال بعد کا تا گیا تھا دوسرا تول ہے کہ یہ درخت جالیس سال بعد کا تا گیا تھا اور طوفان نوش دوجگہ ایس آیا گیا تھا دوسرا تول ہے کہ یہ درخت جالیس سال بعد کا تا گیا تھا اور طوفان نوش دوجگہ ایس آیا گا سندھ گئی ہند۔ (البدایہ والنہایہ من 110 ج 110)

سوال: مفرت نوح العركبال ع؟

جبواب : ابن جریداورازرقی عبدالرحن بن سابط یااس کے علاوہ تا بعین سے مرسل نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ معفرت نوٹ کی قبریح قول کے مطابق مجد حرام میں ہے دوسراقول بیہ کہ شہر بنائ میں ہے دوسراقول بیہ کہ شہر بنائ میں ہے دوسراقول بیہ کہ شہر بنائ میں ہے۔ والنداعلم ۔ (البدابدوالنہابیس: 120 ج: 1) سوال : صفرت نوٹ کی کشتی میں پرندول اور چو یا دُل میں سے سب سے پہلے اور سب سے بعد میں کون کون سے جا نورواغل ہوئے؟

جواب: حفرت نوع کی ستی میں سب ہے پہلے پر ندوں میں ہے در و داخل ہوا اور چو یا وُں میں سے در و داخل ہوا اور چو یا وُں میں سے سب سے بعد میں گدھا داخل ہوا۔ (البدایہ خور دس: 111 ج: 1)

معوالى: حطرت أو في كانسب نامدكيا يع؟

جواب: علم الانساب کے ماہرین نے حضرت نوح گانسب تا مداس طرح بیان کیا ہے۔

نوح بن لا کم بن متوشا کے بن اختوخ یا ختوخ بن یارد بن مہلئیل بن قینان بن انوش بن شیخ بن آ دم ۔اگر چرمور ضین اور تو رات (سنر کو بن) نے ای کوجی مانا ہے لیکن ہم کواس کی محت می کن آ دم ۔اگر چرمور ضین اور تو رات (سنر کو بن) نے ای کوجی مانا ہے کی مقرب آ دم اور تو رق کے درمیان ان بیان کیک اور تر دو ہے ، بلکہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت آ دم اور تو رات کے مختلف تو سلے ہیں ، ای وجہ ہے اس مسئلہ میں تو رات کے مختلف تو س میں کو گئی اختلاف واختشاریا یا جا تا ہے ۔

سوال:قرآن کریم نے مفرت نوخ کے داند کا ایمالی و نسیلی ذکر کتنی جگہ کیا ہے؟ سیا جبواب:قرآن کریم کی 28 سورتوں میں اختصار اور تفصیل کے ساتھ حفرت نوخ کا اسم مبارک اور تذکرہ 41 مجگہ ملتا ہے۔

ا مدوال: حضرت توت كواول الرسل كيول كما جاتا ؟

جواب: اس لئے کہ حضرت آدم کے بعد حضرت نوٹے پہلے ہی ہیں جن کور سالت سے سر فراز کیا سمیا۔ رسول ایسے نی کو کہا جاتا ہے جن کوستعل کتاب الٰہی یا جدید شریعت دی جاتی ہے ایسے نفوی قد سیر کی جملہ تعداد 313 بیان کی جاتی ہے۔

ر اور نی الی شخصیت کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی اور کلام کے لئے منتب کیا ہو۔ ایسے نفوی قد سیدا ہے بیشر ورسول کی تعلیمات کے ملّغ ہوتے ہیں اُن پر نہ کوئی مشغل ہو ۔ ایسے نفوی قد سیدا ہے اور نہ کتاب ۔ ایسے نفوی کی تعدادا کی لا کھ (100000) سے زائم میان کی گئے ہے۔ میان کی گئے ہے۔

میج مسلم باب شفاعت می حضرت ابو ہریرہ سے ایک طویل روایت میں بیصراحت آئی ہے۔ بٹانو نے آنت آول الومسل اِلَی الْاَرُضِ ۔ (الحدیث)ائے وی اِتم زمین پر پہلے رسول ہو (جنہیں مستقل شریعت دی گئ)

مدوال: ساز معنوسوسال كي طويل مرت من كنظ افراد في ايمان قبول كيا؟

جواب: تاریخی روایات کے مطابق اس طویل مدت میں 80 سے بچیزا کدافراد نے ایمان تبول کیا۔ سوال: کیا طوفان اور تمام کر وارمنی پرآیا تھا یا کسی خاص خطہ پر؟

جواب: اس کے متعلق علماء تدیم وجد یدیش ہمیشہ سے دورائے رہی ہیں، علماء اسلام ہیں سے ایک ہماعت، علماء یہ ود و نصاری ، اور بعض ماہرین علوم فلکیات، طبقات الارض، اور تاریخ طبیعتیات کی پراے ہے کہ یہ طوفان تمام کر و ارضی پر نہیں آیا تھا بلکہ صرف ای خطہ میں محدود تھا جہاں لور گی و م آباد تھی اور یہ علاقہ مساحت کے اعتبار سے ایک لا کھ جالیس ہزار مرابح ہوتا ہے ان کے نزد یک طوفان نورج کے خاص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ طوفان عام تھا تو اس کے آثار کر و ارضی کے متناف کوشوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملنے جائیں سے مطالع کہ ایر ایمانہیں ہے، نیز اس زمانہ میں انسانی آبادی بہت ہی محدود تھی اور وہی خطہ تھا جہاں حضرت نورج اور ان کی تو م آباد تھی ، ابھی تھے اور ان کی تو م آباد تھی ، ابھی شہوا تھا جو کہ اس علاقہ میں آباد تھا، لہٰ ذاو وی عذاب سے زیادہ و ترج شہوا تھا جو کہ اس علاقہ میں آباد تھا، لہٰ ذاو وی عذاب سے زیادہ و ترج شہوا تھا جو کہ اس علاقہ میں آباد تھا، لہٰ ذاو وی عذاب میں پر طوفان کا یہ عذاب بھیجا گیا، باتی کر و زین کو اس سے کوئی علاقہ دیں تھا۔

اوربعض علاء اسلام اور ماہر من طبقات الارض اور علاء طبیعیّات کے زد یک میطوفان تمام کر اُرضی پر حاوی تھا اورایک میہ بی نہیں بلکہ ان کے خیال بی اس زجن پر متعدد الیے طوفان آئے جی ،ان ،ی جی سے ایک میہ بھی تھا اوروہ پہلی رائے کے تنگیم کرنے والوں کو" آ ٹار" سے متعلق سوال کا میہ جواب دیتے جی کے" برزی" یا عراق عرب کی اس سرز بین کے علاوہ بلند بہاڑوں پر بھی ایسے حیوانات کے ڈھا نے اور ہڈیاں بکٹرت پائی گئی ہیں جن کے متعلق ماہرین علم طبقات الارض کی میدرائے ہے کہ میہ حیوانات مائی ہی جی اور مرف پائی تی ہیں اور صرف پائی تی ہیں زعدہ رہ سکتے ہیں، پائی سے بہرائی کی میں زعدہ رہ سکتے ہیں، پائی سے باہرایک لو بھی ان کی زعدگی وشوار ہے ،اس لئے کر دارش کے مختلف بہاڑوں کی ان بلند چوٹیوں پران کا شوت اس کی زعدگی دشوار ہے ،اس لئے کردارش کے مختلف بہاڑوں کی ان بلند چوٹیوں پران کا شوت اس کی دلیل ہے کہ کسی زمانہ جس پائی کا ایک ہیت ناک طوفان آیا جس نے بہاڑوں کی ان چوٹیوں کو بھی اپنی غرقائی سے نہ چھوڑا۔

تعزت نوع علی الرام می کون کون کا معلوم ہوتا ہے کہ بیر طوفان عالمگیر تھا اس لئے کہ جب کون کی ہے۔ اور ج ہے کہ بیر طوفان عالمگیر تھا اس لئے کہ جب کون کی جون کون کی ہوتا ہے کہ بیر طوفان عالمگیر تھا اس لئے کہ جب کون کی جون کون پر بیوں کی آگا تی کے بعد عذا ب آیا نے عذا ب تجرات کر جانے ، شہرے باہر ہوجانے یا کسی خطر میں آجانے کا تھم دیا گیا ہے۔ جس کی وضادت قرآن تھیم میں موجود ہے۔

کین سیدنا نوٹ کوطوفان ہے بل جو تھم دیا گیا وہ ان تمام صورتوں ہے بالکل مختف ہے بندی حضرت نوٹ کواپنے ہی ملک جیں اپنی ہی توم کے اندرای خطر ارضی پرکشتی جی پناہ لینے کا ہمایت کی گئی۔اگر طوفان عالم کیر نہ ہوتا تو ریخصوص صورت اختیار کرنے کی کوئی قابل ذکر دربر مطوم منبیس ہوتی ؟ ورندز جن کے کی کمی خطہ جس بناہ لینے کی ہوایت ملتی یا دیگر انبیاء کی طرح اجرت کر جائے کا تھم دیا جاتا۔والٹدا علم۔

معلوم ہوا کہ طوفان عام تھا اور پورے خطدار منی کو محیط تھا تب ہی تو کشتی میں بناہ لینے ک ہدایت کی گئی۔

موال: حفرت نوح كود آدم ثاني "كون كما جاتا ي

جواب: ہمہ گیر ہلا کت خیزی کے بعدا زمر نوایک ٹی دنیا آباد ہوئی ،اس بنا و پر حضرت نوئی کو'' آدم ٹانی'' کہا جاتا ہے اور غالبًا اس اعتبار سے انھیں صدیث میں'' اُؤُلُ ارْسُلُ'' کہا گیا۔ وائڈ داعلم

موال: حضرت نوح كواتعه كانهم نتائج كيابي ؟

جواب: ﴿ بِرَائِكَ الْمَالِ الْمَالِ الْمَالِ الْمَالِ الْمَالِ الْمُلِي الْمَالِ الْمَالِ الْمَالِ الْمَالِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهُ

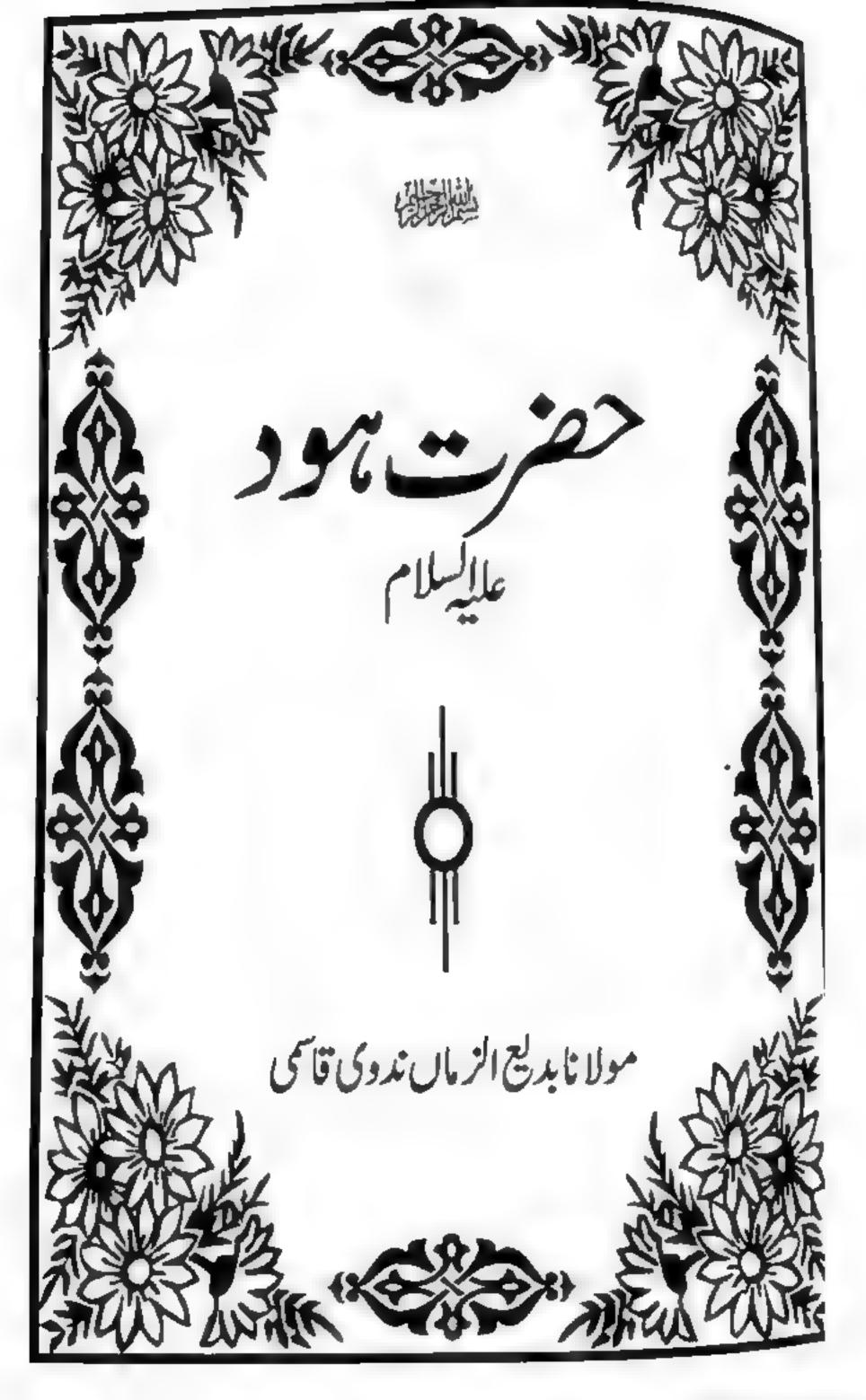
ے بی زیادہ کا گی ہا اوراس کا تمرہ و نجید الت و ضران اور جابی کے ملاوہ کو بیل ہے، انبان کے لئے جس طرح نیکی ضروری ہے، اور جس طرح کے لئے جس طرح نیکی ضروری ہے، اور جس طرح میں ہے گئے دی میں میں اور جس طرح میں ہیں ہے ہیں اور جس طرح میں اور جس طرح میں اور جس اور جس طرح میں اور جس میں اور دی ہے اور جس میں اور دی ہے۔ خود کو بچانا میں وردی ہے۔

ا خدائے تعالی پر کی احدواور مجروسہ کے ساتھ ظاہری اسہاب کا استعال تو کل کے متاثی نہیں ہے بیکنے کے متاثی نہیں ہے بیکنے کے متاثی نہیں ہے بیکنے کے متابی اللہ کے لئے مجمع فریق کا دہے، تب می تو طوفان تو ہے ہی ہے کے لئے میں اللہ کے لئے میں کا دہے، تب می تو طوفان تو ہے ہی ہے کے لئے مشتی تو ن مروری تغیری۔

انها مليم السلام سے وقير خدا اور محمدم مونے كے باوجود" به تقافعة بشر عد لفرال موعن ب مرووس برقام بنس رج بلك ك جانب الله ال وتنبيد كردى ما أل بادراس مناليا جاتا ہے، معرت آدم اور معرت نوع کے واقعات اس کے لئے شام عدل میں۔ نیز وہ عالم الغیب بى بى بوت جيما كماى والعمل فلا تستنلن خاليس لك به عِلْم "مدواتع ب-نے اگر چہ پاراش ملم کا فدائی قانون کا خات کے بر کوشر میں اینا کام کرد ہاہے، کین سے مردري من هي كم برجرم اور براطاعت كى مزاياجزااى عالم ص ل جائد ، كوكديدكا مّات، على كشت ذارب، اور ياداش كردارك لي معاداور عالم آخرت كوفعوس كيا كياب، تا بم علم اور فروران دو بد ملیوں کی سزاکسی نے کی نئے سے بیماں دنیا می مجی مفر در ملتی ہے۔ الم ابوصنيد فرماياكرت من كالم ادر متكرا في موت اللي المان قلم وكبرى محدد وكل سرا المرورياتا ب- اور ذلت ونامرادي كامندد يكتاب، چناني فداكے سے تغيرول سے الجينے والی قوموں اور تاریخ کی خالم ومغرور بستیوں کی عبرت تاک ہلاکت ویریادی کی واستانیں اس دائے کی بہتر ان رائے ہیں۔ معزت نوح عليه السلام

محبت کی د کا نیں

ایک بزرگ منے۔انہوں نے ایک مرتبه مولانا محمطی موتلیری رحمة الله علیه ہے پوچھا كەمولانا! تم نے مجمى عشق كى وكان دىكى ہے؟ جيسے دكانيں موتى ہيں م کریائے کی دکان ،لوہے کی دکان ، کپڑے کی دکان ایک اللہ تعالی کے عشق کی بھی د کان ہوتی ہے۔ تو انہوں نے پوچھا' کیاعشق کی دکان دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا' جی حضرت ! دو د کا نیس دیکھی ہیں۔ پوچھا کوئی؟ کہنے کیے ایک شاہ غلام علی وہلوی رحمة الله عليه كى، اور أيك شاه آفاق رحمة الله عليه كى _تو الله وا_لے جہال ہوتے ہیں وہ عشق کی دکان ہی ہوتی ہے۔ان کے پاس آؤ چند کیے گزارو کے تو عشق کی پڑیاں باندھ کے داپس جاؤ کے۔اللہ اکبر جس قلب کی آ ہوں نے دل چونک دینے لا کھوں اس قلب میں یا اللہ کیا آگ بھری ہوگی ان الله والول کے دلول میں اللہ کی محبت کی کیا ہی آگ جل رہی ہوتی ہے۔ (ازافادات: حفرت مولانا بيردُ والفقاراح نقشبندي دامت بركاتهم المول مديث منهم





(١٧) حضرت بهودعليه السلام

m / 125

موال : حضرت ہود کاسلسلہ نسب کیا ہے؟

واب :حضرت نورج کے ایک صاحبزادے سام کی اولاد میں ساتویں پشت پر حضرت ہوڈ کا تذکر وہائے۔ نسب نامہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

مود بن عبدالله بن رياح بن خلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن أوح عليه السلام -

سوال: حضرت بودكا حليه مبارك كيا ي

جسواب: حضرت مودنهایت بمرخ وسفیدرنگ والے وجید، دراز قد، نهایت متین و شجیده اور پروتار شخصیت رکھتے تھے۔ ریش مبارک دراز اور خوبصورت تھی۔

سوال: حضرت مودكي كل عركتني مونى؟

جواب: حضرت ہود کی کل عمر 464 سال ہوئی۔ (تاریخ دمشق ص: 27 ج: 1)

سوال : سب ہے پہلے بنوں کی عبادت کس قوم نے کی اس قوم کی طرف کس کو تی بنا کر بھیجا کمیا
تمااوران کے بت کتنے اورکون کو نے تھے؟

جسواب: سب ہے پہلے بنون اور پھروں کی عبادت ہوم عادنے کی ال کے تین بت سے را) صدا(2) صمودا(3) حرا۔ یہ ہوم مان تینوں کو پوجی تھی اللہ نے ال کی طرف حضرت ہود کوئی بنا کر بھیجا تھا گرانہوں نے اللہ کے ٹی کی کوئی بات نہی آخر کا رعذاب خداوندی نے ال کوئی بات نہی آخر کا رعذاب خداوندی نے ال کوئی بات نہی آخر کا رعذاب خداوندی نے ال کوئی بات نہی آخر کا رعذاب خداوندی نے ال کوئی بات نہی آخر کا رعذاب خداوندی نے ال

سوال: قرآن كريم من حضرت مود كاسم كراى كتى جكداً يا ؟

جواب:قرآن كريم من حضرت بهودً كااسم كراى سات جكدآيا ہے۔

سوال: قوم عاد پر کونساعذاب آیا؟

جسواب عادى انتهائى بغادت وسركتى اورائ خلص وخير خواه بادى ورجبرى مسلسل مخالفت وعناد

نے'' قانون جزاء'' کو قریب تر کردیا۔ نقطۂ آغاز کے طور پر پہلے ختک سالی کی شکل میں عذاب آ جواُن سے نعمتوں کے چمین لئے جانے کا یاعث ہوا۔

بیعذاب چونکہ کوئی نیا نہ تھا تو م نے اس کو '' حواد شرز مانہ'' خیال کیا۔ حضرت ہور نے بمر بھی خیرخواہ بی جاری کوئی نیا نہ تھا تا کہ میہ تہماری کھمل ہلاکت وہربادی کا تقطر کا عاز ہے۔ اب بھی از جرائی اس جا کہ جھا یا کہ میہ تہماری کھمل ہلاکت وہربادی کا تقطر کا عاز ہوا۔ تب وہ کا جا کہ جھا اثر نہ ہوا۔ تب وہ عالم کی تاریخ جس شاید ہی آیا ہو۔ اس عذاب کی نوعیت نہایت ولدوز ہے ،ایک عذاب آیا جو عالم کی تاریخ جس شاید ہی آیا ہو۔ اس عذاب کی نوعیت نہایت ولدوز ہے ،ایک طوفانی ہوائی جس کے لئے قر آن تھیم نے ''دری صرص'' کالفظ استعمال کیا ہے اس کے معنی ایک معنی ایک ہوا کے جس جس کے چلئے سے خت شور ہر یا ہو۔ بیشورخود ہواکی آواز سے بیدا ہوتا تھا یا مجم اطراف وا کناف کی چیزوں سے گرانے پر بیدا ہوتا ہو۔ بہر حال بیلفظ نہایت شدو تیز ہوا کے استعمال کیا جا تا ہے۔

سے طوفانی ہوا مسلسل سات رات آٹھ دن چلتی رہی ، ہوا کا ہر ایک جھٹکا بچھلے جھٹکے ۔
شدید تھا۔ جس نے سارے شہر کو نہ دبالا کر کے رکھ دیا ۔ قوی بیکل قد وقامت والی قوم جوائی جسمانی طاقت کے گھمنڈ میں بدمست ہو چک تھی اِس طرح بے حس وحرکت چوطرف بھری پڑی کھئی جس طرح آندھی وطوفان کے بعد تناو در خت اکھڑ کر گر پڑتے ہیں ۔ خوبصورت ہرا ہجرا شہر وہران و کھنڈ ربن کررہ گیا۔ اُن کے قلعہ نما مکانات جو پہاڑ وں کوتر اش تر اش کر بنائے گئے تھے ۔ ربیت کے تو دے بن گئے۔ اُن کی زندگی آنے والی نسلوں کے لئے عبرت بنادی گئی۔ ربیت کے تو دے بن گئے۔ اُن کی زندگی آنے والی نسلوں کے لئے عبرت بنادی گئی۔ ہرا ہا ہری گر د جانے کے بعد بھی آئی اُن کے تباہ شدہ آٹا رنیوں کی تعلیمات سے دوگر دائی کے عبرت در کر دائی کے بعد بھی آئی اُن کے تباہ شدہ آٹا رنیوں کی تعلیمات سے دوگر دائی کے عبر قبر دار کر دبی ہیں۔

یہ ہے عاداُولی کی وہ داستان عبرت جواہے اندر پھیم بھیرت کے لئے بیٹار پندونسائے رکھتی ہے اور اللہ اعلیٰ وبرتر کے احکام کی تعمیل اور نبیون کی اطاعت سے گریز کے عواقب ونتائی سے خبردار کرتی ہے۔ قوم عادیر" رہے صرصر"یا" رہے عقیم" کا عذاب قرآن کریم میں اس طرح ****

جسواب بمشہور ہیہ کہ بین خاب بدھ (چہارشنبہ) کے دن آیا تھا اس لئے قدیم زیانے ہے اوگوں میں بین خالف محقید کے لوگوں میں بین خالف محقید کے تائم ہوتے چلے گئے کہ اس دن کو کی اچھا کا مہیں کرنا چاہیئے ۔ بدھ کے دن سفر کرنا عمو آنا مبارک ہے کو کی بڑالین دین اس دن شہونا چاہیئے ، بدھ کے دن ناخن شکا شاچاہیئے ، مریض کی هیا دہ نہ کرنا چاہیئے ، اور بدکر مرض جذام اور برص ای روزشر دع ہوتے ہیں وغیرہ و فیرہ و کے دن کی ان تو ہی ہیں وغیرہ و فیرہ ۔

ان تو ہمات کے جیجھے چند ضعیف احادیث بھی نقل ہوتی چلی آرہی ہیں جس سے بدھ کے دن کی خوست کا عقیدہ عوام الناس میں رائح ہوگیا۔

علم حدیث کے حققین نے ایسی تمام روایات کونہایت ضعیف جہل ، موضوع (جموٹی)
تراردیا ہے ،کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں جوشیح کہی جاسکے ۔ایام المحد ثین حافظ سخاوی کہتے
ہیں کہ جننے طریقوں ہے بھی بیروایات منقول ہیں سب فیرمتند ہیں ۔ بہی بات علامہ
ائن رجب خبی ، علامہ ابن جوزی اورعلامہ آلوی ہے منقول ہیں ۔ مقق مناوی ہے یہاں تک لکھ
دیا ہے کہ بدھ کے دن کومنوں مجھ کرچھوڑ دیتا اور نجومیوں جیسے اعتقادات اس باب میں رکھنا حرام
اور سخت حرام ہے ۔لہذا بدھ کی نوست کاعقیدہ بے بنیاد بات ہے۔

ال ساری تفصیل سے قطع نظر بالفرض بدھ کے دن کو منوس بی قرار دیا جائے تو سارے مفتی کے دن کو منوس بی قرار دیا جائے تو سارے مفتے کے دن مجی منحوں قرار با کی گے۔ کیونکہ دوسری آیت میں آیام نجستات آیا ہے۔ لیعنی یہ عفران منازل سارا ہفتہ منحوں قرار بایا، بلکہ ایک دن اُس پر مفران والے دن اُس پر

مزيداضافد كے ساتھ - پھرآخركونسادن غير منحوس جوگا-؟

اس کے مرادِ قرآنی ہرگز ہرگز بہیں ہے کہ وہ دن اصلاً منحوں تھے۔حقیقت میہ کہ یہ آئی مرادِ قرآنی ہرگز ہرگز اپنیں ہے کہ وہ دن اصلاً منحوں تھے۔حقیقت میہ کہ یہ آئے دن منحوں جو قوم عاد پرمسلط رہے اس قوم کے لئے بیوجہ عذا بمنحوں تھے نہ کہ اپنی ذات میں منحوں تھے۔

سوال: قوم عادے بلاک شده افرادی تعداد کیاتھی؟

جواب : قوم عاد کے ہلاک شدہ افراد کی تعداد رُوح المعانی کے مقسر نے 4000 ہزار کھی ہے۔ کین بنوسالم کی قدیم تاریخ سے پیتہ چانا ہے کہ ریتعداداس سے کہیں زیادہ تھی۔واللہ اعلم۔

سوال: توم عادكانها تدكيا ي

جواب : عاد کا زمانہ تقریباً دو ہزار تیل حضرت سے علیہ السلام مانا جاتا ہے، اور قرآن کریم میں عاد کو 'میں عاد کو ''مین بعید قوم نور سے ''کہ کر تو م لوح کے خلفاء میں سے شار کیا ہے، اس سے بھی یہی ثابت اونا ہے کہ شام کی دوبارہ آبادی کے بعد امم سامیہ کی ترتی عاد ہیں سے شروع ہوتی ہے۔

سوال: توم عاد كامسكن كيال ب

جواب: عادی کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے، یہ حضر موت کے ثمال میں اس طرح داقع ہے کہ اس کے شرق میں ممان ہے اور ثمال میں رائع الخالی، مگر آج یہاں رہت کے ٹیلوں کے سوائج کو نہیں ہے، اور بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کی آبادی عرب کے سب ہے بہترین حصہ حضر موت اور یمن میں خارج فارس کے سواحل ہے حدود عراق تک وسیع تھی اور یمن ان کا دار الحکومت تھا۔
مدوال: حضرت ہولاگی و فات کب اور کہاں ہوئی ؟

جسواب : اہل عرب حضرت ہوڈی وفات اوران کی قبر مبارک کے متعلق مختلف دعوے کرتے ہیں، مثلاً اہل حضر موت کا دعویٰ ہے کہ عاد کی ہلاکت کے بعد وہ حضر موت کے شہروں ہیں ہجرت کرآئے تھے، وہیں ان کی وفات ہوئی اور وادی بر ہوت کے قریب حضر موت کے مشرقی صد میں شہرتر بی سے قریباً دوم طے پر دفن ہوئے۔ اور حضر تعلق سے ایک اثر منقول ہے کہ ان کی قبر

معرموت میں کتیب احمر (سرخ ٹیلہ) پر ہے اور ان کے سرہانے جھاؤ کا درخت کھڑا ہے۔ اور اہل قاسطین کا دعویٰ ہے کہ وہ قلسطین میں دنن ہیں، اور انہوں نے وہاں ان کی قبر بھی بنار تھی ہے اور اس کا سالا نہ عرس بھی کرتے ہیں۔ (تصف الانبیاء میں: ۱۸)

مگران تمام روایات میں سے حضر موت کی روایت سی اور معقول معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ عاد
کی بستیال حضر موت ہی کے قریب تھیں ، لہٰذا قرینہ یہی جاہتا ہے کہ ان کی تباہی کے بعد قریب
می آباد یوں میں حضرت ہوڈ نے قیام فر مایا ہوگا اور وہیں پیغام اجل کو لبیک کہا اور وہ یہی حضر
موت کا مقام ہے۔

عظمت صحابه

جانتا چاہئے کہ درسول الندسلی الندعلیہ وسلم کے تمام محابہ کرام واجب التعظیم ہیں اور جم کوچاہئے کہ ان مب کوئزت وعظمت کے ساتھ یاد کریں فیطیب حضرت آئی ہے دوایت ہے کہ دسول الندسلی الندعلیہ وسلم نے ارشاد فر بایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں سے جھے جنا اور پھر میرے لئے اسحاب منتخب کے اور الن میں سے میرے دشتہ واروں اور مددگا دول کا استخاب کیا تی جس نے الن کے بارے میں میرے تن کی رعایت کی اس کی الند تعالیٰ رعایت کرے گا اور جس نے الن کے بارے میں میراول و کھایا اللہ اس کوایڈ ایج چائے گا۔

کی اللہ تعالیٰ رعایت کرے گا اور جس نے الن کے بارے میں میراول و کھایا اللہ اس کوایڈ ایج چائے گا۔

(حصرت میروالف ٹائی رحمہ اللہ علیہ و فتر اول کم ذب تبر المثال)

نظام تعليم كى بنياد

آج کا حال ہے کہ جتنا پڑھ الکھاائسان ہے اتنائی وہ ڈرنے کے قابل ہے۔

آج پوری دنیا بیں پڑھے لکھے بھیڑ یوں کاراج ہے ایسے بھیڑ یوں کا جود دمرے کے جسمول سے

کیڑے اتنار لیتے ہیں تاکہ اپنی دیوار کو بہتا کیں جو دومرے کے بچوں اور جیموں کے بچوں کی آگے ہے

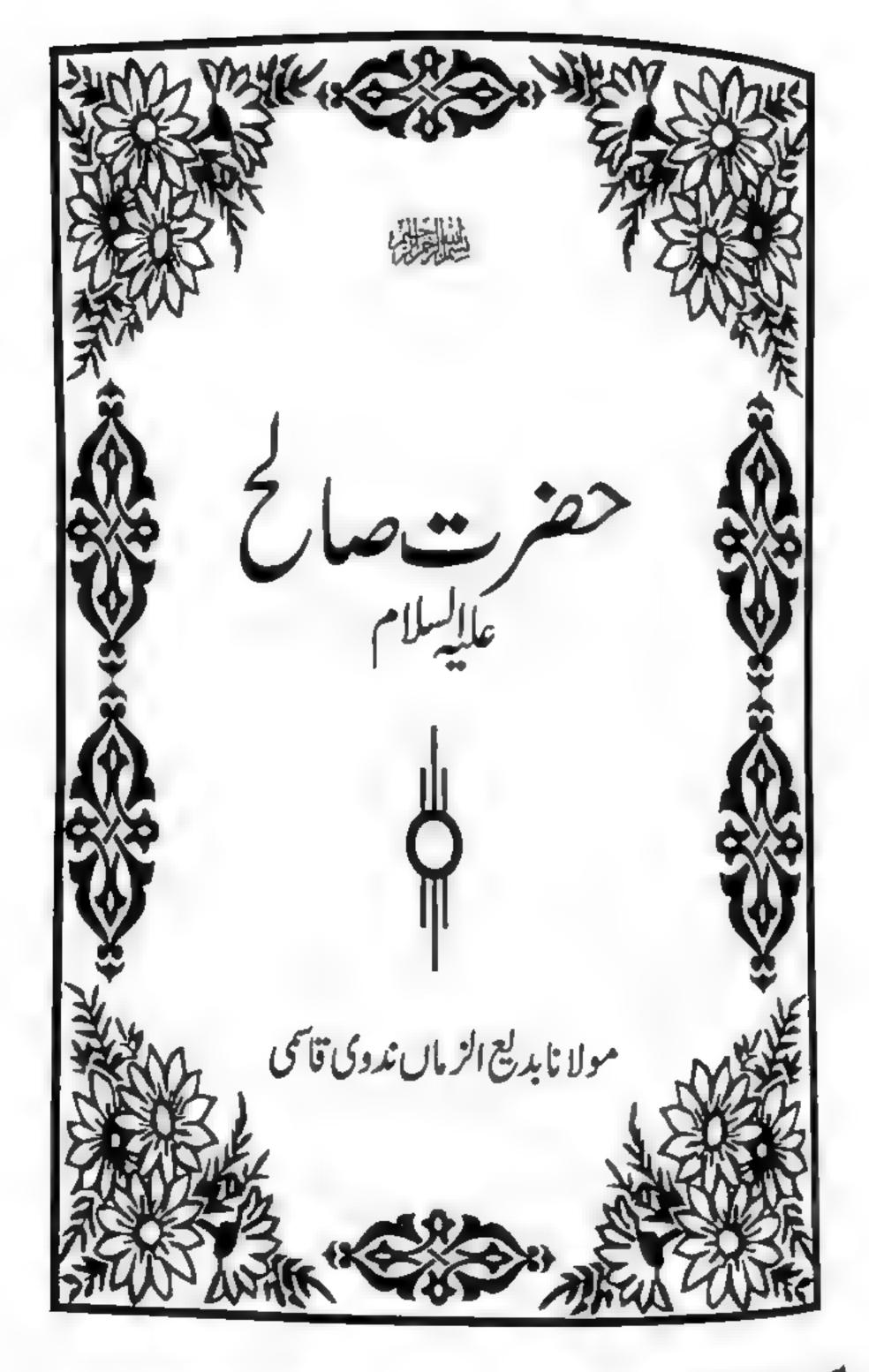
کھانا اسلے جھیں لیتے ہیں کہان کے کوں کا بید بھر سکے بعدیا تی ،خود فرضی مطلب پری نفس پری برآج

کھانا اسلے جھیں لیتے ہیں کہان کے کوں کا بید بھر سکے بعدیا تی ،خود فرضی مطلب پری نفس پری برآج

محبت كاسودا كتناحيا ہے....؟

اب ان دکانوں ہے ہمیں کتنا مودالینا چاہئے؟ لین کتنی محبت یا کتی عشق چاہئے؟ این کتاب کا تو محتے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدی تھانوی رحمۃ اللہ عشی ہے۔ اس بات کو بجھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کی مغیرت! بیقصوف وسلوک کا مقصود کیا ہے؟ تو فر مایا کہ رگ دگ اور دیشے سے گنا ہوں کا کھوٹ نکل جائے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی اتن محبت مل جائے کہ ہمارے دگ دگ اور دیشے دیشے سے گنا ہوں کا کھوٹ نکل جائے۔ جب اتن اللہ کی محبت ہمیں نصیب ہوجائے تو پھر عبادت کرنی آسان ہوجائے گی۔ خود بخود آئے کھاتی ہے دات کو ۔ پھر نماز میں ہمی مزہ آتا ہے، تلادت ہمیں نمی مزہ آتا ہے، تلادت میں بھی مزہ آتا ہے۔ تبجد میں بھی آگھ ہے۔ کھاتی ہے۔ ایشد کی یاد میں اللہ کا بندہ جا گنا ہے۔ تبجد میں بھی آگھ ہے۔

جھ کو اپنا ہوش نہ دینا کا ہوش ہے جھے کو اپنا ہوش نہ دینا کا ہوش ہے جیٹا ہول ہوں ہو کے مست تہارے خیال ہیں تاروں سے پوچھ لومری رودا دِزیرگ تاروں سے پوچھ لومری رودا دِزیرگ را توں کو جا گما ہوں تہارے خیال ہیں را توں کو جا گما ہوں تہارے خیال ہیں (ازاقادات: حضرت مولاتا پیردُ والفقارا ترخشہندی دامت برکا تھے انمول حدیث میں دور)



ھماریے معاملات صحیح ھو جائیں گے.....

میں صرف اس بات کوآپ نے ذکر کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے اعمال میں ،

اپنے معاملات میں اللہ اور اس کے رسول بھیائے کے احکام کوسانے رکھنا

پاہئے ، اور اس کے لئے آخرت کی پکڑا ور حساب کتاب کوسانے رکھنا

پاہئے ، اگر ہم اس بات پر قابو پالیس کہ آخرت پر غور کرتے رہیں ، آخرت کی

جزاومز اکے متعلق سوچے رہیں اور اپنے اعمال میں اور اپنے معاملات میں

اس کا خیال رکھیں تو ہم بجھتے ہیں کہ ہمارے معاملات میں ہوگی ، اور ہم ہماری زندگی اللہ اور اس کے رسول تالیہ کے حکموں کے مطابق ہوگی ، اور ہم اس کا فائد و اور اس کا لطف آخرت میں حاصل کریں گے۔

اس کا فائد و اور اس کا لطف آخرت میں حاصل کریں گے۔

(مفکر ملت حفرت مولا تا سیر محمد را الع حنی ندوی دامت بر کالمهم کی تقریرے ایک افتیاس جوانبول نے ۲۲ رجون ۲۰۰۴ یوکو محکور (بنگلور) محکور (بنگلور) میں کی تھی۔)

(۵) حضرت صالح عليه السلام

سوال: حضرت صالح کی اوشمی کوقوم نے کس دان قل کیا اوران پرکون کون ساعذاب آیا؟

مواب : قوم شمود (صالح کی قوم) نے اس اوشمی کومنگل کے دان قل کیا ، بار کے دان سے ان پر عذاب شروع ہوااس طرح کہ پہلے دان ان کے چبر نے زرد ہو گئے دومر بے دان مرخ ہو گئے اور تیسر بے دان سیاہ ہو گئے ہوئے اور تیسر بے دان سیاہ ہو گئے ہوئے والیا گئی جس سے دہ ہلاک ہو گئے۔

موالی: حارت صالح کی اوشمی کوقل کرنے والے کا نام کیا تھا؟

موالی: حضرت صالح کی اوشمی کوقل کرنے والے کا نام کیا تھا؟

موالی: اس کا نام قد اربن سالف تھا۔ (روح المعانی می :88 ج : 27)

موالی: حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم جس کئے دان تبلیخ فر مائی اور کل عمرشریف کئی ہوئی مولئی درسے کھی ہوئی میں کئے دان تبلیخ فر مائی اور کل عمرشریف کئی ہوئی

اوروفات کہاں پائی؟

جسواب: حضرت وہب کہتے ہیں کہ حضرت صالح اپنی قوم میں جالیس سال رہے دوسراقول میہ
ہے کہ آپ پٹی قوم میں ہیں سال تک متیم رہ کراٹھاون (58) سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی
تیسرا قول میہ ہے کہ آپ 280 سال زعمرہ سے۔

(الانقان م: 344، ماهيه جلالين م: 314، الكال في الناريخ م: 92)

سوال: حضرت صالع کی توم کا کونساخت عذاب سے محفوظ رہا؟ جسواب: حضرت صالح کی توم کا ایک شخص ابورُ عال تا می جوحرم شریف (مکہ) گیا ہوا تھا پیض عذاب سے محفوظ رہا لیکن جب وہ حدود درح سے باہر آیا نورا اُسی عذاب کا شکار ہو گیا۔ عذاب سے محفوظ رہا لیکن جب وہ حدود درح مے باہر آیا نورا اُسی عذاب کا شکار ہو گیا۔ (الکامل فی الثاریخ می: 93۔ تاریخ این کیٹرین: 1 می: 138)

سوال: قرآن كريم من حضرت صالح كانام كنني جكداً يا يع؟ جواب: قرآن كريم من حضرت صالح كانام آئو (8) جكداً يا ي- م

سوال: قرآن کریم کی کتنی سورتوں میں قوم شود کا ذکر آیا ہے؟
جواب: قرآن کریم کی دی (10) سورتوں میں قوم شود کا ذکر آیا ہے۔
سوال: حضرت صالح اور شمود کا نسب نامہ کیا ہے؟

جواب: علماء انساب توم ممود کے بغیر حضرت صالح کے نسب نامہ میں مختلف نظر آتے ہیں۔ مشہور حافظ حدیث امام بغوی نے آپ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: ۔ معالح بن عبید بن آسف بن ماضح بن عبید بن آسف بن ماضح بن عبید بن حاور بن محمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح علیه السلام۔

اور وہب بن منبہ ہمشہور تا بھی اس طرح نقل کرتے ہیں ۔ صالح بن عبید بن جابر بن شود۔

اگر چہ بغویؒ زماند کے اعتبارے وہب ہے بہت بعد جس ہیں اور وہب تورات کے بوے عالم بھی ہیں تاہم حضرت صالح ہے شود تک نسب کی جو گڑیاں بغویؒ نے جوڑی ہیں علامانساب کے نزدیک وہی تاریخی حیثیت ہے رائے اور قرین صواب ہیں۔ اس نسب نامدے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہا باتا ہے کہا ہما تا ہے کہا ہما تا ہے کہا ہما تا ہم کہا ہما تا ہم کہا وہ نامہ کا جداعلیٰ شمود ہے ، اور ای کی جانب یہ قبیلہ یا تو م منسوب ہے ۔ شمود سے حضرت نور ہے تک بھی دو تول جداعلیٰ شمود ہے ، اور ای کی جانب یہ قبیلہ یا تو م منسوب ہے ۔ شمود سے حضرت نور ہے تک بھی دو تول سے سیر سے دور بن عامر بن اوم بن سام بن اور ہے۔

میں ۔ اول بشمود ہم نامر بن اوم بن سام ۔ دوم بشمود بن عوص بن اوم بن سام بن اور ہے۔

میر محمود آلویؒ صاحب تفیر روح المعانی فرماتے ہیں کہ امام نقابیؒ دومرے قول کوران کے سیر کھتے ہیں۔ (روح المعانی ج: 9 میں: 142)

بہر حال ان دونوں روایتوں سے یہ با تفاق ٹابت ہوتا ہے کہ تو م ٹمور بھی سامی اقوام ہی کا یک شاخ ہے اور عالبًا بلکہ یقینا کہی وہ افراد تو م ہیں جو عاداول کی ہلاکت کے وقت حضرت ہود کے ساتھ نے گئے تھے اور بہی نسل عاد ٹانے کہلائی ، اور بلاشبہ یہ قوم بھی عرب باکدہ (ہلاک شدہ عرب نیسل کے ایسے قدیم نسب عربی نسل کی شخصیات ہیں اس لئے ایسے قدیم نسب ناموں ہیں اختلاف کا پایا جانا کچی تعجب خیز نہیں۔
معول ہیں اختلاف کا پایا جانا کچی تعجب خیز نہیں۔

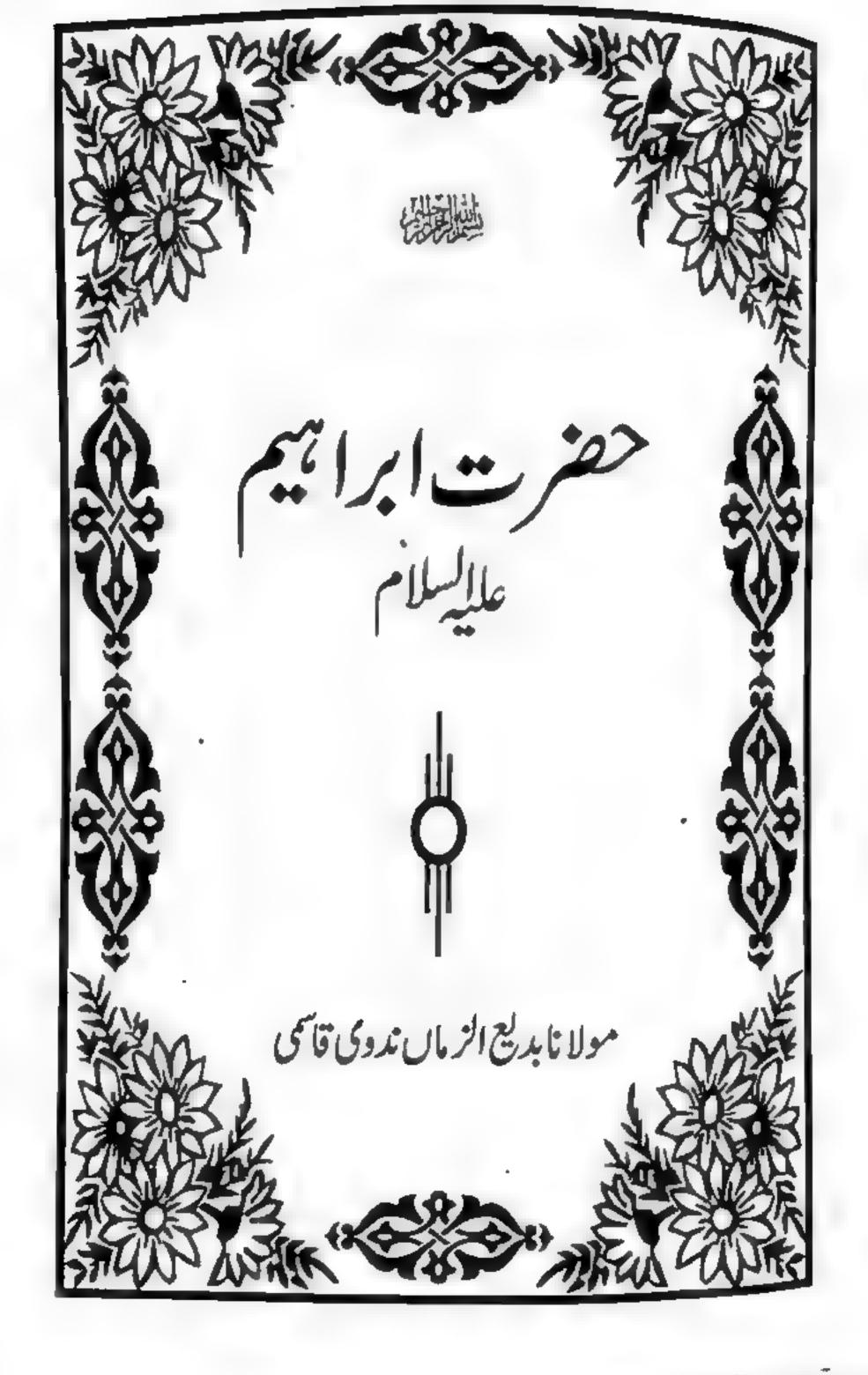
شمود کی بستیوں کے کھنڈرات اورآٹارآج تک موجود ہیں۔اوراس زمانہ ہیں بھی بعض معری الل تحقیق نے ان کواپی آنکھوں ہے دیکھا ہے۔ان کا بیان ہے کہ دہ ایک ایسے مکان ہیں دافل ہوئے جو''شاہی حویلی'' کہلاتی ہے۔اس ہیں متعدد کمرے ہیں اوراس حویلی کے ساتھ ایک بہت بڑا دوش ہے اور یہ پورامکان بہاڑکاٹ کر بنایا گیا ہے۔

عرب كامشهور مؤرخ مسعودي لكمتاب : وَرِمَهُ هُمَا بَاقِيَةٌ وَاثَارُهُمْ بَادِيَةٌ فِي طَرِيُقِ مَنْ وَرَدَ مِنَ الشَّامِ (ح: 3 ص: 139)

جو تعلی شام ہے جاز کو آتا ہے اس کی راہ میں ان کے شے نشان اور بوسیدہ کھنڈ رات پڑتے ہیں،
حجر کا یہ مقام جو جمر شمود کہلاتا ہے شہر مدین سے جنوب مشرق میں اس طرح واقع ہے کو نتیج عقبر اس
کے سامنے پڑتی ہے اور جس طرح عا دکوعاد ارم کہا گیا ہے (حتی کے قرآن کریم نے توارم کوان کی
مستقل صفت ہی بنا دیا ہے) ای طرح ان کی ہلاکت کے بعد ان کو شمود ارم یا عاد ثانیہ کہا جاتا ہے
مسوالی: قوم شمود کو ' عاد ثانیہ' کیوں کہا جاتا ہے ؟

جسواب: جس طرح قوم عاد كترن كى نمايال ترين خصوصيت ريمى كدوه او نجاد نجستونوں والى عمار تيس بنات تنے يا كہ طرح قوم شمود كترن كى سب سے زياده نمايال خصوصيت جى كى ماء پروه "عاد ثانية" كے نام سے موسوم ہوئى يقى كدوه بہاڑوں كو تراش تراش كران كا عدر عمارتي بناء پروه "عاد ثانية تنے يہ چنانچ سورة فجر ش جس طرح عاد كو ذات العماد (ستونوں والے) كالتب ديا تھي ہو تا تھي ديا تھي سورة فجر ش جس طرح عاد كو ذات العماد (ستونوں والے) كالتب ديا تھي ہو تا تھي ہو تا تھي تھي ہو تا كيا ہے۔ اللہ في تنا بنا الله منحر بالواد دو عاد كيا تھيا ہے۔ اللہ في تنا بنا تراشي بنا تا تي ہوں ۔ اللہ في تا تيل تراشي بنا ۔ وہ حضوں نے دادى من چنانيس تراشي بن ۔

اس کے علاوہ قرآن کریم نے یہ جی بتایا ہے کہ وہ اپنے ہاں میدائی علاقوں میں جی بڑے بڑے قصر تغیر کرتے تھے۔ 'نتیج لڈوئ مِن سُهُو لِلِهَا فَصُور اُ۔' (سورہ اعراف۔74)
اوران تغیرات کی غرض وغایت کیا تھی؟ قرآن کریم اس پر لفظ فرِ هِیْنَ ہے روشی ڈالنا ہے۔ بینی اوران تغیرات کی غرض وغایت کیا تھی ؟ قرآن کریم اس پر لفظ فرِ هِیْنَ ہے روشی ڈالنا ہے۔ بینی میرسب پچھا پی برائی اپنی دولت وقوت اور اپنے کمالات فن کی نمائش کے لئے تھا۔ کوئی تھی مضرورت ان کے لئے تھا۔ کوئی تھی مواثر ہے میں غریب لوگ مَر چھیانے کے لئے بھی کوئی ڈھنگ کی جانبیں پاتے دوسری طرف معاشرے میں غریب لوگ مَر چھیانے کے لئے بھی کوئی ڈھنگ کی جگر نہیں پاتے دوسری طرف مواثر اور ایلی شرورت نے اور ایلی شرورت نمائن کی جگر نہیں پاتے دوسری طرف امراء اور ایلی شرورت نے لئے جی میں وہا فرورت نے زیادہ کی بنا چکتے ہیں تو بلا ضرورت نمائن کی دی تھیر کرنے گئے ہیں۔ با قالم وَانَّا اللّٰہِ وَانْ اللّٰہِ وَانِّا اللّٰہِ وَانَّا اللّٰہِ وَانْ اللّٰہِ وَانَّا الْکُورُ اللّٰہُ وَانَّا اللّٰہِ وَانَّا اللّٰہِ وَانَّا اللّٰہِ وَ



یہ مدرسے هماریے دینی یاور هاؤس هیں....

مارے لئے غلے کا دکا نیس ماری ضرورت ہیں، ہماری زیم کی کی ضرورت کے سامان ہیں، بیمدرے ہمارے دین کا رفائے ہیں، بیمدے ہمارے دین پاور ہاؤس ہیں، ان مدرسوں ہے ہم کووہ بحل ہلتی ہے، جو ہماری زیم کی کوروش کرتی ہے، دیندار بناتی ہے، الشرتعالی کی رضا کے مطابق چلاتی ہے، ہم کوروشن ہلتی ہے ال مدرسوں ہے، بیمدرے اسلامی پاور ہاؤس ہیں، ہمارے دین کے کا رفائے ہیں مدرسوں ہے، بیمدرے اسلامی پاور ہاؤس ہیں، ہمارے دین کے کا رفائے ہیں

انسان جواللہ کے حکموں پر چلنے والے ہیں، جوانسانیت کو برقر ارر کھنے والے ہیں، جودنیا کوانسانیت کاسبق دینے والے ہیں۔

(مفکر ملت حفرت مولانا سید محدرالع حنی ندوی دامت برکاتهم کی تقریرے ایک اقتباس جوانبول نے ایس می جامعیا سلامی مظفر بور،
تقریرے ایک اقتباس جوانبول نے ایس جامعیا سلامی مظفر بور،
قلندر بور، اعظم کردہ میں حضرت کے الحدیث مولانا محدز کریا صاحب
سیمینارے موقع برکی تھی۔)

(٢) حضرت ابراجيم علية السلام

سوال: معرت ابرائيم كاسلساء نسبكيا ؟؟

جواب : تورات میں حضرت ابراہیم کا نسب نامہاں طرح ندکور ہے: ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن سروج بن رعو بن قالح بن عابر بن شالح بن ارفکشاؤ بن سام بن توح علیہ السلام ۔ می تصریح تورات کے علادہ کتب تاریخ کے بھی مطابق ہے۔

سوال: حضرت ابراجيم كوالدكانام كياتما؟

جسواب: قرآن کریم نے حضرت ابرائیم کے والد کانام آزر بتایا ہے اور تاریخی کتب میں تارخ کھا گیا ہے۔ الل علم نے اس کا یہ جواب ویا ہے کہ دونوں تام ایک بی فض کے ہیں۔ تارخ اکی سر نام ہے اور آزرومنی تام۔

آزرعرانی زبان می نحب منم کوکہا جاتا ہے۔ چونکہ تارخ میں بت تراثی اور بت پری دونوں دمف موجود ہے اس لئے اس کوآزر کہا گیا۔ قرآن مکیم نے اس کے ومفی نام بی کو بیان کیا ہے مشہور امام تغییر مجابد (التونی 103 ھ) نے لکھا ہے کہ آزرورامل اس بت کا نام تھا جس کا وہ پجاری رہا ہے ۔ اس نبست ہے اس کا نام میں آزر پڑ گیا۔ قدیم زمانے میں بت پرست لوگ این بچوں کے نام بروک کا م پردکھدیا کرتے تھے۔ (ابن کیشر)

موال: حضرت ابراجيم كي دالده كانام كيا تها؟

جهواب احفرت ابراجيم كي والدوكانام "اميله" تقااور دومراتول بيه يك "يونايت كرينابن مرقي" تقار (البدايين: 1 من 140)

سوال : حفرت ابراہیم کی پیدائش حفرت آدم کے کتنے سال بعد ہوئی اور طوفان توح کے کتے اس بعد پیدا ہوئے؟

جسواب : حضرت ابراجيم صزت آدم كي تين بزارتين سينتيس (3337) سال بعديدا

ہوئے اور طوفان نوح کے 1263 سال بعداور دوسرا قول سے ہے کہ 1079 سال بعد پیدا ہوئے۔(تاریخ الامم والملوک ج: 1 ص: 146)

سوال: حفزت ابراہیم نے حفزت سارہ علیماانسلام سے کتنی عمر میں شادی کی اوروہ کس کی بیٹی تھیں؟

حواب : حفزت ابراہیم نے 37 سال کی عمر میں حفزت سارہ علیماالسلام سے شادی کی اوروہ

حران کے بادشاہ کی لڑکی تھیں (طبری ج: 1 می: 118 وج: 1 می: 171) اوردوسرا تول علامہ
سیلی نے لکھا ہے کہ حفزت سارہ ہاران بن ٹاخور کی بیٹی تھیں جو حضزت ابراہیم کے بچا تھے۔

سیلی نے لکھا ہے کہ حضرت سارہ ہاران بن ٹاخور کی بیٹی تھیں جو حضرت ابراہیم کے بچا تھے۔

(تاریخ ابن خلدون ج: 1 می: 1 می: 78)

سوال: حصرت إجريمس كي بي تصي

جواب :حضرت الجره بادشاه مصرر قیون کی بین تھیں۔(حاشیہ تاریخ ابن خلدون ج: 1 ص: 78) سوال: کیا حضرت ابراہیم کوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ابوالا نبیاء" (نبیوں کے باپ) کے نام سے یا دفر مایا ہے؟

جسواب : بان احضرت ابرائيم كونى كريم سنى الله عليه وسلم في ابوالا نبياء " (نبول كه باب اور باب) كمنام سے يا دفر مايا ہے قرآن كريم في محضرت ابرائيم كولمت اسلام كون المت اسلام كون المت ابرائيم كولمت اسلام كون المت ابرائيم كائت ہے ۔ محابہ اسلام كون المت ابرائيم كائت ہے ۔ محابہ في المت ملى الله عليه والى شاجى الله مناجى كائت كيا تھا۔ ما هذا و الكه مناجى كائر منسول الله عليه والى كيا چيز ہے؟ آب سلى الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في ارشاد فر مايا: ۔ است كه أبيا محمل الله عليه وسلم في الله و الله وسلم في الله و الله وسلم في الله وسلم في الله و الله و الله وسلم في الله و الله

مدوال: قرآن كريم من كنى جكه حضرت ابرائيم كا تذكره ملاعيد؟

سسا جواب:قرآن کریم کی 25 سورتوں میں 63 آیات کے من میں حضرت ابرا جیم کا تذکرہ ملاہ۔ سوال: تاریخ عالم میں وہ کوئی جی توم ہے جس کا سرکاری ند جب بت پرتی تھا؟ جواب: تاریخ عالم میں قوم ابرامیم شاید ہے جہالی قوم ہوگی جس کا سرکاری ند جب بت پرتی تھا ب سازی اور بت پرتی جس در ہے اس تو میں پائی جاتی تھی اس کی مثال بھی دشوار ہوگی۔

ال : کیا حضرت ابراجیم نے حضرت سارۃ (عراقیہ) اور حضرت ہا جرۃ (معربیہ) کے علاوہ

ایک اور بھی نکاح کیا تھا۔ان خاتون کا نام کیا تھا اور ان کیطن سے پیدا ہونے والی اولا د کی

تعدا دکیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم نے ان دونوں کے علاوہ ایک اور جی نکاح کیا تھا۔ ان خاتون کا نام تعلورہ تھا ان کیا تام تعلق کے تھا ان کیا تام جی کیا ہے گئے ہیں۔ انہی اولادیش سے مند مین یا میلی کوریہ ہیں۔ انہی اولادیش سے مند مین یا میلی کی آبادی شہر مدین کے نام سے بسائی اور یہ بعدیش اصحاب مدین کہلائے جن کا تذکرہ قرآن کریم شی موجود ہے ای طرح حضرت ابراہیم کے بوتے وُڈ ان کی نسل اصحاب اللا کی کے نام سے مشہور ہوئی۔ انہی دونوں توم کی جانب حضرت ابراہیم شعب مبعوث کئے گئے مقے مشہور مفرقرآن حضرت آبادہ کی ۔ کو تقدیم مشہور مفرقرآن حضرت آبادہ کی ہیں دائے ہے۔

موال: حضرت آسمیل اور حضرت آسمیل کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر کرتی تھی ؟

موال: حضرت آسمیل کی ولاوت کے وقت صفرت ابراہیم کی عمر آجھ سال تھی اور حضرت ابراہیم کی کی مورت کی کل عمر اختی کی ولادت کے وقت صفرت ابراہیم کی کل عمر اختی کی ولادت کے وقت ان کی عمر بورے 100 سال تھی اور حضرت ابراہیم کی کل عمر اختی کی ولادت کے وقت ان کی عمر بورے 100 سال تھی اور حضرت ابراہیم کی کل عمر 175 سال ہوئی۔ سمر،

مسوال: حضرت ابراجیم کوجس آگ بیس ڈالا کمیااس کے لئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی می تحین اور کتنے دنوں تک دہ کایا گیا تھا؟

جواب: ایک مهید تک لکزیاں جمع کی گئی تیں ، اور سات دن تک آگ کود ہکایا گیا تھا۔ (ماوی س:82) سوال: حضرت ابراميم آگ يس كنے دن تك رے؟

جواب: 7 دن ، بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہاہے۔ (صاوی سے آیا تھا؟

موال: حضرت ابراہیم کو آگ میں کیا لباس پہنا یا گیا کس نے پہنا یا اور کہال سے آیا تھا؟

جواب: ریشی قیمی جو حضرت جرئیل علیہ انسلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت کا لباس تھا۔

جواب: ریشی قیمی جو حضرت جرئیل علیہ انسلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت کا لباس تھا۔

(ماوی ص: 82.585)

سوال : حطرت ابرائیم کوآگ میں کی پیز میں بٹھا کرڈالا گیااور وہ آلے کس نے سکھایاتھا؟
جواب : حطرت ابرائیم کوآگ میں کو پیمی بٹھا کرڈالا گیااور بیمل شیطان نے سکھایاتھااس
نے کہ جب قوم نمرود نے ابرائیم کوایک مکان میں بند کردیااور پھرآگ میں ڈالنے کے لئے باہر
لائے کو جب قوم نمرود نے ابرائیم کوایک مکان میں بند کردیااور پھرآگ میں ڈالن جائے کیونکہ آگ کی
لائے توان کی بچھ میں یہ بات نہ آسکی کہ ابرائیم کو کس طرح آگ میں ڈالن جائے کیونکہ آگ کی
شدت کی وجہ ہے آگ کے قریب آنا دشوار تھا ای وقت شیطان آیا اوراس نے ان کو گو بیہ بنانا

سوال: اس مكان كي او نيجا كي اور چوژ الى كتنى تقى جس بيس آك جلا كرابرا ايم كوژ الا كيا؟ سرع جواب: او نيجا كي تميس باتھ اور چوژ الى بيس باتھ تقى _ (حاشيہ جلا لين س: 377) محمرا مسوال : حضرت ابرا ايم جس وقت آك بيس ژ الے گئے تو آپ نے آگ بيس داخل ہوتے وقت كيا و عابر همي تقى؟

جواب : حضرت ابرا أيم كوجس وقت آك من والأكياتو آپ في بدعا برطى حسبى الله وَنِعْمَ الله مَا الله مِن مَا الله مَ

سوال: حضرت ابراجیم کونارنم و دیس جلانے کامشورہ کس نے دیا تھااوراسکاانجام کیا ہوا؟

جسواب: حضرت ابراجیم کونارنم و دیس جلانے کامشورہ کس نے دیا تھااوراسکاانجام کیا ہوا؟

جسواب: اس شخص کانام ہیز ن تھا جس کا انجام ہیہوا کہ اللہ نے اس کوز بین ہیں دہنا دیا اور قیامت تک دہنستا ہی چلاجائے گا۔ (طبری ص: 170 ج: 1)

معلی ال جب معزت ابرائیم نارنمرود سے میں سالم بابرنگل آئے تو نمرود نے کتنے جانورون کے سالم بابرنگل آئے تھے؟

جواب: نمرود نے اللہ کے نام پر جار ہزارگائے قربان کی تھیں۔ حصرت ابراہیم نے نمرووے کہہ ریاتھا کہ تھے کو کفر کی حالت میں قربانی کرنے کا فائدہ نہ ہوگا۔ (طبری میں: 170 ج:1)

مدوال: معزت ابرائيم جب آگ سے نظرت او مرود نے آپ کو کیا ہم کیا تھا؟

جواب: جن ونت حضرت ابراميم آگ ہے جي سلامت بابرنگل آئے تو نمرود نے آپ کوايک

غلام بدكيا تعاجس كا تام ومثق تعار (تاريخ ومثق ص: 44 ح: 1)

سوال: دعرت ایرامیم نے "هذا ربی" کس ستاره کود کی کرکہا تھا؟

جواب: مشترى تاى ستاره كود كيدكركها تقا_ (حاشيه تّاريخ ابن خلدون اردوس: 70ج: 1)

موال: حفرت ابراميم كي زبان كوي في ؟

دواب : حفرت ابراہیم کی اصل زبان تو سریانی تھی محرجس وقت حضرت ابراہیم اپنے شہرے بہ اداد اُ ہجرت نکل کر چلے او ہر نمر ودکو جب اطلاع ملی تو اس نے اپنے جاسوس حضرت ابراہیم علیہ الملام کو پکڑنے نہیج دیے نمرود کے بیاقا صد حضرت ابراہیم کے پاس اس وقت پہنچ کہ آپ دریا کو پار کرد ہے تھے اب اگر ان کے ساتھ ما دری زبان (سریانی) میں گفتگو کرتے تو وہ پکڑ لیے خداوند تعالی نے آئی وقت حضرت ابراہیم کی زبان سریانی میں گفتگو کرتے تو وہ پکڑ لیے ضداوند تعالی نے آئی وقت حضرت ابراہیم کی زبان سریانی میں تبدیل کردی۔

(عمدة القارى شرح بخارى ص:52 ج:1)

سوال: دوکونے نی ہیں جنہوں نے دوہ بحر تیں کیں جب کہ تمام انبیاء نے مرف ایک ہجرت کی؟
جسواب: وہ حفرت ابراہیم ہیں پہلی ہجرت آپ نے تصبہ کوٹی سے کی جو ملک عراق کے شہر
بالی کا ایک تعبیب کوفہ کی طرف، اور دومری ہجرت کوفہ سے ملک شام کی طرف۔ (کشاف)
موال : فمن اساعمال ہیت اللہ سے کئی دوری پر تھا، اور حضرت اساعمال کے بدن مبارک پراس وفت کی روئی ہے تھی۔

جواب: ندئ مین جس جگه حضرت ابرائمیم نے حضرت اساعیل کوذئ کرنے کے لئے لٹایادہ جگه بیت اللہ ہے دومیل کے فاصلہ برتھی اور حضرت اساعیل اس وقت سفیدرنگ کی تیم بہنے ہوئے بیت اللہ ہے دومیل کے فاصلہ برتھی اور حضرت اساعیل اس وقت سفیدرنگ کی تیم بہنے ہوئے سے ۔ (طبری مین: 174 ج: 1)

مدوال: كس تى في المت محديد كوسلام كهلوايا؟

جدواب : جب حضور ملى الله عليه وسلم معراج تشريف لي محد اور خصت ہونے مكے تو حفرت ابراجيم عليه السلام في الله عليه وسلم مهلوايا تفار (مفتكوة من 202 ج: 2)

سوال: حضرت ابرائميم كهال بيدا موئ بوتت بيدائش والدكى عمركياتمى اورآب كالقب كياتها؟ جسواب: حضرت ابرائميم كول كمطابق بابل من بيدا موئ بيدائش كودت آب كوالدكى عمر 75 مال تمى اور حضرت ابرائيم كالقب ابوالضيفان تقا (چونك آب بهت مهمان نواز شهر) در البدايين: 140 ئ: 1)

سوال: حعزت ابراميم كوحفزت اسحاق ويعقوب كى بشارت پيدائش دينے كے لئے كون كون سے فرشتے آئے تنے؟

جواب :حفرت جريك وميكا كمل وامرافيل تشريف لائے تقےان بى تينوں فرشتوں كے ذريعہ قوم لوط كو ہلاك كيا كميا۔ (البدايدوالنهايش:179ج:1)

سوال: حضرت ايراميم سے ايجاد مونے والى چزيں كون كون ك بين؟

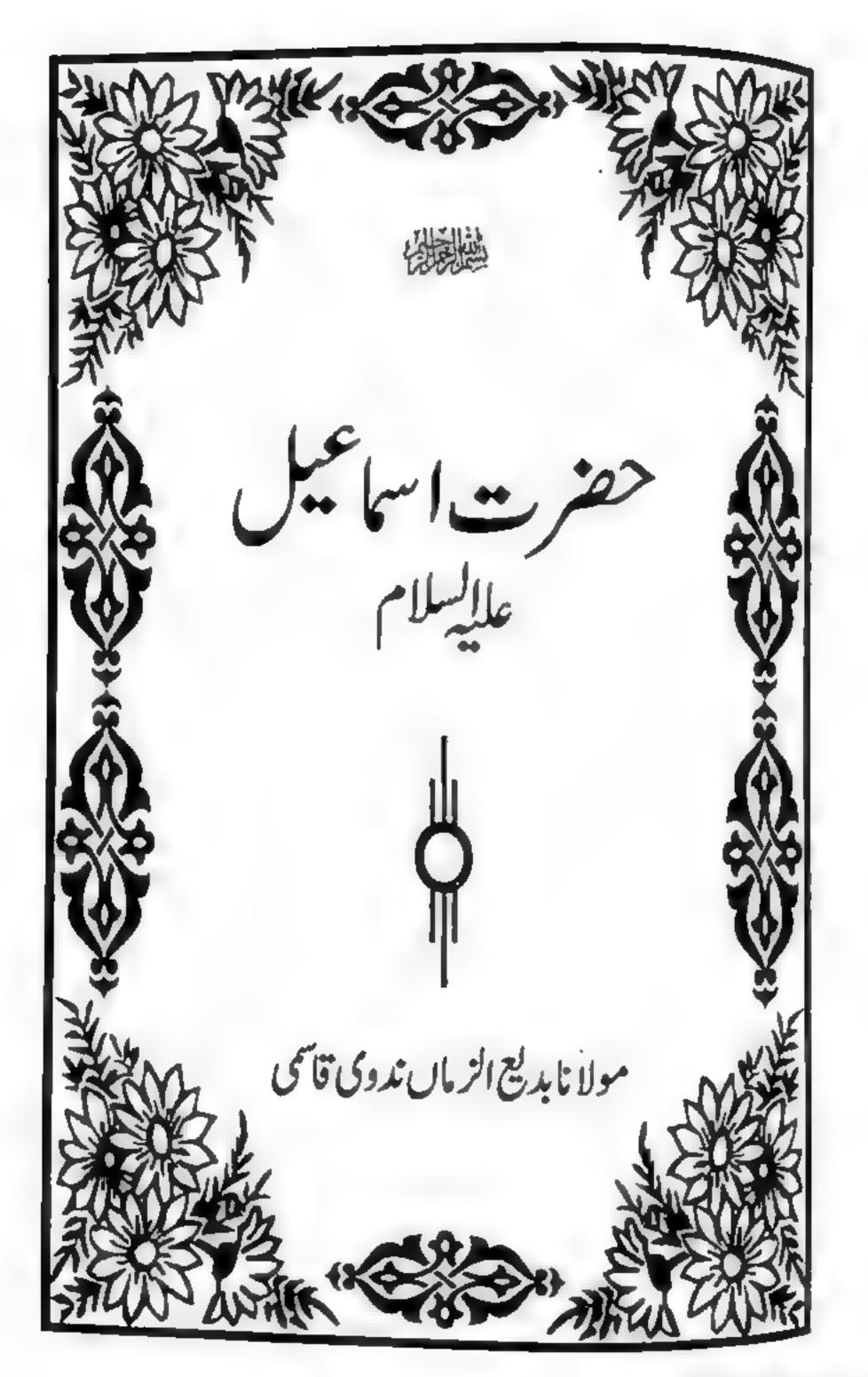
جواب (1) سب سے بہلے اللہ اکبر حضرت ابرامیم نے کہا۔ (بغیة الظمان)

(2) سب سے پہلے جمعہ کے لئے شمال حضرت ایرائیم نے کیا۔ (محاضرہ مین: 58 بحوالہ بغیة النظمان مین: 23) (3) سب سے پہلے منبر پرخطبہ حضرت ایرائیم نے دیا۔ (عاضرہ مین: 143 بحوالہ بغیة النظمان) (4) سب سے پہلے کلی ومسواک حضرت ایرائیم نے کی اور بعض نے کیاور بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے مسواک کرنے والے حضرت موئی علیہ السلام ہیں۔ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے مسواک کرنے والے حضرت موئی علیہ السلام ہیں۔

(5) سب سے پہلے ناک میں پائی حضرت ابراہیم نے ڈالا۔ (محاضرہ بحوالہ بغیة الظمان)
(6) سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے ناخن تراثے۔ (محاضرہ بحوالہ بغیة الظمان)
(7) سب سے پہلے بغل کے ہال حضرت ابراہیم نے کائے۔ (محاضرہ ص:58 بحوالہ بغیة)
(8) سب سے پہلے موخیس حضرت ابراہیم نے کا ٹیس۔ (محاضرہ ص:58 بحوالہ بغیة)
(9) انبیاہ میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم کی داڑھی سفید ہوئی۔
(عاضرہ ص:58 بحوالہ بغیة)
(10) سب سے پہلے دیمناف کے ہال حضرت ابراہیم نے کائے۔ (بغیة الظمان)
(11) سب سے پہلے دیمندی کا خضاب حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص:9 بحوالہ بغیه)
(11) انبیاہ میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے پہلے حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص:9 بحوالہ بغیه)
(قصص الانبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے اپنی ختند کی۔
(قصص الانبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے اپنی ختند کی۔

(13) سب سے پہلے پانی سے استنجاء حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص:58 بحوالہ بغیة) (14) سب سے پہلے مہمان نوازی اور مال غنیمت راہ خدا میں خرج حضرت ابراہیم نے کیا (کال العدی دمحاضرہ ص:57 بغیة الظمأن)

عشق واليے حساب کیا جانیں؟؟ بندگی سے ممیں تو مطلب مے مم ثواب و عذاب کیا جانیں کس میں کتنا ثواب ملتا مے عشق والے حساب کیا جانیں عشق والول كوحساب كتاب كاكيابية-وہ تواللہ کی محبت میں تمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ (ازافادات: حضرت مولانا پیرو ٔ والفقاراح رفقشبندی دامت برکانیم) (انمول حدیث س: ۱۰۰)



یہ ایک بڑا زبردست خطرہ ھے....

نو خیر شلول کی تعلیم کا جو نظام اس وقت ملک میں رائج ہے، اس میں اکثر بی فرقہ کے فرد پر چیش فرقہ کے فرجی خیالات اورای فرقہ کی قدر آ ورشخصیتوں کونمونہ کے طور پر چیش کرنے کا جوطر زاختیار کیا جارہا ہے، وہ مسلمالوں کے فدہی عقا کداوران کی اخلاقی قد رول اوران کی اسلامی امنگول ہے مو آ متفاوا در برخلاف ہے، اس کے اڑے مسلمان نچ بڑے ہو کے خیرول کے مسلمان نچ بڑے ہو کرا ہے چیٹوا کی سے ناوا تقیدہ وحمادت کے سلمہ بی پیشوا کو ل کے داور عقیدہ وحمادت کے سلمہ بی سالمی میں بی اور عقیدہ وحمادت کے سلمہ بی اسلامی رہنمائی میں پرورش یا تھیں گے، یہ اسلامی میں بی ورش یا تھیں گے، یہ اسلامی رہنمائی میں پرورش یا تھیں گے، یہ اسلامی دورش یا تھیں گار میں کے دیائے خیراسلامی بلکہ شرکا ندو ہنمائی میں پرورش یا تھیں گار میں کے دیائے کی دورش یا تھیں ایک بڑا خطرہ ہے۔

(مفکر طت معزت مولا ناسید محددانی حنی ندوی دامت برکالهم کے کلیدی خطبہ صدارت سے ایک اقتباس جوانہوں نے دی تعلیم کوسل از پردیش خطبہ صدارت سے ایک اقتباس جوانہوں نے دی تعلیم کوسل از پردیش کے اجلاس منعقدہ ۸۸ کی ۱۹۰۵ء کودائے پر کی میں چیش کیا تھا۔)

(2) حضرت اساعيل عليه السلام

سوال: المعلى كمعنى كيابير؟

جواب: المعیل "إیم اور" إیل "ولفظوں ہے مرکب ہے، عبرانی زبان بیل " ایل" کے معنی اللہ کے ہیں اور عربی بیل آئی کے معنی ہیں سُن ۔ چونکہ اسلیل کی ولادت کے بارے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی وعاشن کی اور حضرت ہاجر ہو کوفر شتے ہے بشارت کی اس لئے ان کا سیام رکھ دیا گیا۔ عبرانی بیل اس کے ان کا سیام رکھ دیا گیا۔ عبرانی بیل اس کا تلفظ "شاع ایل" ہے۔ شاع کے عبرانی معنی بھی سُن کے جیل سیوال: حضرت اسلیل کا ذکر قرآن کر میم میں گئنی جگر آیا ہے؟

جواب: حضرت المعیل کاذکر خیر ، تذکر و حضرت ابراہیم کے من میں بھی بکٹرت آیا ہے لیکن مستقل طور پر حضرت المعیل کاذکر مبارک قرآن کریم کی 7سورتوں میں 11 آیات کے ممن میں موجود ہے۔

مسوال: جب حفرت ابراہیم اور حفرت اسلیل ای قربانی پیش کرنے کے لئے جنگل روانہ ہو گئے اس مرحلہ برحفرت اسلیل کی عمر کیاتھی؟

جسواب ابعض منسرین نے 13 اور بعض نے پھرزیادہ کھی بیں لیکن کم متندروایت میں اس کا کوئی واضح فیوت نہیں ملتا۔

موال: حضرت المعيل كي اولا دكي تعدا دكياتشي؟

جواب: حضرت استعمل کی اولا دکا ذکر قرآن کریم یا احادیث نبوی بین به متا ، البت تو رات نے جو ان کی تفاصل بیان کی بیں ۔ تو رات کے قول کے مطابق حضرت استعمل کے 12 کڑکے تھے جو بعد میں 12 سردارکہلائے اور بہی قبائل عرب کے جد اعلیٰ ہے ہیں۔ صفرت استعمل کی ایک لڑکی کا نام بشامہ یا محل ق بیان کیا جاتا ہے ۔ تو رات کی تصرت کے مطابق ان لڑکوں کے نام یہ بیں۔ مطابق ان لڑکوں کے نام یہ بیں۔

(1) نابت (2) تیدار (3) اوبکیل (4) بشام (5) مشماع (6) رومه (7) نشا (8) عدار (9) تیا (10) یطورا (11) نافیش (12) تیدها بیدا پی جماعتوں کے بارہ رکیس تھے۔ ان میں دو بڑے بیخے نابت اور قیدار نے بہت شہرت پائی ،عرب مؤرشین نے بھی ان کے حالات بیان کئے ہیں۔ نابت کی اولا داصحاب الحجر کہلائی اور قیدار کی نسل اصحاب الرس کے نام سے مشہور ہوئی ان ہردو کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

سوال: حضرت المغيل نے كتى عمر ميں وفات بائى اور كہاں مدفون ميں؟

جواب: حضرت اسمغیل نے 136 سال کی عمر میں وفات یائی، اس وفت ان کی اولاد کا سلسلہ دوردراز علاقوں میں بھیل گیا تھا۔ جس میں تجاز، شام ، عراق ، فلسطین اور مصرتک شامل ہیں۔ عرب مؤرضین کے بیان کے مطابق حضرت اسلمیل اپنی مال حضرت ہاجر ﷺ کے پہلو میں بیت اللہ کے قریب حرم شریف میں مدفون ہیں۔ واللہ اعلم ۔ (جاری آبین خلدون ص: 92 ج: 1)

مسموال: حضرت اساعیل کے طلقوم پر چھری کیوں نہیں جلی مینڈھا کہاں ہے آیا تھا اس پر کس رنگ کی اون تھی ؟

جسواب: چری چلاتے وقت رائک کالکڑا چھری اور گلے کے درمیان حائل ہوگیا تھا وہ مینڈ ما جنت کا تھا جس پرسرخ رنگ کی اول تھی۔ والنّداعلم ۔ (طبری ص: 195 ج: 1) سوال: حضرت اساعیل کی کل عمر کتنی ہوئی ؟

جسواب: حضرت اساعیل کی کل عمر 130 سال ہوئی، دومراقول 133 سال کا اور تیسرا قول 136 کا ہے۔ (تاریخ این خلدون می: 92ومی: 921 طبری می: 208)

سوال: جس وقت حضرت اساعمل پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم وحضرت ہاجرہ کی عمر کیا تھی؟ جواب: حضرت ابراہیم کی عمر 120 سال تھی اور حضرت ہاجرہ کی عمر 70 سال تھی۔ دوسرا قول میہ ہے کہ حضرت ابراہیم 86 سال کے تھے۔ (الکامل فی الناریخ مین: 102 ج:1)

مسوال: کعبمشرفه کا وجودانهانی تاریخ سے پہلے بیان کیا جا تاہے، کیکن قرآن کریم نے معزت ابراہیم کو کعبة اللہ کا بانی اول کہا ہے۔وہ اوران کے صاحبزادے معزست استعیل اس کے معمار

اول المركة مح مي -اس كى وضاحت فرما كيس؟

بنى بيت ربّ العرش عشر فَحَدُهم مسلائِ كُاللُّهُ السكرام وادمُ فشيت فسابراهيم ثم عمسالِقُ فصى وقريش قبل هذين جُرُهم فصى وقريش قبل هذين جُرُهم وعبدالله بن النوبيسر بَنى كُذَا وعبدالله بن النوبيسر بَنى كُذَا بسناه حَدجُ العربيس وهدا مُتَمَمَّمُ

الله كاليكرول مرتبداز مرنولتمير كيا-

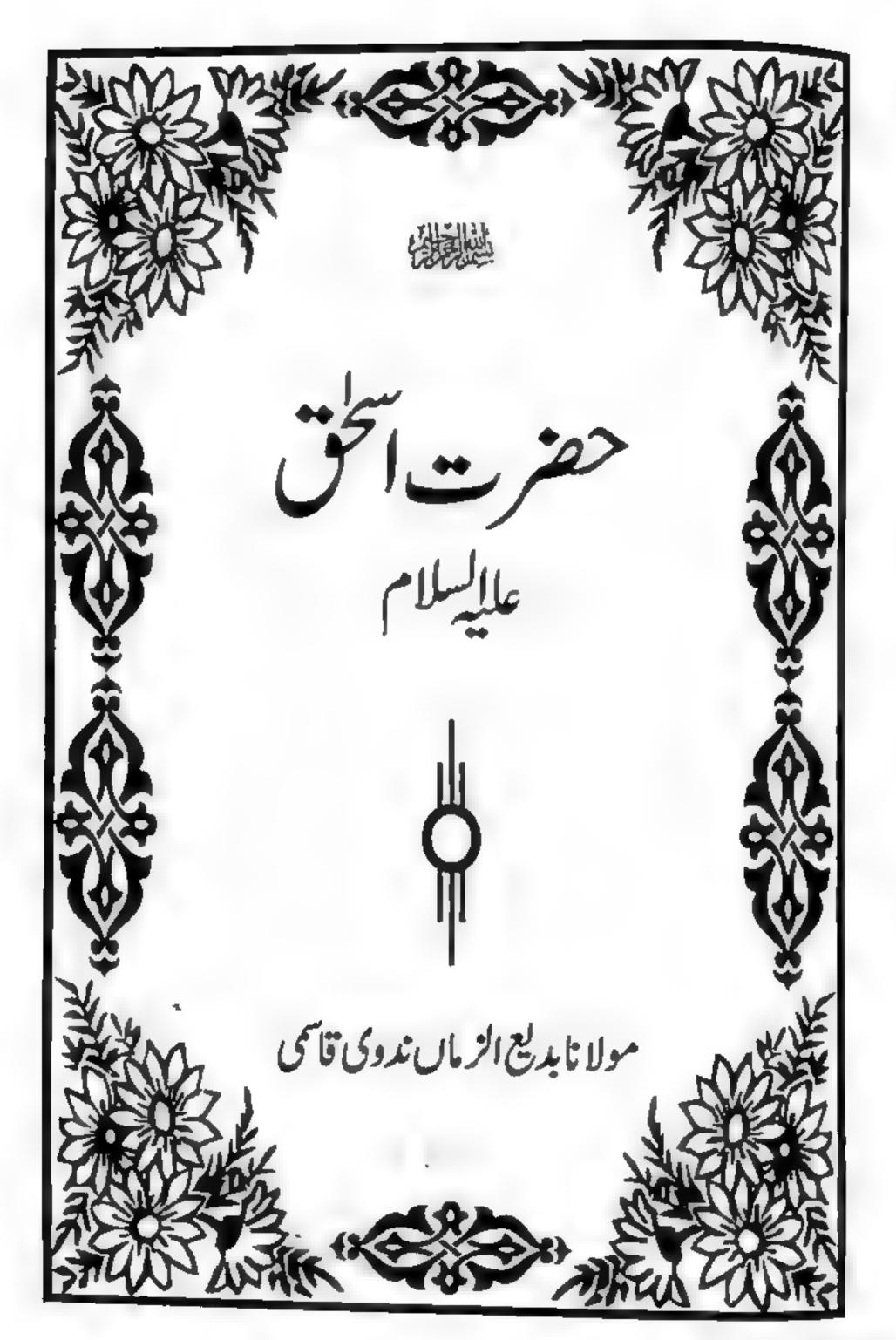
(1) فرشتوں نے (2) حضرت آدم نے (3) حضرت شیٹ نے (4) حضرت ابراہمیم نے (5) توم عمالقہ نے (6) قبیلہ بُرخُم نے (7) تعتبی نے (8) قریش نے (9) عبداللہ بن زبیر نے (10) مجائے بن پوسف نے۔

کین قرآن علیم نے سیرنا ایرامیم کو کعبۃ اللہ کا یائی اول کہا ہے۔وہ اوران کے صاحبز ادے

حضرت اساعمل اس كے معمارا ول شار كئے محتے ہیں۔ اگر چەكعبة اللّد كا وجود دنیا كے روزاول ي سے سلیم کیا گیا ہے لیکن اس کی با قاعدہ تغییر وعمارت سازی حضرت ابراہیم ہے بل وجود میں نہ آ ئی تھی۔ حافظ ابن مجرعسقلانی " نے نتح الباری میں ایک روایت نقل کی ہے کہ بیت اللہ کی سے ے بلی بنیاد حضرت آدم کے ہاتھوں رکمی گئی اور ملائکة الله نے ان کووہ مقام بتایا جہال کویة الندى تغير مونى تفي محر بزارول سال كے حوادث نے عرصے سے اس كو بے علامت كرديا تھا ليكن ہردور میں ووا یک ٹیلہ یا ابھری ہوئی زمین کی شکل میں موجودتھا۔ یہی وہ مقام ہے جس کو دی الی نے سیدنا ابراہیم کو بتایا ، انہوں تے حضرت اساعیل کی مدد سے دہاں کھودنا شروع کیا تو سابق تغمير كى بنيادى نظرا في كيس انهى بنيادول بربيت الله كى بهل با قاعد وتغمير كى تى كهاجا تا ہے كه جس بقرير كمزے ہوكر حضرت ابراميم كعبة الله كى ديوارا نھارے تھے وہ غيرمحسوں طور يرباند موتا جاتا تھا بہاں تک کہ کعبۃ اللہ کی دیواریں اپنی بلندی تک آ کئیں۔ یہی پھر آج ''مقام ابرامیم" کے نام سے معروف ہے جس کے پیچھے طواف کی دور کعت نماز ادا کی جاتی ہے۔ جب تغییراس حدیر پیچی جہاں آج حجراسودنصب ہے تو جبر تیل امن نے ان کی راہنمائی کی اور حجراسود جوقریب کی پہاڑی میں منجانب اللہ محفوظ تھا نکال کردیا۔ میہ جنت سے نازل شدہ پھرتھا تا کہ وہ كعبة الله بين نصب كردياجائه الله بين

مسلمانوں کی تباہی کے دواسباب

ا عرب نے جہاں تک جیل کی تنہا کو سے اس پر فور کیا ہے کہ پوری دنیا جس آئی مسلمان دی ودغدی احتجار ہے کہ دن ہوا وہ ورہ جیس آئی مسلمان دی جو در دیا ہے۔ ایک قر مسلمانوں کا قرآن مجد چور دریا احتجار ہے کہ دواسباب آئے ہیں۔ ایک قر مسلمانوں کا قرآن مجد چور دریا اور دو در سے آئیں کے اختلافات اور فائے جنگی ۔ اسلنے میں مالنا جیل ہے عزم کر کے آیا ہوں کو اچی باتی زندگی اس کام جی صرف کروں پھر قرآن مجد کو لفظا اور معنی عام کیا جائے ، بچوں کیلئے لفظی تعلیم کے مکا تب ستی ہتی قائم کے جائی ۔ بودوں کو جوامی دور آئر آن کی صورت میں اسکے معانی و مقیوم ہے دوشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر مل کیلئے آمادہ سے دوشناس کرایا جائے ۔ (شخ افہد موانا نامحود آئی آ



الله تعالی مید دنیا آز مائش کے اللہ تعالی مید دنیا آز مائش کے لئے بنایا ہے

اورد کھے! اللہ تعالی نے ید نیا آز مائش کے لئے بنائی ہے، یوں ہی نہیں پیدا
کی ہے، اللہ تعالی خود فرما تا ہے آم بھے ہوکہ ہم نے بیکار پیدا کیا ہے، بیکار نیس
پیدا کیا ہے، اللہ تعالی نید نیا بنائی اوراس پرانسانوں کو بسایا اوران کو
سیدا کیا ہے، اللہ تعالی دیے تا کہ دیکھے کے دوان دسائل کو کسے استعالی کر تے
اس استعالی ہے بیا فرمانی جس یا فرما نیروادی جس، دنیا بنائی ہے جا چھنے کے لئے،
استمان کے لئے، اس جس بیاریاں جس ہوں گرمو تیں بھی آئی کے مائی کہ میرسب چیزی آز مائش کے طور پر ہیں۔
گل میرسب چیزی آز مائش کے طور پر ہیں۔
گل میرسب چیزی آز مائش کے طور پر ہیں۔
افتہاس جوانبوں نے مہم افرائی حس بھروی دامت برکا کی تقریب ہوائی افتہاں جو انہوں نے مہمائی
افتہاس جوانبوں نے مہم افرائی میں انہوں اپنے کے دونات پر
افتہاس جوانبوں نے مہم افرائی میں انہوں اپنے کے دونات پر
الکہ وسے ہال جس موالا نا موصوف کے مکان ہی

(٨) حضرت الحق عليه السلام

مدوال: حضرت التي كي ولا دت باسعادت كب بهولى؟

جواب: حضرت ابرائیم کا عمر جب سو (100) برس کی ہوئی تو اللہ تعالی نے فرشتوں کے ذرید انہیں بشارت پہنچائی کہ حضرت سارہ کی طن سے بھی تہمیں ایک اور لڑکا ہوگا اس کا نام اپنی رکھنا۔ اس وقت حضرت سارہ کی عمر نوے (90) سال تھی ۔ حضرت المحن المجن این جرمے بھائی حضرت اسلیم کی حضرت ابراہیم کو حضرت الحق کی حضرت المحنیل سے عمر میں تیرہ (13) سال چھوٹے تھے ۔ حضرت ابراہیم کو حضرت الحق کی بشارت بھی حضرت اسلیم کی طرح کی ۔ جب حضرت اسلیم کی بشارت کی تھی تو غلام خلام خلام خلام عمرین المحال کی بشارت عمل تھی تو غلام خلیم (ایک برد بارائر کا) کے الفاظ سے لئی ۔ دور حضرت الحق کی بشارت غلام عمرین المحال کے الفاظ سے لئی ۔

سوال: الن كمعنى كيابي؟

جواب: الحق كااصلى تلفظ يفتحق ہے۔ بيمبرانی زبان كالفظ ہے جس كاعر في ترجمہ يَضْعَکُ ہے جس كے معنیٰ (ہنتاہے)۔

الله تعالی کے فرشتوں نے معرت ابراہیم کوسو(100) برس کی عمر اور معزت سارہ کو لوے (90) سال کی عمر میں جب بیٹا ہونے کی بشارت دی تو معزت ابراہیم کو تجب ہوا تھا اور معزت سارہ بنس پڑی تھیں اس لئے بیٹے کا نام آئی تجویز ہوا۔ یا اس لئے بیٹام رکھا گیا کہ ان کی بیدائش معرت سارہ کی مسرت وشاد مانی کا باعث بنی واللہ اعلم ۔

سوال: معررت الحق كا فعندكب موا؟

هواب: حضرت الحق جب آئے دن کے ہوئے تو حضرت ایراہیم نے ان کا ختنہ کروایا۔ سوال: حضرت الحق کا نکاح کس ہے ہوا؟

جواب: قرآن كريم من التعلق مع كونى ذكريس اور شاحاديث من ايما كونى قصه ملتا ي جيها

کے دھرت استعیل کا تذکرہ آیا ہے۔ البت تورات میں معنرت الخق کے نکاح کا ایک طویل تعمر میں معنوت الحق کے نکاح کا ایک طویل تعمر مذکور ہے۔ البت تورات میں معنرت ابراہیم کے جیتے بتو نکل بن جوری میں رفتہ ہے جو ایک بن جوری جوری میں رفتہ ہے جوا۔

معوال: حضرت الخلّ كي اولا دكي تعدا وكيا يع؟

جسسواب : حضرت رُفقہ ہے حضرت ایخن کی تو اُم دوار کے علی التر تیب میمواور لیفوب پیدا موے اس وقت حضرت ایخن کی ممرسانگه (60) سال تھی اور بعض نے جالیس (40) سال انگھی ہے۔ واللّٰداعلم۔

سوال: معزرت آئل معزرت اساعمل کے کتے سال بعد پیدا ہوئے؟

حواب معزرت آئل معزرت اساممل کے 13 سال بعد پیدا ہوئے۔

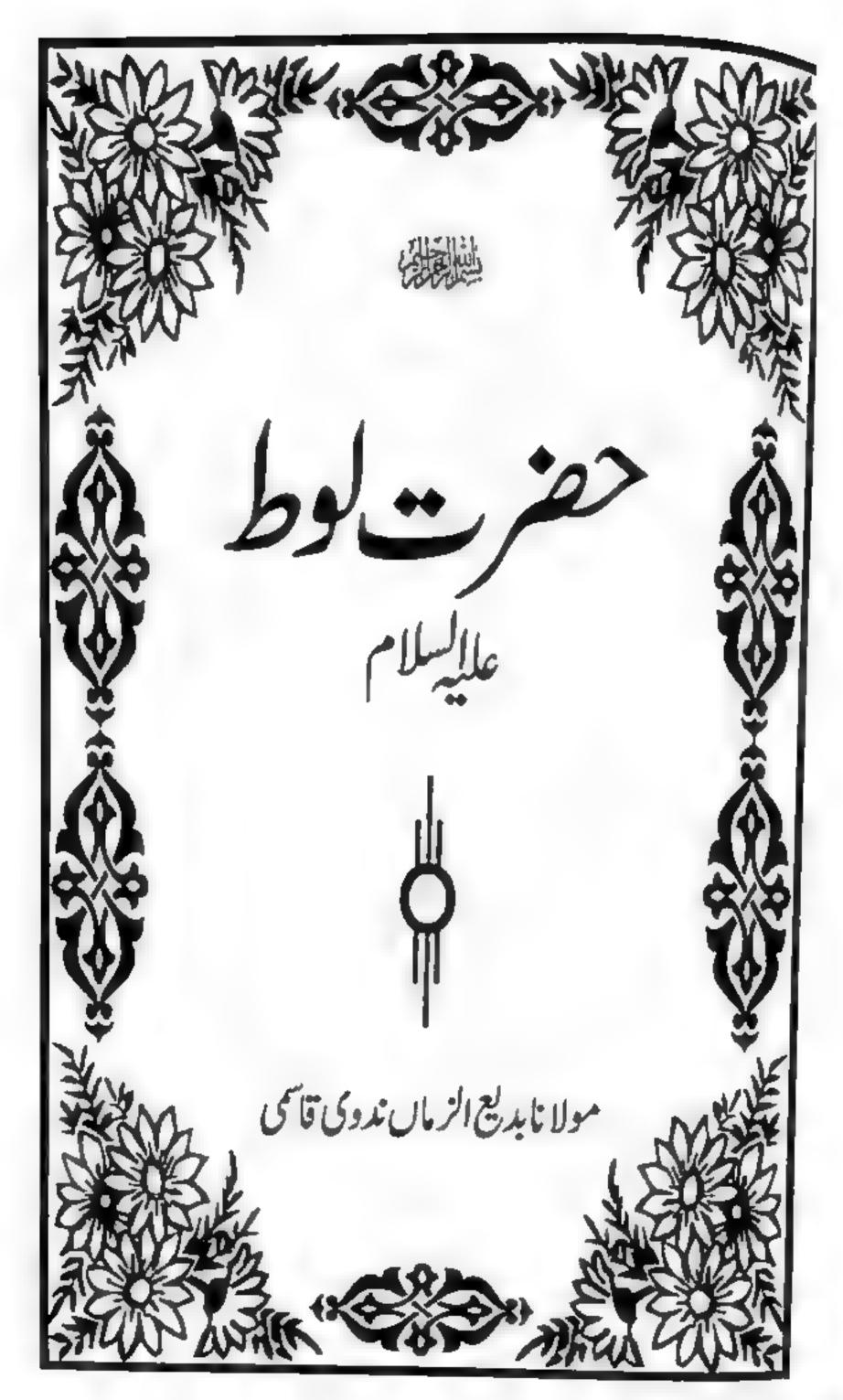
(البدایہ س: 153) دوسرا تول 14 سال کا بھی ہے۔ (الانقان ص: 343)

سوال: معزرت آئل کی عمر کتی ہوئی؟

جواب حضرت الحق كر عمر180 مال يونى _ (تاريخ وشق من 27 ين 1)

عید انعام کا دن

رسول انتصلی انده طید و ملم نے قرمایا کہ جب عمید الفطر کا دن آتا ہے تو خدا کے فرشتے تمام راستوں کے گڑر پر کھڑے ہوجائے جیں اور کہتے جیں کہ اے مسلمانو! رب کے پاس چلو جو بڑا کر ہم ہے اور جو نظام جو نیک اور بھلائی کی باقی بتاتا اور اس پر ممل کرنے کی تو نیق و بتا ہے ، پھر اس پر بہت زیادہ الفام و بتا ہے ۔ پھر اس پر بہت زیادہ الفام و بتا ہے ۔ پھر اس پر بہت زیادہ الفام و بتا ہے ۔ جہیں اس کی طرف سے تر اور گر پر صفح کا تھم و یا گیا ، تم کو دن جس روزہ رکھنے کا تھم و یا گیا ، تم کو دن جس روزہ رکھنے کا تھم و یا گیا تو تم دیا ہے ۔ دوزے رکھنے اور جب لوگ عمید نے روزے رکھنے اور اس کی اطاعت کر ارک کی تو اب چلوا پتا انعام لیو ۔ . . . اور جب لوگ عمید کی نماز پڑھ بھی تیں تو خدا کا ایک فرشت اعلان کرتا ہے کہ '' اے لوگو! تمبارے رہ بے اور اس دن کوفرشتوں کی فرمادی پس تم اپنے گھروں کوکا میاب و کا مران لوٹو! یہ عید کا دن ہوا وراس دن کوفرشتوں کی و نیا جس انعام کا دن ہوا وراس دن کوفرشتوں کی دنیا جس انعام کا دن ہوا جا تا ہے'' (ترغیب و تر ہیب)





(٩) حضرت لوط عليه السلام

سوال: کس نبی کے ساتھ قیامت کے دن اس کی امت نبیس ہوگی؟ مدار نقامت کے دن ہم نبی کے ساتھ اس کی قوم دامت ہوگی محرح

جداب : آیامت کے دن ہرنی کے ساتھاس کی توم دامت ہوگی کر حضرت لوظ کے ساتھان کی امت ندہوگی بلکہ دو تنہا کمڑے ہول کے۔

(كشف الامرار بحوالدروح البيان ص: 9ج: 8 الدرالمتور في النفير بالما تورص: 159 ج: 6)

سوال: معزت لولم كس علاق كالوكول كى بدايت كے لئے مامور كئے محية؟

جواب: حضرت لوط أردن اوربیت المقدی کے درمیان علاقہ سدوم کے لوگوں کی ہداہت کے لئے مامور کئے گئے۔ (ہدایت کے چرائے جلد: 1 می: 262)

مدوال: سدوم كاعلاقه كتخشرول بمشتل تعا؟ اوران كے نام كيا جي ؟

جواب سدوم كاعلاقه بالتي بوے شہرول برشمل تھا۔ جن كے نام بديان كے جاتے ہيں:

(1) مدوم (2) عوره (3) ادمه (4) صويم (5) يالع (يا) صوغر

ان شروں کے مجموع کوقر آن کریم نے مُنو تَفِکَة، مُوْتَفِکَاتُ (کمیث شدہ بستیاں) کے الفاظ سے کُن ایک مجموع کوقر آن کریم نے مُنو تَفِکَة، مُوْتَفِکَاتُ (کمیٹ شدہ بیان کیا ہے سدوم ان شہروں کا دارالسلطنت اور مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ (ہدایت کے چراغ)

سوال: حضرت اول كوالدكانام كياتها؟

جواب: معزرت لوط كروالدكانام بإران تعا_ (تقعص القرآن ج: 1 ص: 256)

سوال: حفرت اوط كاحفرت ايراجيم سے كيارشت تما؟

جواب: معزت اولم معزت ابراہیم کے بینیج (برادرزادہ) ہتے۔

معال: من مقام برقوم لوط برعذاب آيا؟

جسواب بمددم اردن کی دوجانب جہاں آج بحرمیت یا بحراد طردا قع ہے یمی دوجگہ ہے جس میں

سددم اور عامورہ کی بستیاں آباد تھیں ،اس کے قریب بسنے والوں کا بیاعتقادہے کہ پہلے یہ تمام حصہ جواب سمندر نظر آتا ہے کئی زمانے بیل خشک ز بین تھی اوراس پرشم آباد شخف سدوم وعامورہ کی آبادیاں ای مقام پرتھیں۔ بیدمقام شروع سے سمندر نہیں تھا بلکہ جب قوم لوط پرعذاب آیااور اس سرزین کا تختہ الب ویا گیا اور بخت زلز لے اور بجونچال آئے تب بیز بین تقریباً 400 میر سمندرسے بنچے چلی گئی اور پانی انجر آباء ای لئے اس کا نام بحرمیت اور بحراوط ہے۔
میسی جو یا غلط بہر حال بی مسئلہ حقیقت رکھتا ہے کہ اس بحرمیت کے ساحل پروہ حادث رونما ہوا جوقوم سے اور جوگز شنہ دوسال کی اثری شخصی نے بحرمیت کے ساحل پر لوگ کی بستیوں کے بعض تباہ شدہ آ تا رہویدا کر کے اس علم یعنین کے سامنے سرتسلیم تم کر دیا ہے جس کا اعلان ساڑھے تیرہ سوسال قبل قر آن عزیز نے کردیا تھا۔
اعلان ساڑھے تیرہ سوسال قبل قر آن عزیز نے کردیا تھا۔

اور (یاد کرو) لوط کا واقعہ جب اس نے اپنی توم سے کہا کیاتم ایسے فحش کام میں مشغول ہوجس کو و نیا میں تم سے پہلے کی نے نبیل کیا ، بیا کہ بلاشبہ تم عورتوں کی بجائے اپنی شہوت کومردوں سے یوری کرتے ہو، یقیناً تم حدے گزرنے والے ہو،عبدالوہاب نجار کہتے ہیں کہ میں نے عبرانی ادب کی ایک کتاب میں ان کی بعض بداعمالیوں کا حال پڑھا ہے، جس کا خلاصہ بے کہ اہل سدوم کی میجی عادت تھی کہ وہ باہرے آنے والے تاجروں اور سودا کروں کے مال کو ایک نے اوراجھوتے انداز سے لوٹ لیا کرتے تھے، چنانچدان کا بیطریقہ تھا کہ جب کوئی سودا کر باہر سے آ كرسدوم مين مقيم موتا تواس كے مال كود كيھنے كے بہانے سے جرفض تعوزى تعوزى چيزيں اٹھا تا اور کے کرچل دینااور تاجر بے جارہ حیران و پریشان ہو کررہ جاتاء اب اگراس نے اپنے ضیاع مال كا فنكوه كيا اوررونے دهونے لگا تو ان كثيروں ميں سے ايك آتا اور لونى موئى دوايك چيزي د کھلا کر کہنے لگتا ہے کہ بھائی میں توریہ لے کہا تھا، لوتہاری مہیز موجود ہے، وہ رنجیدہ آواز میں کہتا كه بس اس كوليكر كميا كرول كا، جهال ميراسارا مال لث كمياو بال مي مي سبى، جا تو بن اين ياس ركه، جب به معالمه ختم بوجا تا تواب دومرا آتا ادروه بمی ای طرح کوئی معمولی ی چیز دکھا کر دہی کہتا ہے جو پہلے نے کہا تھا اور سودا کرر بج وم اور خصہ میں اس سے بھی پہلی بات لوٹا کر کہد دیتا۔ اس طرح سباس كامال بضم كرجات اورسودا كركولوث كمسوث كربهمكادية

ای کتاب میں یہ جیب قصہ بی نقل کیا ہے کہ ابراہیم اور سارہ نے ایک مرتبہ حضرت لوظ کی عافیت و خبر معلوم کرنے کے لئے اپنے فانہ زاد الیع زوشقی کو سدوم بھیجا، یہ جب بہتی کے قریب بہنچا تو اجنبی مجھ کرایک سدومی نے اس کے سر پر پھر کھینچ مارا، الیع زکے مرسے خون جاری ہوگیا، تب آگے بڑھ کر سدوی کہنے لگا کہ میرے پھر کی وجہ سے یہ تیرا سر سرخ ہوا ہے الہذا جھے اس کا معاوضہ ادا کر، اوراس مطالبہ کے لئے کھینچ تا ہوا سدوم کی عدالت میں لے گیا، حاکم سدوم نے مام عدوم نے مدی کا میان من کرکہا کہ بیشک الیع زکوسدوی کے پھر مارنے کی اجرت دینی چاہے ، المیع زبین کر خصہ میں آگیا اورایک پھر اٹھا کر حاکم کے سر پر دے مارا اور کہنے لگا کہ میرے پھر مارنے کی

جواجرت ہے وہ تو اس سدوی کودے دیا اور مید کھہ کروہاں سے بھا گ کیا۔

بیروا تعات صحیح ہوں یا غلط کین اس سے بیروشی ضرور پڑتی ہے کہ اہل سعد م اس قدرظلم،
فیش، بے حیائی، بداخلاتی اور نستی و فجور میں جنلاستے کہ اس زمانہ کی قوموں میں ان کی جانب اس تشم کے واقعات عام طور پر منسوب کیئے جاتے ہے۔ ان حالات میں حضرت لوظ نے ان کوان کی ہے جیائیوں اور خیاشتوں پر ملامت کی اور شرافت و طہارت کی زندگی کی رغبت ولائی، اور حسن خطابت ، لطافت اور فری کے ساتھ جو ممکن طریقے سمجھانے کے ہوسکتے سے ان کو سمجھایا اور موعظمت کی اور گزشتہ اقوام کی بدا عمالیوں کے نمائی و شمرات بنا کر عبرت ولائی۔

معوالى: قوم لوط يركب اوركس طرح كاعذاب آيا؟

جسواب: آخرعذاب الهی کا دفت آپہنچا، ابتدا وشب ہوئی تو ملائکہ کے اشارہ پر حضرت لوط اپنے خاندان سمیت دوسری جانب سے نکل کر سدوم سے رخصت ہو گئے اور ان کی بیوی نے ان کی رفاقت سے انکار کرویا اور راستہ ہی ہے لوٹ کر سدوم واپس آگئ، آخر شب ہوئی تو اول ایک بیبت ناک چیخ نے اہل سدوم کو تہ و بالا کر دیا اور پھر آبادی کا تختہ او پر اٹھا کر الث ویا گیا اور اوپ ہیبت ناک چیخ نے اہل سدوم کو تہ و بالا کر دیا اور پھر آبادی کا تختہ اوپر اٹھا کر الث ویا گیا اور اوپ سے پھروں کی بارش نے ان کا نام ونشان تک مٹاویا اور وہی ہوا جوگز شتہ تو م کی نافر مانی اور سرکشی کا انجام ہو چکا ہے۔

موال: حضرت لوظ كالتي بيٹيال تعين؟

جواب:حضرت لوط كي صرف دوي بيٹيال تھي _

مدوال: نواطت كى شرى سراكيا ي

جواب:قرآن علیم اورا حادیث محیحہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ لواطت ایک بدترین گناہ ہے جس پر ایک پوری کی پوری قوم اللہ کے شدید ترین غضب میں گرفتار ہوئی۔اس کے بعدر وایات حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے کو پاک رکھنے کے لئے حکومت کے فرائض میں شامل ہے کہ اس جرم کے مرکبین کو بخت ترین ،عبرت ناک سزادی جانی چاہئے۔حدیث شریف میں مختلف سزائیں

بان كائى إن اكبروايت ص بالفاظ ملته إلى: - أَفَتُ لُوا الْفَساعِلَ وَالْمَفَعُولَ بِهِ یہ (الحدیث) '' فاعل اور مقعول دونوں کوئل کردؤ'۔ ایک روایت میں اتنا اضافہ اور بھی ہے: آخه صَنا أو لَمْ يُحْصِنا _ (شادى شده جول ياغيرشادى شده) أيك اورروايت يس يحم بحى ملكا ، فيهارُ جُهُ مُوالَا عُهِ لهم وَالْأَمْ فَلَ (الحديث) او يروالا اوريتي والا دونول سنكها ركرديج وائیں۔ چونکہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا اس لئے آپ ملی اللہ علیہ وسلم نے عملا ایسی کوئی سز اجاری نہیں فر مائی۔

محابہ کرام رضوان اللہ علیم اجمعین میں مفترت علی ہے مردی ہے کدایے مجرم کو مکوار سے مَلْ كرديا جائے اور دفن كردينے كى بجائے اس كى لاش كوجلا ديا جائے۔

ای رائے سے حضرت ابو بکر صدیق نے بھی ا تفاق فر مایا تھا۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان کی رائے ہیہ کہ ایسے بحرم کو کی بوسید وعمارت کے نیچے کھرا كركے دوعمارت الناير ڈھادي جائے۔

حضرت ابن عباس کا فتوی میہ ہے کہ تی کی سب سے او تجی عمارت پر سے اس کو سر کے بل پھینک دیا جائے ،اوپرے پھر برسائے جائیں یہی قول امام ابوصنیفہ کا بھی ہے تا کہ قرآن عكيم نے اس لوطي قوم پرعذاب كى جوصورت بيان كى ہاس سے مماثلت پيدا ہوجائے امام شافعي فرماتے ہیں كه فاعل ومفعول واجب القتل ہيں۔

ا ما معنی ، ز بری ، امام ما لک وا مام احمد کے ہاں اس کی سز اسٹکساری ہے حضرت معید بن میتب عطائه ،حسن بصری ،ابراہیم فخفی ،سغیان توری اورا مام اوزاع کی رائے ہے کہ اس جرم پر و بی سزا دی جائے گی جوز نا کی سزا ہے لیتی غیرشادی شدہ کوسوکوڑے مارے جا کیں گے اور جلاوطن كردياجائے كا اور شادى شده كورجم (سنكسار) كياجائے كا_

سزاؤل کے اختلاف کی وہی وجہ ہے جواویر بیان کی گئی ہے اس سلسلہ میں کوئی مخصوص حد شرق ثابت بیں ہے۔اس کے علاوہ اور بھی بہت ہے ایے جرائم میں جواتی نوعیت کے لحاظ ہے نہا ہے قتے اور بدترین قتم کے ثار کئے جاتے ہیں ایسے تمام جرائم پر امیر انمؤ منین کوشریعت اسلامی کی جانب سے تعزیرات جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اور تعزیرات کے لئے کوئی خاص سر امقرر نہیں گئی ہے بلکہ جسے حالات و تقاضے ہوں اس کی ظے ہے ایسے مجرم کوعبرت ناک سر اوی جائے۔ اہم ابوصنیفہ وامام شافعی کا ایک قول لوطی کے بار سے جس محمد مقول ہے۔ (اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهَا)
مستحق ہے اس لئے ہرزمانے جس ایسے مجرموں کو مختلف سر اسمیں دی جاتی رہیں ہیں۔ اور اس فعل

IYF / 164

کوکی بھی حیثیت ہے بھی رواندر کھا گیا۔

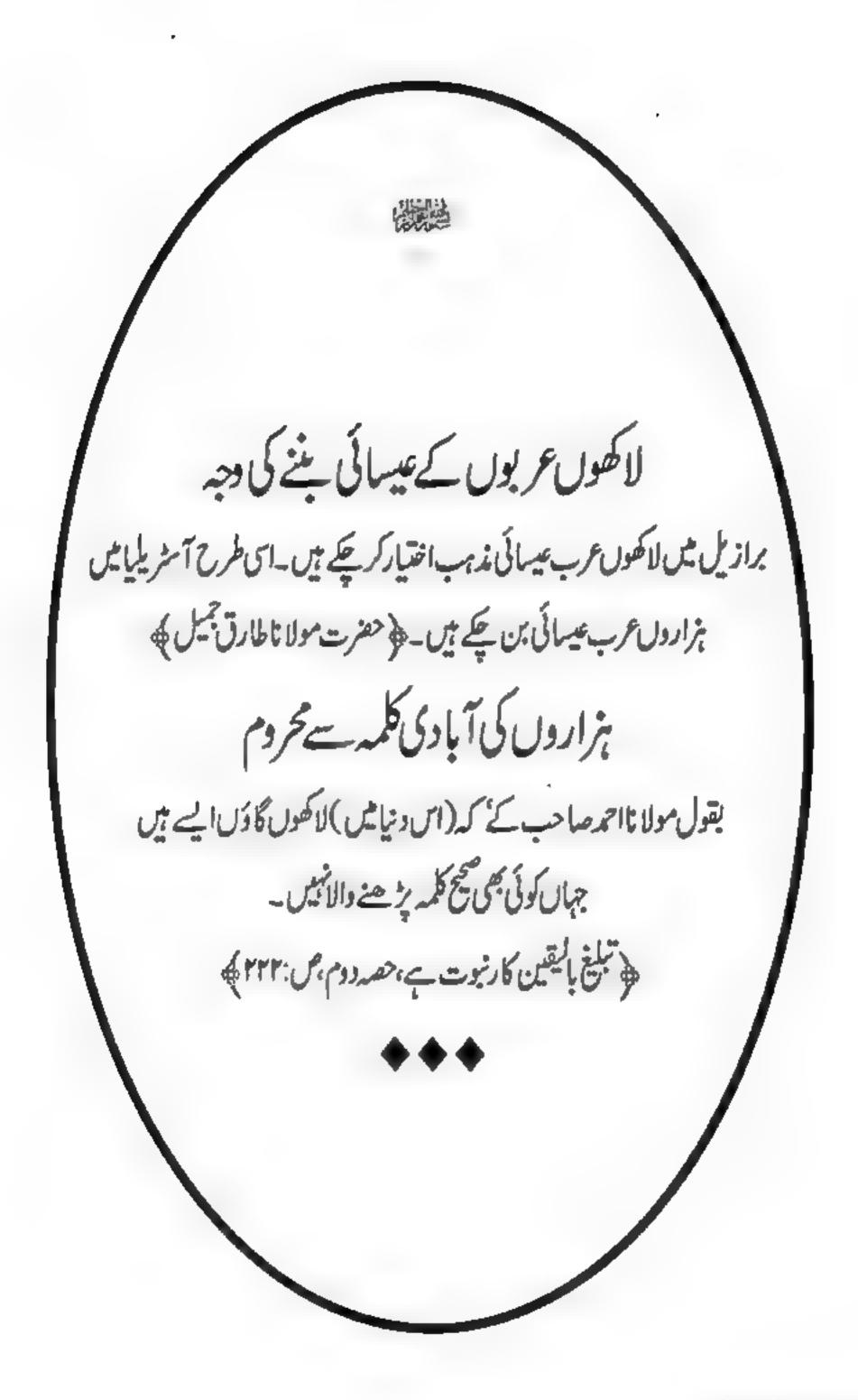
اس سلیے میں یہ بات تطعی طور برخوظ رکھی جانی چاہے کہ شوہر کا اپن بیوی ہواطت
کرنا بھی جرام ہے نبی کر می صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَسَلَّهُ وُنْ مَنُ اَتَی الْمَوَ أَقَفِی دُبُو هَا (ایوواوُد)'' اپنی بیوی ہے یہ فعل کرنے والا ملحون ہے''۔اورا کیہ صدیث میں اس طرت بیان کیا گیاہے: کو یَسْنُ اللّهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ اللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ اللللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ الللهُ ا

جاری قدرجاری جانے ہیں

حاتم الزامدرجمة الشعليه فرمايا جارى قدر جارى جائة إن

- جوانی کی قدر صرف بوژھے جانے ہیں۔
- عافیت کی قدر صرف مصیبت والے جائے ہیں۔
 - صحت کی قدرمر یفنوں کے سواکوئی نہیں جانتا۔
 - تندگی کی قدرمردے بی جائے ہیں۔





(١٠) حضرت ليقوب بعابيدالسلام

معوال بعرت يتموت كالسب نامدكيات

وال المرائع المرائع المحتوب المحتوب المحتوب المحتوب المرائع والدوك المرائع والدوك المرائع والدوك المرائع والدوك المرائع المرا

مدواب: تورات كي روايت كے مطابق دولول بمائيوں شي نااتفاقي كے باعث معرت يعتوب الى والده كمشوره يرجب شهرفدان آرام كوط من لوان كم يتي مامون لا بان في الناس مدل کے دودن سال تک ان کے ہاں روکران کی مکریاں چرائیں تو وواس مت کومبر قراردے كرا في الركى بد شادى كردين ك_ چنا تو معفرت يقوب في اس مدت كو يورا كيا تولا بان في الي بدى الرك لديه كا أكار ان ي كرنا على المرجعزت التقوب كى والدوميم مدكار بحال ميموني الرك راجل کی طرف تھا۔ اوا بان نے بیندر کیا کہ بہاں کے دستور کے مطابق بوی لڑکی کے تکاح سے ملے چوٹی اڑک کا نکات بیس ہوسکتا اس لئے تم اس رشتہ کو منظور کرلواور لیتقوت کے قیام جس مرید لان سال اورا شافه کر که ان کومیری خدمت شن رکمواد را بیل مجمی نکاح بین دے دی جائے گی (اس شرایوت میں دو بربوں کا ایک نکارت میں جن کرنا جائز تھا) چنا نمیے معفرت لیتھوٹ نے اس مت كوبسى بوراكيا اورراحيل يعنى جونى الركى ست بسى تكاح كرليا _ان دولول كما ولايد (بوى الای) کی کنیز زاغااور را بیل کی کنیز باها بھی معترت ایتوب کی زوجیت میں آگئیں۔الناسب خواتمن ستداولا وبھی ہوئی اور پنیا مین (معرت بوسٹ کے تھوٹے ہمائی) کے علاوہ معرت ایتوب کی تمام اولاد اے ماموں ہی کے بال زمانة قیام میں بيدا مولى- اور جب مطرت ليقوب وطن والهي آسك توسيال بنياش بيدا موسك

لابان نے حضرت بعقوت کو اپنے ہاں ہیں سال رکھنے کے بعد بہت ساداساز وسامان ویکر رخصت کیا اور یہ وہاں اپنے داوا حضرت ابراہیم کے دارالیم ست فلطین ہیں آ کر مقیم ہو گئے اور اپنی بقید زعرگی وہیں گزاری۔ حضرت بعقوب جس زمانہ ہی شہر فدان آ رام اپنے ماموں کے ہاں چلے گئے تنے اس زمانے ہیں ان کے بھائی عیسو تاراض ہوکر اپنے چیا حضرت اسامیل کے ہاں چلے گئے تنے اس زمانے ہیں ان کے بھائی عیسو تاراض ہوکر اپنے چیا حضرت اسامیل کے ہاں آ ب تنے اوران کی صاحبزادی سے شادی کر کے قریب بی کے شہر ہیں آباد ہو گئے تنے۔ یہ صاحب تاریخی کتب میں آدوم کے تام سے مشہور ہیں اس عرصہ میں دونوں بھائیوں کے تعلقات صاحب تاریخی کتب میں آدوم کے تام سے مشہور ہیں اس عرصہ میں دونوں بھائیوں کے تعلقات

یہ تمام تنعیلات تورات اوراس ایکی روایات سے ماخوذ ہیں۔ قرآن تکیم ان تمام ہاتوں سے یکسر فاموش ہے اور وہ صرف حضرت یعقوب کے جلیل القدر نبی، صاحب صبر واستفامت رسول، اور سیدنا یوست کے برگزیدہ باپ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ اورای شمن میں نام کی صراحت کے بیٹر یوسٹ کے برگزیدہ باپ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ اورای شمن میں نام کی صراحت کے بیٹر یوسٹ کے دوسرے بھائیوں کا بھی ذکر آجا تا ہے۔

سوال: حضرت يعقوب كاام كراى قرآن كريم من كتني جكدالا ي

جسواب : قرآن کریم میں حضرت اینقوت کا اسم کرای دی جگه آتا ہے اورا کرچہ مورہ ایوسف میں جگہ جگہ منائر اور اومان کے کاظ ہے بعض دومری سورتوں مثلاً ''مؤمنون' میں اوصاف کے اعتبار سے ان کا قذ کروموجود ہے ، گرنام کے ساتھ صرف وہ کی جگہ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔
مسوال: بی اسرائیل کے کہتے ہیں؟

جواب: حضرت بیقوب کاعبرانی نام امرائیل ہے آن کریم میں جابجات نام سے یاد کیا گیا ہے۔ امرائے معنیٰ (عبد) اورایل کے معنیٰ (اللہ) بینی عبداللہ، اور بنی امرائیل کے معنیٰ ''اولا و لیقوب'' قرآن کریم نے اہل کتاب یہود ونصاریٰ کو بنی امرائیل کہ کری طب کیا ہے (بیتی اولا و لیقوب'' قرآن کریم نے اہل کتاب یہود ونصاریٰ کو بنی امرائیل کہ کری طب کیا ہے (بیتی اولا و لیعنی اولا و میں حضرت ایجی کی اولا د میں حضرت لیعقوب کا اسم کرائی مشہور ومعروف ہے ۔ انہی کی منسل میں ہزار ہا نبیا ، ورشل پریدا ہوئے ہیں جنہیں انبیا ، بنی امرائیل کہا جاتا ہے۔

والى: حضرت يعقوب كى اولا دكى تعدادكياتمى؟

دواب دخترت بینقوب کے ہارواڑ کے تھے۔ گزشتہ سطور میں آ چکا ہے کہ بنیا مین کے علاوہ ان کی سواب دھترت بیست کے علاوہ ان کی ساری اولادشہر فدان آ رام میں بی پیدا ہوئی تھی، صرف بنیا مین (حضرت بیست کے چھوٹے حقیق بھائی) قلسطین (ارض کنعالن) میں پیدا ہوئے ، حضرت بینقوب کی اولاد آ کی مختلف بو بین ہے ہوئی ہے جنگی تفصیل بیہ ہے:۔

وجد مراهيد بنت لا بان مندرجدة مل اولا دموكى:

(1) راؤين (2) شمعون (3) لاوى (4) يبودا (5) ويماكر (6) زيولون_

ر دبہ کانے راحیل ہنت لایان ہے دواڑ کے پیدا ہوئے۔ (7) یوسٹ (8) بن میمین (بن یامین)

زوجه كالشبلها _ دوارك بدابوة: (9) دان (10) نعمالى _

زوجة رابعة زلفات دوار كولد موع: (11) جاد (12) اشير-

یہ بارہ اڑے اپنی اپنی توم کے سردار ہے اوران کی اولاد کشرت ہے جمیلی۔

يتعيل تورات منقول إادروكرتاريخي كتبيس بمي ياتى جاتى بدواللداعلم

موال : حضرت ليقوب كن كن لوكول كى بدايت ك لي مبعوث موت تفع؟

جسواب : حضرت لیقوب کا بیشتر تذکره حضرت یوست کند کره بین ہے آن کریم نے بھی حضرت لیقوب کا تذکرہ مستقل طور پڑبیں کیا البتہ کی ایک جگہ ان کا اسم گرائی اوران کا اولوالعزم رسول ہوتا بیان کیا ہے۔ کنعا ندل کی اصلاح وبلغ کیلئے حضرت لیقوب کومبعوث کیا گیا۔ ساری زندگی کنعان (فلسطین) ہی میں تبلغ فرماتے رہے۔ البتہ آخری عمر میں اپنے عظیم المرتبت صاحبز ادے حضرت یوسوٹ سے مطنے کے لئے معرتشریف لائے اور غالبًا و بیں وقات پائی۔ مساحبز ادے حضرت یوسوٹ سے مطنے کے لئے معرتشریف لائے اور غالبًا و بیں وقات پائی۔ مسوالی حضرت لیقو ی کامکن کونیا شہرتھا؟

جواب حضرت ليقوب كنعان من ربح تفيد (حاشيه جلالين ص: 190) معوال حضرت ليقوب كويوست كريم كي خوشبوكتني دورسة المئي تفي ؟ جواب حور بند العال في الماريخ من 154 جواس ونت آئل مل سافت كارارية والنهايية المارية والنهاية العالم في الماريخ من 154 جواس ونت آئله روز كا مسافت كارارية في الماريخ من 154 جواس ونت آئله روز كا مسافت كارارية في الباريخ من 154 جواس ونت آئله من كاروري مسافت كارارية في الباريخ من 164 جواس ونت آئله من كاروري من الماريخ من الموري والموري من الموري والموري والموري من الموري والمن الموري والمن من الموري والمن الموري والمن والم

سوال: حضرت يعقوب مصريس كتف سال رجاورة كى كل عمر كيا بهونى؟

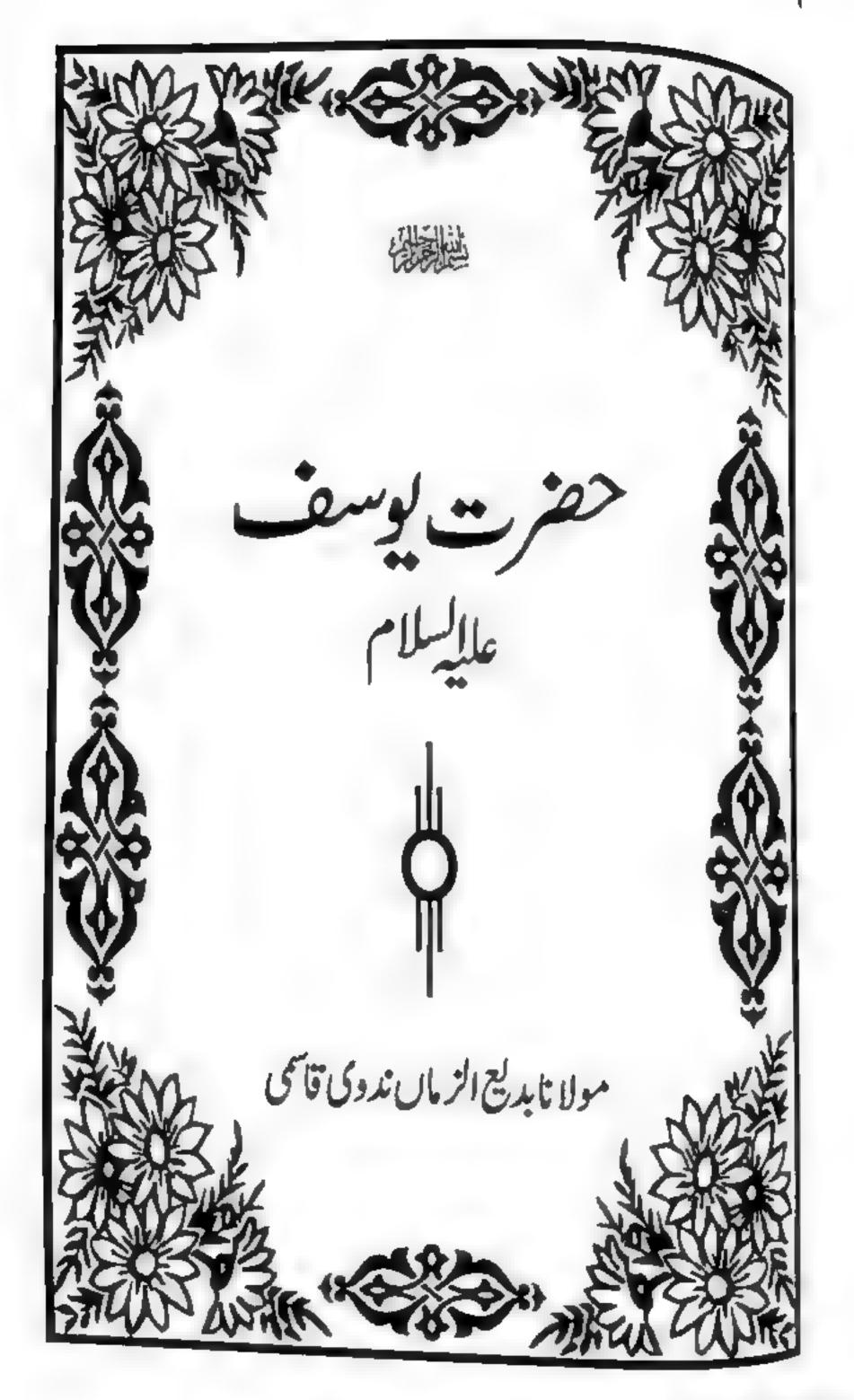
جواب: حضرت نیمتوب معریس معزت یوست کے پاس24سال رہے دوسراتول 17سال کا ہے۔ (الکامل فی الآریخ میں:155 البداییس:220 ج:1) حضرت یعقوب کی عمر 160سال ہوئی (مواہب الرحمٰن میں:136 البدایوں:220 جا کہ آپ 147سال ذندورہے۔ (اللاتقان میں:343)

سوال ،حضرت لیفوٹ کی وفات پراہل مصر کتنے دنوں تک روئے اور آپ کو کتنے دنوں کے بعد فن کما حما ؟

جسواب: آپ کی وفات پراہل معر 70 دن تک روتے رہا ور جب بیتقوب کا انتقال ہوگیا حضرت ہوسٹ نے (بیجہ شدت غم) اطباء و حکما و کو بلایا تو انہوں نے حضرت بیتقوب کے جنازہ کو وواؤل کے ذریعہ چالیس ون تک رو کے رکھا چالیس دوز کے بعد آپ کو متقام جرون جو ایک گر حما تھا جس کو حضرت ابرا جیم نے خرید کر کھد وایا تھا اوراس کو کھد وانے میں سمات دن گئے تھے اس کو حضرت ابرا جیم وان کیا گیا ہی آپ کے آباء واجداد یعنی حضرت ابرا جیم واسا عیل واحق کا اس کر ھے ہیں آپ کو ون کیا گیا ہی آپ کے آباء واجداد یعنی حضرت ابرا جیم واسا عیل واحق کا مقدون کیا گیا ہی آپ کے آباء واجداد یعنی حضرت ابرا جیم واسا عیل واحق کا مقدون کیا گیا ہی آپ کے آباء واجداد یعنی حضرت ابرا جیم واسا عیل واحق کا

سب سے بڑا عالم

سغیان بن عیمیند رحمة الله علیه فرماتے ہیں جہالت بہت بری چیز ہے اپنام بھل بھل میں استیان بن عیم بھل کرنے والا کرنے والاسب سے بڑا عالم ہے اگر چیاس کاعلم تھوڑ اہی ہو علم پڑل نہ کرنے والا جالی ہے جاہے کتناہی بڑا عالم کیوں نہ ہو۔





علم ایک قندیل اور لالٹین ھے۔۔۔۔۔

علم کا ایک لائین ہے، جس سے داستہ چلنے کے لئے روشی لتی ہے،
اگر روشی ندہوتو آ دی ٹھوکر کھا کر گرسکتا ہے، تو جس طرح ادی اور طاہری
داستوں کو دیکھنے لئے قند بل اور لائین کی ضرورت ہوتی ہے، ای طرح
اظل تی اور علمی راحوں کو دیکھنے اور بچھنے کے لئے اپنے نبیون کے ذر اید جو
علم بھیجا ہے، اس کو حاصل کر کے اور اس سے روشی حاصل کر کے، ہم اپنی
زندگی کے دائے روش کر سکتے ہیں اور زندگی کو معقول اور کا میاب طریقے
نے اور نکتے ہیں۔

(مفکر ملت حضرت مولانا سید محددالع حنی ندوی دامت برکاتهم کی تقریر سے ایک اقتباس جوانهول نے مدرسہ ضدیجة الکبری المین آباد کھنویں کے مدرسہ ضدیجة الکبری المین آباد کھنویں کی تھی۔)

(۱۱) حضرت بوسف عليه السلام

بدال: معزت يوسع كانسب نامه كياب؟

جواب : بوسف بن لیقوب بن ایخی بن انجی بن انجی سد حضرت ابراہیم کے پر ابوتے ہیں اوران کی رالدہ کا نام راحیل بنت لا بان ہے ، حضرت لیقوب کوان کے ساتھ بے صدیحت تھی بلکہ عشق تھا، اوراس لئے کسی وقت بھی ان کی جدائی گوارہ نہ کرتے تھے۔ یہ بھی اپنے والد، دادا، اور پر داوا کی طرح سن رشد کو بہنچ کر خدا ہے برز کے جلیل القدر پینیبر ہے اور ملت ابرا جسی کی دموت وہلنے کی خدمت سرانجام دی، جسی وجہ ہے کہ ابتدائے زندگی ہی ہے ان کی دماغی اور فطری استعداد دوسرے بھائیوں کے مقابلے جس بالکل جدا اور نمایاں تھی، یعقوب کے عشق وجمت کا ایک سبب دوسرے بھائیوں کے در ایداس کی داور دی النی کے در ایداس کی اطلاع یا جگے تھے۔

سوال قرآن كريم ف حضرت يوست كانام كتني مرتبه ذكركيا ب؟

جواب : معرت یوست کا نام قرآن عزیز نے 26 مرتبدذ کرکیا ہے جن میں سے 24 مجد مرف مورہ کیوسف میں اورا یک جگہ مرف مورہ کیوسف میں اورا یک جگہ مورہ عافر میں ذکر آیا ہے، اوران کو یہ فرجی حاصل ہے کہ پردادا حضرت ایرا ہیم کی طرح ان کے نام پر بھی قرآن عزیز کی ایک مورت مورہ کیوسف نازل ہوئی ہے جو حضرت یوسٹ کے دا تعات سے متعلق میرت وموعظمت کا بانظیر ذخیرہ ہے۔

موال بقرآن کریم نے حضرت بوسٹ کے مذکرہ کو''احسن القصص'' کے الفاظ سے کیوں تعبیر کیا ہے؟ اورائ مورہ کا شان مزول کیا ہے؟

جواب: قرآن کریم نے حضرت بوسٹ کے تذکرہ کواحس انقصص (نہایت عمدہ تصد) کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ بیدت میں کی اور جگہ موجود سے تعبیر کیا ہے۔ بیدت میں میں اور جگہ موجود

نہیں جیسا کہ دیگرانبیاء درسل کے تذکرے بار باراپ خاص مقصد کے تحت ملتے ہیں۔ پورا قصہ ایک جگہ ہونے کے باعث جس قدر عبرتمی محکسیں اور مواعظ ونصائح اس مورہ میں یجالمتی ہیں کی اور قصہ میں ایک جگہ جمع نہیں ہیں۔

تقعن اور واقعات کے بیان کرنے میں صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے عبرت وهیمت ، وعظ ویذ کیر ، سور و ایوسف اس حثیت سے پورا کا پورا وعظ ویذ کیر ہے۔

مورہ بیسف کے شان فزول کے بارے میں روایات حدیث کا خلاصہ بیہے: " کلے کرمہ کے مشرکین نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق علماء یہود سے تفتیکو کی اور اپنی عاجزی و بیشانی کا اظہار کیا کہ ہم ان کوجھوٹا ثابت کرنے میں تاکام ہوگئے ہیں ،کوئی ایک تدبیر بتائی جائے کہ محرصلی اللہ علیہ وسلم کوجھوٹا ثابت کردیا جائے اور وہ عاجز ہوجائے۔

یرد کے علاونے ان شرکیوں ہے کہا کہ ال مدگی نبوت کو تک کر نے اور جھوٹا بنانے کیلئے آگی۔ ان سے بیروڈل کر کہ یعقوب کی اولاد ملک شام ہے معرکیوں خفل ہوئی ؟اگریہ نی نبیس آؤ ہرگز ہرگز نہ بتا سے کا۔

کفال کے نے میرودی علاولی بدایت پر نبی کر میم ملی الشعابیہ علم ہے میرول کیا ان کے اس مطالبہ پرسورہ کیسف کفال کے نبیرودی علاو نے دہ سب مجھان کوسنادیا جو ہورہ کیسف شرح موجود ہے (این کشر)

ذائر ہوئی ادر ان میں مالی میں میں وہوں کا جات کی اس موال کا اس لئے استخاب کیا تھا کہ بیروا تعدید کم مدیس مشہور مذتی اور مذتی وہاں کوئی میبودی یا عیسائی عالم تھا جو کسی کو بتا سکے ۔ ایسے حالات میں جبکہ خود

مشہور شقااور نہ ہی وہاں کوئی میرودی یا عیمائی عالم تھا جوکی کو ہتا سکے۔ ایسے حالات میں جبکہ خود
نی کرمیم سلی اللہ علیہ و سلم ای لقب سے نہ کی کمتب میں درس لیا تھا اور نہ مکہ کر مہ میں کوئی درس گاہ
تھی اور نہ ہی آپ سلمی اللہ علیہ و سلم نے نبوت سے پہلے بھی یہ واقعہ کی سے سنا تھا۔ ان مخصوص
حالات میں نہا بہت تفصیل اور کائل وضاحت کے ساتھ حضرت لیقوب اور حضرت بوسٹ کا
طویل واقعہ بیان کر دینا خود نبوت کی ایک کھلی دلیل تھی اور آنحضور صلی اللہ علیہ و کم کا یہ صرت مجمودہ
مالیس جی وہ تو ایجان لائے اور بقیہ عن وہ مرکمی ہی میں بڑے دے۔
طالب سے وہ تو ایجان لائے اور بقیہ عن دور مرکمی ہی میں بڑے دے۔

روال: معرت بوست نے کیا خواب دیکھااور پر اور ان پوسٹ نے معرت میسٹ سے تعاقب کیاسازش کی؟ کیاسازش کی؟

مدواب : معزت ليقوب إنى تمام اولا ديم معزت ليهث عند محيت ويواسك تحت المحت المح

علاوہ ازیں حضرت یوسٹ اپ دیگر بھائیوں سے اخلاق وہ اور ت سے مرقت ہے۔

ان باپ کا احر ام ، اطاعت شعاری ، خلوص و فدمت بدلیے اوساف تھے ہے ہے۔ یہ یہ بی کے لئے ویے بھی ضروری تھے حضرت یوسٹ یس جمع تھے بیاب کی ہے جہ دوران اور تا قائل ہرواشت حد تک پہنے گی وہ ہروات سی خرشر سے کے ایس کے لئے بے حد شاق اور تا قائل ہرواشت حد تک پہنے گی وہ ہروات سی خرشر سے کہ کسی طرح بھی اپ باپ کے قلب سے یوسٹ کی محبت کو دور کردیں یہ جرخرہ یسٹ تی کو دیر کردیا جائے تا کہ سمارات ہے جائے ہے۔ انہی سازشوں کے دوران حضرت یسٹ نے کو دیر بی خوب تھ خواب دیکھا ہو جائے۔ انہی سازشوں کے دوران حضرت یسٹ نے کیے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور شمس و قرران کے آگے جمد و میزیں سے بیجی و قریب خوب تھ جو دیا ہے۔ انہی سازشوں کے دوران سے بیجی و قریب خوب تھ جو دیا ہے۔ انہی سازشوں کے ایک میں دوران سے بیجی و قریب خوب تھ جو دیا ہے۔ انہی شردیکھا ہوگا۔

حطرت بوسٹ نے اپنے والد بزرگوارے بدخواب بیان کیا، مطرت بی میٹ برخوب کا تعقیت برخوب کا تعقیت برخوب کا تعقیت منکشف ہوگئی۔ بیٹے ہے کہا کہ بدخواب کس کے آگے ند برایا جسٹ ایر ندیو ہے کہا کہ بدخواب کس کے آگے ند برایا جسٹ کس موت پر کس کا رقیم سے بھائی برائی ہے بیش آئیں۔ کیونکہ شیطان انسان کے بیچھی جو اب اس موت پر آئی کے دوخواب حقیقت میں کر آن مکیم نے معزمت بوسف کی تجیبرخواب کو بیان نہیں کیا تا آئے ووخواب حقیقت میں کر آن میں میا تا آئے ووخواب حقیقت میں کر اساخ آگیا۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کمیارہ ستاروں ہے مراد معفرت بیسٹ کے نیورہ بھوتی ا اور خمی وقمرے والدین مرادیں۔ تفییر قرطبی میں مزید بیوضاحت ملت ہے کہ معفرت بیسٹ کی والدہ محتر مداحی آئرچہ اس خواب سے پہلے وفات پاچکی تھیں گران کی بہن حضرت لیعقوب کے نکاح میں آگئی تھیں۔ خالہ مال کے قائم مقام ہوتی ہے خصوصاً جبکہ وہ والد کی زوجیت میں آجائے تو عرفا اسکو ماں ہی کہا جاتا ہے۔

ئى كريم ملى الشعليد وللم كاارشاد ب: آلْ بَحَدالَةُ بِهِ مَنْزِلَةِ الْأُمَّدِ الْحَدِيثِ (خَالَمُ ال

اے نی ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جوہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے ایک نہایت اچھا قصہ تمہیں سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے (اس تصہ سے) بے خبر ہتے۔

جب بوسف نے اپنے باپ سے کہااے اہامیں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج وچا تدکود یکھا ہے، دیکھا کیا ہوں کہ وہ جھے مجدہ کررہے ہیں۔

باپ نے کہا اے میرے بیٹے تو اپ اس خواب کواپ بھا کیوں سے بیان نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی خفیہ چائی چل جا کیں ، بلاشبہ شیطان انسان کے لئے کھلا وشمن سے ۔ اورای طرح تیرا پروردگار جھے کو برگزیدہ کرے گا اور تھے کو (تاویل حدیث) خواب کی تعبیر یں سکھائے گا اورا پی تعمیل تھے پر اوراولا دیفقوٹ پر پوری کرے گا۔ جس طرح کہ اس نعمت نبوت کو پورا کیا تیرے اجداد پر پہلے سے بینی ابراہیم والحق پر بینک تیرا پروردگار برواعلم والا حکمت والا ہے۔''

جامع ترفدی میں ہے کہ نی کر میں اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچا خواب نبوت کے جالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اورخواب معلق رہتا ہے جبکہ کس سے بیان نہ کیا جائے۔ جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے کوئی تعبیر دیدی تو تعبیر کے مطابق واقع ہوجا تا ہے۔ اس لئے خواب جرکس سے بیان نہ کیا جائے۔ لئے خواب جرکس سے بیان نہ کیا جائے۔ صرف عالم سے یا پھرا ہے خیرخواہ سے بیان کیا اور اس کو تحفوظ رکھا ، الغرض حضرت یوسٹ نے اپنا خواب حضرت یعقوب سے بیان کیا اور اس کو تحفوظ رکھا ، الغرض حضرت یوسٹ کے اپنا خواب حضرت یعقوب سے بیان کیا اور اس کو تحفوظ رکھا ، اس خواب کے بعد حضرت یعقوب میں کا میں میں کا اور اس کو تحفوظ رکھا ، اس خواب کے بعد حضرت یعقوب کی مجبت اور زیادہ ہوگی۔ وہ حضرت یوسٹ کو اپنے سے جدا

سب بھائیوں نے مشورہ کیا پھر حضرت لیتقوب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت فیرخواتی وجبت کے پیرایہ میں کہنے گئے اباجان! آپ بوسٹ کو ہمارے ساتھ میر د تفرق کے لئے کیوں نہیں ہیجے؟ آپ اسکو ہمیشہ اپنے ساتھ تی رکھتے ہیں؟ وہ بھی بچہہ کھیل کود کا اسکو بھی موقع ملنا جا ہے آ فرآپ کو اس کے بارے میں کیا اندیشہ ہے؟ اور ہم است بھائی کیا آگی کوئی میں شعت نہیں کہیں گئے۔ ماتھ وہ کہی کیا اندیشہ ہے؟ اور ہم است بھائی کیا آگی کوئی میں شعت نہیں کر سکیں گے؟ آپ کو ہم پراعتا دکرنا جا ہے۔

حضرت یعقوب اپنی فراست نبوت سے جان کے کہان سو تیلے بھا تیوں کے داوں جی کھوٹ ہے اور وہ ہوست کو نقصان پہنچانے کے در بے ہیں گر آپ نے صاف صاف لفظوں جی اس اید بیشہ کو فا ہر نہیں فرمایا تا کہ کہیں وہ گر کر علانے وشنی پر آمادہ ند ہوجا کیں اس لئے بجائے واضح طور پر اپنا اید بیشہ فلا ہر کر نے کے اشارہ ان پر بید بات واضح کردی کہ واقتی جھ کو ہوست کے بارے بیں اید بیشہ فلا ہر کر نے کے اشارہ ان پر بید بات واضح کردی کہ واقتی جھ کو ہوست کے بارے بیں اید بیشہ کوئی بھیڑیا اس کو اٹھانہ لے جائے اور تم کواس کی فرتک ند ہو۔
بارے بیں اید بیشہ کے کہیں کوئی بھیڑیا اس کو اٹھانہ کے جائے اور تم کواس کی فرتک ند ہو۔
میں نے بیٹوں نے بیک زبان کہا آگر ایسا ہوا تو یقینا ہم نے سب پھی کو اور یا۔ بعلا کہیں ایسا ایک بیشہ کوئی ہوئی کوئی میں بیان کی تھا تات کہ کہ کہیں جا ہوان آ آپ کوئی ایک دور کے بیا نے بیٹوں کی میزید انتقامی کا در وائی سے بہتے کے لئے معفرت ہوسے کو ان کے ہم اور پر سے کہی اجازت و سے دی اس طرح برادران بوسف نے اپنے محمود بیسے کو میں ہوں والو دیا جس میں پائی نہ تھا اور بھر اپنے متفقہ مشور سے کے مطابق آ کے ایسے کو میں ہوں وال دیا جس میں پائی نہ تھا اور عرصے ہوئی پڑا تھا قرآن کے مطابق آ کے ایسے کو میں ہیں وال دیا جس میں پائی نہ تھا اور عرصے ہوئی پڑا تھا قرآن کے مطابق آ کے ایسے کو میں ہیں وال دیا جس میں پائی نہ تھا اور عرصے ہوئی پڑا تھا قرآن

كريم في ال كنوي و "غَينبت الْجُبّ "كالفاظ ت تبيركيا ب-غيابه براس چزاك مجية

میں جو دوسری چیز کو چھپانے اور عائب کردے۔ ای لئے قبر کو بھی غیابہ کہا جاتا ہے (کیونکہ دو لاش کو چھپادی ہے) اور بُٹ ایسے کئویں کو کہتے ہیں جس کی من پختہ بنی ہوئی نہ ہولیجن ایک ایسا ویران اور ہے آب گڑھا جو آبادی ہے دورور ختوں میں چھپا ہوا ہو۔ حضرت یوسٹ کو جبراً وقبراً اس میں اتارویا گیا۔ قرطبیؓ نے قتل کیا ہے کہ اس وقت حضرت یوسٹ ٹابالغ تھے اور تغییر مظہری میں تقریح ہے کہ اس وقت ان کی محرسات سال تھی۔

ا مام قرطبی اور دیگرمفسرین نے کنویں میں ڈالنے کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:۔ " جب ان کو کنویں میں ڈالنے لگے تو حضرت یوسٹ کنویں کی من سے چمٹ کئے۔ بھائیوں نے ان کا کرنہ اتارااوران کے ہاتھ باندھے۔اس وقت حضرت یوسف نے بھائیوں ہے پھررتم کی درخواست کی مگر وی جواب ملا کہ کمیار وستارے جو جھے کو بجدہ کرتے ہے ان ہی کو بلا وہ تیری مدد کریں مے رحضرت بوسٹ کا میخواب کسی طرح بھائیوں کومعلوم ہو گیا تھا جس کی وجہ ے ان کی آتش غضب بحزک انفی تھی۔الغرض حضرت بوسٹ کوایک ڈول میں رکھ کر کنویں میں انکا دیا۔ جب درمیان تک مہنچ تو ری کاٹ دی۔اللہ تعالیٰ نے اینے بندے کی حفاظت فرمائی، یے گرنے کی دجہ سے چوٹ ندآئی اور قریب ہی ایک چٹان نظر آئی اس پر حضرت یوسٹ سی سالم بیٹے میں ۔ بعض روایات میں بیدوضاحت ہے کہ جبرئیل این کو حکم دیا گیا تھا کہ تہد میں کرنے ے پہلے انہیں چٹان پر بٹھا دیا جائے۔ تین یوم تک کنویں میں رہے ان کا ایک بھائی جس کا نام يہودا بيان كيا جاتا ہے اور جوابيے بھائيوں كى اس سازش كامخالف تھا،ليكن بھائيوں كى مخالفت كى طاقت ندر کھٹا تھا۔ ہرروز روٹی اور پانی چیکے ہے کنویں میں اتار دیا کرتا تھالیکن اس کی ہمت آئی نه ہوئی کہ باپ حضرت لیفوٹ کو بیدوا تعد بیان کردے۔ ادھراللہ تعالیٰ نے حضرت بوسٹ کی کی اوراطمینان کے لئے ان پر وی نازل کی جس میں کسی آئندہ زمانے میں بھائیوں کی ملاقات اور ان بر بالا دی کی خو تخری تنی اور بید که وه لوگ محتاج و فقیر بن کرآپ کے پاس آئیں محے آپ ان کو میجان لیں مے کیکن وہ لوگ آپ کو پہچان نہ میں ہے۔''

یدوی جو کنویں میں نازل ہوئی (بقول تغییر مظہری) وقی نبوت نہ تھی کیونکہ وہ چالیس سال
کی عربی عطا ہوتی ہے بلکہ یہ وتی ایسے ہی تھی جسے حضرت موتیٰ کی والدہ کو بذر بعہ وتی مطلع
کیا جمیا تھا یا جسے حضرت مریم ہے کلام کیا گیا یا شہد کی تھی کا طرف وتی کی گئے۔ حضرت یوسٹ پر
وٹی نبوت کا سلسلہ معرب نیجے اور جوان ہونے کے بعد شروع ہوا جیسا کہ ای سورہ میں تقریق ہے۔
وَلَيْمًا بَلَغَ اَشُدُهُ اَتَیْنَهُ مُحْکُمُ اوَّ عِلْمًا (آیت: 22)

اور جب بوسف اپی بوری جوانی کو مہنچ تو ہم نے انہیں علم وحکمت (نبوت)عطا کی۔ مگر و پر مغسرین جیسے ابن جرمز ، ابن الی حاتم "نے اسکود حی نبوت ہی قر ار دیا ہے۔ بیا لیے ہی ہے جیسے كه دهنرت عيسي عليه السلام كوجين مين نبوت عطاك محنى -الغرض معنرت يوست كوكنوي مين ڈال کر دالیس کے دفت ایک جانور کے خون سے حضرت پوسٹ کا کرند سمرخ کیا اور عشاء کے دفت روتے بیٹے حضرت لیقوٹ کے پاس پہنچ حضرت لیقوٹ ان کی آواز س کر باہر آئے ہو جھا کہ كيادا تعديد؟ كياتمبارى بكريول ك كله يركمى في حمله كرديا يداور يوسعت كهال إن؟ سب نے ایک زبان ہو کر کہا ہم نے آپس میں دوڑ لگائی اور پوسٹ کوائے سامان کے یاس مچوڑ <u>گئے تھے۔اس درمیان میں بھیڑیا</u> آیا اور پوسٹ کو کھالیا۔ و <u>بکھئے ب</u>یاس کا کرنڈ ہے جوہم کومقام مادشر برملائے۔اے اباجان! آپ کوتو یعنین نہیں آئے گاخواہ ہم کتنے ہی سے کیول نہ ہول....؟ قرآن علیم نے اس خون آلود و کرنہ کا دمف ہدتم محیدب (جمونا خون) بیان کیا ہے۔ حقیقاً بہ جمونا خون تو تھا ہی کیکن صورۃ مجمی جمونا تھا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں جمونا نابت کرنے کے کے ان بھائیوں کو عاقل اور بے عقل بنادیا کہ کرند پرخون لگانے کے ساتھ اسکو جا بجاہے محاثر بھی دیتے جس سے بھیڑیے کا کھا جانا ٹابت ہوتا ،انہوں نے بوسٹ کے بی وسالم کرنہ پر جانور كاخون لكاكر باب كود موكه مين ڈالنا جا ہا (ليكن جمونے كوعقل نبيس ہوتی) خود د موكه كھا مجئے كرية كو مچاڑانہیں۔حضرت یعقوبؓ نے سیح وسالم کرنند دیکھ کرفر مایا:۔''میرے بیٹو! یہ بھیٹریا کیسا عکیم وتقلند تفاكر يوسف كواسطرح كهايا كريس سے كريدتك نديمينے بإيا؟"

ای طرح حضرت ایقوٹ پران کا حروفریب وجعل سازی کا راز قاش ہوگیا۔فرایا

یوسٹ کوتو بھیڑے نے بیس کھایا بلکہ تمہارے داول نے ایک بات گھڑلی ہے۔اب میرے لئے

بہتر یہی ہے کہ میں مبر کروں اور جو کچھتم کہتے ہوای پراللہ سے مدوطلب کروں چنا نچہ حضرت

ایعقوٹ سب سے الگ ہوکر کیسو ہوگئے اور اللہ تعالی سے فریاد کرنے گئے اس سادی سازش
اور جھوٹے خون اور کروفر دفریب کا تذکر وقر آن کریم میں فہورے۔

حضرت لیفتوت بینوں کی اس محروفریب والی گفتگو کے بعد تھک ہارکریکسوہو محے اور عالبًا وی اللی یا پھرالہام وفراست نبوت سے اظمینان ہو گیا کہ بوسٹ کا فراق ایک طویل عرصہ تک برقر اردے گا۔ سکوت اختیار کرلیا۔

معوال: حفزت بوسف کو بازار معرض کتی قیت می فردخت کیا گیااور کس نے خریدا؟ جواب: حفزت بوسف کو بازار معرض فروخت کرنے کا اعلان کیا۔ تغییر قرطبی میں فدکورے کہ لوگوں نے بڑھ بڑھ کرقیتیں لگانا شروع کیا ، یہاں تک کہوزن بوسف کے برابر سونا اورای کے برابر مشک اور ریٹی کیڑے قیت لگ گئی۔

یددولت اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کے لئے مقدد کی تھی ، مصری افواج کا ایک افر ، شاہی فائدان کا دیمس جس کا نام فوطیفارتھا۔ مصر کے بازارے گزرد ہا تھا یوسف پر نظر پڑی توصورت وشکل ہے ہی دمتا تر ہوگیا اور منہ بولی تیمت دیرا ہے گھر لے آیا اورا پی ہیوی ہے کہا کہ دیکھواسکو عزت ہے دکھنا۔ جب بین کہ رہی کہ وفائدہ بخشے یا ہم اس کوا پنا بیٹا بنالیں۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اس وقت بدر کی لاولد تھا۔ قر آن تکیم نے اس کا نام عزیز مصر بیان کیا ہے۔ ابن کیر نے لکھا ہے کہ بیخص ملک مصر کا دور برخزانہ تھا اور بادشاہ مصراس زمانے ہی قوم عمالقہ کا ایک خفص ریان بی اس اس مقام و بعد ہے دھرت یوسٹ پرائیان لایا اور حضرت یوسٹ کو خریدا تھا اس کی ہوئی کا نام رائیل یا زنیخا بیان کیا جا تا عزیز مصر جس نے حضرت یوسٹ کو خریدا تھا اس کی ہوئی کا نام رائیل یا زنیخا بیان کیا جا تا ہے۔ اس نے اپنی ہوئی ہے کہا کہ یوسٹ کو خریدا تھا اس کی ہوئی کا نام رائیل یا زنیخا بیان کیا جا تا ہے۔ اس نے اپنی ہوئی ہے کہا کہ یوسٹ کے ماتھ نلاموں جیہا معالمہ نہ کرتا ، ان کی ضروریات

ا الله المرام كرنا - قرآن عليم في ال حورت كو إمسو كه ألفنو ينو (عزيز كي يول) كها ب- الله المرح حضرت يوسف شاى فائدان عن اولا و كي طرح دخرت يوسف شاى فائدان عن اولا و كي طرح دخرت يوسف شاى فائدان عن اولا و كي طرح دخرت الله الذوقعت عن كن شعوركو بنج حضرت ابن مسعود قرمات مي كرونيا عن تين آوي بوع فلنداور قيا فد شناس ثابت موت مين : - حضرت ابن معرض في البيد قياس واعداز ب سايا كي بيوى كويد بدايت وى كه يوسف المرام كرنا -

دور و دیا کہ ابا جان ان کو طازم رکھ لیج اسلے کہ بہترین طازم وہ فض ہے جوتوی اورا مائتدار بھی ہو۔
مشورہ دیا کہ ابا جان ان کو طازم رکھ لیج اسلے کہ بہترین طازم وہ فض ہے جوتوی اورا مائتدار بھی ہو۔
مشورہ دیا کہ ابا جان ان کو طازم رکھ لیے اسلے کہ بہترین طازم وہ فض ہے جوتوی اورا مائتدار بھی ہو۔
مسوم حضرت ابو بکر صدیت کی جہترین آئی د بازارمعرین فریداری کا تذکرہ فہ کورہے۔
مسوال: حضرت بوسٹ کی سب سے خت ترین آئی انٹی کوئی ہے؟
حواب: فاری کا ایک مقولہ ہے ''مقربان راجش بود جرائی' بروں کی آئی مائٹ بھی بروی ہوتی ہے میاں داجش اور خلائی ہے بھی سابقہ بڑا۔ بازارمعرین غلاموں کی طرح میں غلاموں کی طرح

عاہ فتعان فاسمیت م ندف دور علاق سے بی سابقہ یوا۔ بازار معریک غلاموں فی طرح فردفت ہوئے۔ اب جوانی کی وہ تخص آ زمائش شروع ہوئی جس میں صرف اور صرف خدا کی حفاظت سہارا بنتی ہے۔ حضرت یوسٹ کن بلوغ کو تینی گئے جیں۔ جوانی کا عالم تھا، حسن وخو ہروئی کا کوئی ایسا پہلونہ تھا جوانی کے اندر موجود شہو عزیز معرکی بیوی ان پر ہری طرح فریفتہ ہوگئ ۔

کا کوئی ایسا پہلونہ تھا جوان کے اندر موجود شہو عزیز معرکی بیوی ان پر ہری طرح فریفتہ ہوگئ ۔

قر آن کر یم نے اس حاد شرکواس طرح بیان کیا ہے: ۔ وَ وَاوَ دَتْ اللّٰتِی عُورَ فِی بَیْتِ تَعَاعَنُ نَفْسِهِ

و غَلْفَتِ الْاَبُوا اَبَ ، وَ قَالَتَ هَیْتَ لَکَ (آیت: 23)

"اور پھسلا یا یوسٹ کواس مورت نے جس کے گھر میں وہ رہے تھے اس کے تفس کے معرف وہ دہے تھے اس کے تفس کے معالمہ میں اور دروازے بند کر دیئے اور کہنے گئی آ جاؤتم ہی ہے کہتی ہوں''
اگر چہ یہ ورت عزیز معرکی ہوں ہے جیسا کہ دوس سے موقع پر بیان کیا گیا ہے لیکن فہ کورہ است میں اُلیسٹی خسو فیسٹی بینیتھا (وہ ورت جس کے گھر میں یوسٹ رہا کرتے تھے) کے جہم

عنوان ہے اس مورت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس عنوان میں نزا کت فحوظ ہے کہ حضرت بوسٹ کے گناوں ہے نزا کت فوظ ہے کہ حضرت بوسٹ کے گناوں ہے ناور بھی اضافہ کردیا تھا کہ دوای مورت کے مکان میں اس کے سے مال انداز کرتا کچھ آسان ندتھا۔

حضرت ہوت فرانوادہ نہوت کے چٹم وجرائے تھے، خود بھی منصب نبوت پر فا کز ہو بھی سے ۔ بقول حسن ہمری اس وقت عمر شریف حالیس سال ہو بھی تھی۔ بملااان سے بیر کول کر ممکن تھا کہ اس تا یا کی اور فحش میں جتلا ہو جا کیں، سیمن فورت نے بے قابو ہو کر جب کرے کا ورواز و بند کرد یا اور اصرار کرنے گئی تو یہ وقت ہرا کی کے لئے خت آن مائش کا ہوجا تا ہے۔ شائل فائدان کی فورت، حسن و بہار ہے معمور ، محبوب نہیں عاشق بن کر جب کی کا چیچا کرے تو کونسا ذر لیے ہے جو آدمی کوگئا ہے ۔ بازر کھے۔

معرت ہوست نے اپ آپ و چوطرف سے کھر اہوا پایا تو بیفہرانداز میں مب سے پہلے اللہ تعالٰی کی بناو یا گئی مند اللہ (اللہ فی بناو یعن اپ عزم واراد و پر بجروسہ یں کیا) اس کے بعد مکست و موصف کے ساتھ وزیخا کو فیسے کرنا شروع کیا کہ وہ بھی اللہ تعالٰی ہے ور رے اورا ہے ارادے سے بازا جائے۔ فرمایا:۔

" وی میرارب ہے اس نے جھے عزت کی جگہ دی اور جھے کو کہاں ہے کہاں مہنچایا ایسے محسن دمر بی کے کہاں مہنچایا ایسے محسن دمر بی کے کم میں خیانت کر دن اور اسکونظر انداز کر دون؟ یقیناً ظلم کرنے والوں کو بھی فلاح تصیب نبیں ہوتی "۔

مهوال: معرت يوسف كوكنوس سے كس في تكالا؟

جواب : ملک شام سے ایک قافلہ معرجار ہاتھا۔ راستہ بھول کراس غیر آباد کنویں پر پہنچا، پائی
کی ضرورت و یہ بھی سفر جس چیش آئی ہے۔ فاص طور پر جبکہ دور دورتک پائی کا نشان شامل
ہو کنویں کو دیکھ کرایک شخص نے جس کا نام مالک بن دعبر بتایا جاتا ہے ڈول کنویں جس ڈالا
حضرت یوسٹ نے فدائی قدرت کا مشاہدہ کیا۔اس ڈول کی رس پکڑلی او پر بہنچ ،اس کمن

حسین وجیل از کے کود کھے کروہ ایکارا تھا:۔ ینبٹ وئی ھنڈا غلام ۔ (اے یوی خوتی کی بات ہے یہ توایک پڑاا مجمالز کا نکل آیا)

سوال: حفرت بوست نے جن ستاروں کوخواب میں دیکھا کہ ووستارے انکو بحد وکرد ہے ہیں ان ستاروں کے نام کیا تھے؟

ب واب الن تارول كنام يرته_(1) جربان(2) الطارق(3) الذيال(4) قالن (5) عمودان(6) الفليق(7) المعمح (8) الغرع(9) الوثاب (10) ذوالتفين _ (طاشيرا بن خلدون ص: 96 ق1)

سوال : حضرت بوست کے زمانہ میں معربر کس کی حکومت تھی اور آپ نے وزارت میں کس کی حکومت تھی اور آپ نے وزارت میں کس کی قائم مقامی کی تھی ؟

ب وقت معرض والب المعند المعند

سوال : حفرت یوست جس تخت شابی پرجلوه افروز ہوئے اس کا طول وعرض کتنا تھا اور اس پر کتنے بستر اور پر دے ہتھے؟

جسواب : تخت شائی کی اسبائی 30 ہاتھ اور چوڑ ائی 10 ہاتھ تھی اور اس تخت پر 10 بستر سے اور 60 ہار کی اسبائی 30 ہاری کے لئے پڑے تھے۔ (مظہری ص: 168 ج: 6)

مدوال: حعزرت بوست کوآپ کے بھائیوں نے جس کویں میں ڈالا وہ کتعان سے کتنی دورتھا؟ جواب: ریکنوال کتعان بعنی منزل بیقوت سے تین میل کے فاصلہ پرتھا۔ (ماشیرجلالین ص: 191ج: 13)

مسوال : جس وقت حضرت بوست کوان کے ہمائیوں نے کیس لکال کر کنویں میں ڈالا پھر کنویں میں ان کے یاس کیس کہاں ہے آئی تھی؟

جواب :اس كى قدر كنعيل يدب كرجس ونت حفرت يوست كوان كے بهائيوں نے كنوي می ڈالنے کا ارادہ کیا پہلے انہوں نے آپ کی پٹائی کی پھر جب کویں میں لٹکانے لگے تو کیڑے اتاردے معرت يوست نے بماتيوں اے كمانيا إخوتاه رُدُو اعلَى قيميْصِى أتوارى به فِي حَيَاتِي وَيَكُونُ كُفَنًا بَعْدَ مَمَاتِي المعرب بِما يُوامِير اليص جَه كود يدوتا كما يى زندكى میں اس ہے ستر چمپائے رکھوں اور بعد مرنے کے اس کواپنا کفن بنالوں مگر انہوں نے تیعی نہیں دى اورآ پ كون سے رى سے باعد هديا اور باتھ باعد هكركنويں ش لئكا دياجب آب آدى كرائى ایک چٹان تھی آب اس بر کھڑے ہو گئے اس سے بل اس کنویں کا یانی کھارا تھا مگر جب آپ گر ے تو شیریں ہوگیا ادھر خدائے یاک نے حضرت جرئیل کو کھم دیا کہ میرے مقدس بندے ہوست كوايين مبارك پرول پر لے لواوران كے لئے جنت ہے كھانا بينا لے جاؤ اوران كے بازوير تعویذی شکل میں قبیص ابرا ہیمی بندها ہواہے وہ کھول کران کو پہنا دو پیہ جنت کا وہ قبیص ہے جس کو حضرت جبرئيل وميكائيل عليهاالسلام جنت ہے لے كرآئے تھے اور ٹارنمرود میں حضرت ابراہیم کو بہنا یا تھااور یہ پشت در پشت حضرت لیقوٹ تک پہنچاجس کا آپ نے تعویذ بنا کر حضرت يوسف كي بازوير بانده ديا تغايا كلي بن ڈال ديا تھا۔

(ماشيرجلالين ص:190 وتغيير مواجب الرحمان ص:136 ج:1) سوال: جس دقت حضرت يوسف كنوي ش ذال يركي تواس دفت آب كي تمركتني تعي

اب كنوي ين المال باك كونت آپ كام بعض في المال باك كام (الانقال ال 343 ع: 2) اورا كال في الآري من: 155 ع: 17 مال كاذكر ب (كذا فى البدايرس:220 ج:1) اور بعض في 18 سال مان كى هم ماشيد جلالين من 190 اور ماحب تغيير موامب الرحل في من 136 ج: 4 يهلي تول كوي كما --موالى: حضرت يوسعت كنوي على كتف دن رب نكالف والعام كيا تعاده كهال كا تعا؟ جواب: حضرت يوست كومها فرول ني تيسر دن نكالا - (الكال في الناري من 140 ج.1) الل سير في لكما ب كد حفرت يوسف كوكوي س تكالينه والله ما لك بن دهرالخز الى تما اورب عرب كابدوى تعار (تغيرموامب الرحمن ص:48-247 والبداية والنهاييس:202 ع:1) سوال: برادران بوست نے بوست کومسافروں سے متنی قیت پر بیا؟ جواب : حضرت مجامد فرمات میں کہ آپ کو بائیس (22) در ہموں میں فروشت کیا۔ حضرت این مهاس اور حضرت عبدالله ابن مسعود قرمات بین كهین در بمول بن بیجا اورانهون نے دودوور ہم آپس بس تقسيم كركي حضرت حكرمداور جمد بن الحق فرمات بي كدآب كوجاليس در جمول بي بي (البدايين: 202 تغير مواهب الرحن ص: 248 وماشيه جلاكين ص: 190) مدال: معزت يوست كوعزيز معرف كى جيز كيد اخريدااورع يزمعركانام كياتفا؟ جسواب ممرك بازارش جب بوست كى بولى لكانى كى اور بولى ايك بمارى قيت برياني كى اور مزین معرکے نام بولی چیوڑ دی می مزیز معرفے حضرت بوسٹ کے برابرریشم اورملک (فیتی خوشبو) اور جا تدى تولى اورعزيز مصركانا مقطفير بااطفير تعار (تغييرموابب الرحن ص: 148 ج: 4، البدايي ص: 202 ج: 1) سوال: حضرت لوست قيدخاند من كتن دن رب؟ جواب السلط مين قرآن في بضع مينين كالفظ استعال كياب من كالفير معرب قاده ومجامد فرماتے ہیں کہ لفظ بضع کا اطلاق تنمن ہے نو تک آتا ہے اور حضرت وہاب فرماتے ہیں کہ صفرت ابوب بیاری بی سات برس رے ای طرح معرت بوست تید فاند بی سات برس رے ای طرح معرت بوست تید فاند بی سات برس رے اور بخت تعرکا عذاب بھی سات برس را ۔ (تغییر مواجب الرحمٰن ص: 308 ت: 12)

مسوال : جب صفرت بیسف تید فاندے وزیر معرکے سامنے لائے کے تو آپ نے کس زبان میں تعظوی اور وزیر معرکتنی زبانیں جانیا تھا؟

AT / 188

موال جعرت يسف حمل وقت وزير بنائے مح اس وقت آپ كي عرفر يف كيا حي يور مكورت كازمان كنے سال كا ہے؟

جهواب: آپُو30 مال کی تمرین وزیرینایا گیا (البدایش:210 انکال س:155 ق:1) اور 90 مال حکومت کی _ (عاشر جلالین شریف من:191 پ:13)

مسوال جعفرت بوسف كى ملاقات البين والدين سي كنف سال بعد دول الرون عن عند عفرت يوسف كي عمر كياتمي؟

جسواب : الى بارے ملاقت اقوال ملتے بيل (1) 80سال كي بعد مار قات بوئى۔ (2) 83سال كے بعد مار قات بوئى۔ (2) 83 سال كے بعد ميدوؤوں قول حضرت سن بعری كے بيل (3) قاده كتے بيل كر حضرت يوسف ك

باز كاسد والدين سنة 35 مال بعد بوئى (4) ال كتاب كا كونا به كه جدائى كا و باد 40 مال كا بهد (الهدايدم: 217 ت: 1) اوراس وقت معزست يوست كى مرفز بلد 120 مال كافى -ر تشيير مواوب الرمن مى: 124 ت: 1 والكافى فى التاريخ مى: 155 ت: 1)

مدوال: بعب مفرت يعقوت معرب إمن سن ملاقات كالمعرك المراب على معرب معرب معرب معادة معرب المعادة معرب المعادة معرب المعادة معرب المعادة معرب المعادة المعادة معادة المعادة معادة المعادة المعادة

معامید: معزست محمد نے جار بزار خاوموں کے ساتھ است والدین کا استانہال کیا۔ (تخبیر مواہب الرمن ص: 124 ن: 4)

معوال: حضرت يوسف كى زينا ي كنى اولاد موكي ؟

معاب : صرت يوست كى زينا سے دوائے بيدا بوت (1) افرائيم اور (2) ملاا م

(البدايدوالنهاييس:210ج:1)

سوال : الل معرف صفرت بوسف كتابوت كودريائ نيل ميس من چيز ميس بندكر كون كيا تعااوركهان وفن كيانتها؟

مواب: بحس وقت صفرت یوسف انقال فرما محی توانل معرف آپ کے مدفن میں جھڑا کیا آخر کاراس امر برسل مفہری کدستک مرمر کے صندوق میں بند کر کے دریائے نیل کی بلندی میں وفن کریں اس طرح کو تمام پانی آپ کے صندوق کے اوپر کو ہوکر معر تک پہنچے ہیں تمام لوگ اس حمرک کو برابراستعال کرتے رہیں۔ (تغیر مواہب الرحمٰن ص: 136 ج: 12)

سوال: حضرت موی علیدالسلام نے آپ کے صندوق کودریائے نیل سے کتنے سال بعد لکلوایا؟ جواب : چارسوسال بعد حضرت موی علیدالسلام نے آپ کے صندوق کود ہاں سے لکال کرائے آباء واجداد کے قریب دنن کیا۔ (تغییر مواہب الرحمٰن ص: 136 ج: 12)

سوال: حضرت یوسٹ کے عجیب وغریب قصہ کے اہم اخلاقی مسائل بیان کریں؟ جواب :حضرت یوسٹ کا پیجیب وغریب قصہ ارباب بصیرت کے لئے اپنی آغوش میں نہایت اہم اخلاقی سیائل رکت ہے ورامس ہاتھ۔ ایک والعدین ہے ملک لفنائل اخلاق کی ایسی درین واستان ہے جس کا ہر یہ موموملات واصیرت کے جواہر سے لبرین ہے۔ قوت ایمانی واستانا میں واستان ہے جس کا ہر یہ واسلات ویا ہے واستان میں واسلات الله کا مشتل اور مناس وی برین ہے۔ واسلات کا مدین الله کا مشتل اور اصلاح والتو کی جسے اظلاق فاصلہ اور صفات کا ملہ کا ایک ناور سلسلة الذہب ہے جواس تعدے ہرائی میں سے ہواس تعدے ہرائی میں سے ہواس تعدے ہرائی میں سے ہواس تعدے ہرائی میں اللہ ہم اللہ کا ایک ناور سلسلة الذہب ہے جواس تعدے ہرائی ہیں ہے ہواس تعدید ہرائی ہیں۔

اس مخص کی زیر کی افلاق کریمانه میں نمایاں اور صفت عالیہ میں ممتاز ہوگی اور وہ برتم کے شرف

- 1800 Joly

حضرت بیست کی مقدی زیرگی اس کی بہترین مثال ہے، وہ لیتقوب، آخی اور ابراہیم میں مثال ہے، وہ لیتقوب، آخی اور ابراہیم میں جیسے جلیل القدر نیوں اور توقیروں کی اولا و تنے اسلے نبوت اور رسالت کے گہوارہ میں کشو و ترا پائی اور خاتواد کا نبوت کے وال میں تربیت حاصل کی ، ڈائی نیک نہاد کی اور فعلری پاک نے جب ایسے لیلیف ماحول کو و یکھا تو تمام فضائل واوصا ف جمیدہ چک الحمے اور بھین جوانی اور گہو کہو لید کی دیم کی سے تام کو شے تقوی معنت ، مبر واستقامت ، ویانت اور مشق الی کے ایسے روش مظہر بن میں کے کھی اشانی اس مجموعہ کمالات سے کو و کھی کر کو جرت ہوجاتی ہے۔

اگر کمی مخص میں ایمان بالله مستقیم و مشکم جواوراس پراس کالیتین رائے اور مضبوط جوتو کھراس راو کی تمام صعوبتیں اور مشکلات اس پر آسان بلکہ آسان تر جوجاتی ہیں۔ اور دو مت حق کے بعد تمام محطرات اور مصائب آئے جو کر روجاتے ہیں ، حضرت بوسٹ کی تمام زندگی میں میہ بات تمایاں نظر آتی ہے۔

ابتلاوا زیائی معیب وہلاکت کی شکل میں ہویادولت روث اورخواہشات نفسانی کے خواصورت اسپاب کی صورت میں ، ہر حالت میں انسان کو خدا تعالیٰ کی جانب ہی رجوع کرنا حالت اور اس انسان کو خدا تعالیٰ کی جانب ہی رجوع کرنا حالت اور اس سے التجا کرنی جائے کہ دوامرخ تی پر ٹابت قدم رکھے اور استقامت بخشے ، عزیز کی

یوی اور حسین معری عورتوں کی ترغیبات اوران کی مرضیات پوری ندکرنے پر قید کی دھمکیاں اور پر قید و بند کے مصائب، ان تمام حالات میں حضرت یوسف کا اعتماد اور ان کی دعاؤں اور النجاؤں کا مرکز صرف ایک ہی ہی سے وابستہ نظر آتا ہے، وہ نہ عزیز مصر کے سامنے، عرض رساں نظر آتے ہیں، نذرعون کے مسامنے بحق ، وہ ندان خویرویان مصراور عشوہ طرازان حسن و جمال سے تی لگاتے ہیں اور ندا ہے مربی کو جو برویوں سے مدد کے مال نظر آتے ہیں اور ندا ہے مربی کی خویرویوں سے ، بلکہ ہرموقعہ پرخدا نے تعالی ہی سے مدد کے مال نظر آتے ہیں۔

"زَبِّ السَّجُنُ اَحُبُ إِلَى مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ. مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رِبَى اَحْسَنَ مَثُواى.

O جب خدائ تعالی محبت اوراس کاعشق، قلب کی مجرائیوں جس از جاتا ہے تو پھر
انسان کی زندگی کا تمام تر مقصد بی وہی بن جاتا ہے اوراس کے دین کی دعوت وہلنے کاعشق ہر
وت رک و پ میں دوڑتا رہتا ہے، چنانچ قید خانہ کی سخت مصیبت کے دفت اپ رفیقوں سے
مبلاکلام پوسف کا بھی تھا۔ یَا صَاحِبَی السَّجُنِ ءَ اُرْبَابٌ مُتَفَوِّ فَوْنَ خَیْرٌ آم
اللَّهُ الْوَاحِدُ الْفَقَهَارُ.

ویانت وامانت ایک ایس محدت ہے کہ اس کوانسان کی دیٹی ودنیوی سعادتوں کی کلید
کہنا چاہئے ،عزیز مصرکے یہاں پوسٹ جس طرح داخل ہوئے تنے واقعہ کی تفعیلات سے معلوم
ہو چکا ہے ، بید حضرت بوسٹ کی دیانت وامانت ہی کا بیجہ تھا کہ پہلے وہ عزیز مصرکی نظروں ہیں
ہاندو ہا وقارا ورمجوب ہے مجرم مرکی حکومت کے یا لک ہو مجے ۔

خوداعتادی انسان کے بلنداوصاف میں سے ایک بڑاوصف ہے فدانعالی نے جس فخص کو بیددولت بخش دی ہے وہی و نیا کے مصائب وآلام سے گزر کر و نیوی و دیٹی رفعت و بلندی مامل کرسکتا ہے۔

خوداعمادی کی مختلف اقسام میں سے ایک شم عزت نفس بھی بے جو شخص خودداری اورعزت نقس سے محروم ہے ، وہ انسان نہیں ، ایک مضعهٔ گوشت ہے ، حضرت بیسٹ کی عزت نفس کے تحفظ كارد ألم ب كرامول كرور وب قيد خاند ب دبان كالمم بالمان والمراف كاليوا المراف كاليوا مم بالمراف المام بالمراف المام المراف المراف المام المراف المرافق المرافق المرافق المرافقة ا

مرایک مقیم انتان متل بدر بهت می برایون کے نئے پر بورڈ حال کے کاموج بے قرآن مکیم نے سرے زیادہ مقامات پراس کی فضلیت کا اعلان کیا ہے ، میرانند ہی گ بہت سے مراتب عالم جورود جانت دفیعہ کا داراق فضلیت برد کھا ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آئِمَةً لِيقَادُنَ بِالْمِرَا لَمَّاصَبَرُوْاوَ تَمَّتُ كَلِمَةُ زَلِّكَ الْحُسْنَى عَلَىٰ يَنِي اسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوْا (الإعراف)

معمورہم نے ان میں سے مقتدا بیٹے ، جو تنارے امکام کے بائی ہے نیب کروہ خنیست مبرے حرین ٹابت ہوئے۔ اور پورا ہوا تیم سے رب کا ٹیک کلمہ نٹی امرائش پرائی وج سے کہ دو صابر دے۔

وَيَشْرِ الْعُسَابِرِيْنَ اللَّذِيْنَ إِنَّا اَصَابَتُهُمْ مُصِيَّةٌ فَانُو النَّا لِلَّهِ وَإِثَّا الِكِهِ وَاجِعُونَ (سوروالِرُو)

" اور بنارت دے دوان میر کرنے دانوں کو کہ جب ان پرکوئی معیرت نازلی ہوئی ہے تو الے بین اور جنگ بھائی ہے ان پرکوئی معیرت نازلی ہوئی ہے تو اور جنگ بھائی ہے ان اور دواخت ہے اور اور دواخت ہے دواج ہو میر اور دواج ہو میر اور دواج ہے دواج ہو میر اور دواج ہو میں اور دواج ہو میر اور دواج ہو میں دواج ہو میر اور دواج ہے دواج ہو میر دواج ہو میر اور دواج ہو میں دواج ہو میر اور دواج ہو میر دواج ہو میں دواج ہو میر دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو دواج ہو میں دواج ہو دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو میں دواج ہو دواج ہو

وَقَالَ رَمُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصَّبُرُ نِصْفُ الْإِيْمَان.

(نينى في شعب اريران)

رسول الله ملى الله عليه وملم في ارشاد فرما يا ميرنصف ايمان ب-وَسُبِلَ عَنِ الْآيُسَمَانِ فَقَالَ الصَّيْرُ وَالسَّمَاحَةُ (يَهِلَّى) ثِي اكرم على الشَّعليه وعلم

ے ایک مرتبدایمان کی تعریف ہوچی گئ تو آپ نے فرمایا" مبراور دریاد کی"۔ حقیقت میں مبرایک الی مفت کا نام ہے جس کے ذریعدانسان برائیوں سے بازرہ سکے وننس ان کی طرف اقدام سے رک جائے ،اس لئے بیمرف اتبان بی کا خامہ ہے اور تمام حوانات ساس كواتماز بخشام-

مبرى مختلف اقسام ميں يا يول كہتے كمان اشياء كى تبعث كے لحاظ ہے جن كى جانب"

مرا کومنسوب کیاجا تا ہے وہ مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ مبر کومنسوب کیا جا تا ہے وہ مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ پس اگر پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کے مقالبے میں مبر ہے تو اسکانام مفت ہے، اور ارممائب پر ہے تواس کومبری کہتے ہیں اور اس کی ضد کانام"جزع وفبزع" ہے اور اگر ثروت ردولت کی بہتات کی حالت میں مبر ہے تو اس کا نام" منبطقس" ہے اور اس کی مندکو" بطر" (چیجورین) کہتے ہیں اور اگر میدان جنگ او رای تم کے مبلک حالات پر مبر ہے تووہ " شجاعت "كہلاتا ہے اوراس كى ضدكا نام" جبن" (يزولى) ہے اور اگر غيظ وغضب كے حالات يرمبر ٢٥ قواس كودهم" كيت بي ادراس كى ضدكود تدم "ينى (ب قابومونا) كهاجا تاب ادراكر حواد ثات زمانه پرمبر ہے تواس کا نام 'وسعت مدر' ہے لینی (کشاد و ولی اور عصار مندی) ہے اوراس کی مخالف مغت کو د منجر " لینی (نظف دلی اور بے مبری) کہتے ہیں اور اگر دومروں کے بوشیدہ رازوں پرمبر ہے تواس کا نام' محمان سر' (پردہ بوشی) ہے، اورا کر بقدر کفاف معیشت پر مبرہے تواس کو'' قناعت' کہتے ہیں اور اگر ہرتم کی عیش پہندی کے مقابلے میں مبرہے تواس کا نام زیر ہے۔

مبرکی ان تمام انسام کابیان جامع ایجاز واعجاز کے ساتھ قرآن عزیز کی اس آیت میں کیا کیا ہے۔ "وَالعَسَابِ إِنْ الْمُسَابِ إِنْ الْمَاسَاءِ وَالعَسَرَّاءِ وَحِيْنَ الْمَاسِ أُولَيْكَ الَّذِيْنَ صَدَقَرًا وَأُولَلْهِ كُ مُلَمُ الْمُعْقَلُونَ " اور برتم كي معينة ول اور معتراول اور ميدان جنك كي بولنا كور مي مبركر في والفي مي دراصل صادق إلى اور بي متى وير بيزگار إلى -

الله في معترت بوست كومبرور مناك ان تمام مراحل من وه كمال عطافر ما يا تماجس كو * مثل اعلى كهاجا تاب مثلا: _

فَاذُكُونُونِيَ أَذُكُوكُمُ وَاشْكُولِلِي وَلَا تَكُفُونُ (بقره)

ہی تم جھ کو یادکروش تم کو یادکرول گااور میراشکر کرواور ناشکری ندکرو۔
مَا يَفْعَلُ اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ شَكَونُهُمْ وَامَنْتُمْ (سَام) اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ شَكَونُهُمْ وَامَنْتُمْ (سَام) اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ شَكُونُهُمْ وَامَنْتُمْ (سَام) اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ شَكُونُهُمْ وَامَنْتُمْ (سَام) اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ شَكُونُهُمْ وَامَنْتُمْ (سَام) اللَّهُ مِعَلَمُ اللَّهُ مِعَلَمَ اِنْ اللَّهُ وَالْمَنْتُمُ وَالْمَنْتُمُ اللَّهُ مِعْلَمُ اللَّهُ مِعْلَمَ اللَّهُ مِعْلَمُ اللَّهُ الْمُعْلَمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلَمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِ

کَیْنُ شَکْوَتُمُ لَازِیْدَنْکُمُ (ابراہیم) اگرتم شکرگزار ہوتو ہم (تمہاری تعتوں میں) اشافہ کرتے رہیں گے،

(10) حسداور بعض کا انجام حاسداور بعض کرنے والے کے حق میں ہی مضر ہوتا ہے اور اگر چہ بھی محسود و مبغوض کو بھی دنیا و کی نقصان بھنے جانا بھی ممکن ہے ، لیکن حاسد کسی حال میں بھی اگر چہ بھی حسور و مبغوض کو بھی دنیا و کی نقصان بھنے جانا بھی ممکن ہے ، لیکن حاسد کسی حال میں بھی ۔ فلاح نہیں پاتا اور خوسسو کا لیڈنیا و الآخو و کا مصدات ہی رہتا ہے ، اللا بیکہ تا تب ہوجائے اور حاسدان ذعری کورک کروے۔

برادران بیسف کے دا تعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ان کا انجام بھی مگر پہٹم بصیرت شرط ہے۔

(11) صدافت، دیانت، امانت، مبراور شکرجیے صفات عالیہ ہے متصف زندگی بی حقیق اور کامیاب زندگی ہے، اور اگر انسان میں بیاد صاف نہیں پائے جاتے تو پھروہ انسان ہیں بلکہ حیوان ہے، بلکہ اس سے بھی بدتر۔ أولنبك تحاالانعام بل هم أهل (يقره) يتمرد يمركن انسان جو ياؤل بيرين بكان الم محل زياده مح كزر الم

(12) حفرت يوسل كافلاق كريمانداورصفات عاليدكى هدفت ومنقبت على مراعات والمعرفة على المحرفة على المحرفة المحرفة

سوال: حضرت يوسك كى وقات تني عرض بوكى؟

 دى تى ، ئى كرىم صلى الله على وسلم فرمات بين كه جار بجون في كودى مالت مى كفتكوى

O ابن مافطر O حفرت يوسف عليه السلام كي كواه

٥ ماحب بريح ٥ حغرت عيلى بن مريم عليه السلام

موال: زلیخاک نتنه سے ایسے نازک مرحلہ میں معنرت یوسف علیہ السلام بر ہان رب کی بناء پر محفوظ روسکے۔" بر ہان رب" کیا ہے۔….؟

الله الك فرائ المحادث المارك من المعلم الماري المعلم المع

و دمراقول بیب که حس دنت زلیخانی آپ کوبرائی کی طرف مائل کرنا جا با بعین ای دنت حضرت لیفتوب علیه السلام نے آپ و دنت حضرت لیفتوب علیه السلام نے آپ دنت حضرت لیفتوب علیه السلام نے آپ کے سینہ پر ہاتھ مارا، کو یا حضرت لیفتوب کا دیکھنا مانع ہوا۔

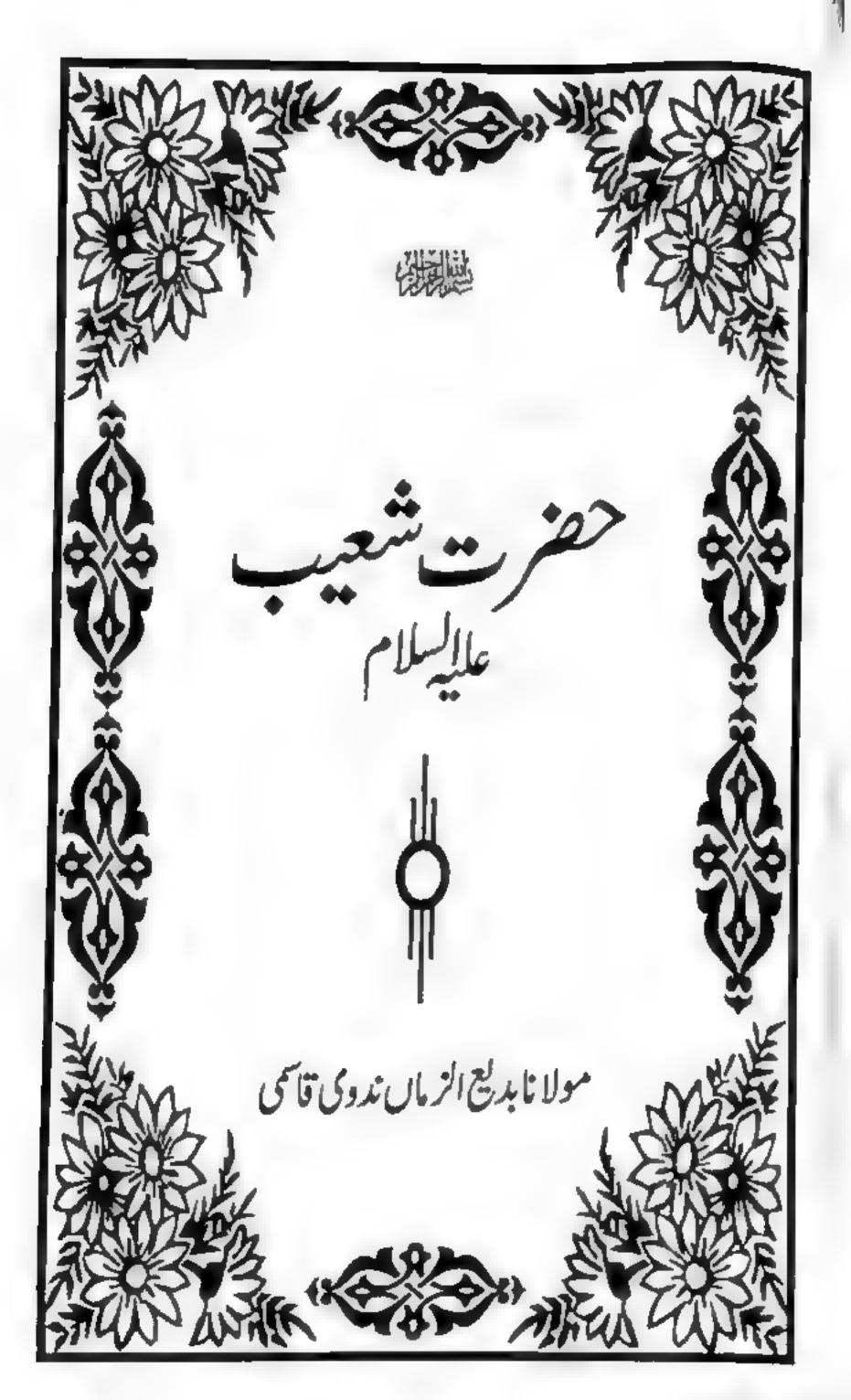
تیرا قول حضرت علی کرم الله وجهه سے مروی ہے اور وہ یہ کوئر بر معرکی ہوئ نے
اس وقت اپنے مکان پی و کے ہوئے ایک بت پر پردہ ڈال دیا، اس وقت حضرت یوسف علیہ
السلام نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر اس مورت نے کہا کہ بھے اپنے معبود سے شرم محسوں ہوتی
ہے کہ دہ اس برائی کو دیکھے، اس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایسے بت سے شرم
محسوں کرتی ہے جوند کھا تا ہے اور نہ پتیا، اور کس بھی قتم کی حس و ترکت نہیں رکھتا، تو ایسے بت سے
درتی ہے کین ایسے خدا سے خوف نہیں کرتی جو برجگہ جا ضرونا ظر ہے۔

بہرحال جیما کہ ہم نے عرض کیا کہ مب ہے بہتر قول اور نی کی ذات ہے قریب تر منصب نبوت کے مطابق وہی قول ہے جومب سے پہلے ذکر کیا گیا ،خلاصہ بید کہ حضرت پوسف علیہ السلام میر ہان رب ' کودیکھ کھے تھے، اس لئے اس عورت کا خیال تک نہ جما اور دمور کے علیہ السلام میر ہان رب ' ورجہ میں معمولی ساخیال آیا اور گذر تمیا۔ (روح المعانی میں ۲۲ ۴۷) سا

یھلے اپنی فکر (

 اس زمانے میں بیمرض عام ہے کے مسلمان عموماً اپنی اصلاح کی فکر سے بے نیاز رہ کرملت کی زبول مالی اور تبای کاروناروتے ہیں کو مجھ لوگوں کا جذبہ حسن لوگوں کی نبیت پرینی ہوتا ہے مگر مرض كالزالد مرثيد خوانى اور كعب أسول ملنے سے بيس موتا بلكداس كالتي علاج بہلے اپن اس كے بعد دوسروں کی اصلاح ہے۔ اور جب اٹی اصلاح سے فراغت ہوجائے تو دوسروں کی فکر ہو۔ صرف وومرون كي الريمرف زبان سے كرنا اورائے سے عافل رہناليڈراندشان ہے، ميرى مخلصاندخوا بش ہے کہ ہم لوگ سب ہے مملے اسے اسے احوال پر نظر کریں، اپنی محت وروحانی واخلاق ودی فکر كريداس كم ماتهواية الل وميال اوراية فاندان كى خبر كيرى كري اوران كى اصلاح كى فكر میں تکیس انشاعات کرہم ان طرف متوجہوں کے توسارے سلمانوں کی حالت بدل جائے گی۔ بے شبدامت مرحومہ کی پریشاں حالی اور برا گندگی کی کیفیت آب کومتاثر کرتی ہوگی مرفور سیجے کہ اس کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے؟ جب آپ کی استطاعت سے وہ چز غارج ہے تو اس کی فکر میں پڑ کرا پناونت آپ کیوں ضائع کرتے ہیں۔ بیتو لیڈراندسم کا ایک مرض ہے۔آپ کوافقیارائے اوپر ہے اورائے اہل وعیال اور مجھین کے اوپر ہے۔ آپ ای اوران کی اصلاح کی فکر فرمائیس کہ بیآپ کی استطاعت میں ہے۔میرامقصد بیہ تھا کہ انسان کو پہلے اپنی پاکی کی کوشش کرنی جائے اس کے بعد دوسرے کی فکر کرنا جائے ایباند ہوکہ موجودہ سای لیڈروں کی طرح دوسروں کی فکرنو ہو مرخودا پی فکر سے عفلت تام ہو۔اس سے شاینای بھلاہوتا ہے شدومرول کا۔

(علامه سيدسليمان عدوى رحمة الله عليه واخوذ از :سلوك سليماني)





(١٢) حضرت شعيب عليه السلام

سوال: حضرت شعیب کی قوم پر کیاعذاب آیا، کیول آیا اور کتے دنوں تک رہا؟
جواب : بیلوگ الله کی نافر مانی پر حد سے زیادہ آگے تواللہ نے ان پر گری کاعذاب بھیجا کویا کہ جہنم کے درواز ول میں سے ایک درواز وان پر کھول دیا گیا جب بیلوگ گری سے پریشان ہو گئے تو مکانوں سے باہر بھا گئے گئے اللہ نے بدلی کی گئری بھیجی جس کے یہ شخش کی شخش کی ہوائیں ہوائیں جس کے انہوں سے باہر بھا گئے گئے اللہ نے بدلی کی گئری بھیجی جس کے یہ شخش کی شخش کی ہوائیں ہوائیں ہوائی ہوائیں بدلی کے اندر چل رہی تھیں بدلوگ کے بعد دیگر ہے سب اس بدلی کے یئے آگئے تو اللہ نے اس بدلی کے اندر سے آگ کے انواز سے اور ان کو تی ہوئی ہوئی ہوئی موئی موئی موئی مرت بنادیا ان کے اور پر برسائے جنہوں نے ان کو بھون کر رکھ دیا اور ان کو تی ہوئی موئی موئی موئی مرت بنادیا ان پر ناپ اور تول میں کی کرنے کی وجہ سے بی عذاب آیا اور سے دات دل تک می عذاب آیا اور ماشیہ کہالیوں می ۔ 315)

مدوال: حفرت فعيب حفرت ايراميم كون ين؟

جواب: مشہوراسلائ مؤرخ محر بن اسحاق کے بیان کے مطابق حضرت فعیب حضرت ابراہم مظیل اللہ کے صاحبزاد سے مرین کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت لوظ ہے بھی رفعۃ قرابت رکھتے ہیں۔ جس بستی میں ان کا قیام تھا اس کو بھی شہرمدین کہاجا تا تھا گویا مدین ایک قوم کا بھی نام ہے اورا یک شہرکا بھی ۔ بیشہرا تی بھی مشرق اردن کی بندرگاہ معان کے قریب موجود ہے۔ ہوارا یک شہرکا بھی۔ بیشہرا تی بھی مشرق اردن کی بندرگاہ معان کے قریب موجود ہے۔ سوال : بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فعیب کو منظیب الانبیا و کے لقب سے کیوں یا د فرمایا ہے؟

جسواب: حضرت شعیب کواللہ تعالی نے وعظ وقعیحت کا مجز انداز عطا کیا تھا۔ اس حسن فطابت کی وجد سے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فطیب الانبیاء" کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔

سوال: حضرت شعيب كااسم كرا ي قر آن كريم من كنى جكرة إيع؟

جواب: صرت فعیت کااسم گرای قرآن عیم میں دس جگرآیا ہے۔ معالی: صرت فعیت کااسم گرای قرآن عیم میں دی آیا؟

سوال: حضرت شعب کی بعث کس مقام ش ہوئی ۔ دین کس مقام کا نام ہیں ہے بلکہ قبیلہ کا نام ہیں ہے بلکہ قبیلہ کا نام ہیں ہے بلکہ قبیلہ کا نام ہیں ہے۔ بیٹری بیوی تطورار ضی اللہ عنہا ہے۔ بیٹری بیوی تطورار ضی اللہ عنہا ہے۔ بیٹری بیوی تطورار منی اللہ عنہا ہے۔ بیٹری مضرت ابرا ہم کم کے بیٹے دین کی سل سے تعاورا کہلاتا ہے۔ حضرت ابرا ہم کم کی تین سے پیدا ہوا تھا اسلے حضرت ابرا ہم کا یہ خاندان بی قطورا کہلاتا ہے۔ حضرت ابرا ہم کم کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ ۔ ہاجرہ ۔ قطورا ۔

معزت سارہ کے بیٹے حضرت الحق علیہ السلام تھے ان کے دو بیٹے تھے حضرت لیتھوٹ حضرت سارہ کے باپ قرار پائے ، دوسر سے عیسوجن کا لغب ادوم تھا۔ سیدہ ہاجرہ کیطن سے جو بنی اسرائیل کے باپ قرار پائے ، دوسر سے عیسوجن کا لغب ادوم تھا۔ سیدہ ہاجرہ کیطن سے ایک بیٹا ہواجن کا نام اساعیل علیہ السلام ہے۔

سیدہ قطور آئے بطن سے کی ایک بچے ہوئے جن میں ایک کا نام مدین تھا۔ عرب ہی میں ان کے باپ نے ان کو بسایا تھا۔

انمی میوں از داج ہے حسب ذیل مشہور زمانہ تو میں پیدا ہوئیں۔

بنوقطورا میں سے الی دین اور الی و دان (اسحاب الایکہ) حضرت ضعیب کی قوم۔

بنوساره می سے ادوم _ (ایعن صرت ایوب ادران کی توم)

بوہاجرہ میں سے صفرت اساعیل ،اصحاب الحجر، قیدار، قریش، مدین اپ اہل وعیال کے ساتھ اپنے سوتیلے بھائی حضرت اساعیل کے پہلو میں جاز آگر آباد ہوگئے تھے۔ پھر بہی خاعران آگر آباد ہوگئے تھے۔ پھر بہی خاعران آگر اللہ برا اقبیلہ بن گیا۔حضرت شعیب بھی چونکہ ای سل سے تھے اس لئے ان کی بعث کے بعد بہوم ،قوم شعیب کہلائی۔

موال: حفرت شعب جس قوم میں مبعوث ہوئے وہ قوم کس گناہ ومعصیت میں بہتائقی؟ جسواب: حضرت شعب جس قوم میں مبعوث ہوئے وہ قوم خدا بیزاری اور معصیت کا ری کا شکار تھی۔ مصرف افراد کی حد تک بی محدود نہ تھا بلکہ ساری قوم ای گرداب بلاکت میں بہتلائتی۔ ایک لی کیلے بھی ان کو بیا حساس نہ تھا کہ بیرس پڑھ گناہ دمعمیت ہے بلکہ وہ اپنے ان اعمال پر لخر کیا کرتے ہے۔ بیلوگ اللہ تعالی اوراس کے رسول پر ایمان نہ لاکر جہاں حقوق اللہ کی خلاف ورزی کررہے ہے۔
کررہ ہے تھے وہاں خرید وفر وخت میں ناپ تول گھٹا کر لوگوں کے حقوق بھی منا کع کردہے تھے۔
مزید بیک دراستوں اور سرزاہ بیٹھ کرائے جانے والے مسافروں کوڈرایا دھمکایا کرتے اور لوٹ مار عجایا کرتے تھے۔

سیان کے شدید جرائم تھے جن کی اصلاح کیلئے معرت معیب کو بھیجا گیا تھا۔ اللہ کی توحید اور شرک بیزاری کا اعتقادتو تھام انبیا و کرام کی مشتر کہ تعلیم ہے جو معرت جعیب کے معدیں بھی آئی محرقہ می کئی محرقہ می کئی محرقہ می کا محتوب کے انہوں نے انہوں نے اس قانون کو بھی ایمیت دی کہ خرید و فروخت کے معاملہ میں بھیشہ میٹی نظر رہنا جا ہے کہ جوجس کا حق ہے وہ پورا پورا اس کو طے۔ اپنی اس قوم کی اصلاح کے لئے معرت صعیب نے تین یا تیں خصوصیت سے فریائی ہیں۔

عالا اول ہے کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کروا سے سواتہارا اور کوئی معبود نیس۔ بہی وہ وہ وہ سے تو تمام انبیاء کرام دیتے آئے ہیں اور جو تمام عقا کداورا عمال کی بنیاد ہے۔ چونکہ بیقوم بھی تلوق پرتی ہیں جتاباتی اس لئے ان کوسب سے پہلے بھی پیغام دیا۔
حالا دوم ہی بات فرمائی کہ تاپ اور تول میں کی زیادتی نہ کروٹھی ٹھیک معاملہ کرو۔
حالا سوم ہی کہ تم لوگوں کو ڈرانے وحمکانے اور اللہ کے راستہ سے روکنے کے لئے راستوں پر نہ بیٹھ کر دھرت شعیب کے راستوں پر نہ بیٹھ کر دھرت شعیب کے راستوں پر نہ بیٹھ کر دھرت شعیب کے باس آنے والوں کو ڈراتے دھمکاتے سے اور اجنبی اور مسافروں کے مال واسب بھی لوث باس آنے والوں کو ڈراتے دھمکاتے سے اور اجنبی اور مسافروں کے مال واسب بھی لوث باس آنے والوں کو ڈراتے دھمکاتے سے اور اجنبی اور مسافروں کے مال واسب بھی لوث کیا کرتے ہے۔ علامہ قرطتی نے ان کا بیٹل بھی قبل کھی وصول کیا کرتے ہے۔

طاقت ارائی میں بہت تمایاں امتیاز رکھتے ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وہلم نے آئیں خطیب الانجیاء کے فقیب سے یاد کیا ہے۔ اپنی قوم کوزم دگرم ہر طریقے سے دشدہ ہدا ہت کے کلیات ارشاد فرمائے گر بر فعیب قوم پراس کا کوئی اثر نہ ہوا، چند ضعیف اور کر ورانسانوں کے علاوہ کی نے بھی ان کے پیغام تی پر کان ٹیس دھوا، وہ خود بھی ای طرح بر ٹمل دہ اور دومروں علاوہ کی نے بھی ان کے پیغام تی پر کان ٹیس دھوا، وہ خود بھی ای طرح بر ٹمل دہ اور دومرول کی راو بھی ماری رہی۔ قوم کے مربر آور دوافراو کی راو بھی مارے تھے، لین صرت شعیب کی دوعت تی جاری رہی۔ قوم کے مربر آور دوافراو نے جس کوائی شوکت وطاقت پر خرور تھا صرت شعیب کو دھمکایا کہ یا تھے کواور تیری قوم کوائی اس بھی کے دیم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ اس بھی نے مال باہر کردیں گے یا چھر کم کواییا مجبور کردیں گے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی نے تھے گائی تھے گائی تھے کے خواب نے کھی اور اور میں کے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی نے تھے گائی تھے کے خواب نے کھی اور اور میں گے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی لی بھی کہ تو معید کے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی لی بھی کردی سے کے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی لی بھی کوئی اور اور میں کے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کے کہ تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کوئی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کوئی کوئی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ۔ میں بھی کوئی کوئی کی کر تم امارے دین میں لوٹ آؤ

جواب : آخروی بواجوقا تون الی کاابدی و مرمدی فیصلہ ہے۔ یعنی جست و برہان کی روشی آئے جواب : آخروی بواجوقا تون الی کاابدی و مرمدی فیصلہ ہے۔ یعنی جست و برہان کی روشی آئے کے بعد بھی جب یا طل پر اصرار بواوراس کی صدافت کا غذات اڑا یا جا سے اور اس کی اشاعت میں رکا وشی ڈالی جا تیں تو پھر انشد تعالی کا عذاب اس بحر مانہ زندگی کا فیصلہ اور خاتمہ کر دیتا ہے اور آئے والی سل کے لئے اس کوعبرت و موعظت بنادیا کرتا ہے۔

الله تعالى نے نافر مانى اور مركتى كى پاداش ميں توم شعیب كودوسم كے عذاب سے دوجار كرديا۔اك زلزل كاعذاب اوردومرا آگ كى بارش كاعذاب۔

فَانْعَلْتُهُمُ الرَّجْفَةُ فِي ال وَحْت اور عظيم زار لے في آ پارا۔

 شہرے جنگل کی طرف بھا کے۔ وہاں اللہ نے ایک گہرابادل بھیج ویا جس کے بیچے ٹھنڈی ہوائتی بہرابادل ہے۔ بدھاس نے بدھواس تھے دوڑ دوڑ کراس بادل کے بیچے جمع ہو گئے اس وقت بیرمارابادل ہے۔ ہوکران پر برس پڑااوراس کے بعد زلزلہ بھی آیا جس سے یہ پوری توم ما کھ کا ڈھیر بن کردہ میں ''۔ (برمحیط)

بعض مغرین نے میر محل کھا ہے کے ممکن ہے تو م ضعیب کے مختلف جھے ہوں بعض پر زائر لہ آیا در بعض عذاب ظلہ سے ہلاک کردئے مجتے ہوں۔ دانڈ اعلم۔

قرآن عليم في العذاب كي توعيت كواس طرح بيان كياب:

فَانَحُذَ تُهُمُ الرَّجُفَةُ فَاصَبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَنِيمِيْنَ الْحُ (اعراف آيات 91 93) "پي انتين أيك و بالاوسية والى آفت في آليا اوروه الني محرول بن اوند مع يزك ك

سوال: حفرت فعيث كي قبر شريف كبال ي

جواب: یمن کے علاقہ حضر موت بیں ایک قبر جوزیارت کا و خاص و عام ہے وہاں کے باشدوں
کا بدد مون ہے کہ بید حضرت فعیب کی قبر شریف ہے۔ حضرت فعیب اہل مدین کی ہلاکت کے بعد
حضر موت جبرت کر آئے تنے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ صاحب نضعی الانبیاء علامہ
عبدالوہاب نجاز کی رائے ہے کہ بیہ بات کو صحح نہیں ہے۔ مشہور بیہ کہ حضرت فعیب قوم کی
مبدالوہاب نجاز کی رائے ہے کہ بیہ بات کو صحح نہیں ہے۔ مشہور بیہ کہ حضرت فعیب قوم کی
ہراکت کے بعد مکہ مرمد آگئے تھے اور وہیں وفات ہوئی۔ وہ اور ان کے ساتھیوں کی قبریں مکہ
مرمد میں دارالندوہ کے قریب ہیں۔ (دارالندوہ زمانہ جاہیت میں اہل مکہ کا مشورہ گاہ تھا،
جمال قوم کے نصلے اور معاملات طے کئے جاتے تھے)

سوال: حفرت شعیب کی توم کے واقعہ ہے ہم کیا نتائج اخذ کر سکتے ہیں؟ جواب : پچھلی امتوں اور تو موں کے میدواقعات کہانیاں نہیں ہیں بلکہ عبرت ہیں نگاہوں کے لئے مراید صدیز ارعبرت ہیں، اگر زیادہ غور وفکر ہے بھی کام نہ لیا جائے تب بھی با آسانی مسطور و بالا واقلات عمر مبدول من فأ اخذ كريج بيا-

صورة اعراف می خدورے کے دخترت طعب نے آئی تو مے قربالا کہ باشیہ
تجارے پاس تجارے دب کی جت ویڈ آ چی 'فیلہ جا تف کھے بیٹ نفش ڈبنگے '' گرتر آن
مزید نے دیگر انبیا پینیم السلام کی طرح دخترت تعیب کے سیجو و' آیت انشہ' کا ذکر نشس کیا،
علا ہ نے اس سے دو نتیج نکالے ہیں، ایک یہ کہ اگرتی اور پینیم کی تھے و تہ بھی ایا ہے اور
مرف فعا کے بیتام کے لئے روش والا کی ویرائین کی ججت می پیش کرے تو یہ وی یا بان می
اس کا سب سے یہ ااور مظیم الٹان مجود ہے دو مرے یہ کہ اس مقام پر ' بیٹیئہ' کی تفییلات کو تھا
کے بردکرتا جا ہے ، اس لئے کہ بو مکل ہے کہ شریعت کے روش والا کی خطرت کو تی نشان (آیت اللہ) بلور مجرو و کہمی فعا کی جانب ہے دو مرے انبیا جانبہم السلام کی طرح کوئی نشان (آیت اللہ) بلور مجرو و مطاک یا بیا ہوا وراگر چہر آن نے اس جگہ السلام کی طرح کوئی نشان (آیت اللہ) بلور مجرو و مطاک یا بھوا وراگر چہر آن نے اس جگہ اس کی تقریح دبیل کی گر قعیب کے اس شفا ہ میں وائی جانب اشارہ ہو۔

pr / 204

ادر المحافظيوں شرب سے بڑی مبلک تنظی عرصہ سے بردی ہے آن اور کی تعلیم کے ارکان میں مرف کی تعلیم سے بیمر عافل ہون کی وجہ سے بیمی بیٹے کہ اسلای ذیر کی کے ارکان میں مرف "موادات" بی اہم رکن بیں اور معاملات میں درست کا ری اور اصلاتی معاشرت کو اسلام میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے ہی وجہ ہے کہ موجود و دور شی نسات است کا تو ذکر بی کیاا کم اتقیاد اور پر بیز گار بھی حقوق العباد اور معاملات میں بے پروانظر آتے ہیں، مرحقوق العباد کی دعا عمد معاشر تی درست کا ری اور معاملات میں دیا نت وامانت کو اسلام میں کی دوجہ ہم شارکیا اور معاملات میں دیا نت وامانت کو اسلام میں کی دوجہ ہم شارکیا ور اور ان کو انہی کی اصلاح کیلئے رسول بنا کر بھیجا۔

کڑریدوفروخت میں دومروں کے تن کو بورا ادائے کرنا انسانی زندگی میں ایہا روگ کا دیا ہے کہ یہ بداخلاتی برھتے برھتے تمام حقوق العباد کے بارے میں حق تمام حقوق العباد کے بارے میں حقوق کی خصلت بہدا

كردين ،اوراس طرح انسانی شرافت اورباجی اخوت ومودت كرشت كومنقطع كرك لای ، حوس ،خودغرض اور حست و دنائت جيد و دائل كا حال بناديا كرتى جائل كخدائ برتركا ارشاد ب- "وَيُسلُ لَلْمُ مَطَفَّفِيْسَ وَاللَّهِ مِنْ إِذَا الْكَتَالُولُ عَلَى النَّاسِ يَسْتَوُ فُونَ . وَإِذَا كَالُوهُمُ اَوْزَنُوهُمُ يُنْحِيرُونَ ." (مطفقين ع: 1)

ہلاکت ہان لوگوں کے لئے جودومروں سے جب لیتے ہیں تو پورے پیانے سے لیتے ہیں اور جب خودا پی چیز دیتے ہیں تو ناپ تول میں کی کرتے ہیں اور کم تو لتے ہیں۔

پس اَوُ فُو الْسِمِ عُینالُ وَالْسِمِنَوَانَ بِالْقِسْطِ (بودع:8) کہدکراس حقیقت کو واضح
کیا گیا ہے کہ تاپ تول میں انعماف صرف اشیاء کی خرید وفر دخت ہی تک محد و دنیں ہے بلکہ
انسانی کردار کا یہ کال ہوتا جا ہے کہ فدااوراس کے بندوں کے تمام حقوق وفر اَئض میں اس ایک
انسانی کردار کا یہ کال ہوتا جا ہے کہ فدااوراس کے بندوں کے تمام حقوق وفر اَئض میں اس ایک
امل کو بنیاد کا رہنا ہے اور کس موقع اور کسی حالت میں بھی عدل وانعماف کے ترازوکو ہاتھ سے
جانے ندوے اور خرید وفر وخت کے درمیان تاپ تول میں کی نہ کرنا اور انعماف کو برقر ادر کھنا کو یا
ایک کسوئی ہے جوانسانی زعر کی کے معمولی لین وین میں عدل وانعماف نہیں برتنا اس سے کیا تو تع

اسلاح حال کے بعد خدائی زین میں فساد پیدا کرنے سے بڑھ کرکوئی جرم جیس ہے
اس لئے کہ ظلم ، کبرہ آل اور عصمت ریزی بیسے بڑے بڑے جرائم کی بنیا واور اصل بجی رفہ بلیہ ہے۔
اس لئے کہ ظلم ، کبرہ آل اور عصمت ریزی بیسے بڑے بڑے برائم کی بنیا واور اصل بجی رفہ تا ہے اور نہ
روشن ولائل کو برواشت کرتا ہے بلکہ جب اس کے سامنے روشن آتی ہے تو وہ منھ چھیر لیتا ،
اور آئکھیں بند کر لیتا ہے اور اس کی موجودگی کو برواشت نہ کرتے ہوئے ولائل کا جواب خصہ،
وحمکی اور آس سے دینے پرآ مادہ ہوجاتا ہے تم انبیا علیم السلام اور ان کے بیروان حق کی زندگی اور
محمل اور آل سے دینے پرآ مادہ ہوجاتا ہے تم انبیاع بیم السلام اور ان کے بیروان حق کی زندگی اور
محمل اور تی سے مقابل اور مخالف باطل پرستوں کی زندگی کا مواز نہ کر واور تاریخ کے اور اق سے واضح
شہادت لوتو تم کوقدم قدم پر بید تقیقت آشکار ااور روشن نظر آئے گی کہ انبیاع ہے ہم السلام روشن ولائل

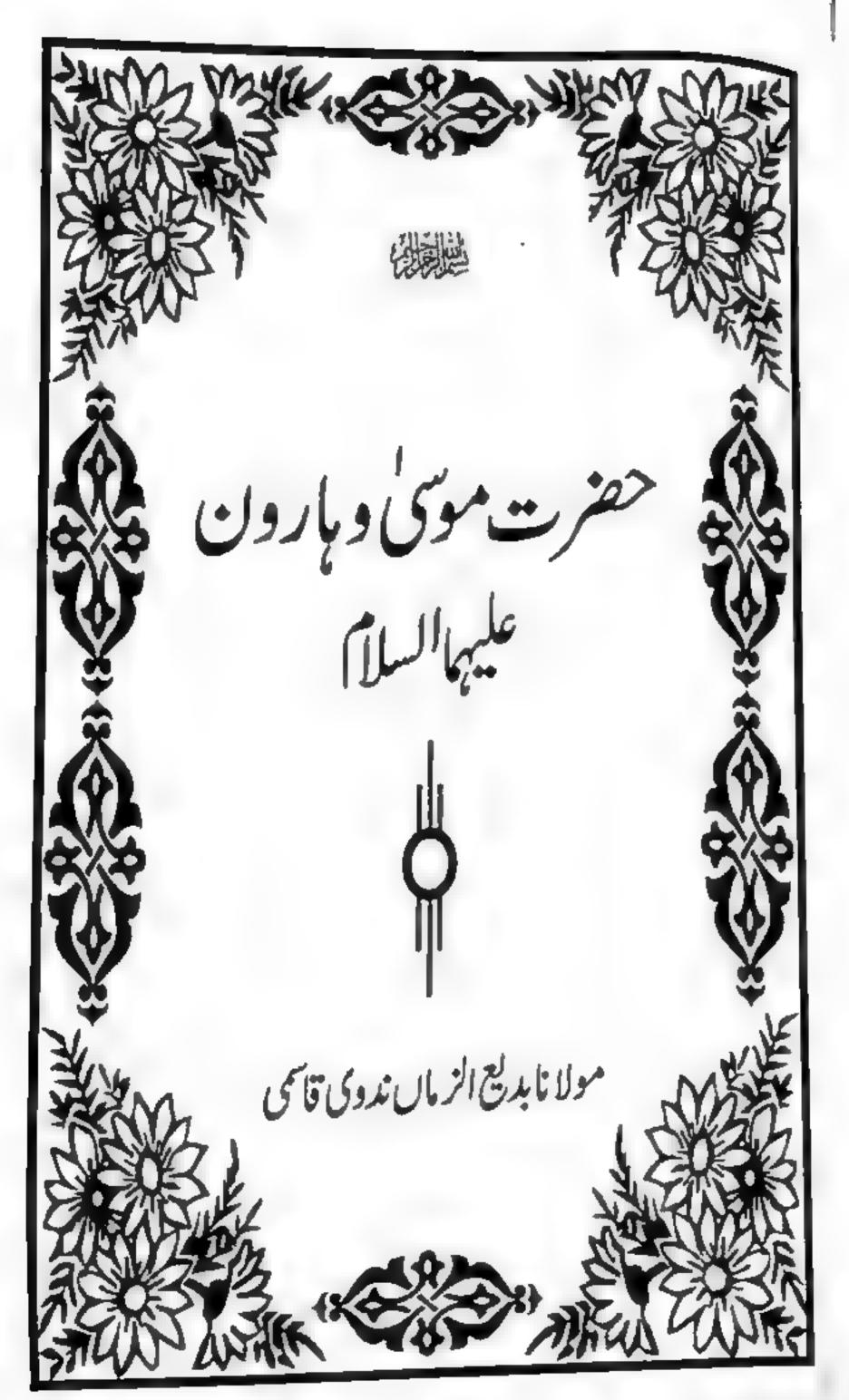
المارے جین، آیات اللہ اور خداکی نشانیاں وکھارے جین، محبت اور دم کے جذبات کا اظہار کررہے جین، آیات اللہ اور خری خوت و تبلیغ پر خاطبین پر مالی دباؤنہ ڈوالنے کا اظمینان دلارے جین گران تمام باتوں کے باوجود دوسر فی جانب سے ان کو کہا جارہا ہے کہ جم تمہارا دلیس نکالا کردیں گے۔ ہم تم کوسکسار کردیں گے، ہم تم کوآل کردیں گے، اور اگر خدا کے پیغیم آخری طور پر سے کہتے جین کرا گر کوسکسار کردیں گے، ہم تم کوآل کردیں گے، اور اگر خدا کے پیغیم آخری طور پر سے کہتے جین کرا گر تم ہاری آواز پر لیک نہیں کہتے تو کم از کم ہمارے وجود کو برداشت کرداور اتنا تو مبر کرد کہ خدا تم ہماری آواز پر لیک نہیں کہتے تو کم از کم ہمارے وجود کو برداشت کرداور اتنا تو مبر کرد کر خدا تمہارے اور ہمارے درمیان حق و باطل کا خود ہی فیصلہ کردے تو دوسری جانب سے اس کے جواب میں بھی انکار، شخراور یہ مطالبہ پیش ہوتا ہے کہ بس اب پی تھیجت ختم کرداورا گر سیج ہوتی خاتمہ کردیں گے۔ جس عذا ب سے ڈراتے ہوا ہے ابھی لے آؤ، ورنہ تو ہم جمیشہ کیلئے تمہارا اور تمہارے مشن کا خاتمہ کردیں گے۔

حق وباطل کا بھی وہ آخری مرصلہ ہے جس کے بعد خدائے تعالی کا وہ قانون بس کو قانون پاداش عمل کہا جاتا ہے الیم سرکش اور متکبر قوموں کے لئے دنیا بی میں نافز ہوجا تا ہے اور ان کو ہلاک و تباہ کر کے آنے والی نسلول اور قوموں کے لئے سامان عبرت وموعظمت مہیا کردیتا ہے۔ □□□□

حضرت ليًا عليها السلام

(زوجهُ ني ايوب عليدالسلام)

- ووان مورتون میں سے میں کے جوابے اخلاص اور شوہر کی اطاعت اور قرمال برواری اور مصیبتوں پرمبر کے موالے میں مورتوں کے لئے ایک قائل افتد انمون موتی ہیں۔
 - ا وه ایک عبادت گزاراده شکر گزار بندی تحس
- انہوں نے تخت آ زبائش کے دقت بھی اپنے شو ہر کا ساتھ تبین جھوڑ ایک مبر کیا ،جس پرانڈرتوں کی نے انہیں اپنی الحامت کی ملاوت ہے تو ازار



مسادات کے سلسلے میں مغربی اصول اور اسلامی اصول کے درمیان فرق کے نتائج

مساوات كسليط من معرفي تصورت جواصول دياءاس كاليمغيوم بكركوكي دور الخفى بم سے برائیں ہاور اسلام نے جواصول دیا، اس سے بیصور بنا کہ الم دومرول سے بڑے میں اب آپ دیکھے دونول تصورول کے درمیان فرق كے متيج من كتاب افرق بدا موجاتا ہے، اسلامی اصول ومساوات كے كاظ ہے مر آدى دومر كوات ، برتم يح كا ، اوردومر ع كم اتحداد افتياركر م كا،ايخ كوبهتر بنانے كا كوشش كرے كا،اورمغرني اصول ومساوات سے ساار براے کا کہ آ دی دومرے کوائے ہے کمتر سمجے گا ،اوراس کے مقالمے میں بڑا بنے کی کوشش كرے كا اوراس سلم من ظلم وجرتك جب بات بنتج كى توخود فرضى كا جلن عام موكاجيما كم مغربي معاشرے يس مور باب كد يج كل است يو ي ويزاند مجے، ااور براات بحوالي طرح برا بحف يرجبور مو (مفكر ملت معزت مولانا سير محدوالع حسني ندوى دامت بركافهم كى تعربیا یک اقتباس جوانهول نے ۱۲۳ مار طی ۱۴۰۱ و کوخدا بخش اور نمل پلک لائبر رکی پشند مس کی تعی ۔)

(١١١) حضرت موى وبارون عليهاالسلام

موال: حضرت موى علي السلام كا تدكتنا تما؟

جواب : حفرت موى عليه السلام كا قدمبارك تيره باتحاليا تعا

(حیات آدم ماخوذ از طبقات این سعد)

موال: حعرت موى عليه السلام ى عرمبارك كنظ سال مولى؟

جواب: ايك مويس برس كى بموتى_ (عادية جلالين ص: 138 ب: 9)

موال: حصرت موى عليه السلام كى والده محرّ مداوران كى ابليه كانام كيا تعا؟

جواب : حفرت موئ عليه السلام كى والده كے نام سے متعلق ميار اتو ال ملتے ہيں (1) محيا نه بنت يصهر بن لاوى (2) باز خت (3) بارخا(4) يوما نذ، چوتھا تول مجے ہے (قال السوطى فى الانقان)

ادرآپ کی اہلیکا نام بعض نے مغورااور بعض نے مغور بااور بعض نے مغورہ بتلایا ہے۔

(ماشيه جُلالين ص: 261ماخوذاز جمل)

سوال : حضرت مول علیدانسلام کامقابلہ جن جادوگروں ہے ہوا تھاان کی تعداد کیا تھی اوروہ کس چزیر بیٹھے متے ان کے ہاتھوں میں کیا تھا؟

جبواب : جادوگرون کی تعداد سر بزارتی برجادوگر کری پرجیفا تعااور برایک کے ہاتھ میں ایک ایک رک تی ۔ (جلالین شریف س: 263 ج: 2 پ: 16)

مدوال: حفرت موى عليدالسلام كعما كانام كياتفا؟

جسواب: حضرت مقاتل نے اس کا نام بعد ذکر کیا ہے؛ ورحضرت ابن عباس نے ماشا کہا ہے۔ (ابن کثیر)

سوال: حضرت مول عليه السلام كي إلى يعصا كهال سي آيا تماا وريكى ورخت كا تما؟ جسواب : بيده عصا تما جس كوحضرت آدم جنت سے ليكر آئے تھے بيدواسطه ورواسطه حضرت قعیب کے پاس پینج کیا تھا اور حضرت قعیب نے بکریاں چرانے کیلے موکیٰ علیہ السلام کوعنایت قربایا تھا اور یہ جنت کے درخت ریحان کی لکڑی کا بناہوا تھا۔ (روح المعانی می: 174) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جنت کے درخت آس کی لکڑی کا تھا۔ (حیات آدم) سوال: اس عماکی لمبائی کتنی تھی؟

جواب: بعض نے دس ہاتھ اور بعض نے بارہ ہاتھ بیان کی ہے۔ (ردح المعانی ص: 174)

موال: جب حضرت مولی علیہ السلام نے بیعصا جادوگروں کے مائے ڈالا تھا تو آگی کیفیت کیا تھی؟

جواب: دو مرانب بلکہ ایک بہت بڑا اڑ دھا بن گیا تھا اس کے نیج کا جڑ از مین پراوراو پر کا جڑ ا

فرجون کے کل کے منڈ پر پر رکھا تھا اس وقت اس کے دونوں جڑ دن کے درمیان جالیس ہاتھ کا ماسلے تھی اسلے تھی اللہ تھی دولوں جس میں ڈالنے سے تبل کتنے دول اسلے دولوں جس کے دونوں جس کے دولوں تھی دولوں جس کے دولوں کے دولوں تھی دولوں کے میں دولوں کے دولوں کے میں دولوں کے دولوں

موال: حضرت موی علیالسلام جب نی امرائیل کومعرے کے حیات دھرت موی علیالسلام کومعرے ملک شام
جواب: اس میں ایک قول تو یہ کہ جب اللہ نے حضرت موی علیالسلام کومعرے ملک شام
عانے کا تکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ تم جاتے وقت حضرت یوسٹ کی نعش مبادک کو اپنے ساتھ ملک
شام لے جانا ، مگر موی علیالسلام کو یا دند رہا اور نحش مبادک ساتھ تبیس کی جس کی وجہ سے داستہ بھول کے اور دومرا قول ہیں ہے کہ جب موی علیہ السلام نی امرائیل کومعرے لے کر چلے اور راستہ بھول می تو موی علیہ السلام نی امرائیل کومعرے لے کر چلے اور راستہ بھول می تو موی علیہ السلام نے بی اسرائیل سے کہا کیا بات ہے؟ ہم داستہ کیوں بھول کے ؟ تو بی اسرائیل کے علیاء نے بتلایا کہ وجہ اس کی بیرے کہ جب حضرت یوسٹ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں بیدومیت کی تھی کہ جب حضرت یوسٹ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں بیدومیت کی تھی کہ جب تم مصرے جاؤ تو میری فنش بھی نکال

لینا موئی علیہ السلام نے فرمایا کیاتم کومعلوم ہے ہوست کی قبر کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک بڑھیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا حضرت موئی علیہ السلام نے اس بڑھیا ہے معلوم کیا کہ حضرت بوسٹ کی قبر کہاں ہے؟ تو اس نے یوسٹ کی قبر اس شرط کے ساتھ بتلائی کہ آپ جنت میں مجھکو اپنے ساتھ دکھیں۔حضرت موئی علیہ السلام نے بحکم خداوندی یہ شرط منظور کرلی۔ تب اس بوھیا نے معاقد دکھیں۔حضرت موئی علیہ السلام نے بحکم خداوندی یہ شرط منظور کرلی۔ تب اس بوھیا نے معافرت یوسٹ کی نعش کا پت دیا۔ (حاشیہ کہلالین شریف ص: 382)

اور تیسرا تول بیہ کہ جب موئی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر چلے تو جا ندکی روشی میں پڑنے گئی جی کہ جب موئی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بڑے گئی جی کہ اندھیرا ہوگیا جس کی وجہ سے داستہ ند طاحفزت موئی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہم تو راستہ بھول گئے تو انہوں نے کہا کہ دراصل وجہ بیہ کہ بوسٹ نے اپنی وفات کے قریب ہم کو بیدومیت کی تھی کہ جب تم مصر سے والے لگوتو میری نعش کو بیو میں کہ جب تم مصر بالے لگوتو میری نعش کو بیائی کہ جب تک فنش ساتھ نیس ہوگی راستہ بیس ملے گا چنا نچہ ایک بر حمیانے آپ کی قبراس شرط پر بتلائی کہ جنت میں آپ (موئی علیہ السلام) کے ساتھ در ہوں گی جب یوسٹ کا جناز ہ لے کر چلے تو چا نداس طرح نکل پڑا جس طرح سورج نکل جا تا ہے۔ جب یوسٹ کا جناز ہ لے کر چلے تو چا نداس طرح نکل پڑا جس طرح سورج نکل جا تا ہے۔ (حاشیہ مجل لین ص ح 382)

سوال: جس مورت نے یوسٹ کی قبر ہتلائی اس کا تام کیا ہے اور وہ کتنے سال زندہ رہی؟ جواب: اس مورت کا نام مریم بنت ناموی ہے اور بیسات سوسال زندہ رہی۔ حواب: اس مورت کا نام مریم بنت ناموی ہے اور بیسات سوسال زندہ رہی۔ (حاضیہ جلالین ص: 382)

سوال: حضرت موی علیه السلام اوران کے خادم بیشع بن نون نے حضرت خضر کے پاس جاتے وقت جو محیل ساتھ کی تھی اس کی لمبیائی چوڑ ائی کتنی تھی ؟ وقت جو پہلی ساتھ کی تھی اس کی لمبیائی چوڑ ائی کتنی تھی ؟ جواب: اس پھلی کی لمبیائی ایک ذراع سے زیاد واور چوڑ ائی ایک بالشت تھی۔

(حياة الحوال ص:383 ح:1)

سوال: المحملي كا طيدكيراتها؟

جسواب: اس محمل کی ایک آنگی اور آوما مراور دونوں جانب میں کانے تھے اس محمل کی نسل اب تک باتی ہے۔ (حیاۃ الحوان ص: 383)

سوال: حضرت موى عليالسلام كانام موى كس تے ركھا؟

جواب: فرعون کی اہلی محتر مده معرت آسید نے رکھا جس کی قدر سے تفصیل بیہ کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنار سے گھوم رہا تھا یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے شے اچا تک حضرت موٹی علیدانسلام کا تا ہوت (چھوٹا سا صندوق) پانی کی سطح پرکٹڑ یوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انہوں نے اس صندوق کو ذکال کر کھولا تو اس میں چا ندجیے چبر سے والا ایک بچے لیٹا ہوا تھا حضرت آسید کو کہا گیا کہ اس کا تام رکھدوتو حضرت آسید نے آپ کا تام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور کشر یوں کے درمیان بہتے ہوئے آپ کا تام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور کشر یوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے موئی رکھا اس لئے کہ دمون بہتی پانی اور دی کی تبطی زبان بیں کھڑی کو کہتے ہیں۔ (تفییر خان ص: 225)

مسوال: حضرت موکی علیدالسلام کی والدہ نے جب آب کے تا بوت کودریائے نیل میں ڈالدیا مجر کتنے وٹوں بعد آپ کی صورت ویکھی؟

جواب: آپ کی والدہ نے آپ کی صورت تین دن بعدد بھی اس لئے کہ بیتا ہوت جب بہتا ہوا فرعون کے لئے کے قریب آیا فرعو نیوں نے اس کو نکال لیا اور کھول کر دیکھا تو اس میں آپ لیٹے ہوئے تھے جب دودھ پلانے کی نوبت آئی آپ نے کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کیا جب آپ کی والدہ آئیں تو آپ نے ان کا دودھ ہیا۔ فراق کا زمانہ تین ہیم کا تھا۔

(الكالى فى الماريخ من: 173 ج: 1)

مسوال: حصرت موی علیدالسلام کی عمر مدین جاتے وقت کیاتھی مدین کتنے وٹوں میں پہنچے راستہ میں کیا کھا تا کھا یا اور مدین میں کتنے مال رہے؟

جسواب: حضرت موی علیه السلام کی عمراس وقت تمین سال تحی سات دن بین مدین بہنچ اور راستہ بین بجز ہری گھاس کے کوئی چیز کھانے کو میسر ندآئی اور دس سال مدین بیس رہ کر مصرتشريف لائے۔ (ماشيه بجلالين ص:328)

سوال: حعرت مویٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر اللہ تعالیٰ ہے ہم کلام ہوئے تو آپ کے بدن پر کیالہاس تھااور جوتے کس جانور کی کھال کے تھے؟

جواب: آپ کے بدن پرائیک اون کا جبرتھا۔ (الکامل ص: 179 ج: 1) چا در ٹو بی اور پائجامہ بیہ میں اسب کپڑے کی اون کے تنے۔ اور آپ کے تنے۔ اور آپ کے تنے۔ اور آپ کے تنے۔ اور آپ کے تنے۔ (کنز العمال میں: 509 ج: 11)

معوال: حضرت موی علیدانسلام پرسب سے پہلے ایمان لانے والاکون شخص اور کس توم کا تھا؟ جواب: خریبل تھا جوفر ہونیوں میں سے بی تھا۔ (الکامل فی الباریخ می: 175 ج: 1)
معوال: حضرت موی علیدالسلام کی جولائھی تھی اس کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟
جواب: خصوصیات عصاموی علیدالسلام ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

- جب حضرت موی علیدالسلام سفر میں ہوتے تو میدائفی ان سے بات کرتے ہوئے چاتی تھی۔
- جب آپ کو بھوک ستاتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصا کو زمین پر مارتے ہتے اس سے ایک دن کا کھا تا نکل جاتا تھا۔
- جب بیا س کلتی تو عصا کو زمین میں گاڑ دیتے اس سے پانی ابلنا شروع ہوجاتا تھا جب اٹھا لیتے تو ختم ہوجاتا۔
- جب پھل کھانے کی خواہش ہوتی تو اس لاٹھی کوگاڑ دیتے بیددرخت بن جاتا ہے لگ جاتے ادر پھل بھی آجائے۔
 ادر پھل بھی آجائے۔
- جب کویں ہے پانی کھینچنے کی نوبت آتی توبیعصا ڈول کا کام دیتا اورا تنالساہوجا تاجتنی اس
 کنوئیں میں کہرائی ہوتی اوراس میں دوشاخیں تھیں وہ ڈول کی طرح بن جاتیں۔
 - رات کے دنت اس شرروشی پیدا ہوجاتی۔
- جب كوئى دشمن سامنے براس سے فود بخو دار كراس بريه عصاعالب آجاتا۔ (حاصيہ جلالين من 261)

سوال: سامری نے پھڑا کتنے دنوں میں بنا کر تیار کیا تھا؟

جواب: تن دن على ما كرتيادكيا تعار (الكال في الباري من:189 ن:1)

معوال: حضرت موی علیه السلام نے جس پھر پرعصا مارا تھا اس پھری اسبائی وچوڑ الی کیاتھی؟

جواب: اس پقر کی لمبالی و چوژ الی ایک ایک ماتصی - (حاضیهٔ جلالین ص: 10)

موال: وادى تيكس جكه واقع تعى اوراس كاطول كتنا تعا؟

جواب: واوی تید ملک شام اور مصر کے درمیان میں پر ٹی تھی جس کی اسبائی نومیل تھی۔

(ماديه جلالين شريف ص:10)

مدوال: اس وادى تييس في امرائل كيا كمان كمات تيم؟

جواب : اس وادی میں اللہ نے بنی اسرائیل پر من اور سلوئی تازل قرمایا تھا من بیر جمین ہے جو برت کی طرح سفید اور شہد کی طرح میشما ہوتا تھا اور سلوئی یہ بمن کی طرف کا ایک پر ندہ ہوتا ہے برت کی طرح سفید اور شہد کی طرح میشما ہوتا تھا اور سلوئی یہ بمن اس کو لا وا یا بٹیر کہتے ہیں ہیہ بمنا ہوا جڑیا ہے برا اور کہوڑے جی بید بھنا ہوا آتا تھا اور بعض نے کہا کہ خود بھونے تھے۔ (حاشیہ جلالین من: 10 ج: 1)

مسوال: من دسلوي كس دن بيس نازل موتا تما؟

جسواب: شنبہ یعنی بارکا دن نی اسرائیل کا خاص عبادت کا دن تقااس دن بیس اتر تا تھا تی اسرائیل جمع کرکے اسرائیل جمع کرکے دن دودن کا توشہ جمع کرکے رکھ لیا کرتے تھے اس سے زیادہ دن کا جمع کرکے رکھنے کی اجازت نہی۔ (حاشیہ کجلالین ص: 10 ج:1)

مسوال : بن امرائل نے جس گائے کو ذرح کیا تھا اس کا نام کیا تھا اور مقتول لیعن جس کی دجہ سے کا نے ذرح کرائی گئے تھی اس کا نام کیا تھا؟ اس کوس نے آل کیا تھا؟

جواب : اس گائے کانام مُلَقَّهُ تھااور مقتول کانام عامیل تھا جس کواس کے پچائے لڑکول نے تقل کردیا تھا ، دوسرا تول سے کہ بھائی کے لڑکول نے میراث حاصل کرنے کی غرض سے تل کردیا تھا۔ (خازن ص: 60 ج: 1 دحاشیہ جُلالین ص: 11)

سوال: حضرت بارون عليه السلام حضرت موى عليه السلام عسكت سال بدے تھے؟ جواب: تيمن سال بدے تھے۔ (حاشيہ جلالين ص: 14)

ال : حفرت موی علیه السلام وحفرت میلی علیه السلام کے درمیانی مرصد میں کتنے انبیاء تشریف لائے اور کس نمی کی شریعت پر عامل تنے؟

جواب: حفرت موی علیه السلام سے لے کر حفرت عینی علیه السلام تک جوم مرکز رااس بیس سر ہزار انبیا ومبعوث ہوئے دوسرا قول میہ کہ چار ہزار انبیا ومبعوث ہوئے جوسب کے سب شریعت موسویہ (قوریت) برعائل تھے۔ (حاشیہ جلالین ص: 13)

سوال: وه بها ژکونسا به حس پر حضرت موکی علیبالسلام نے اللہ سے دیدار خدا دیمی کی درخواست کی تھی؟

جواب ابعض مغمرین کا کہناہے کہ وہ سیناء بہاڑتھاجس کوطور سیناء سے یاد کیا جاتا ہے دومراتول سے کہاڑکا نام زبیر تھا اور وہ دین کے بہاڑوں میں سے سب سے بڑا بہاڑتھا۔
سیسے کہاس بہاڑکا نام زبیر تھا اور وہ دین کے بہاڑوں میں سے سب سے بڑا بہاڑتھا۔
(تغییر بغوی ص: 196 نے: 2)

سوالی: جس بہاڑ پرالشنے جل فرمائی اس کے کتے گئر ہے موسے تصادر کہاں کہاں جا کرگرے تھے؟

جسواب ابعض تغییروں بیں اکھا ہے کہ حب اللہ نے طور میں امیاز پر پہاڑ پر جل فرمائی تواس پہاڑ کے
چھاڑ ہے ہوگئر ہے ہوگئے تھے تین مکہ بی جا کرگر ہے اور تین مدید بیں جو کھڑے مکہ بیں جا کرگر ہے وہ یہ ہیں

چھاڑ ہے ہوگئر ہے ہوگئے جا تھے تین مکہ بی جا کرگر ہے اور تین مدید بیں جو کھڑ ہے مکہ بیں جا کرگر ہے وہ یہ ہیں

(1) جبل تور (2) جبل میر (3) جبل حراء اور مدید والے یہ جیں (4) جبل احد (5) جبل ودقان (6) جبل رضوی ان کے ستقل بہاڑ بن گئے۔ (الجائس السدیہ فی الکلام علی الدرجین النودیس 128 تے: 1)

سوال: کوه طور پرہم کلامی کے وقت موئی علیہ السلام کے ساتھ دوسرا کون تھا؟

جسواب : حضرت موئی علیہ السلام کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھے گر جبرئیل علیہ السلام
نے ہم کلامی کے دوران جو با تیس ہوئیں وہ بیں سنیں۔ (تغییر بغوی ص: 196 ج: 1)

سمال : تورات کی تختوں میں کتناوز ن تھا کتنے سال میں ایک بختی مرجمی حاتی تھی اوراس وقت

مسوال : تورات کی تختیوں میں کتنا وزن تھا کتنے سال میں ایک مختی پڑھی جاتی تھی اوراس وقت ان کوکون پڑھتا تھا؟

جواب: تورات کی تختیوں میں اتناوزن تفاجس کو 70 اونٹ اٹھا کیں اور تورات کے تختیوں کی فکل میں اجزاء ہے ہوئے تھے ایک مختی لینی ایک جزء ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور حضرت موئی علیہ السلام حضرت یوضع ، حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیمی علیہ السلام ، ان جاروں کے علاوہ کوئی ان کی تلاوت نہ کرتا تھا۔ (تغییر بغوی س: 199 ج: 2)

مسوال: فرعون نے معزب مولیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے کتنے بچوں کو کہاں جادوسیھنے کے لئے بچیجا تمااور سکھانے والاکون تھا؟

جسواب: حضرت موی علیہ السلام ہے مقابلے کے لئے فرعون نے جہاں جادوگروں کو اکٹھا کیا وہاں بنی اسرائیل کے 70 یا 72 بچوں کو (جن میں دوقبطی تھے) نیزوا مقام پر بھیجا تھا، نیزوا کے رہنے والے دو بھوی ان کو جادو سکھلاتے تھے مفسرین نے ان بچوں کی تعداد میں اختلاف کیا۔

(1) بارہ ہزار تھے (2) امام سدی فرماتے ہیں کہ بچتیں ہزار کے قریب تھے (3) عکر مدفرماتے ہیں کہ ان بچوں کی تعداد 80 ہزارتھے (4) محد بن المنکد رفرماتے ہیں کہ ان بچوں کی تعداد 80 ہزارتھے (4) محد بن المنکد رفرماتے ہیں کہ بان بچوں کی تعداد 80 ہزارتھے (4) محد بن المنکد رفرماتے ہیں کہ بان بچوں کی تعداد 80 ہزارتھے (4) محد بن المنکد رفرماتے ہیں کہ ان بچوں کی تعداد 80 ہزارتھے (4)

معوال: جادوكرول كيمرداركانام كياتها؟

جسواب: حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ جادوگروں کے سردار کا نام شمعون تقااور ابن جرتے کہتے ہیں کہاس کا نام بوحنا تھا۔ (تغییر بغوی ص: 187 ج: 2)

مسوال : حضرت موی علیدالسلام کے مقابلہ کے لئے فرعون نے کتنے جادوگروں کوجمع کیا اوران

مِن جَيْن جَيْن كون تما؟

جواب: جادوگروں کی تعداد پندرہ بزارتی ان میں آئے آئے نین ان سب کے مرداد چار ہے۔ (1) سابور (2) عادور (3) علوط (4) شمعون بی ان سب کا بڑا تھا جب انہوں نے اللہ کی دلیل کود یکھا تو پہلے بید چاروں جادوگر مجدہ میں گرہے پھر مب کے مب مجدے میں گر مجے اور مب کے سب نے حضرت موی علیہ السلام کے ہاتھ پراسلام قبول کیا۔

(تاريخ الام واللوك من 287 ح: 1)

مسوال : حضرت موی علیه السلام اور حضرت بارون کی وفات کہاں ہوئی اوران کی وفات کے کے کتنے عرصہ بعد کس نبی کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہوا؟

جسواب: جمہورعلما وفر ماتے ہیں کہ حضرت موکی علیدالسلام وہارون کی وفات وادی کئید میں ہوگئی تمی ان کی وفات کے تین ما وبعد حضرت ہوئے کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہوا۔ (تنمیر بینیادی من 76)

سوال: جب معزت موی علیدالسلام نے جبای کو چیز را رکز آل کردیا و فرمون کے اراد ہ آل کے متعلق معزت موی علیدالسلام کوکس نے خبر دی تھی کہ فرمون آپ کے آل کا منصوبہ بنار ہا ہے؟

جواب: اس فیضی کا نام خز بیل بن فو حا بیل تھا یہ فرمون کا خاز ن تھا اور مؤمن تھا 1000 سوسال سے اپنے ایمان کو چیپائے ہوئے تھا۔ (تاریخ دمشق می: 311 تی : 25) اور میا حب زادالمسیر می : 77 تی: 7 نے اس فیض کے نام میں پانچ اقوال ذکر کے ہیں۔ (1) حز بیل (2) سمون میں بانچ اقوال ذکر کے ہیں۔ (1) حز بیل (2) سمون میں میں بانچ اقوال ذکر کے ہیں۔ (1) حز بیل (2) سمون میں بانچ اقوال ذکر کے ہیں۔ (1) حز بیل (2) سمون میں بانچ اور صاب براکھ نے میں دائی تا میں بانچ اور صاب براکھ نے میں دائی تا میں بانے اور صاب براکھ ہے۔ کہ نام میں بانچ اور صاب براکھ کے بیل اور صاب اور صاب براکھ کے میں سامان نقل کیا ہے۔

مسوال : حضرت موی علیدالسلام نے جادوگرول سے مقابلہ کس دن کیااوراوران کی تعداد کیا تھی اور کئی مفیر تھیں؟ اور کئی مفیر تھیں؟

جسواب : حصرت موی علیه السلام نے فرعو نیول کی عید کے دان جس کووہ نیر وز کہتے ہتے مقابلہ کیا

مدوان: حغرت موی علیه السلام فی حضرت نصر سے مس جگد طاقات کی اور دو دریا کونساتھا؟
حسواب : حضرت موی علیه السلام فی حضرت حضر سے بحر جیلان پر طاقات کی بیون جگرتی جہاں معرب موی علیه السلام مجھلی بعول محصے تنے یہ چہان روحاء کی چہان تنی اس چہان پر مالام کا کر رہوا اور یہ جگہ شہر شروان کے تنے یہ چہان روحاء کی چہان تی اس چہان پر مالام کا کر رہوا اور یہ جگہ شہر شروان کے قریب تھی۔

(مجم البلدان م: 339 ج: 3، تاريخ دستن من 389 ج: 25)

مسوال: دعرت موی علیدانسلام نے دریا میں سے نکالے جانے کے بعد کتنے دنوں تک والدہ کا دودھ ایس پیا؟

جواب: جب فرحون نے دریا ہے تا ہوت نکال کر کھولاتو دیکھا کہ اس میں ایک چھوٹا سابچہ ہے اللہ تھائی نے فرحون اوراس کی بیوی حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی فرحون نے دورہ پالے نے والیوں کو بلوایا آپ نے آٹھ دن تک کی عورت کا دورہ جیس پیالیون پیتان کے منہ شدگایا فرحون کے دل میں رفت طاری ہوگئی اور حرید دورہ پلا نے والیوں کو بلایا۔

(الريخ د شق ال : 303 ق: 25)

مسوال : حضرت موی علیدالسلام کے عصابار نے کی وجہدے دریاش کتے رائے بے اور کیوں بخان راستوں کی امبائی وچوڑ ائی کیاتی ؟

جواب: حعرت موی علیالام نے بھی خداوندی جب دریائے نیل میں عصاماراتو تی اسرائیل کے بارہ فرقے ہونے کی وجہ سے بارہ راستے بن سے تھے اوران کا طول لین اسائی دوسیل

اورچوزالی ایک میل تقی _ (تاریخ دستن ص: 341 ج: 25)

معرف الله : حضرت موک علیدالسلام جادو کروں پر غلبہ پانے کے بعد فرمو نیوں میں کتنے دن تغیرے؟

جواب: حضرت موک علیدالسلام جادوگروں پر غلبہ پانے کے بعدان میں 20سال تھم ہے۔ (تاریخ دشق می: 333 ج: 25)

سوال: حفرت موى عليدالسلام كاسلسله نسب كياب؟

جواب : حعرت مولی علیه السلام کاسلسائد نسب چندواسطول کے بعد معرب یعقوب کے پہنچا ہے۔ ان کے والد محر مرامی عمران اور والد ومحر مدکا نام بوکا بدیمیان کیا جاتا ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے:

موی بن عمران بن قامت بن لاوی بن ایعقوب به حضرت بارون سید تا موی علیه السلام کے حقیقی بیڑے بھائی بیں جوعمر میں حضرت موی علیه السلام سے تین چار سال بڑے تنے۔ مضرت محران کے محرسیونا موی علیه السلام کی ولادت ایسے زمانے میں بوئی جبکہ فرعون معر اسرائی الزکول کے محرسیونا موی علیه السلام کی ولادت ایسے زمانے میں بوئی جبکہ فرعون معر اسرائی الزکول کے آل کا فیصلہ کر چکا تھا اور اس کا سلسلة عملاً جاری تھا۔

مدان: حضرت موی علیدالسلام کازمات کوی صدی کا ہے؟

جواب: حضرت موی علیه السلام کازماند موابوی مدی قبل سی کا ہے۔ اثری تحقیقات کے مطابق آب کا من ولادت 1520 وقبل سی اور سال وفات 1400 وقبل سی بیان کیاجاتا ہے۔ اور حضرت موی علیه السلام جس دور حکومت میں پیدا ہوئے اس فرعون کا نام بعض مورضین ولید من مصعب بن ریان بتاتے ہیں۔ اور بعض اللہ تحقیق نے صرف بن مصعب بن ریان ایا لیکھا ہے۔ ابن کثیر کی رائے ہے اسکی کنیت ابوم تو ہمی ۔ یہ بات بھی کموفار کھنی ریان یا ریان ایا لیکھا ہے۔ ابن کثیر کی رائے ہے اسکی کنیت ابوم تو ہمی ۔ یہ بات بھی کموفار کھنی جو اس کے قرعون شاہان مصر کا لقب ہے کسی خاص بادشاہ کا تام بیس ۔ ان شاہان مصر کا سلسلہ بین بی مرد میں اور درائی کے اکنیت فائدان ملک مصر پر حکم ال درہ ہیں ہزار سال قبل سے شروع ہو کر 332 وقبل سے کسی کنیت اکنیت فائدان ملک مصر پر حکم ال درہ ہیں ہزار سال قبل سے شروع ہو کر 332 وقبل سے کسی کنیت فائدان ملک مصر پر حکم ال درہ ہیں

الغرض معزست موی طبیدالسلام کی پیدائش اس فرعون معرک زمانے بیس ہوئی جیکہ "تنل اولاد" کا قانون معربیں بختی کے ساتھ تافذ تھا۔

سسوال : حعرت موی علیه السلام و بارون اور بی امرائیل اور فرعون کا دانته قرآن کریم کی گننی مورتول اورآ تحول ش ملاهم؟

جسواب: قرآن کریم کی (27) سورتوں کی 514 آیات میں معزب موئی علیه السلام وہارون اور بی اسرائیل اور فرمون کا واقعہ کماہے۔

مسوال : حعرت موی علیدالسلام و بارون کے اسائے کرای قرآن کریم کی کتنی سورتوں میں کتنی ، مجکہ لینے بین؟

جواب : حضرت موی علیه السلام کااسم گرای قرآن کریم کی (26) سورتوں میں (107) جگه ملکا ہے۔ اور حضرت مارون کااسم گرامی قرآن تھیم کی (11) سورتوں میں (14) جگه موجود ہے۔ معاول: حضرت موی علیه السلام کی بیوی کانام کیا تھا؟

جواب : حعرت موى عليدالسلام كى بيوى كاتام "مفورة" بيان كياجا تاب-

مدوال بسوره بن اسرائل من تونشا بول كاذكر ملائح أوَلَفَد اتَدُنَا مُوملى يَسْعُ ايَاتِ

هوال بسوره بن اور بلاشبهم في موكى كونو واضح نشانار - ويئ ان نو واضح نشانات سے كيام او بين؟

منسواب: حضرت ابن عباس في تشاناً من جونفيل بيان فر ما كى ساس كى وضاحت مفسرين كرام في اس ملم حبيان كى وضاحت مفسرين كرام في اس ملم حبيان كى بيان كى وضاحت

صا: اس کردیا ہے جو عام من رہا ہے جو عام من رہا ہے جو عام اسکا کام دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بیخاص لکڑی جو جنت سے اتاری گئی گی اس کی خاصیت رہتی کہ اگر اسکو پھڑ پر مارا جائے تو اس کے ضرب سے پھڑ جس پانی کے جشے بجائے دن پڑتے تھے۔ بیکٹڑی حسب ضرورت دراز بھی ہوجاتی تھی جس کے ذریعہ حضرت موئی علیہ السلام جانوروں کے لئے او نچے درختوں سے پے جہاڑ لیا کرتے تھے۔ اس ککڑی کو بحر کے مقابلے جس ڈال دیا جاتا تو وہ از دھا بن کر جادو کے مارے کرتبول کوہم کرجاتا تھا۔ فرقونی جادوگروں کے مقابلہ میں معنرت موکی علیہ السلام نے ای ککڑی کو مجینک کروہ تقیم الشان مظاہرہ کیا کہ جادوگر حیران رہ مے اورائے جادو سے توبہ کی اور معنرت موکی علیہ السلام برایمان لے آئے۔

الميد المين المرارة المام كارجد دوش باتدكياجاتا ب دعرت موئ عليه الملام كايدوا بها باتدها و جوجزت فا بركر في كام بن أتا تعارجب معرت موئ عليه الملام الله باتدكوات كريبان بن وال كرياج والم الله يحت و وه نصف النهاد كرمورج كي طرح فيك لكنا تعارد كيمين والول كي المحكمين فيره به وجاتى تحييل الله تحييل الله ووباره المحكمين فيره به وجاتى تحييل الله تحييل المحكم والمودوباره كريبان من وال ليت تو وه عام باتحدكي طرح بوجاتا تعارا سم جور ي سي مح معرت موكى عليد الملام في جادوكرول كي معالم من المرابي حاصل كي اورفرعون كور بارهي محى الله كاكن بار منا بروفرا يا تعارا من كور بارهي محى الله كاكن بار منا بروفرا يا تعاراً من المرابي حاصل كي اورفرعون كور بارهي محى الله كاكن بار منا بروفرا يا تعاراً منا المرابي الله من المرابي حاصل كي اورفرعون كور بارهي محى الله كاكن بار منا بروفرا يا تعاراً الما المنا منا المرابي حاصل كي المرابي حاصل كي المرابي المناس كي المرابي عاصل كي المرابي كي المرابي كي المرابي عاصل كي المرابي كي كي المرابي كي كي المرابي كي كي المرابي كي المرابي كي كي المرابي كي المرابي كي كي كي المرابي كي كي المرابي كي كي كي كي المرابي كي كي كي المرابي كي كي المرابي كي كي المر

نین ایست این ایک مولاناک قوان اورانل فرعون کی مسلسل بغاوت و سرشی پر حضرت موکی علیه السلام نے انہیں ایک بولاناک قواسانی کی پیشین گوئی فرمائی جس کوتوم نے حزاح اور دھم کی سے تعبیر کیا لیکن جب وہ شروع ہوا تو بلبلا المحقے تغییر کی روایات کے مطابق مید قطاان کے شہرول پر مسلسل سات سال تک رہا حضرت ابن عباس اور حضرت قناوہ کی کا عذاب شہروں پر مسلط تعااس طرح غلداور مخلک سالی کا عذاب گا وی کی کاعذاب شہروں پر مسلط تعااس طرح غلداور سے اور کیاوں کی کی کاعذاب شہروں پر مسلط تعااس طرح غلداور سے اور کی کی کاعذاب شہروں پر مسلط تعااس طرح غلداور سے اور کی کی کاعذاب شہروں پر مسلط تعااس طرح غلداور سے اور کی کی کاعذاب شہروں کی کی کاعذاب شہروں کی کی کے باعث پوری تو م کاعرصہ حیات تھی ہو چکا تھا۔

صف شمرات (لین مجلوں کی کاعذاب اجیبا کہ بیان کیا گیا گیا مالی میں جہاں ہر مم کی پیداوار بند ہوگئی ای طرح ایک عذاب مجلوں کی کا بھی آیا جس کی وجہ ہے شہر کے باغات اجر کئے اور پورا ملک ویران ساہو گیا دراصل کسی بھی شہر کی خوبصورتی کے لئے درخت اور باغات اجر کئے اور پورا ملک ویران ساہو گیا دراصل کسی بھی شہر کی خوبصورتی کے لئے درخت اور باغات منروری میں کو جستانوں میں اس لئے وحشت برتی ہے کہ وہاں سر سزی کا نام ونشان نہیں ہوتا اوراگر کہی کیفیت شہروں میں آم بیدا ہوجائے تو انسانی آبادی کیلئے بدترین مصیبت بیدا اوراگر کہی کیفیت شہروں میں تصوی میں پیدا ہوجائے تو انسانی آبادی کیلئے بدترین مصیبت بیدا

موجاتی ہے الل فرعون کی مسلسل نافر مانی وظلم کے بتیج میں ایک عذاب اس شم کا آیا۔

السوف ان اکثر مفسرین کرام نے اس طوفان سے پانی کا طوفان مرادلیا ہے جس میں اور لے بھی پرستے ہے۔ اگر چہ طوفان دومری چیزوں کا بھی ہوسکتا ہے۔ قوم فرعون کے سب محمروں زمینوں کو پانی کے طوفان نے گھیرلیا نہ کہیں جینے لیننے کی جگہراتی نہ ذیبین میں کا شت کرنے کا موقع رہا۔

ص جداد: (تدرین کاعداب) اس مرادندی دل م جوفول بیابانی ک شکل می کمیوں اور باعات پرنوٹ برتا ہے اورآ نافانا میلوں لیے چوڑے کمیتوں کوجٹ کرجاتا ہے۔ اگر بیا کی مرتبه مي آجائي تو يوري فصل تباه موجاتي ب جبكه يبطور عذاب ان يرمسلط كرديا مميا تفاجب محي كهيت اور باعات مرميز بوئ بدول ثوث يراتا اورمب حيث كرجاتا تفار بعض روايات مي بيجي بیان کیا گیا کہ بیٹڈ مال لکڑی کے درواز ول اور چھتوں اور کمر بلوسا مان سب کو کھا گئیں۔ ن معل : جس معنى جول كريس اس كااطلاق جول، تيمونى محمى، مجمر بشر شرى وغيره ير كياجاتا ٢- قمل كايه عذاب بحى وبالى شكل من آيا-اتاج اور غلي محى بياتى كثرت سے بدا موصے کہ کسی محفوظ ذخیرہ کو بھی تباہ کئے بغیر نہ چیوڑا۔ ملک کے سارے گودام بھوں کی طرح مغز ے خالی ہو گئے۔ دوسری طرف انسانی سرول اور کیڑوں میں بھی بکٹرت پیدا ہو گئے۔ مرول کے بال اکمر مجے اور چہرے برونق ہو گئے۔اس عذاب نے بھی ساری زندگی سطح کردی۔ ن مدادع: (ميندُ كول كاعذاب) ميندُك كى بيدائش اورر مائش عوماً ياني ش مواكرتي ہے اور بیکلوق کا دراصل یانی کے جانوروں میں شار ہوتا ہے لیکن جب اللہ کے عذاب کے طور پر مسلط ہوجائے تو ان مینڈکول نے انسانی محرول کا رخ کیا۔اس کثرت سے محرول میں پیدا مونے کے کہ کوئی جکہ خالی نہ چھوڑی جہاں مینڈکوں نے اپنا ٹھکانا نہ بنالیا ہو۔ بستر ول میں ، كيروں ميں، كمانے بينے كے ير تنوں ميں، حي كہ كي ہوئي غذاؤں تك ميں پيدا ہو گئے۔ اس جیرت ناک عذاب سے سب رو پڑے اور ہر دفعہ کی طرح وعدہ کیا کہ وہ حضرت موک

عليدالسلام كى ويردى كريس كے جب حضرت موى عليدالسلام كى دعاسے بدعذاب دور ہوا تو پھر وى افاقت وسر شى شروع كردى۔

ابن منذر نے حضرت ابن عمال کی ایک روایت نقل کی ہے کہ ان بھی سے ہرعذاب قوم قرعون پرسات روز تک مسلط رہتا تھا۔ ہفتہ کے دن شروع ہوتا پھر دوسرے ہفتے کو دور ہوجا تا پھر تین ہفتے کی انہیں مہلت دی جاتی تھی تا کہ وہ تو بہر کیس کین جو تھی وہ عذاب رفع ہوتا سرمشی و بغاوت براتر آتے۔

امام بغوی نے ان ہی حضرت ابن عباس سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ جب پہلی مرتبہ قوم فرعون پر قبط کا عذاب آیا اور حضرت موکی علیہ السلام کی وعاہے رفع ہو گیا گر بیاوگ اپنی مرکشی سے بازشہ نے تو حضرت موکی علیہ السلام نے وعا کی اے میرے پروردگار بیا ایسے مرکش لی کہ عذاب قبط ہے بھی متاثر نہیں ہوئے اور معاہدہ کر کے پھر گئے۔ اب ان پر کوئی ایسا عذاب مسلط فرماد یجئے جوان کے لئے وروناک ہواور میری قوم کے لئے وعظا کا کام بھی دے اور عدامی بعد دیگر سے عذاب کا سلسلہ بعد میں آنے والوں کے لئے درس عبرت بے تو الله نے ان پر کے بعد دیگر سے عذاب کا سلسلہ جاری فرمادیا۔ سعر کوئی اور قوم فرعون کا ظلم و تا فرمانی کی تفصیلات مور کا حضری کوئی کا خوان کی قلم میں کی تفصیلات مور کا میں کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کی تفصیلات مور کا کوئی کی تفصیلات مور کا کھی میں کی تفصیلات اور فرعون اور قوم فرعون کا ظلم و تا فرمانی کی تفصیلات مور کا

ممل کی آیات میں مذکور ہیں۔

موال: كيا آج بحى فرعون موى عليدالسلام كانعش موجود ي؟

جسواب: جدید تحقیقات کی روشی میں قاہرہ کے جائب خانہ میں (رئیس ثانی) فرعون موئی علیہ السلام کی نفش موجود ہے۔ بیسمندر میں تعوزی در خرق رہنے کی وجہ سے اس کے تاک کے پہلے مصرکو جولی نے کھالیا تعالی جو کی تماشا گاہ خاص وعام ہے۔

معوال: قارون كون تمااوراس كوزيين كيول نفل كي؟

جسواب :حفرت موی علیدالسلام کوجن خالف طاقتوں سے سابقد پرداان بیس قارون کا نام بھی شہرت رکھتا ہے تام بھی شہرت رکھتا ہے اس قصد کا آغازی میں اس کا واقعہ بیان کیا ہے اس قصد کا آغازی اس نسبت ہے کیا گیا کہ قارون حضرت موی طیدالسلام کی برادری ہے تعلق رکھتا تھا۔

حضی چیازاو بھائی تھا (قرطمی) روح المعانی نے تھر بن اسحاق کی ایک روایت نقل کی کہ قارون حقیق چیازاو بھائی تھا (قرطمی) روح المعانی نے تھر بن اسحاق کی ایک روایت نقل کی کہ قارون توریت کا حافظ اور عالم تھا تھر سامری کی طرح منافق ثابت ہوا، حضرت موکی علیہ السلام جن سر افراد کو کلام البی سنانے کو وطور پر لے گئے تھان شی یہ بھی شامل تھا۔ حضرت عطاق سے روایت کے اس کو حضرت بوسٹ کا ایک عظیم الشان مدنون خزاندل کیا تھا جس کی وجہ سے دولت کے انبار ماصل ہوگئے تھے اوروہ اپ مالی ودولت کے نشریش دوسروں پرظلم وشم کیا کرتا تھا، اس کے خزانے استح زیادہ شے کہ ان کی تبخیاں آئی تعداد ش تھیں دوسروں پرظلم وشم کیا کرتا تھا، اس کے خزانے استح زیادہ شے کہ ان کی تبخیاں آئی تعداد ش تھیں کہ ایک طاقتور جماعت بھی اس کو انشان اور پاس رکھنا مشکل نہیں مگر کھڑ ت عدد کے سبب آئی ہوگئی تھیں کہ ان کا وزن ایک طاقتور بھا حت کے لئے بھی بھاری تھا۔ حضرت موئی علیہ السلام اوران کی قوم نے ایک مرتب اس کو تھیے سے کہ ارزد اس کو ایک مرتب اس کو تھی کہ ان کو ور نے ایک مرتب اس کو تھی کہ انشد نے تھے بہتی بھاری تھا۔ دولت وثروت بخش ہے، لہذا اس کا شکر اوراک کر ور مال کا حق تھی پراحمان کیا ہے تو بھی نے کھی پراحمان کیا ہے تو بھی نور کی کہ دولت دیر ورت بخش ہے، لہذا اس کا شکر اوراک کیا ہے تو بھی

لوگوں پراحسان کر، اپناوہ حصہ جوتو دنیا ہے لے جائے گا فراموش نہکر (لیعنی صرف کفن) محراس کوفیسےت پسندند آئی نہایت مشکیرانداہی بیس جواب دیا۔

"ميري ميروات وثروت الله كي عطا كردونين ب ميتوميري محنت وقابليت اور مقل و منركا متیجہ ہے یہ کوئی تفنل وکرم نہیں جو استحقاق کی بجائے احسان کے طور پر دیا جاتا ہو'۔اس کے باوجود حضرت موی علیه السلام اس کو برابر تصیحت کرتے اور راہ بدایت کی تلقین کرتے رہے لین جب اس في ديكما كه معرت موى عليه السلام اس طرح بازنيس آئة وان كواوران كي توم كو مرعوب كرنے كے لئے ايك دن برے كروفرے لكا حضرت موكى عليه السلام فى امرائيل كے ا کی جمع میں پیغام الی سنارہے تھے کہ قارون ایک بوی جماعت اور خاص شان وشوکت اورخزانوں کی نمائش کے ساتھ سامنے ہے گزرا۔ نی اسرائیل نے جب قارون کی اس شان وشوكت كوديكها توان من سے يحدآ دميوں كے داوں كوانساني كمزورى كابير جذب بے چين كرديا، ان كى زبانوں سے ميالفاظ لك محيا "اے كاش! بيدولت وثروت ، شان وشوكت بم كو محى نعيب ہوتی''۔ای وقت توم کے بعض اہل علم افراد نے مداخلت کی اوران سے کہا'' خبر دار خبر دار!اس و نیوی زیب وزینت پر نہ جاتا اوراس کے حرص میں نہ کرنا تم عنقریب ویکھو سے کہ اس غرور وتخوت كاكياانجام ہونے والاہے۔تمہارے لئے ايمان ومل وصالح بي بہترين ذخيرہ ہيں۔" قارون كى اس شان وشوكت كالمذكره ني كريم صلى الله عليه وسلم في اس طرح بيان كيا ب " نی اسرائیل کا ایک مخض (قارون) اینے لباس کی شان وشوکت کے ساتھ اکڑتا جلا جا ر ہاتھاا جا تک زمین میں دہنسادیا گیااوروہ قیامت تک ای طرح دہنستا جائے گا۔ (بخاری) این عبال كى ايك روايت سے اس كے دہنمائے جانے كى بركيفيت ملتى ہے۔ ايك وقعہ قارون نے حضرت موی علیه السلام کو بدنام اور ذلیل کرنے کے لئے ایک بدکار ورت کو کثر ت سے مال ویا اوراس کواس بات پرراضی کرلیا که ده مجرے بحم می حضرت موی علیدالسلام پر بدکاری کاالزام لگائے۔اس بدکار مورت نے ایبان کیا جبر حضرت مولی علیہ السلام ایک مجمع کو خطاب کر دے سے، اس الزام پر حضرت موئ علیہ السلام جمع ہے علیحد ہ ہوئے دورکعت نماز پڑھی اس کے بعد اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عورت تو اس بات پر الله کی شم کھا اور اللہ سے ڈر۔ عورت پر اس خطاب ہے جمع الی جیت طاری ہوگئی کہ اس نے اعتراف کیا کہ قارون نے اس کو اس بات پر آبادہ کیا ہے اور اب وہ اللہ کی جناب میں تو بہ کرتی ہے۔ اس پر حضرت موئ علیہ السلام مجدہ دین ہوگئے اور ہارگا ہ اللی میں فریاد کی ، اللہ نے وی جیجی کہ اے موئ میں نے زمین کو السلام مجدہ دین ہوگئے اور ہارگا ہ اللی میں فریاد کی ، اللہ نے وی جیجی کہ اے موئ میں نے زمین کو میں کے دور آپ کی اطاعت کرے۔

حفرت موی علیه السلام نے زین کو تھم دیا کہ وہ قارون اور اسکے ساز وسامان کونگل لے،
زیمن نے نگلنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ اور اس کا مکان زیمن میں وہنس گیا۔ (تضعی الانبیاء
ماین کیشر) بیرسارا واقعہ نئی امرائیل کی آنکھوں کے سامنے ہوا اس پر جن لوگوں نے کل تک
حسرت و تمنا ظاہر کی تھی ، ان لوگوں نے اس ہولنا ک منظر کود کھ کر تو بدکی کہنے گئے کہا ہے بربادی
اگر ہم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو ہم بھی ایسے ہی دہنا ہے جاتے اور بے شک ناشکری کرنے والے فلاح نہیں یا ہے۔
فلاح نہیں یا ہے۔

قارون كابدوا تعدقر آن عكيم كي مورهُ نقص آيات 84176 يسموجود -- موال : حضرت موكى عليه السلام كي موت كهال موئى ؟

جسواب : حعزت موی علیه السلام کی ساری زندگی افی توم کے ساتھ بڑے مبرآ زماحالات
وواقعات میں بسر ہوئی حتی کے موت بھی غربت ومسافرت کی حالت میں جبکہ توم کے ساتھ وادک
تیہ بین مقیم سے پیش آئی۔ وفات موکی علیہ السلام کا جو واقعہ بخاری ومسلم میں موجود ہے اس میں
چندامور وضاحت طلب ہیں۔

ر بروایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان اگر نبوت ورسالت جیے عظیم الشان الٰہی منصب پر بحی فائز ہوت ہے عظیم الشان الٰہی منصب پر بحی فائز ہوت ہے فارج نہیں ہوتا اور نہ تقاضائے بشریت سے خالی۔موت اللہ بھی بشریت سے خالی۔موت اللہ بی فاہری شکل میں کسی بھی بشر کو طاو ب نہیں ہوتی بلکہ دو اس سے گریز کرتا ہے البتہ جب اللہ

نعالیٰ کی بندے پرموت کی حقیقت منکشف کردیتا ہے تواس کے مقرب بندوں کے لئے وہ ی موت سب سے زیادہ مجبوب شک بن جاتی ہے اوراس کے لئے وہ بے قرارار ہوجاتا ہے۔
موت سب سے زیادہ مجبوب شک بن جاتی ہویا غیر مجبوب بہر حال ایک ند ٹلنے والاعظم ہوتا ہے جس موت کی کے نزد میک خواہ محبوب شک ہویا غیر مجبوب بہر حال ایک ند ٹلنے والاعظم ہوتا ہے جس کے کسی کو بھی مغر نہیں اس لئے تمنا یہ نہ ہوئی جا ہے کہ محر دراز حاصل ہوجائے بلکہ بیآروز ہوئی جائے کہ خرد کا کہ جب موت ہوئی جائے کہ ذندگی کا لوے جو بھی میسر ہوجائے وہ پاکی وئیکی جس گزرے تا کہ جب موت آئے تو بہتے کہ تو بہتے کہ تو بہتے کہ دندگی بن حائے

حضرت موکی علیه السلام کے واقعه مهوت میں قرشته بموت کو طمانچ رسید کرنا ایک ایسا واقعه ہے جس کو بخاری نے سندیج کے ساتھ لقل کیا ہے۔ یہ کوئی امریحال یا نامکن بات دیں ہے۔ انبیاء كرام كى سيرتول مين اس سي بحي عجيب ترواقعات رونما ہوتے ہيں۔ مفتکوم رف اس مين ہوتي ع بے کرآیا بروا تعر سندی کے ساتھ لفل ہوتا آیا ہے یا جیں؟ اگر بدیات ثابت ہے تو چرروایات كومن وعن طريقة پرتبول كرنا جا ہے ياس من تاويل وتمثيل كا پېلوا ختيار كرنا جا ہے ۔ بيا يك علمي ووصولی بحث ہے۔ بعض الل علم نے اسک صورتوں میں تاویل فتثیل کا پہلوا ختیار کیا ہے۔جیسا كمحدث ابن تنيية في الدواقع من اختياركيا إن كاخيال بكر حضرت موى عليه السلام كى موت كابدوا تعد حقيقت كم ماته وابسة نبيل م بلكه يدلى وملى واتعدب ببرحال اي حضرات کا احر ام اپنے مقام پر مین اکثر اہل علم جن میں اہل تحقیق کی کثر ت ہے پہلے مغہوم کو اختیار کیا ہے۔ کی واقعہ کا عجیب تر ہونا یاعقل وقیاس سے ماورا وہونا اس کے قبول یا عدم قبول کا مختاج نبيس ہوتا بلكہ ثبوت ماعدم ثبوت كامختاج ہے تواب حدیث کے الفاظ کی تعبیر اس طرح ہونی جائے۔اور میمکن بھی ہے کہ جب حضرت موتیٰ کی خدمت میں فرشتہ پیغام اجل لے کرآیا تووہ بشرى شكل وصورت مين تفاجيها كه عام طور پرانبياء كرام كى زند كيول مير، سابقه ربا ہے۔حضرت موى عليدالسلام ال فرشت كواس حالت بس ال طرح بيجان ندسكي جيها كه معزست ابراجيم للل التدعلية السلام اورحصرت لوط عذاب كفرشتون كوابتدا وندبيجان سكية حصرت موكى عليه السلام

کوینا کوارگزراکدایک الجنبی فخض الها کمان کے ظوت کده شکمس آیااور موت کا بیغام دینے
لگایشری تقاضد اجرآیا طیش میں ایک طمانچ رسید کردیا۔ چونکہ فرشتہ بھی بشری شکل میں تھا بشری
اثرات مرتب ہو گئے اور آنکہ بحروح ہوگئی ، محرجس طرح عذاب کے فرشتوں نے آ ہتہ آ ہت ا
حضرت ابرائیم ظیل اللہ علیا الله علیا الله موحزت اوط علیا السلام کواپئی اصل حقیقت سے آگاہ کردیا تھا،
موت کے فرشتے نے حضرت موئی علیا السلام کوآگاه نہ کیا اور فوراً قائب ہوگیا اور بارگاه اللی میں
فریا دری ہوا۔ حدیث کے بیا افعاظ بڑے ہی دلچسی ہیں:۔

اُرْسَلْنَیْ اِلیٰ عَبْدِ لَا يُوِیْدُ الْمَوْتُ (یَخَارِی) ''اے رب آب نے بی ایے بندے
کی جانب بھیجا جوموت بیس چاہتا'' گھراللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ملکوتی ایت پر واپس کردیا
اوراس طرح دواس میب ہے بری بوگیا جو پشری شکل ش آگھ محروح بونے ہے بیدا ہوگیا تھا۔
موت کے فرشتے نے معرف علیہ السلام موت کے نام سے فغا ہو گئے اور وہ موت بیس چاہتے ، اللہ تعالیٰ نے
کے معرف موری علیہ السلام موت کے نام سے فغا ہو گئے اور وہ موت بیس چاہتے ، اللہ تعالیٰ نے
فرشتہ کی اس غلاجی اور معرف موری علیہ السلام کی جلالت شان دونوں کے اظہار کے لئے یہ
طریق افتیار فرمایا تھم دیا کہ دویارہ جاؤاور معرف موری علیہ السلام کو بھارا پیغام پہنچاؤ۔

اد ہرفرشتہ بیغام حاصل کررہا تھا ادر ادہر حضرت موی علیہ السلام نے اجبی فخص کے قائب ہوجانے پرفورا پیمسوں کرلیا کہ در حقیقت بیمعالمہ انسانی معالمات سے جدادوسرے عالم کا ہے۔ چیا چی جب فرھیڈ اجل نے دوبارہ حاضرہ وکر حضرت موی علیہ السلام کو پیغام البی سنایا تو ان کا ہے۔ چیا چی جب فرھیڈ اجل نے دوبارہ حاضرہ وکر حضرت موی علیہ السلام کو پیغام البی سنایا تو ان کا لیجہ اور طرز گفتگو دوسرا ہوگیا اور مجرانجام کا روہ رفتی اعلیٰ سے جائے۔

فَصَلُواتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سوال: حضرت موی علیه السلام کی جمع البحرین پرجن بندے سے ملاقات ہوئی وہ کون تھے؟ جواب: حضرت موی علیه السلام کی جمع البحرین پرجن بندے سے ملاقات ہوئی قرآن کریم نے ان کا اسم کرامی ملا برہیں کیا ہے بلکہ عَبْدُامِّنْ عِبَادِ فَا (ہمارے بندول میں سے ایک بندہ) کہا ہے۔ البتہ سے بخاری کی تعمیل حدیث میں ان کا نام خصر ظاہر کیا گیاہ (خصر کے معنیٰ مرہزوشاداب کے بیں) اہل تغییر جن میں امام بخاری بھی شامل بیں، نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ جس جگہ بیٹھ جاتے تو وہاں مرہز گھاس آگ جاتی تھی اور زمین مرہز ہوجاتی۔ (تقصص الانبیا وائن کیر) قرآن کریم نے یہ بھی واضح نہیں کیا ہے کہ وہ دیگر انبیا وکرام کی طرح کوئی نی شخ یارسول؟

السليد من تين إلى تعمل طلب إلى:

کے پہلے موال کے جواب میں کہتے ہیں کہ خطرنام ہے لیکن اکثر اہل علم نے اسکوان کا لقب بتایا
ہواورنام کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بلیابن ملکان، ایلیابن ملکان، خطرون، معمر، الیاس، السیم
میں سے کوئی ایک نام تھا۔ محدث ابن عسا کراورا مام دار قطنی کی رائے ہے کہ وہ تقابیل بن آدم کی
اولا دسے ہیں۔ ابن تحذیبہ نے وہب بن مدبہ نقل کیا ہے کہ حضرت خطر علیہ السلام سامن بن نور جی کی اولا دسے ہیں۔ اور بعض دیگر مؤرضین کا خیال ہے کہ وہ حضرت اسحال بن ابراہیم کی
اولا دسے ہیں اور جن لوگوں نے انہیں فرشتہ کہا ہے نہایت ضعیف قول ہے جس کی تا شد شروی دوایات ہیں وہ سب کی سب اولا و

دوسرے سوال کا جواب بیہے کہ دو فقظ عبد صالح (نیک بندے) تصاور بعض کہتے ہیں کہ دو
 رسول تضے گرا کٹر اال تغییر نے ان کونی قرار دیا ہے۔

تیسرے سوال کے جواب میں بعض علماہ کا خیال ہے کہان کو حیات ابدی حاصل ہے اور وہ

اب تک زندہ ہیں۔اس بارے میں کثرت سے حکایات اورروایات بھی تقل کی جاتی ہیں جن کی حیثیت تاریخی روایات سے زیادہ اہم نہیں ہے۔

محدثین کی ایک بڑی جماعت کی تفیق ہے کدان کے لئے حیات ابدی کا جُوت نہ آن کے کریم سے تابت ہوں کی طرح اپنی عمر کو پہنچ کر سے تابت ہے اور ندا حادیث میں میں تعدادان کے حیات کی قائل ہے اور اس بارے میں کروفات یا گئے۔ صوفیا مرام کی ایک بڑی تعدادان کے حیات کی قائل ہے اور اس بارے میں وہ حضرات اپنے مشاہدات تک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور ملاقات بھی کی ہے۔ والشاعلم۔

چونکہ یہ مسئل قرآن وحدیث سے متعلق ہے اور انہیں وو ذریعہ سے جہیں اٹکاعلم بھی ہوا ہے اس لئے قرآن وحدیث بی سے اسکا فیصلہ کرنا چاہئے اور یکی عقل ودانش کا بھی تقاضہ ہے۔ ان ہرسہ مسائل میں حقیقت یہ ہے کہ پہلی بات کے متعلق قرآن کریم میں کوئی تذکرہ نہیں ہے نہ حضرت خضر کا نام موجود ہے دلقب بلکہ قرآن کی عملے نے شہد اجہا نے اس کریم میں ان کا نام خضر سے ایک بندہ کہ کران کا واقعہ بیان کیا ہے۔ البتہ بخاری وسلم کی جج روایات میں ان کا نام خضر سے ایک بندہ کہ کران کا واقعہ بیان کیا ہے۔ البتہ بخاری و معرصالی حضرت خضر سے ۔ البتہ ان کے لقب بیان کیا گیا ہے۔ البتہ اور اقوال اس ور جے مختلف ہیں کہ ان کے ذریعہ کی وغیرہ کی بحث اس سلسلے میں تاریخی روایات اور اقوال اس ور جے مختلف ہیں کہ ان کے ذریعہ کی منہ بر پہنچنا بقینا دشوار ہے اور ای چندال ضرورت بھی نہیں ہے۔

ایک بندے تے جنہیں اللہ نے این کا اتنا تعارف کائی ہے کہ وہ اللہ کے خاص بندوں میں سے
ایک بندے تے جنہیں اللہ نے اپنا کا اتنا تعارف کافی ہے خصوصی طور پر مرفراز کیا تھا۔ اور وہ حضرت موئی علیہ
السلام کے ہم زمانہ تھے۔ حضرت موئی علیہ السلام کو ان کی خدمت میں چند حقا کن کے انکشاف
کے لئے روانہ کیا جمیا جس کی تفصیل قرآن کر یم نے بیان کی ہے۔ (کہف آیات 71 تا 82)
دومری بات کے تعلق سے حقیقت سے قریب تر بھی ہے کہ وہ'' نی 'تھے۔ کوئی صاحب
دومری بات کے تعلق سے حقیقت سے قریب تر بھی ہے کہ وہ'' نی 'تھے۔ کوئی صاحب

کسی قوم کی جانب مبعوث کے مصلے ہوں۔ جیبا کہ دیگر انبیاء کے بارے ہیں وضاحتیں اوراشارے ملتے ہیں۔ ان کے لئے نبوت کا ثبوت بھی اگر چقطعی طوپر ثابت نبیس کیا جاسکا۔
اوراشارے ملتے ہیں۔ ان کے لئے نبوت کا ثبوت بھی اگر چقطعی طوپر ثابت نبیس کیا جاسکا۔
نیکن قرآن کریم نے ان کا جس انداز سے ذکر کیا ہے وہ انداز کلام نبیوں پر بی صادق آتا ہے۔
فیرنی کے لئے ایبا کوئی عنوان قرآن کریم نے اختیار نبیس کیا اس لئے حقیقت سے قریب تر یک فیرنی کے لئے دوہ دی طرف سے وقی (جوصرف انبیاء ورسل بی کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی سے جنہیں اللہ کی طرف سے وقی (جوصرف انبیاء ورسل بی کے لئے معموص ہے) گی گیا۔

بهد علی وجه : الله تعالی نے معرت معرعلیہ السلام کا تعارف اس طرح کروایا ہے

فَ وَجَدَا عَبُدُ امْنُ عِبَادِف الله وَ مُحَدَة مُنْ عِنْدِف وَ عَلَمْن فَ مِنْ لَدُنّا
عِسْدَ مَا الله وَ عَلَمُن فَ مِنْ لَدُنّا
عِسْدَ مَا الله وَ عَلَمُن فَ مِنْ لَدُنّا وَعَلَمُن فَ مِنْ لَدُنّا وَعَلَمُن مَن مِن لَدُنّا وَعَلَمُن مَن مِن الله وَ الله مِن الله وَ الله وَالله وَا الله وَا الله وَا الله وَا الله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَ

ریانداز کلام اور حنوان خاص قرآن کریم میں صرف انبیاء کرام کے لئے استعال ہوا ہے۔
اوراس عنوان سے ایک خصوصیت نمایاں ہوتی ہے جوعام انسانوں کے لئے چسپال نہیں ہوتی۔
ویسے اللہ نے عام انسان کو علم بھی عطا کیا ہے رحمت سے بھی سرفر از کیا ہے لیکن کسی خاص فرد کے
لئے ایسا عنوان نہیں ملتا جیسا کہ اس واقعہ میں اس بندے کے لئے اختیار کیا گیا ہے اس لئے
حضرت خصر علیہ السلام کا نبی ہونا حقیقت سے قریب ترہے۔

دوسری وجه : حضرت مخطیدالسلام نظر دلدی وجه بیان کی ہاس میں یہ صراحت بھی موجود ہے۔ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْوِیْ۔ (کہف۔ آیت 82) یہ کام میں نے اپنی مرضی ہے نہیں کیا۔ جس کا صاف مطلب یکی ہے کہ وتی النی کا امر نتما جس کے تحت لاکاتل مرضی ہے کہ وی النی کا امر نتما جس کے تحت لاکاتل کیا ۔ اور یہ واقعہ ہے کہ کی جمی فریب میں کی عام انسان کو یا ولی کواس کی اجازت نہیں دہی کیا گیا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ کی جمی فریب میں کی عام انسان کو یا ولی کواس کی اجازت نہیں دہی

کہ وہ اپنے وجدان یا الہام ہے کسی کوئل کرے اور خاص طور پر ہماری اس شریعت میں جس کا مافذ میں قرآن کریم ہے۔ اس میں کوئی اجازت نہیں لمتی کہ بے کناہ آل کیا جائے۔ لہذا کسی کا بے مافذ میں قرآن کریم ہے۔ اس میں کوئی اجازت نہیں لمتی کہ ہے کا اور میں انہام وغیرہ سے کچھ مشتہ جوانب واضح ہو سکتے ہیں گئی جیسا تہجے اور برواجرم جائز نہیں ہوسکتے ہیں گئی تبل جیسا تہجے اور برواجرم جائز نہیں ہوسکتا۔

البذا معترت خعزعليدالسلام كالآخريس بيفرمانا كهيس في بيكام الي طرف سينبيس كيا ہے دامنے دلیل ہے کہ وی النی ان کونصیب تھی اور بدلے شدہ حقیقت ہے کہ انسانوں میں صرف ا نبیا و ورسل بی کو دی کی جاتی ہے۔ مسائل سدگانہ میں تبسرا مسئلہ حصرت خصرعلیہ السلام کی حیات ابدى متعلق ہے۔اس سلسلے ميں تمام الل تحقيق محدثين ومفسرين كى قطعى رائے ہے كہ جعفرت خضر طلیہ انسلام کو حیات ابدی حاصل نہیں ہے اوروہ عام انسانوں کی طرح اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر وفات بالمحظة قرآن كريم اوراحاديث ميحدين اليي كوئي وضاحت نبيس كدوه فرشتول كي طرح زندہ ہیں اور اپنامنو ضد کام انجام دیتے ہیں۔ امام بخاری ان کے حیات کے قائل نہیں ہیں ای كتاب يح بخارى ميساس كى تائيد كے لئے احاديث بحي نقل كئے بيں۔اى مرح امام سلم نے مجى افي كماب يح مسلم من مديث تل كي إورية ابت كياب كدوه وفات يا يحكي من ويكرائمه صديث ہے يوجها حميا كه كيا خصر زندہ جيں؟ توانبوں نے قرآن كريم كى اس آيت الكُول ويدك وماجعَلْنَا لِبَشْوِمْنُ قَبْلِكَ الْخُلْدِ -ا حِيمُ الله عليه والمعمم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کو حیات ابدی نہیں دی۔(انبیاء آیت: 34) نیز قر آن کریم نے انبياء سابقين كى موت كااعلان كياب-: وَمَسامُ حَسَدٌ إِلَّا وَسُولٌ فَلِهُ حَلَثَ مِنْ قَبُلِهِ الوسُلُ (آل عران آيت: 144)

اور محم ملی الله علیه و ملم تورسول بی جی ان سے پہلے بھی رسول گزر یکے ہیں۔ چونکہ خطر بھی نہیں اللہ علیہ و کہ خطر بھی نہیں اس کے جی اس جونکہ خطر میں جی جی جی اس آیت میں شامل جی ۔ شخ الاسلام ابن تیمیہ سے پوچھا کیا تھا کیا حضرت خطر علیہ السلام زعرہ جیں؟

جواب دیا کہ اگر وہ زندہ ہوتے توان پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ علیہ وسلم کی اللہ علیہ وسلم کی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غز وات میں شریک ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر طرح تعاون کرتے جیسا کہ صحابہ نے کیا ہے۔ صوفیا مرکام میں سے ایک مشہور پزرگ ابوالفضل مرک نے بھی ان کی وفات کا ذکر کیا ہے۔

مشہور ناقد مدیث ابن الجوزیؒ نے حضرت علی بن موی رضا کا قول نقل کیا ہے کہ وہ وفات یا ہے جیں۔ (تصعی الانبیاء ابن کثیر)

نیز قرآن کریم کی میآیت مجی اس نظرید کی تردید کرتی ہے کے حضرت خبنرعلید السلام بقید حیات ایں۔

تصریحات قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ لہذا قرآن کریم کی اس آیت بیٹاق سے ان کا زندہ رہنا ٹابت جیس ہوتا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیدگی دلیل کا ماخذ یجی آیت بیٹاق ہے۔

حضرت ابن عباس نے بھی آیت بیٹاق کی تغییر ش کہی مضمون بیان کیا ہے قرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بس ہی درسول کو مبعوث کیا ہے مبعوث کرنے سے پہلے اس سے عہدو بیان لیا کہ کہ اگر تمہارے زمانے شرح مسلی اللہ علیہ وہلم مبعوث ہوجا کمیں تو تم ان پر ایمان لا دُگاوران کی مدد کرو گے اس طرح ہرنی وفات سے قبل اپنی اپنی امت کویہ تلقین کر گے ہیں کہ اگر تم لوگ زندہ رہ اور مجمد ملی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو تم ان پر ایمان لا تا اور ان کی ہر طرح نفر سے کرتا۔ (ذکر البخاری عن ابن عباس) قرآن کر یم کی ان آیات کے علاوہ بخاری وسلم کی سے حکم معرف ہو گئے تو تم ان آیات کے علاوہ بخاری وسلم کی سے حکم معرف ہو تی تر دید کرتی ہے کہ حضرت نصر علیہ السلام اب تک ذندہ و موجود ہیں۔ معرف معرف اللہ بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاہ کی نماز سے فارغ مورک فرمایا کی ہو تھی تر دید کی ان جو فرق می کردے زمین پر حکم معرف کی روئے زمین پر موجود ہی تر و نے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ مباتی نہیں دے گا۔ موجود ہا کی صدی گزونے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ مباتی نہیں دے گا۔ موجود ہا کی صدی گزونے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ مباتی نہیں دے گا۔ موجود ہی ایک معرف کی روئے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ مباتی نہیں دے گا۔ موجود ہے ایک صدی گزونے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ مباتی نہیں دے گا۔ موجود ہے ایک صدی گزونے پر ان جی سے ایک بھی زمین پر زندہ باتی نہیں دے گا۔

اس مدید فی جی پیشین کوئی کے مطابق بھی حضرت خضر علیہ السلام کی حیات ابدی کے لئے کوئی مخواتش نہیں نگلتی اور ندان کا کوئی استثناء کسی روایت ہے تا بت ہے۔ حالا نکہ بیر وایت بخاری وسلم کے علاوہ اور کتب مدیث میں بھی منقول ہے۔ بہی وجہ ہے کہ مشہور محدث ابن القیم نظاری وسلم کے علاوہ اور کتب مدیث میں ایک منجو روایت الی موجود نہیں ہے جس سے حضرت نے بیر دموی کیا ہے کہ کتب احادیث میں ایک منجو روایت الی موجود نہیں ہے جس سے حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا جبوت ملکا ہو۔ مشہور مضمرا بن حیان اندلی نے بھی میں دووی کیا ہے کہ امت کا سواد اعظم اس بات کا قائل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام وفات پا گئے۔ اور حقیقت بہی امت کا سواد اعظم اس بات کا قائل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام وفات پا گئے۔ اور حقیقت بہی ہے کہ جس مسئلہ کا تعلق قرآن وحد بہت ہواس کوائی ذریعہ سے حل کرنا چا ہے۔ تاریخی روایات، واقعات، مشاہدات، اقوال مشارکے وغیرہ سے نہ تقیدہ تا بت ہوتا ہے اور نہ کوئی قطعی عظم

جاری کیا جاسکتا ہے۔ حیات خطر علیہ السلام کے سلسے بیل جتنی بھی روایات تھی کی جاتی ہیں وہ اسب صحیف، غریب، مرسل، منقطع، موضوع تھی کی ہیں جس کے نقل کرنے والوں کے لئے محد شین نے جمہول، جمروس، غیر معروف، جی کہاں کے بعض راویوں کو کذا بین کی فہرست جس شائل کیا ہے۔ مشہور نا تد الحدیث این الجوزی نے اس مضمون پر ایک مستقل رسالہ کلماہے جس کا نام ''عب جالة المستنظر فی شوح حال المخضر '' ہے۔ اس بیل وہ ساری روایات جمع کردی ہیں جوان کے حیات کے بارے جس نقل کی جاتی ہیں اوران سب پر محد ثانہ کلام بھی کریا ہے اوران کا ضعف اور غیر مسمح ہونا ثابت کیا ہے۔ ای طرح مشہور محدث و مشمر این کی کیا ہے اور ان کا ضعف اور غیر مسمح ہونا ثابت کیا ہے۔ ای طرح مشہور محدث و مشمر این کیر شرخ بھی ابنی کیا ہے اور وہوئی کیا ہے کوری کیا ہے اور ان کا صحف اور غیر میں جون ان تاب کوری جانہ کیا ہے۔ اور ان کا صحف اور غیر میں جاورا کر روایات موضوع ہیں۔ حرید معلومات اور علی بحث کے کہا ہوایہ روایات موضوع ہیں۔ حرید معلومات اور علی بحث کے کہا ہوایہ ان انہا ہو وہ انہا ہیں تھی میں جاورا کر روایات موضوع ہیں۔ حرید معلومات اور علی بحث کے البرایہ والنہا ہیں تا الماری تفیلات موجود ہیں جس کا ظلامہ ہم نے سطور اصابہ تن : 1 تا بل مطالعہ ہیں۔ ان عی وہ ساری تفیلات موجود ہیں جس کا ظلامہ ہم نے سطور اصابہ تا تا بل مطالعہ ہیں۔ ان عی وہ ساری تفیلات موجود ہیں جس کا ظلامہ ہم نے سطور یا المیں کھوا ہے۔

البتہ ایک دوایت امام شافعی نے اپی مندیش نقل کی ہے جس میں بیان کیا گیا کہ درسول الشملی الشملی دسلم کی وفات کے دن ایک الجنبی فخص آئے اور صحابہ کرام کوان فلات سے سل دی۔

''اللہ کی بارگاہ میں مبر بی ہر مصیبت کا عوض اور ہر فوت ہونے والی شک کا بدلہ ہے ، اللہ ی پر مجر دسہ کر واورائ کی طرف رجوع ہو کیونکہ محروم وہ شخص ہے جو مصیبت کے قواب سے محروم ہوجائے''۔ یہ مدید شالفاظ کے تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ امام جسی نے بھی نقل کیا ہے۔

ہوجائے''۔ یہ مدید شالفاظ کے تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ امام جسی نے بھی نقل کیا ہے۔

ابن کیٹر قرماتے جی کہ مند شافعی کی اس روایت جس قاسم بن عبداللہ العربی متر وک الحدیث ہے۔

ابن کیٹر قرماتے جی کہ مند شافعی کی اس روایت جس قاسم بن عبداللہ العربی متر وک الحدیث ہے۔

ام احتماد و آئی بن معین جیسے ناقد بن صدیت نے کہا کہ شیخص جموٹ بول تھا۔ امام احتراث یہ بھی کہا کہ وہ احادیث گھڑ لیا کرتا تھا۔

روایت بیلی می عبادین عبدالعمدراوی کے بارے میں خود بیلی فرماتے ہیں کہ ضعیف

ہے۔ این حبان اور عیلی لیسے ہیں کہ اس کی روایات اکثر موضوع ہوتی ہیں۔ امام بخاری نے کہا کہ بید کہ بین حبان اور عیلی لیسے ہیں کہ اس کی روایات اکثر موضوع ہوتی ہیں۔ امام بخاری نے کہا کہ بید کہ بیٹر الحدیث ہے۔ ابن عدی آنے کہا کہ بید غالی تم کاشیعی مسلمان تھا جو حضرت علی گیا تان میں احادیث کھڑتا تھا۔

الغرض حیات خطرطید السلام کے بارے میں جس قدر بھی روایات ہیں ان کا میں حال ہے کہ یا تو وہ سندا ضعیف ہیں یا مجرمتنا منکر اورغریب ہیں۔ ابن کثیر نے ساری روایات کو جمع کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بیسہ احادیث مرنو مضعیف الاسناد ہیں ان سے کوئی جست قائم ہیں کی جاسکتی اور شدوین میں ان کا اعتبار کیا جاسکتی ہے۔ (تصعی الا خیا میں :462)

ان البت بخاری وسلم میں ایک روایت امام زہری سے مروی ہے کہ نجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے تریب د جال نظے گا اور ماری زمین کا چکر لگائے گائیکن مدینہ مدینہ مورومیں اس کا داخلہ نہ ہو سکے گا د وہا ہر تیم رہے گا اس کے مقابلہ کے لئے ایک شخص مدینہ منورو ہے نکل کر آئے گا جو اس زمانے کا سب ہے بہترین انسان ہوگا وہ د جال سے تنا ملب ہوکر کم جا کہ میں شہادت و بتا ہوں کہ تو وہی د جال ہے جس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وکل میں شہادت و بتا ہوں کہ تو وہی د جال ہے جس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وکل کے دی ہے۔ د جال اوگوں ہے کہ گا کہ اے لوگو! اگر جس اس کونل کر کے د وبارہ زندہ کر دول تو کی اوگ کہیں گئیس المجرد جال اس فیم الناس کو کہیں گئیس المجرد جال اس فیم الناس کو کہیں گئیس کے نہیں ایکم د جال اس فیم الناس کو کہیں گئیس کے نہیں ایکم د وجال اس فیم الناس کو گا کہ میں ایک وہ بارہ کی گر نبی کر یم صلی میں اس پوری بھیرے کے ساتھ شہادت د یتا ہوں کہ تو وہ می د جال ہے جس کی فیم نبی کر یم صلی اللہ علیہ د کر کی گا کہ اللہ علیہ د کر اس کے گا کہ اللہ علیہ د کہیں کے گا کہ اللہ علیہ د کر کی گا کہ اللہ علیہ د کی گا کہ اللہ علیہ د کر کی گا کہ اللہ علیہ د کر کی گا کہ د وہا کہ گا ادر قر اس کے جس کی فیم نبی کر د کی گا کہ د کر کی گا کہ د کر کی گا کہ د وہا ہو جائے گا ادر آل ذرکہ علی تو وہ ہو ہو ہا رہ آل کرنے کا ادارہ کر کے گا گیا۔ وہ جوجائے گا ادر آل ذرکہ علی گا در آل ذرکہ علیہ د کر بی گا در آل ذرکہ علیہ د کے بس کی خوا کے گا در آل ذرکہ علیہ د کے بس

منجرالنائ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔ای وجہ اکثر لوگوں نے اس حدیث کی بھی تغییر کی ہے اور اس سے تابت کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بقید حیات ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ کین ای روایت کے ایک رادی ابواسحال ابراہیم النقیہ کہتے ہیں کہ بیہ معرکا قول ہے جو اس روایت کوز ہری سے نقل کرتے ہیں۔ (تقمع مالانجیا وابن کیرمی: 463)

ال صدیت شن خیر النساس اوردوم کی دوایت می خیابی منتقبی النساس اوردوم کی دوایت می خیابی منتقبی منتقبی منتقبی ایس از ایک نوجوان جس کی جوانی مجر پورموگی) کالفاظ بین بعض راو بول نے اس سے مراد حضرت خضر علیہ السلام سمجھا ہے لیکن صدیت میں نبی کریم صلی الشد علیہ وملم نے نام کی کوئی تصریح نہیں فریاب دفر یہ دوایات تغییر تصریح نہیں فریاب دفر یہ دوایات تغییر وتاریخ کی کتابی میں ملتی جی جو مختقین ، الل علم کی نگاہ میں سب موضوع اور بے اصل بیں وتاریخ کی کتابی میں الی ایک نگاہ میں سب موضوع اور بے اصل بیں اور یہودی روایات سے ماخوذ بین اس لئے تا قابل اعتماد ہیں۔

مشہورمفر ابوحیان نے اپن تغیر البحرالحیا میں متعدد بزرگوں کے واقعات تقل کے جی جن کی حضرت خطر علیہ السلام سے طلاقات ہوئی ہے مگر آخر میں یہ بھی لکھ دیا ہے۔ والسجے مُھودُ عَلَی الله مات (البحرالحیاص: 147 ج: 6) کیل جمہور علی الله مات (البحرالحیاص: 147 ج: 6) کیل جمہور علی میں رائے کہی ہے کہ ووقات یا مجے واللہ اللم

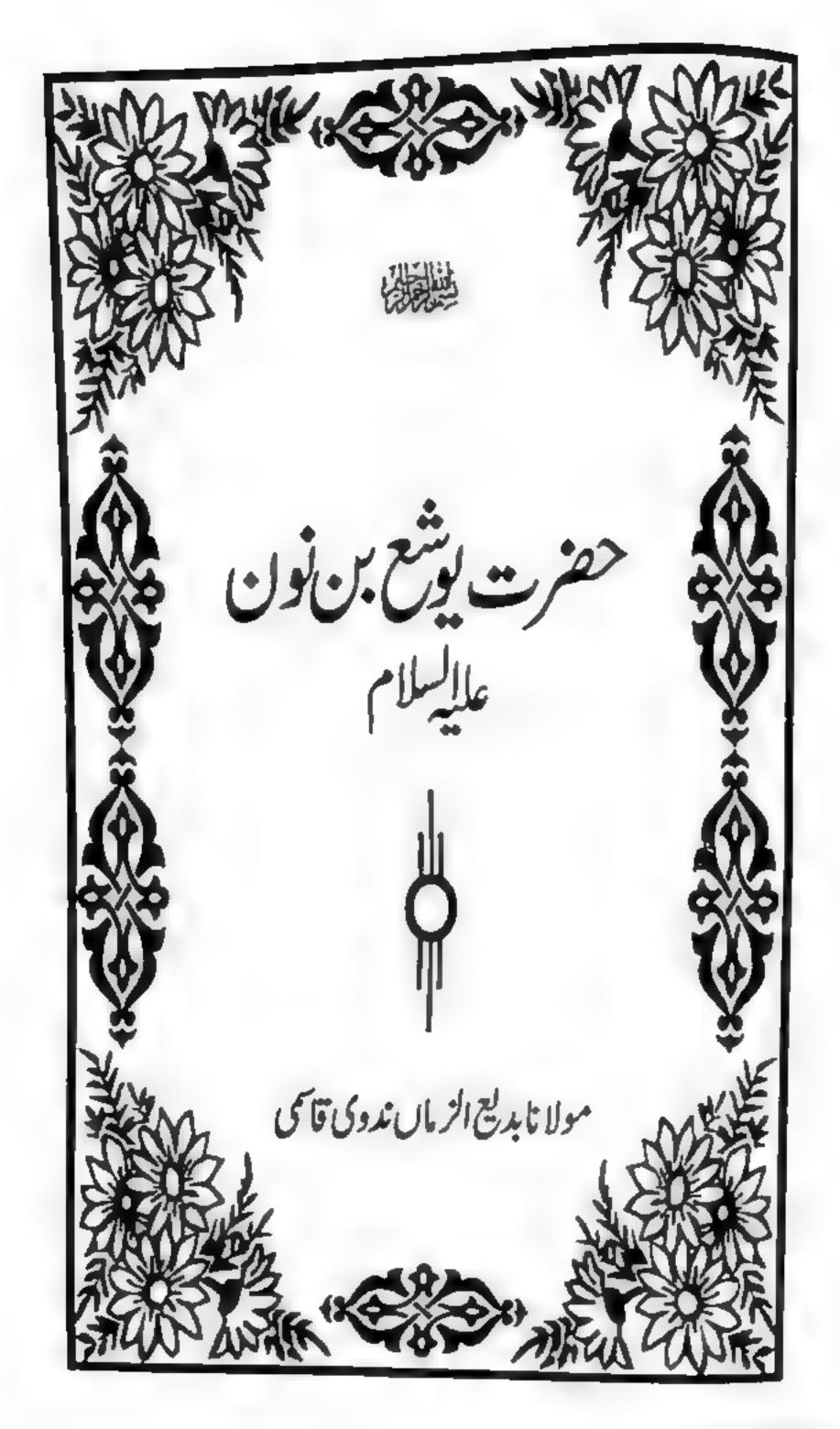
سوال: حضرت موى عليه السلام ك ضركون إين؟

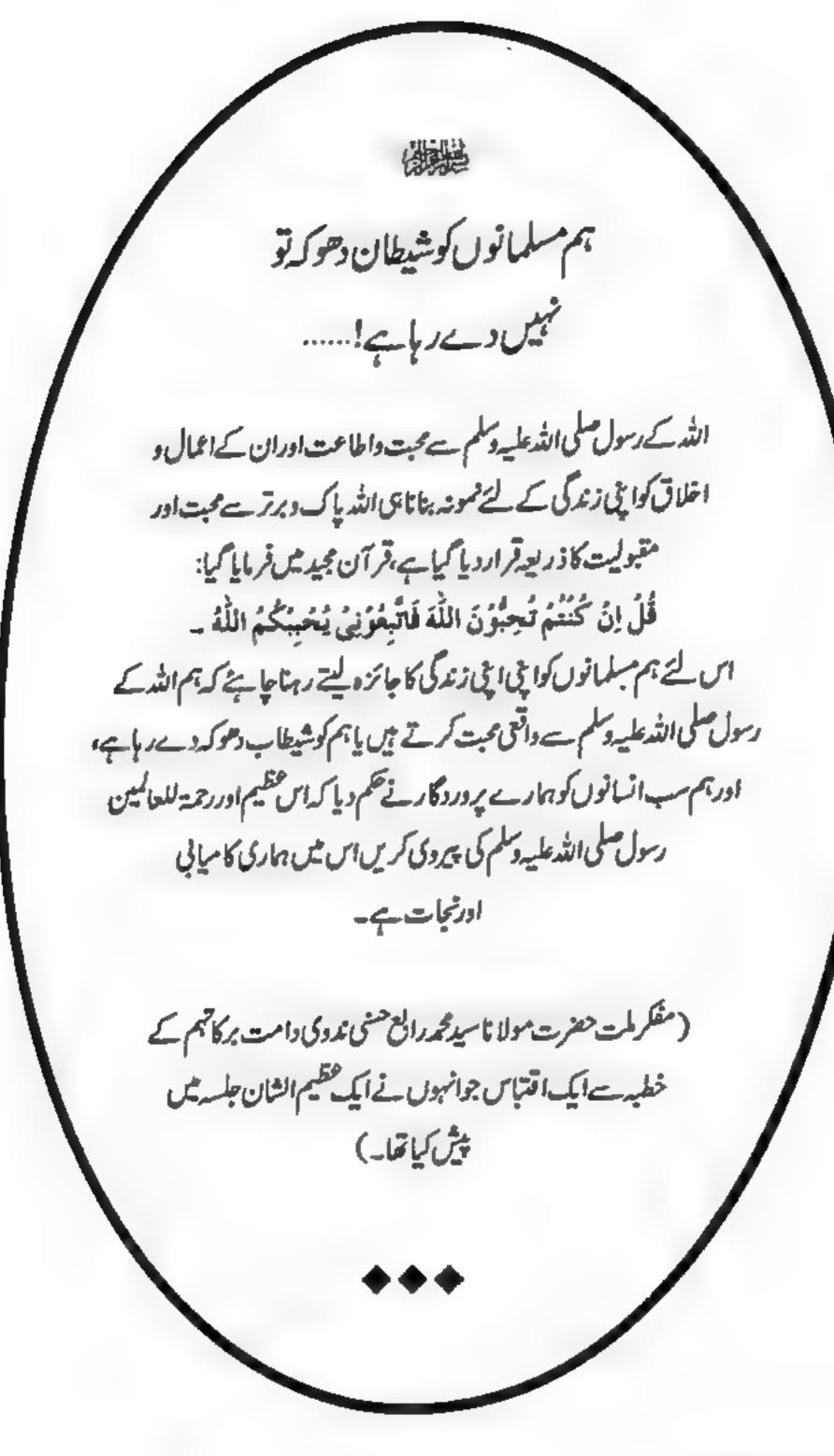
جسواب: قرآن فزیز نے معزمت موکی علیالسلام اور دین کے بینے کے متعلق جووا تعات میان کے بین ان میں کی ایک جگر میں اس میں کا مام بیس بتایا، اس لئے تاریخی حیثیت ہے جی دین کے بین ان میں مورثین ومغمرین کے فاقع اقوال پائے جاتے ہیں۔ جن میں مب سے مشہور تول مسب ذیل ہے۔

(1) مغسر مین اصحاب میر اوراد باء عرب کی ایک بردی جماعت کاید خیال ہے کہ بید معفرت شعیب علیہ السلام ہیں ، میقول بہت مشہور اور شائع ذائع ہے۔ سوال: حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کہاں ہوئی؟

جسواب: جب بى اسرائىل نے ارض مقدى ميں داخل مونے سے اتكار كرديا تعاقو الله تعالى نے

حعرت موی علیدالسلام کے ذریعہ ان کو بیاطلاع کردی تھی کہ جالیس سال تک اب تم کوای سرزمین میں بھنگتا پڑے گا اور سرزمین مقدس میں ان افراد میں ہے کوئی بھی داخل ندہو سکے گا، جنبوں نے داخل ہونے ہے اس وقت انکار کردیا ہے۔ای کے ساتھ ساتھ ان کو بیا بھی بتایا کہ موی علیہ انسلام اور ہارون مجی تہارے یاس ہی رہیں کے کیونکہ ان کی آنے والی نسل کی رشدوہدایت کے لئے ان دونوں کا یہاں موجودر مناضروری ہے، چنانچہ جب بنی امرائیل' تیہ' كے ميدان ميں كھومتے اور پرتے پراتے بہاڑك اس چوٹی كے قریب پہنچ جو" بور" كے نام م مشہورتھی تو حصرت ہاروا کو پیغام اجل آپہنیا، وہ اور حصرت موی علیہ السلام خدا کے علم سے " ہور" پر چڑھ کے اور وہیں کچھر وزعبادت اللی میں مصروف رہے اور جب حضرت ہارون علیہ السلام كاوبال انتقال موكيا تب حعزت موى عليه السلام ان كى تجهيز وتكفين كے بعد يجے اترے اور ى اسرائيل كوبارون كى وفات مطلع كيا _ تورات بس اس دا تعدكواس طرح بيان كيا بي : ـ "اور بن اسرائیل کی ساری جماعت قاوی ہے روانہ ہوکر کوہ" ہور" کینجی اور خداوند نے کوہ مور يرجوادوم كى مرحدے ما مواتفاء موى عليه السلام اور بارون سے كماء بارون اين لوكوں من جا ملے کا کیونکہ وہ اس ملک میں جو میں نے تی اسرائیل کودیا ہے جانے نہیں یائے گااس لئے کہ مريدك چشمہ يرتم في ميرے كلام كے خلاف عمل كيا لبدا توبارون اوراس كے بيے اليو زكو اسے ساتھ لیکرکوہ ہور کے اور آجا اور ہارون کے لباس کوا تارکراس کے بیٹے الیر زکو بہنا دینا، كيول كه بارون وجين وفات ياكرايي لوكول مين جافے كا۔ اورمويٰ عليه السلام نے خداوند كے علم کے مطابق عمل کیا اور وہ ساری جماعت کی آنکھوں کے سامنے کوہ ہور پر چڑھ سے اور موک عليه السلام نے مارون كے لباس كوا تارااس كے بينے اليعر زكو يہنا و مااور مارون نے وہيں بہاڑكى چوٹی برد حلت کی تب موکی علیدالسلام اورالیعر زیماڑ برے اتر آئے ، جب جماعت نے دیکھا کہ ہارون نے وفات یائی تو اسرائیل کے سارے کھرانے کے لوگ ہارون پرتمیں دن تک ماتم کرے۔ ۱۵۵





(۱۴) حضرت يوشع بن نون عليه السلام

موال: حفرت يوشع بن تون عليه السلام كاسلسلة نسب كيا ي

جواب: حضرت ایش بن نون علیه السلام کاسلسائی نسب نی امرائیل کے دیگرانجیا ، کرام کی طرح حضرت ایفقوب علیه السلام سے جاملتا ہے۔ مؤرضین نے انہیں اسباط بوسف (اولا دیوسف) ہیں شارکیا ہے اورسلسلۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے:۔ یوشع بن نون بن فراہیم بن بوسٹ بن یوسٹ بن یوقت بن سیدنا ابرا ہیم علیه السلام۔

موال: حضرت يوشع بن أون عليه السلام كا تعارف كرا كي ؟

جواب: قرآن علیم میں یوشع علیہ السلام کانام فرکورٹین ہے البتہ سورہ کہف میں دوجکہ جعرت موگ علیہ السلام موگ علیہ السلام موگ علیہ السلام موگ علیہ السلام کے رفیق سفر (نوجوان) کا ذکر موجود ہے۔ جب حعرت موگ علیہ السلام کے مطرت خطر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے تشریف لے محتے تھے تواہے ساتھ بطور رفیق سفر آیک نوجوان کو سے لیا تھا جو حضرت خطر کی ملاقات تک بمسفر رہے۔ یہی تو جوان حصرت یوشع علیہ السلام ہیں جن کا ذکران آیات میں ملائے

وَإِذْ قَالَ مُوْسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبُرَتُ حَتَىٰ أَبُلُغَ مَجْعَعَ الْبَعُرَيْنِ أَوُ أَمْضِى حُفَّا _ الآية (كَنِف آيت:60) اوروه وقت بإدكروجَبُدموكُ عليه السلام في اين خادم سے قرمايا كه يس برابر چلا جاؤل گايهال تك كه اس موقع برين جاؤل جهال دودريا آپس يس ملتے بيل يايول بى زمان دراز تك حال مول گا۔

فَلَمُّا جَاوَزًا قَالَ لِفَتَاهُ النِمَا عَدَاءَ مَا الْحُ (اللهفَّ بَت:62) كرجب دونون آكے برھ كے تومون عليه السلام نے اپنے خادم سے فرمايا جمارا ناشتہ لاؤفنی نوجوان كو كہتے ہيں اور خادم عموماً اليے بى ركھ جاتے ہيں۔ بيخادم جن كو معترت موكى عليه السلام نے ابنار فيق سفر اور خادم عموماً اليے بى ركھ جاتے ہيں۔ بيخادم جن كو معترت موكى عليه السلام نے ابنار فيق سفر بنايا تھا۔ بخارى كى دوایت كے مطابق ان كانام يوشع بيان كيا مميا ہے۔ بير حديث معترت الى بن

كعب _ منقول ب - اس لحاظ م حضرت يوشع عليه السلام كاذكر بمي قرآن عكيم مي آجاتا ب اس وجدے اکثر مفسرین نے ان نو جوان کا نام یمی بیان کیا ہے مید مفترت موکی علیہ السلام کی حیات طعیبہ میں آپ کے خادم تھے اور حضرت ہارون وحضرت موی علیہ السلام کی و فات کے بعد ان کے جانشین ہے۔ کماب تورات میں بھی معزت ہوشغ (بیٹوع) کا بکٹر ت ذکر موجود ہے۔ الل كمّاب الكي نبوت پراتفاق ركھتے ہيں ۔مغسرين كي ايك بري جماعت بھي ان كوني قرار ديتي ہے اور یمی اسلامی مؤرضین کی بھی تحقیق ہے۔ اور بعض دی منسرین کرام کی رائے کے مطابق حضرت موی علیدالسلام نے جب بی اسرائیل کوارض مقدی (فلسطین) میں داخل ہونے کا تکم دیا تھا تواس سے پہلے ارض مقدس کے جابر وظالم لوگوں کی تحقیق حال کے لئے جن دو مخصوں کو رواند کیا تعاان میں ایک یمی حضرت بوشع علیدالسلام میں جنہوں نے آکر بید بیان کیا تھا کہ توم اگر چہ زبردست ڈیل ڈول کی ہے لین ان کے دل کزور اور بے توت ہیں، مقابلہ ہوتے ہی بماک کمڑے ہوں گے۔ چٹانچہ حضرت مویٰ علیہ السلام کی وفات کے جالیس سال بعد انہی کی قیادت میں بنی اسرائیل این آبائی وطن ارض مقدس (فلسطین) میں داخل ہوئے اور جہاد کرتے كرتے كنعان اشام اردن علمام ظالم طاقتوں كونكال بابركيا۔

سوال: حضرت بوشع علیه السلام بن نون کے دا قعات میں ہمارے لئے کیا بصیرت وعبرت ہے؟
جواب: حضرت بوشع اور بنی امرائیل کے ان دا قعات میں سب سے زیادہ جو بات جاذب توجہ ہو دو میہ ہے کہ ایک انسانی اورا خلاتی فرض ہے کہ جب اس کو کی مصیبت یا احتمان سے خوات ملے اور وہ کا میاب اور فائز المرام ہوکرا پی مراد کو پہنچ تو غرور ونخوت کے جال میں پیش کر میں تنہ جو میٹے تو غرور ونخوت کے جال میں پیش کر میں تنہ جو میٹے تو غرور ونخوت کے جال میں پیش کر میں تنہ جو میٹے تو غرور ونخوت کے جال میں پیش کر میں تنہ جو میٹے کہ مدیمری و اتی استعداد و قابلیت کا نتیجہ ہے بلکہ خدائے برتز کا شکر گزار ہے اور اپنے داکن میں جھیا لے اور دنیا کی طرح آخرت میں بھی وہ بامراد اور شاد کام ہو۔
میں جھیا لے اور دنیا کی طرح آخرت میں بھی وہ بامراد اور شاد کام ہو۔

(2) سخت سے تخت ناامیدی کی حالت میں بھی انسان کوخداے تاامیدہیں ہوتا جا ہے

، کیونکہ اگر وہ مظلوم ہے اور ستم رسیدہ ، تو خدا کا نصل اس کو بھی محردم نہیں جھوڑ تا البتہ دیت اور دور رس حکمتوں اور مصلحتوں کی وجہ سے تاخیر ضرور ہوجاتی ہے۔

حضرت ايشاع عليها السلام

(زوجهُ نبي زكرياعليدالسلام)

ایک بی کریم کی اہلیہایک بی کی دالدہادرایک بی کی خالہ۔

بانجوشیں،ان کے یہاں اولارئیں ہوتی تھی کر بغضل خداان کے یہاں اولا وہوئی۔

الندروس في المين وه بيارى تو تخرى عطافر الى جس بر بر ورت فركرتى ب (مامتا كي تو تخرى) _

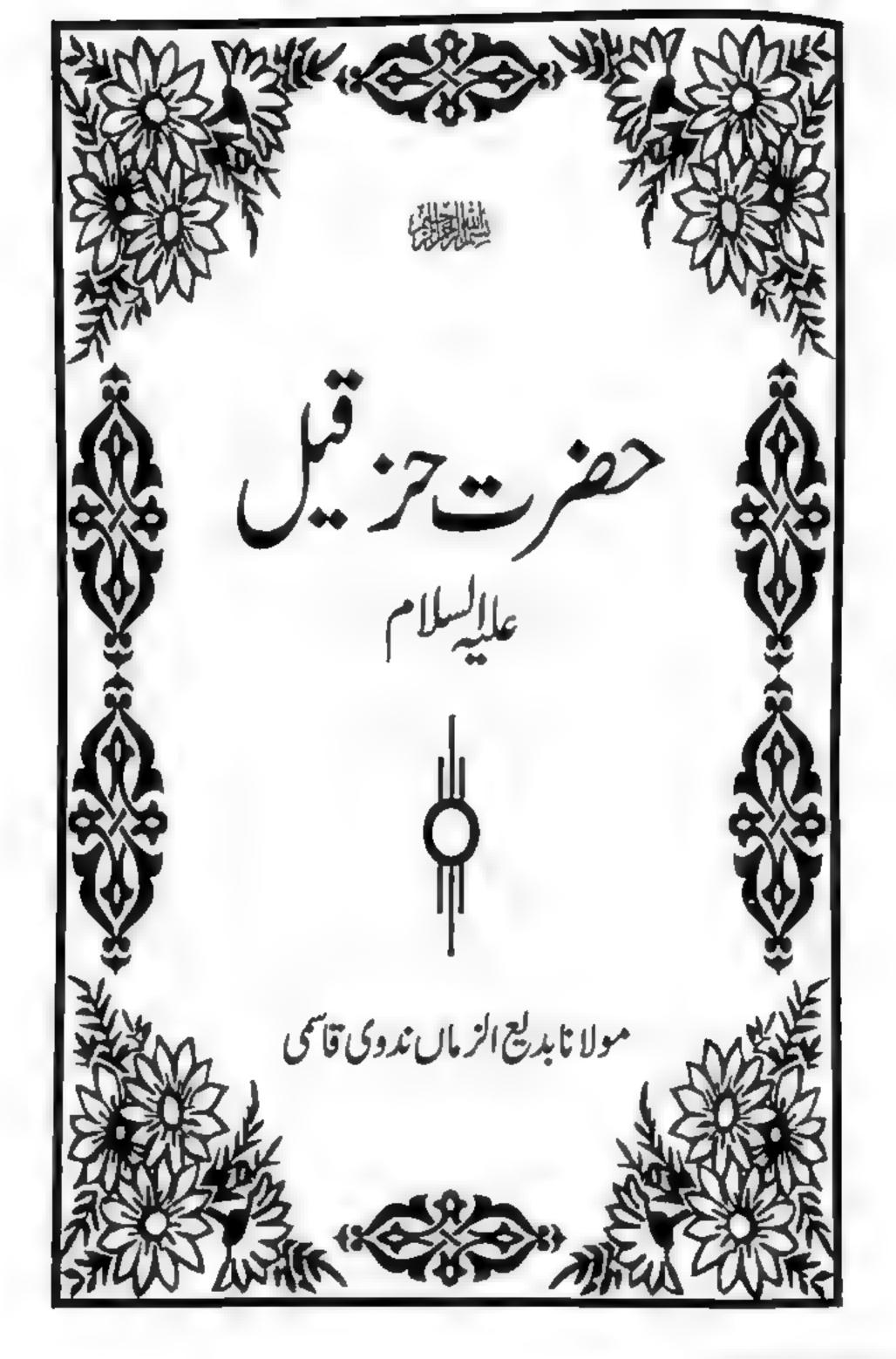
♦ وه الندعز وجل كى اطاعت اورا غلاص ميں اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھیں۔

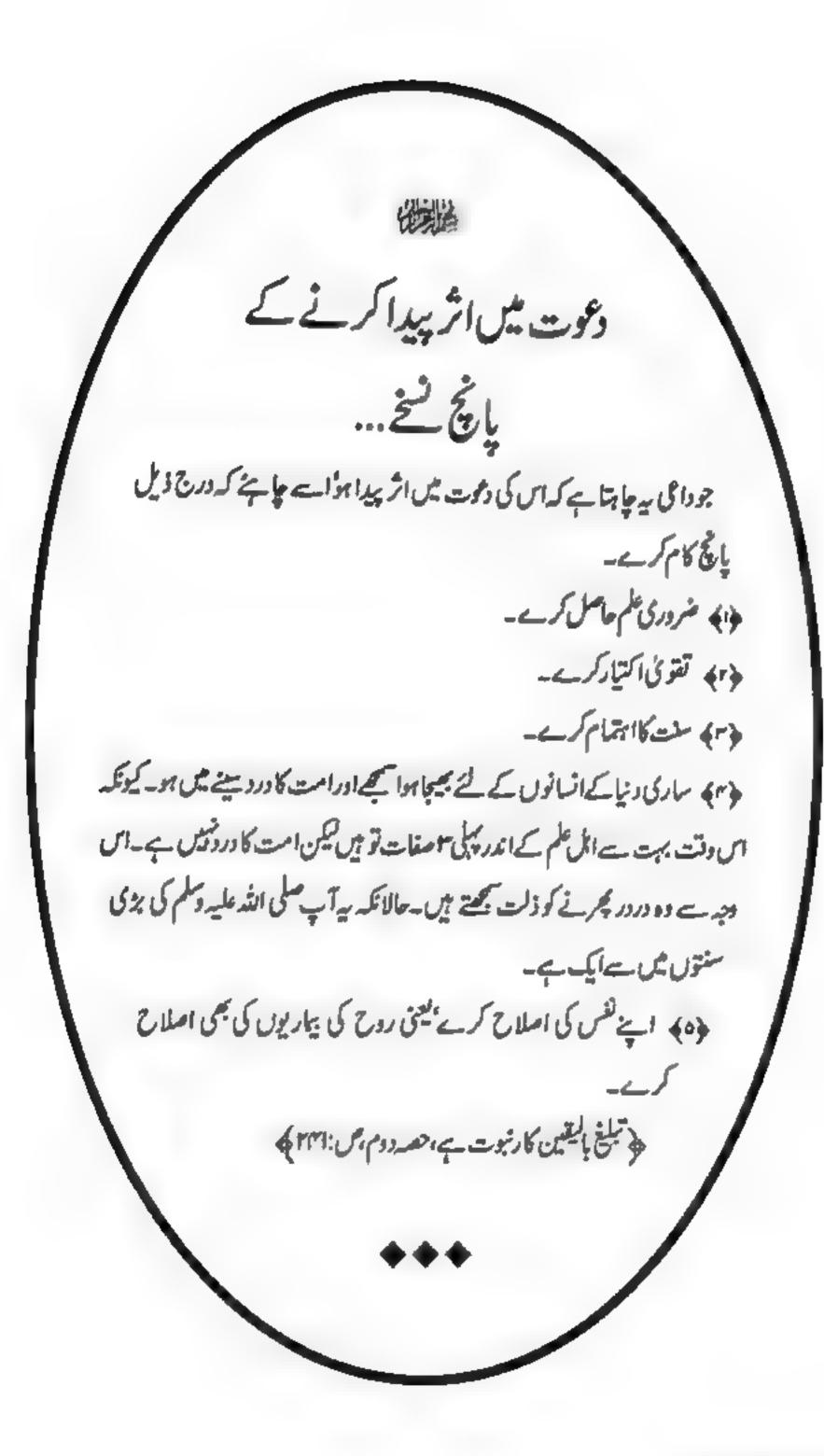
والسمسه

(زوجه لوط عليدالسلام)

- جواہیے شوہر کے خلاف اپن توم کی مددگار اور ان کی جاسوں تھی اور اپنے شوہر
 کے دازافشا کرنے اور ان کی دعوت میں رکاوٹ ڈالنے والی تھی۔
 - بداخلاق، بدخصلت اوربکری فطرت والی تعی _
 - ای گراہ توم کے ساتھ ہلاک ہوگئی۔ (نساءالانبیاء)

أج وه محيت تظريبيل37 محبت کا جنو ں یا تی نہیں ہے وہ دل ، وہ آرز ویا تی نہیں ہے نما زوروزه وقریانی و ج بيسب باتى ہے تو باتى تہيں ہے اعمال تو بیں اعمال کے اندرجان ہیں ہیں۔وہ جواللہ کی محبت تھی جس میں ڈوب کر ہارے اکا برزندگی گزارا کرتے تھے آج وہ محبت نظرتبيں آتی ۔اللّٰہ کی محبت کوا ہے دل میں بڑھا لیجئے پھر د يهيخ الله رب العزت كيام برياني فرمات بيل _ (ازافادات: حضرت مولانا پیردُ دالفقاراحد نفشبندگی دامت برکاتهم) (انمول حدیث ص:۵۰۱)





(١٥) حضرت حز قبل عليه السلام

موال: صرب تراكانام يانسب اور بعثت كاوا تعتر رفر ما كي ؟

جسواب: طیری کہتے ہیں کہ جم بہتی نے نما اسرائیل کی رومانی اور دینوی قیادت وراہنمائی کا فرض انجام دیاہے وہ حرقیل ہیں۔ قورات میں ہے کہ وہ بوذی کا بمن کے بیٹے ہیں اوران کا نام حرق الیا ہے۔ عبرانی ذبان میں ایل اسم جلالت ہے اور حزتی کے معنی قدرت اور قوت کے ہیں، اس لئے عربی ذبان میں اس مرکب نام کا قرجمہ ''قدرت اللہ'' ہے۔ کہتے ہیں کہ معنرت حزقیل کے والد کا بھین عی میں انقال ہوگیا تھا اور جب ان کی بعث کا زمانہ قریب آیا تو ان کی والد ہیں۔ مشہور تنے (تاریخ ایمن کی بیٹ کے امرائیلیوں میں یہ ''این الحقی ذ'' (بر معیا کا بیٹا) کے لقب ہے۔ مشہور تنے (تاریخ ایمن کیشری دع میں دو 93)

حضرت ترقیل عرصه دراز تک بن امرائیل می تبلیخ حق کرتے اوران میں و بن و دنیا کی راہنمائی کا فرض انجام دیے رہے۔ تاہم ان کا اسم مبارک قر آن مکیم میں موجود نبیں البت سور ہ بقر و میں ایک بیان کردووا تعدے متعلق عام مضرین کا خیال ہے کہ وہ واقعد انہی ہے منسوب ہے میں ایک بیان کردووا تعدیم حضرت ترقیل نبی کا نام ذکورہے؟

جسواب : قرآن کریم میں تقبل ٹی کانام خدکورئیس ہے کین سورہ بقرہ میں بیان کردہ ایک واقعہ کے متعلق سلف مالین سے جوروایات منقول ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق حضرت ترقیل کے ساتھ ای ہے۔

کتب تغییر میں حضرت عبداللہ ابن عبال اور بعض دوسرے محابہ سے بدروایت منقول ہے کہ تی اسرائیل کی ایک بہت بردی جماعت سے جب ان کے بادشاہ یا ان کے پنجبرح بھیل نے یہ کہ اسرائیل کی ایک بہت بردی جماعت سے جب ان کے بادشاہ یا ان کے پنجبرح بھیل نے بیا کہ فلال دشمن سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہوجا دُاوراعلا وکلمۃ اللّٰہ کا فرض ادا کروتو وہ اپنی جانوں کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ یقین کرے کہ اب جہادے نے کرموت سے جانوں کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ یقین کرے کہ اب جہادے نے کرموت سے

محفوظ ہو مے ہیں تو دورای وادی من قیام پذیر ہو گئے۔

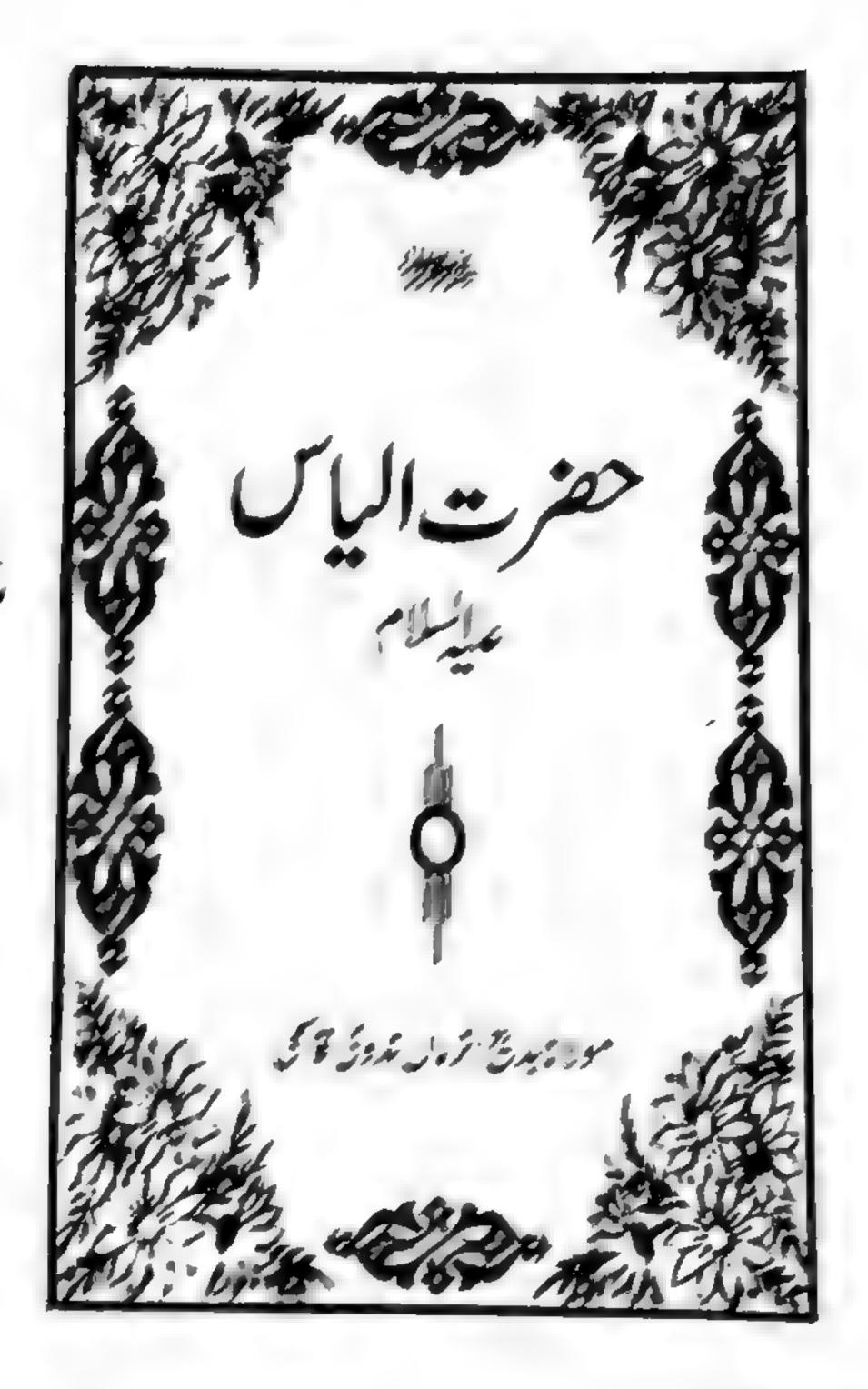
اب یا تو تینیر نے ان کے اس فرار کوخدا کے تھم کی خلاف درزی یا تضا وقد رکے فیملہ سے روگر دانی سجو کرا ظہار تاراضی کرتے ہوئے ان کے لئے بددعا کی اور یا خود اللہ تعالیٰ کو ان کی میں حرکت نا گوار ہوئی میر حال اس کے خضب نے ان پر موت طاری کردی اور دوس سے مب آغوش موت میں چلے گئے ایک ہفتہ کے بعد ان پر حضرت برقیل کا گزر ہوا تو انہوں نے ان کی اس حالت پر اظہار افسوس کیا اور دعا ما گئی کہ الہ العالمین ان کوموت کے عذاب سے نجات دے تاکہ ان کی زیم گی خودان کے لئے اور دوسرون کے لئے حبرت وبصیرت بن جائے ، پینیم کی دعا تول ہوئی دو زندہ ہوکر قمونہ حبرت وبصیرت بن جائے ، پینیم کی دعا تول ہوئی دو زندہ ہوکر قمونہ حبرت وبصیرت بن جائے ، پینیم کی دعا تقدیم این کیر جلد: 2 می ۔ 134

تفیراین کیرهار اسلام کے بیار ایکی جماعت وادروان کی باشدہ تی جوشرواسط سے چدر کوس پراس زمانہ کی مشہور آبادی تی اور بیفر اربور اُنے کی وادی بیس چلے گئے تھے، وہیں ان پر موت کاعذاب نازل بوار قر آن کزیز بی اس واقعہ کواس طرح بیان کیا گیاہے:۔ اَ لَمْ تَوَ اِلَی موت کاعذاب نازل بوار قر آن کزیز بی اس واقعہ کواس طرح بیان کیا گیاہ اللّه مُوتُوا تُمْ اللّه مُوتُوا اللّم اللّه مُوتُوا اللّه مُوتُوا اللّه مُوتُوا اللّه مُوتُوا اللّه الل

(اے بخاطب) کیا تونے ان لوگوں کوئیں دیکھا جوموت کے ڈرے اپنے گھروں سے ہزاروں کی تعداد میں نکلے، پھر اللہ نے فرمایا کہ مرجاؤ پھران کوزندہ کردیا، بے شک اللہ تعالی لوگوں برفعنل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

حسين لمحات

کتے حسین ہوتے ہیں وہ کات جوانسان ایمان عمادت اور مناجات کی شندی جمادک تلے ۔ محرد ارتاہے، اس کا وجود مِلکا بھلکا ہو کرآسان کی بلندیوں میں پر داز کرنے لگتاہے!!



عورت اصلاح معاشره كي اصل بنياد -

زمانه ماليت من مورت كى بيدائش ى منوس مجى جاتى تنى اوراس كاوجود ى معاشر عنى باعب شرم تعاريحراسلام نے ندمرف بيكراس كومظالم سے بجات داناني بلكاس كوده جمله حقوق محلى عطا كئے جن من عده محروم كمي جاتى تكى وين اسلام في ورت كے حقوق كے تحفظ كى منانت دى اور معاشر الله كا ندراس كى قدرد مزامت اورابميت كواجا كركرنے كے اس كوباعزت مقام بخشا عورت معاشر كا الم جروب بلك الرفور كي نظرت و يكعاجات توجورت الامعاشر يكى المل بنيادب - كينكة ورت كزر ساين لل يروان جرحتى باوركم كاندروني احول كي اصلاح الاست كادبها موكت بالرورت كاجذبدين بوادراس كأكرة فرت كأكر مواواس ك وجست كعركالوراما حل وي بن مكا يهد بحل اور بجول كانيك وصالح دين داروتقوى دارينا آسان بوسكاب اوراكركن مورت كاذبن أزاف بنكام اورا خرت مصفافل بورتواس كي محركا ندراسلامي فعنا وادردي ماحول بنانا بهت دشوار بوجاتا ب اس کے مستورات کی دی تعلیم وتربیت،ان کی اصلاح اوران کے دلوں یمی فکرا خرت بیدا کرنادفت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تبلغ الیقین کارنبوت ہے، حصد دوم ، ص:۲۷۱۵/2010 کے

(١٦) حضرت الياس عليه السلام

موال: حضرت الياس كاسم كراى اورسلسة تسب كياب؟

جداب :حفرت موى عليه السلام وبارون كے بعد قرآن عكيم عن سب يہاجس في كاذكر مراحت کے ماتھ آیا ہے وہ حضرت الیال ہیں۔ یاحز قبل کے جانشین اور بی امرائیل میں المياني مضيوري قرآن عكيم فيان كانام الياس بتايا اوراتيل من ان كوايلياني كهامميا ہے، حضرت الیاس کا ذکر خرقر آن عکیم میں صرف دومقام برآیا ہے اور ایک سورہ انعام میں دوسرے سورة ملف على اسورة أنعام على توصرف انبياء كرام عليم السلام كى أيك فهرست على آپ كا اسم كراى موجود ب اوركونى واقعه بالغصيل موجود بيس البيت سوره صافآت ش آپكى

دوت وتبلغ كالخفرمذ كره ملتاب-

كتب تغيير من آب يح متعلق مخلف روايات ملتي بين جن من بيشتر اسرائيلي روايات سے ماخوذ بیل بعض مغسرین کاخیال ہے کہ حضرت الہال اورادریس ایک بی رسول کے نام ہیں لین اہل تحقیق نے ان اقوال کی تردید کی ہے جس کی سب سے بڑی وجہ بیہے کے قرآن تھیم نے حضرت ادریس اور حضرت الیال کا تذکره جدا جدا کیا ہے اور دونوں کی توعیت دعوت کو بھی مختلف بیان کیا ہے۔علاوہ ازیں تمام مؤرفین نے حضرت ادریش کا جوسلسلۂ نسب بیان کیا ہے وہ حضرت البان كے سلسلة نسب سے بالكل مختلف ب اور محرتار يخى لحاظ سے دونوں ميں صديوں كا تفادت بحى ٢- حافظ ابن كثير في بحى الى تاريخ "البدايه والنهاية من 339 يرتمام اتوال نقل کرنے کے بعدی اس کوقر اردیا ہے دونوں حضرات متقل رسول ہیں۔حضرت ادریش سیدنا نوح دسیدنا ابراتیم کے درمیانی دور می مبعوث ہوئے ہیں اور حضرت الیاس اسرائیلی نبی ہیں، جو حضرت موی علیہ السلام کے بعدمبعوث ہوئے مؤرخ طبری نقل کرتے ہیں کہ حضرت الیاس حعرت السع کے جیازاد بھائی تھے اوران کی بعثت حصرت حرقبل کے بعد ہوئی اور یہ کہ حصرت البيش وحفرت باروان كى اولاد سے بير مسلمان السب اس طرق مان كيا كيا ہے۔الياس من المين من الله المن من عرف من بارون -

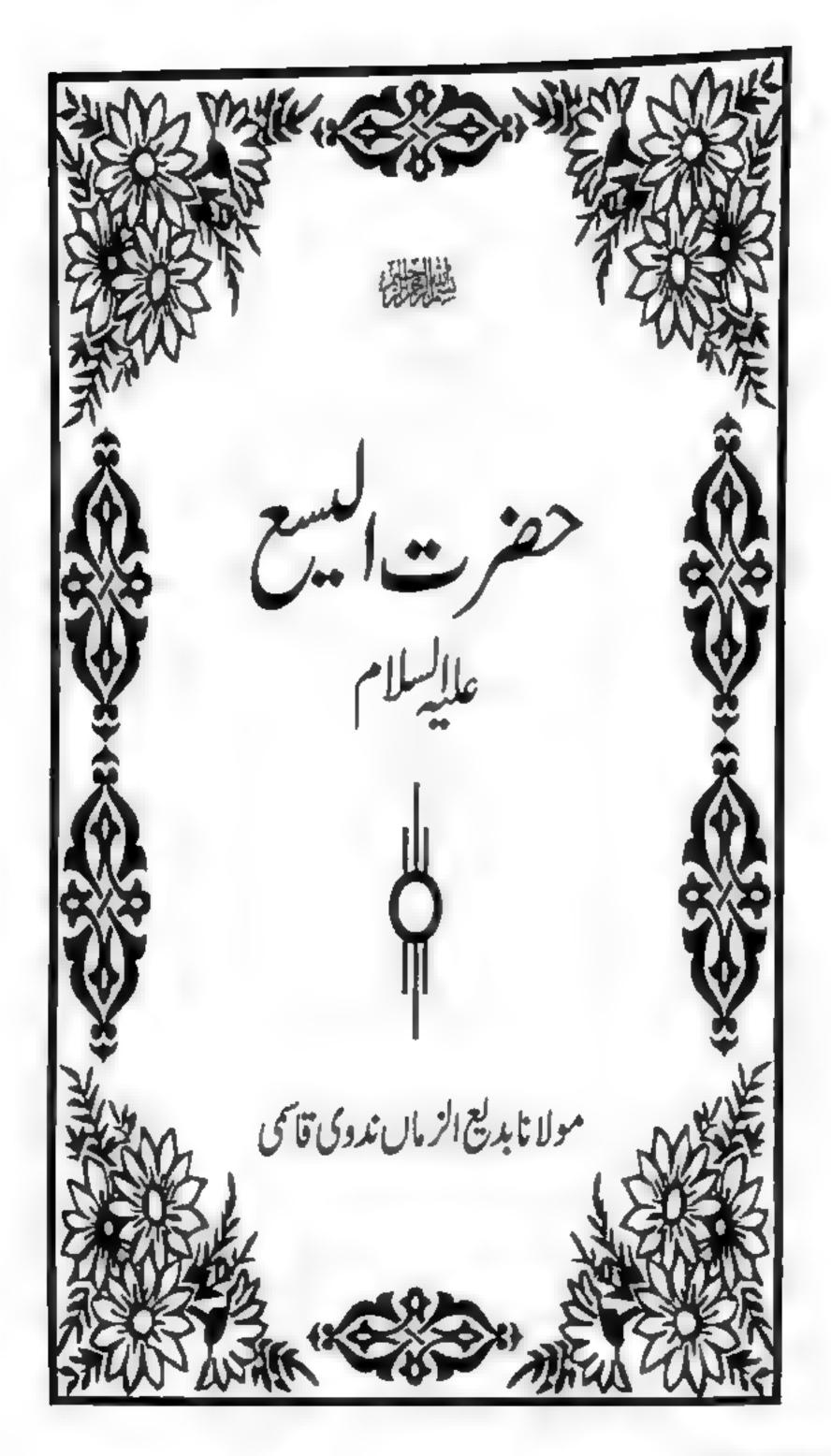
مدول وحرساليال كالمشتكيال اوركس أوم شرعون؟

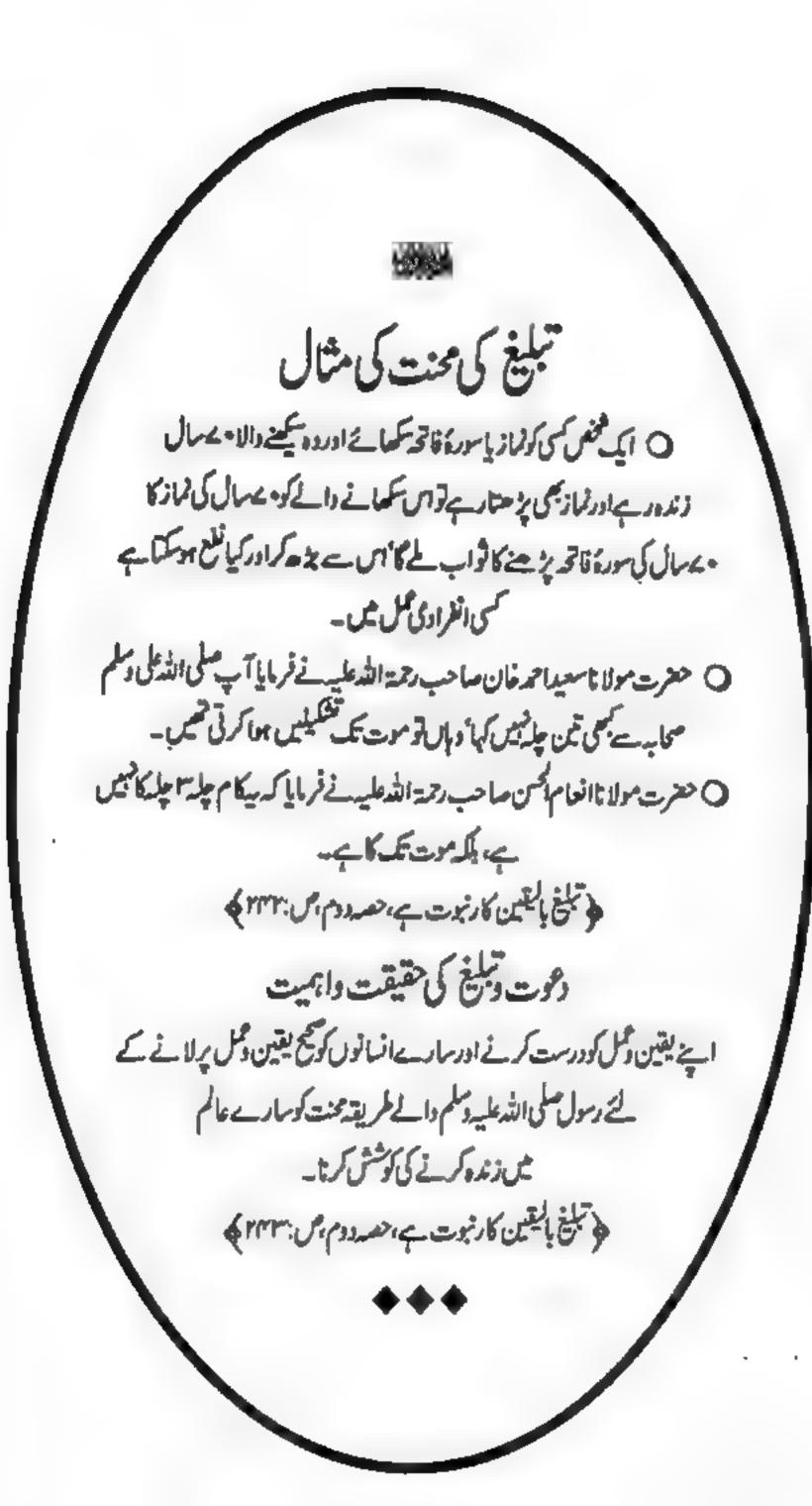
جوب جعرت المال كى بعث كے حفاق مغمر كن الد مؤرض كا افغال ب كدوشام كے باشدول كى باشدول كى باشدول كى باشدول كى بدائد معرف من من الدار معلى مال كالشهورشم الن كى رماات د جا يت كام كز تما۔

حضرت الیال کی قوم مشہور بت بینل کی پر متار اور توجیدے بیزار مرک علی جاآتی۔ خدا کے مرکز بدہ بینیر نے ان کو مجایا اور داو جا اے دکھائی منم پری اور کا کب پری کے فلاف وہ عدود کرتے ہوئے اس کو میں اس کو ت دکی۔

یہ شرق بی آباد سامی اتوام کامشہور اور سب نے زیادہ متبول دیونا تھا۔ یہ بت ذرکر تماادر دال یاشتری کافتی مجماعاتا ہے۔

ابراهیم علیه السلام کی بیویاں





(21) حضرت السع عليه السلام

سوال: حفرت السع كاتعارف كراكين؟

جواب: دعفرت السع بن اورائل بغیر بین قرآن کریم بی اورانبیاه کی طرح ان کاکوئی ستفل

تذکره موجود نبیل البته انبیاه کرام کی فیرست بی ان کوشار کیا ہے اور صرف نام کی حد تک تذکره

موجود ہے۔ اسرائیلی روایات بیں بھی آپ کا اسم کرای السع بیان کیا گیا ہے۔ کتب تاریخ بیل به

وضاحت بھی آئی ہے کہ آپ حضرت الباس کے چپازاد بھائی ہے۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ

میں سلسلۂ نسب اس طرح لکھا ہے اور آپ کو حضرت یوسٹ کی اوالاد بھی شار کیا ہے۔ السع بن عدی بن ایسی بن البیام بن ایسی بن البیام بن ایسی بن البیام بن ایسی بن ایسی بن البیام ب

موالى: حضرت السع كى يعثت كا دا تعدكيا ؟

جواب: حضرت السمع حضرت الياس كائب اور خليفه بين يهين بى ت آپ كى دفاقت بين رحة عقد تقيم وتربيت بحى حضرت الياس كا انقال بهوا تو الله تقالى في الدوجب حضرت الياس كا انقال بهوا تو الله تعالى في مرفراز كيا آپ في الله تعالى في المرائل كى دا بنما كى ك لي حضرت السمع كونة ت سرفراز كيا آپ في حضرت الياس بى خدمت انجام حضرت الياس بى خدمت انجام دية ربي خدمت انجام دية ربيد

مزید تنصیلات ہے قرآن حکیم اور احادیث میحد سماکت ہیں۔ سوال: قرآن مجید میں حضرت السع کا ذکر کتنے مقام پرہے؟

جسواب: قرآن عليم بن دومقام پرحفزت المنع كااسم كراى ملتا ب اورصرف ذكراسم پراكفا كيا كيا ب اورآب كوانبيا وكرام كى فهرست بن شاركيا ب قرآن عكيم كى سوره انعام آيت: 86 ورسوره من آيت: 48 شرو دورب

حعرت السع كى زند كى كايدا بم مكت بعى قابل ذكرب كد حعرت اليال كى محبت في أنبيس خلافت

اور پھراس کے بعد نبوت ہے سرفراز کیا۔ نیکون کی محبت حصول خیر کے لئے نہایت موثر ٹابت ہوتی ہے۔ نیکوں کی محبت کے چند کھات بسااوقات انقلاب زندگی کا ڈراجہ ہے ہیں۔ عارف روی کہتے ہیں:

یک زمانہ صحیح با اولیاء بہتر از صدمالہ طاعت ہے دیاء

+ | +

وهسات صحابه

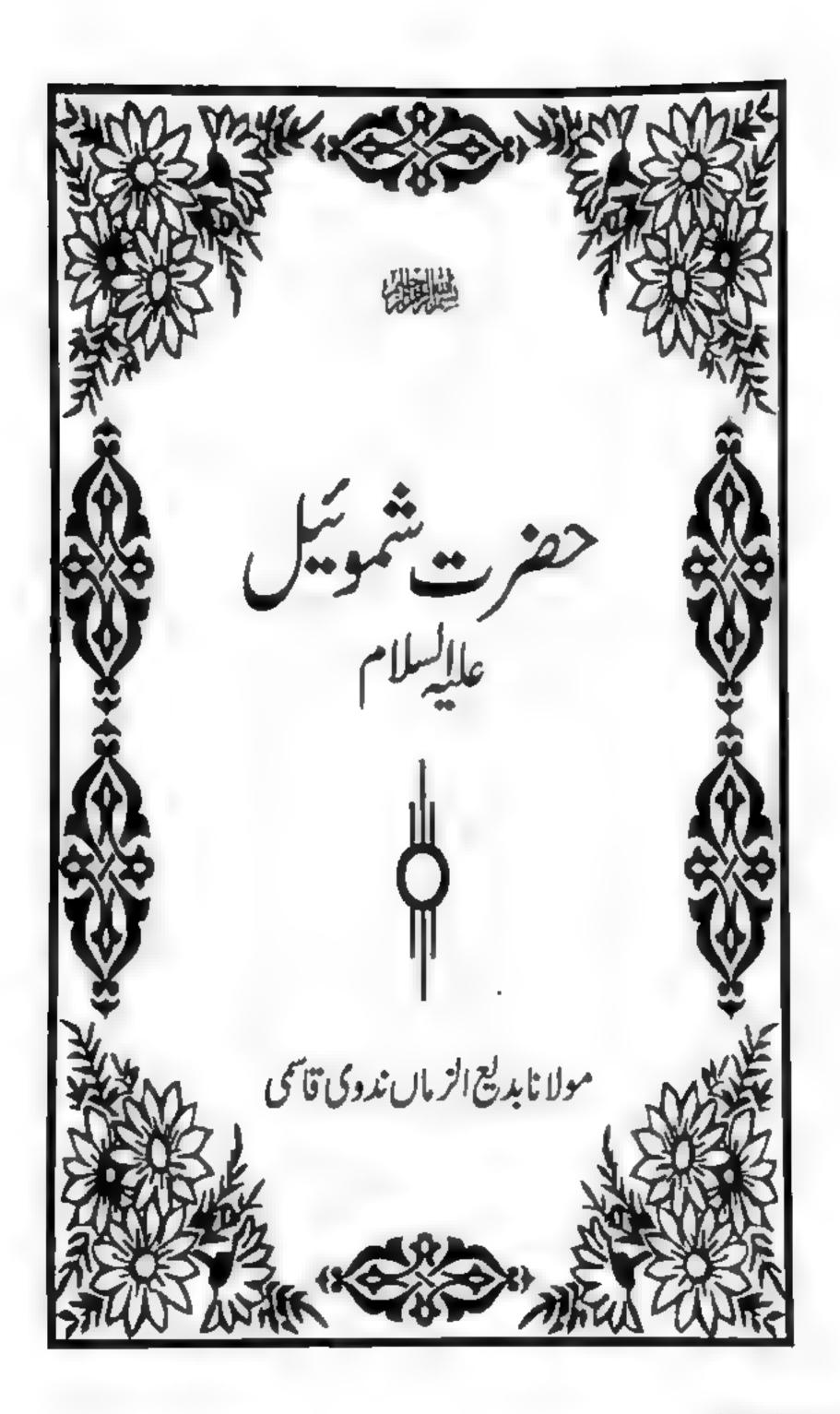
و مرات محابہ کرام رضی اللہ علی جنین جنہوں نے نی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے

بہت دوایات ملی ہیں (۱) دھرت الوہر رو وضی اللہ عنہ جنہوں نے (۱۳۲۳) احادیث دوایت

کیں۔ (۲) دھرت این عرج بنہوں نے (۱۳۲۰) احادیث دوایت کیں۔ (۳) دھرت المی بن اللہ جنہوں نے (۱۳۸۲) احادیث دوایت کیں۔ (۳) دھرت عائشہ ام الموضی جنہوں نے (۱۳۸۰) احادیث دوایت کیں۔ (۳) دھرت عائشہ ام الموضی تا بیار اللہ عائد دوایت کیں۔ (۵) دھرت میدائلہ بن عبال جنہوں نے (۱۲۲۰) احادیث دوایت کیں۔ (۲) دھرت ما کی دوایت کیں۔ (۲) دھرت ما کرین عباللہ جنہوں نے (۱۲۲۰) احادیث دوایت کیں۔ (۲) دھرت ما کی دوایت کیں۔ (۱۲) دھرت ما کی دوایت کیں۔ (۱۲) دھرت ما کرین عباللہ جنہوں نے (۱۲۵۰) احادیث دوایت کیں۔ (۱۲) دھرت ما کی دوایت کیں۔ (۱۲) دھرت ما کی دوایت کیں۔ (نیا وی عمران الیونین)

ناقابل فراموش كردار

ترماندتد مے ہی جورت کا ناقابل فراموش کرداردہا ہے! خاص کراگرا ہے جی و کھے بھال کرنے والاس جائے وہ حورت ایک ایسے درخت کی ماند ہوتی ہے جس سے دہر میں گیا ہے ایسے درخت کی ماند ہوتی ہے جس سے بہترین پھل آتے ہیں اور جس کا پند پندکل کا نئات کے لئے محبت اسلامتی اور جملائی کا نمائندہ ہوتا ہے۔ (نسام الانبیاء)





(١٨)حضرت شموئيل عليهالسلام

موال: حضرت مُويَل كا بعثت كالبن منظراور تام كياب؟

جواب : حضرت موی علیدالسلام کی وفات کے بعد تقریباً ساڑھے تین سوسال بی اسرائیل میں ندكونى بادشاه پيدا مواند يورى توم كاكونى ايك مردار تفارخاندا نول اور تبائل من چيو في مجموف مردار حکومت کرتے تھے اور ان کے مناقشات ومعاملات کے نیملے مقرر کردہ قاضی انجام دیتے تے اور موجود و نی ان تمام امور کی محرانی کے ساتھ ساتھ دموت وہلنے کی خدمت انجام دیا کرتے تقے حضرت ہوئے نے بھی اٹی آخر عرتک بھی خدمت انجام دی اور قوم کے معاملات اور باجمی مناتشات كے فيملوں كے لئے قاضع ل كومقرر كيا تاكدوه آئنده بحى اى طرح اپنا نظام قائم رتحيس بمجى ايبابعي بوتا تفاكه الثدنعالي كالحرف ي كامني كومنصب نبوت عطابوجا تا اوروه دولول خدمتين انجام دية تنه چونكه يوري قوم كاكوئي أيك مكرال بإسردار نه موتا تفا اسك بمساميا توام ان پراکٹر حملہ آور ہوتی رہتی تھیں اور بنی اسرائیل ان کا نشانہ بنتے رہتے تھے۔ مجھی توم مالقه چرے آئے اور محمقلطین محمی مدیانی توم حملہ آور ہوتی تو مجمی آرای توم جماید مارتی۔ آئے دن کی اس لوث مار، عارت کری سے بوری قوم بن امرائل منتشر اور بے قوت ہوگی تھی يهال تك كه چوكى مدى موسوى كآخر جبكه على كابن كادورتها فلسطيني قوم في ان يرز بردست حملہ کیا اور فکست دے کر حبرک صندوق '' تا ہوت سکینہ'' بھی چیمین لے محتے جس کی حفاظت بی امرائل مدیوں ہے کرتے ملے آرہے تھے۔ اس حبرک مندوق میں تورات کا اصلی نسو اور حضرت موی علیه السلام و ہارون کے عصا اور بیر ان اور من وسلوی کا برتن محفوظ تھا۔ فلسطینیوں نے اس مندول کوایے مشہور مندر'' بیت دجون'' میں رکھ دیا بیر مندران کے سب سے بوے د یوتا" دجون" کے نام ہے موسوم تھا۔ اس بت کا چبرہ انسانی شکل کا اورجسم چھلی کا تھا۔ تضعی الانبياء كے مؤلف نجار مصري كہتے ہیں كەنسطىن كے مشہور شہر رملہ كے قريب آج بھی بہتی بيت دجون کے نام سے پائی جاتی ہے۔ غالب کمان سے کرتورات میں دجون کے جس مندر کاذکر ہے دہ میں واقع ہوگا اور ای نبت ہے سی کانام "بیت دجون" رکھدیا گیا ہو۔

عملی کا بهن کی وفات کے بعد تفنایس ہے ایک قامنی شموئیل کو جوتفوی وطہارت میں متاز تے منجانب اللہ منصب نبوت عطا ہوئی اور دو نئی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لئے مامور ہوئے۔ تاری کی بعض کمابوں میں پینسیل بھی ملتی ہے کہ جب معزت السع کی وفات ہوگی اس وقت معراور تلطین کے درمیان بحروم کے خطہ پرآباد عمالقہ توم میں سے جالوت تامی جابر وظالم حكمرال نے نى اسرائيل كومغلوب كر كان كى آباد يوں پر قبضه كرنيا اوران كے بہت سے مرداروں اور قبیلہ کے معزز لوگوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے کیا اور تورات کو بھی جلا کرر کھ دیا۔ تی امرائل کے لئے میابیانازک دورتھا کہان میں نہ کوئی نبی درسول موجودتھا اور نہ کوئی سرداراور امير-فاندان نبوت من مصرف ايك حامله عورت كے اور كوئى باتى ندتھا۔ الى بيسروسامانى کی حالت میں اللہ نے توم پر کرم فر مایا اور اس خاتون کے طن سے ایک اڑکا پیدا ہوا جس کا نام شوئیل رکھا گیااوراس بچے کی تعلیم وتربیت کے لئے نی اسرائیل کے ایک بزرگ کومقرر کیا گیا۔ شموئیل نے ان بزرگ سے تورات حفظ کی اور ویل تعلیم حاصل کی۔ جب من رشد کو پہنچے تو تمام بنی اسرائیل میں ممتاز اور نمایاں تھے آخر اللہ تعالیٰ نے ان کومنصب نبوت سے سر فراز فر مایا اور قوم كى رشد ومدايت پر ماموركيا-كى بھى توم بى نى ورسول كامبعوث بونااس كى نشاق ثانيكا باعث ہوتا ہے اور خدا کی تائد ولفرت اس نی کے لئے شامل حال ہوجاتی ہے۔ یہال سے پھرین اسرائیل کے عروج وا قبال کا آغاز ہوا۔ مؤرفین لکھتے ہیں کہ حضرت شموئیل علیہ السلام حضرت مارون كالس عضاورسلسلة نسب

شموئیل بن حدین عاقربن عاقر ہے اوپر کی کڑیاں فرکورٹیس ہیں۔ شموئیل عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کا عربی جس ترجمہ اسمعیل سے کیا جاتا ہے اور کشرت استعمال ہے شموئیل ہو گمیا۔ []



مندوستان ميں اسلام

كسے پھيلا....؟

معزز دھرات اجس طرح اسلام وسط ایشیاد غیره شی این حق نیت اورعلا وسلاء کی مسائی کی بناه پر پھیلا۔ ای طرح بندوستان شی مجی اسلام ای شم کی مسائی اورا پی سیائی کی بناه پر مقبول عام بوا ۱۳۹۵ هی سیدا سائی لا بود بخارا ۔ تشریف لا نے آپ علوم ظا ہری اور بالخن علم فقہ تو نفیرو غیره میں امام وقت ہے ۔ سب سے پہلے اسلامی واعظین ش سے آپ یہاں آئے۔ آپ کی جلس وعظ ش بزاروں آوگ آئے اور فیض یا سب ہوتے ہے آپ کا بیان اس قد رموٹر ہوتا تھا کہ جرو وزیمنکو وں آوگ شرف با اسلام موتے ہے۔ جب یہ پہلے لا بورش تشرف با اسلام ہوئے۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام موتے ۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام ہوئے۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام بوئے۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام بوئے ۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام بوئے ۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام بوئے ۔ ووسرے جدکو پائی سوآ دگی شرف با اسلام بوئے ۔ آپ کی وقات ۱۳۵۵ ہو شاک واش اسلام ہوئے ۔ ورش واقع ہوگ ۔ یہ بات کو تاریخ اولیا وطلا اول من سام اسلام ہوئے۔ آپ کی وقات ۱۳۵۵ ہو شاملام ہوئے۔

(١٩) حضرت داؤ دعليه السلام

مسوال: حضرت داودكا حليدكيا تما؟

جسواب: آپ کاچېرومرخ ،مرک بال سيد معاورزم تصريک کورا تعاداز مي بني کې اور دازهي پيس کسي قدر ثم ونځ (کمونکمرياله پن) پايا جا تا تعا آپ فوش خلق اورخوش کن (الحيمي آواز داسله) تي د (الا تعان ص: 346 ئ: 2)

سوال: حضرت داؤدعليه السلام كتنى آوازون من زبورى تلاوت كياكرت ينه؟ جواب: حضرت داؤكر زبوركى تلاوت 70 آوازون من كياكرت يخه

(البدايران:16)ج:2)

سوال: حضرت داؤد كا انقال كس دن بوااورا پكى مرتے دفت كنى اولا دي تھيں؟

جواب: حضرت آبادہ نے حضرت حسن نے نقل كيا ہے كہ آپ كا انقال اچا كك بدھ كے دن

ہوا، حضرت امام سرى وابو ما لك اور دہ سعيد بن جبير ہے دوايت كركے كہتے ہيں كہ حضرت داؤد و
كا انقال ہفتہ كے دوز بوا۔ (ايك تيسرا تول بيہ كہ حضرت آبادہ خضرت حسن ہے دوايت
كرتے ہيں كہ حضرت داؤد كا انتقال منگل كے دن بوا۔ البدايد والنہايي من : 17 ج: 2 اور آپ كى وفات كے دفت آپ كی اولاد میں 19 لاكے تھے۔

(الكال :228 ت: 1، البدايي : 17 ت: 2)

سوال: حضرت داؤد کے جنازہ کے ساتھ کتے علماء تھے؟
جواب: آپ کے جنازہ کے ساتھ 40000 علماء دائمین تھے۔ (البدایوس: 17ج: 2)
سوال: حضرت داؤد کی کل عمر کتنی ہوئی اور حکومت کتے سال تک کی؟
جواب: آپ کی کل عمر کتنی ہوئی اور آپ نے 400 سال حکومت کی۔
جواب: آپ کی کل عمر 100 سال ہوئی اور آپ نے 40 سال حکومت کی۔
(البدایوس: 16 ج: 2، الکامل ص: 228 ج: 1)

موال: حعرت داودكاسلسائة نسب كياب؟

جواب: ابن کیر نے اپنی تاریخ میں حضرت داؤد کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔
داؤلا بن ایشا بن موید بن عامر بن سلمون بن فحص ن بن موینادب بن ارم بن حصرون بن فرص
بن یہودا بن لیعقوب بن اسحاق بن ابرا ہیم نورات میں ذکور ہے کہ ایشا کے بہت سے لڑکے
سنے ۔اور حضرت داؤر ان میں سب سے چھوٹے شے محد بن اسحاق نے وہب بن مدہ کے حوالہ
سنفل کیا ہے کہ حضرت داؤر نسبتا پست قد ، نیکگوں آن بھیں ،جسم پر بال بہت کم تھے، چبرہ اور جسم
سے نفاست ملیج اور طہارت قلب طاہر ہوتی تھی۔

معوال: حضرت داوُدكا ذكر قرآن كريم كالتني مورتول من آيا ي

جسواب : قرآن کریم کی نوسورتوں میں آپ کا ذکر خیر آیا ہے کہیں تفصیل کے ساتھ اور کہیں مختر طور پراسم کرای سولہ جگہ موجود ہے۔

مسوال : حضرت داؤرگی نبوت در سالت سے پہلے بنی اسرائیل میں عرصہ در از سے نبوت وحکومت کے بارے میں کونسا سلسلہ قائم تھا؟

جسواب: حفرت داوُدِّ ہے پہلے بنی امرائیل میں عرصہ دراز ہے بیسلہ قائم تھا کہ ایک خاندان کے ساتھ جمیشہ حکومت دابستہ تھی اور دوسرے خاندان سے نبوت درسالت کا سلسلہ چانا تھا۔اولا دلیقوب میں سے یہودا کے گھرانے میں نبوت کا سلسلہ تھا اورافراہیم کے خاندان میں حکومت دسلطنت تھی۔ حضرت داوُدُ پہلے خص ہیں جن کے اندر بید دنو ل نستیں کیجا کردی گئیں میں حکومت دسلطنت تھی۔ حضرت داوُدُ پہلے خص ہیں جن کے اندر بید دنو ل نستیں کیجا کردی گئیں تھیں وہ اللہ کے پینیسر ورسول بھی تھے اور صاحب تخت وتاج بھی ۔علاوہ ازیں انبیاء کرام کی جماعت میں حضرت آدم کے علاوہ کی اور شاور ٹی کو دخلیفۃ اللہ' کے لقب سے قرآن کھیم نے یا ذہیں کیا۔ حضرت داوُدٌ دوسرے نبی ورسول ہیں جن کو پہلے تاللہ' کے لقب سے قرآن کی مے یا ذہیں کیا۔ حضرت داوُدٌ دوسرے نبی ورسول ہیں جن کو پہلے تاللہ' کے لقب سے قرآن کی مے یا ذہیں

مسوال بسخير حيوانات اور تنجيج جبال وطيور كن بى كوعطا كيا كيا تقااور كياب زبان تخلوقات اور جمادات كالتبيح بردهنا كوكى تمثيل يا مجازتها يا حقيقت تقى؟ حضرت داؤر الله تعالى كي تنظ و تقديس من بهت زياده مشخول رہے تھے۔ادراس قدرخوش الحان تھے كہ جب زبورشريف كى تلاوت كرتے يا الله كي جمدوشافر ماتے توان كول نشين لين سے مدمرف انسان وجن بلكہ چريم و پريم جمي بخود موجو جاتے اور آپ كے كرد جمع موكر الله تعالى كي تنظ شروع كرد جمع موكر الله تعالى كي تنظ مروع كرد ہے قر آن تحكيم نے اكى جمي تقرق كى ہے كہ بہاڑ جمى حضرت داؤر كى جمدوشا ميں شريب موجاتے اور الله تعالى كى حمد ميں كوئى المحتے بير يرد اور بہاڑوں كا الى الى تي تبالوں سے تعرب كرد الله تقالى كى حمد ميں كوئى المحتے بير يرد اور بہاڑوں كا الى الى الى تا بى تبالوں سے تعربی كرد الى حقیقت تھى جو بطور تيم وحضرت واؤر كوعطا كى تيم كوئى تھا۔

آیت بالایش خوداس شبر کا جواب موجود ہے کہ جب ہر چیز بیج کرتی ہے تو پھر ہم اس کو کیوں فریس ہار چیز بیج کرتی ہے تو پھر ہم اس کو کیوں فریس من پاتے جبکہ سننے کیلئے اللہ تعالی نے ہمیں کان دیئے ہیں؟ شبر کا جواب قر آن حکیم مید دیتا ہے کہ ان مخلوقات کی تیج کا فہم انسانوں کو میسر نہیں ہے۔ بیا ہے بی ہے جیے حیات شہداء کا ہے کہ ان مخلوقات کی تیج کا فہم انسانوں کو میسر نہیں ہے۔ بیا ہے بی ہے جیے حیات شہداء کا

ادراک عام انسانوں کوئیس ہوور ندہ ہیں مردہ نیس ہے۔ مشہور محدث ابن حزم نے اپنی کتاب الفصل میں اس موقع پراکید شہرہ بیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام تو بیریاں کرتا ہے کہ کا منات کی ہرفئ اللہ کی تین بیان کرتی ہے کین ایک وہری (اللہ تعالیٰ کا منکر) انسان می شک میں داخل ہے۔ حالا نکہ وہ کی لو اللہ کی تین میں کرتا انہذا آبت کا عموم کیے باتی رہےگا۔

ملامداین حزم کا بیشہ درامل کوئی حقیق وزن رکھتا ہے اور ندا تنا اہم ہے۔ شاید شہر بیان کرتے ونت ان کی نظر قرآن مکیم کے اس مطلب ومراد سے اوجمل ہوگئی جواس مقام پر قرآن کے چیش نظر ہے۔

قرآن علیم بیخود بیان کرد ہاہے اور اس کا مقعد بیان بھی بھی ہے تافر مان انسان کے علاوہ کا نظامت کی ہے جوا نکار اور بینا وست کرد ہاہے۔ کا نظامت کی ہر چیز اللہ کی تبیع بیان کرد ہی ہے اور بیان ان بی ہے جوا نکار اور بینا وست کرد ہاہے۔ قرآن تھیم کا سیات دسیات خوداس کا اظہار کرد ہاہے۔

الغرض قرآن مجيم كايدارشاد كه كائات كى جرشى الله كى جمدونا كرتى ہے۔ اپنے حقيق معنى پر محمول ہے۔ اورزبان حال كے ساتھاس كى تاويل كرنامقل نقل دونوں كے فلاف ہے البنداكى يہ شيخ و تحجيدا نسانوں كے عام قبم وادراك ہے بالاتر ركى گئى ہے۔ اورالله تعالى كى عرضى ومشيف كے تحت بھى بھى انبياء ورسل كواس كا قبم وادراك عطا ہوجا تا ہے۔ جوان كے لئے بطور ججزہ ودليل كے ہوتا ہے۔ چان كے ليظور ججزہ ودليل كے ہوتا ہے۔ چائي دعزت داؤة كى خصوصيات بيس سے ايك خصوصيت يہ بھى ہے كہ جب وہ من وشام الله كى جمدونا كرتے تو چرند و پر غداور پہاڑ بھى بلندا داز سے الله كى جمدونا كرتے تو چرند و پر غداور پہاڑ بھى بلندا داز سے الله كى جمدونا كرتے تو چرند و پر غداور پہاڑ بھى بلندا داز سے الله كى تبيح و تحجيد بيس ان كى جموائى كرتے اور حضرت واؤ دائى تنہ بح كو خلا ہرى كا نوں سے سنتے الل عقل كاس پر الفاق ہے كہ محتوات اور صوت (آواز) موجود جي تواس كى جانب تول كى نسبت درست و تسج ہے لہذا جانوروں كا تسج كرنا كہ جمدونيں ، جديد مائنس كے دور جس تو يہ مشاہدہ ہور ہا ہے كہ تباتات كا ندر بھى 'ديات کا ندر بھى 'دياتات كا ندر بھى خى دياتات كا ندر بھى 'دياتات كا ندر بھى الكے مائنگى نے سے مرجماجاتا ہے۔ اور ہم تور بھى نور بھى نور بات ہور با ہے كہ تباتات كا ندر بھى الكے ہم تور باتات كا ندر بھى الكے ہم تور باتات كا ندر بھى نور بى مى دور بى نور بى مى دياتات كا در دياتات كا ندر بھى كى دياتات كا در بھى تور باتات كا در دياتات كا تدر بھى تور باتات كا در دياتات كا در دياتات كا تدر بھى كائنگى كے در بھى تور باتات كائنگى تور بھى تور باتات كائنگى تور بھى تور باتات كائنگى كائنگى كائنگى كے در بھى تور باتات كائنگى كے در بھى تور باتات كائنگى كے در بھى تور باتاتات كائنگى كائنگى كائنگى كائنگى كائنگى كائنگى كائنگى كے در بھى كى تور بھى كى تور بھى كى تور بھى تور باتات كائنگى كائنگى كائنگى كا

الگ ہونے سے پھر شاداب ہوجاتا ہے۔ "مردم خوردرخت" انسان یا حیوان کے قریب ہونے پراس کا احساس کرتا ہے۔ اور فوراً اپنی شاخیس دراز کر کے اس کو اپنی گرفت میں کر لیتا ہے۔ یہ تورات دان کے مشاہدات ہیں، نبی کر بیم سلی اللہ علیہ وحملم کے بچڑات میں کئر یون کا کلمہ پڑھتا، اسطوان حتانہ کا روپڑتا، حیوانات کا آپ سے کلام کرتا اس قدر مشہور ومعروف ہے کہ اس کا انگار سورج کے انگار کے مساوی ہے۔

مدوال: معرت داؤة كاذر بيدمعاش كياتما؟

جواب: حضرت داؤگی کومت وسلفت وسیح ترقی یا وجوداس کے ملکت کے الیہ درہم بھی نہیں لیے اور ابنا اور اہل وہیال کی معاش کا بار بیت المال پرنیں ڈالتے تے بکد اپنی معنت اور ہاتھ کی کمائی سے طال دوزی حاصل کرتے اور ای کو در دید معاش بنایا تھا۔ حضرت داؤگا کے ای دمف معاش کو حدیث شریف جس مراہا گیا ہے۔ نی کریم ملی الشعلیہ وسلم نے ارشاد فر مایا کی انسان کا بہترین دوق اس کے اپنی محنت سے کمایا ہوار ذق ہے۔ اور الشد کے نی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے دوزی کماتے تھے۔ (بخاری کاب التجارة) علامی تی کھے جس کے حضرت داؤد وعامانگا کرتے تھے کے النی الیک صورت بیدا فرماد سے التجارة) علامی تی کھے جس کے حضرت داؤد وعامانگا کرتے تھے کے النی الیک صورت بیدا فرماد سے کہ جس سے المال پر اپنی معاش کا بوجو ڈالٹا نہیں کہ میرے لئے باتھ کی معاش کا بوجو ڈالٹا نہیں کر میرے لئے باتھ کی کہتر کی آلات دار ذار کے فوال دکو جس طرح جا اور فولا دکو فرم کر دیا جب و دکو کی تی بیت المال پر اپنی معاش کا بوجو ڈالٹا نہیں جا اس طرح نو بوجو کی کہتر کی آلات دار ذار کے فولا دکو جس طرح جا وہ کی کی تھی کے انہ کی کم شرح نرم ہوجا تا تھا۔ قرآن کی می خاص میں لاتے۔ اور دو دان کے ہاتھ جس کی خرح نرم ہوجا تا تھا۔ قرآن کی می خاص حس میں کی طرح نرم ہوجا تا تھا۔ قرآن کی میات کی می کی اس کی خرح نور وائی ایک کیا ہی ہو کہ کی تا ہو ہے کام جس لاتے ۔ اور دو دان کے ہاتھ جس کی خرح نرم ہوجا تا تھا۔ قرآن کی میات کیا ہے۔

معوال: حعرت داؤة كاحليه مبارك كياتما؟

جواب بحدین اسحاق نے وہب بن مدید کے داسطے صحفرت داؤد کا حلیہ مبارک اس طرح نقل کیا ہے۔ بہت قد نیکوں آ تکھیں جسم پر بال بہت کم تنے چرداور بشرے سے طبارت ************

قلب اورنغاست طبح جملكي تقي-

سوال: حضرت داور کی و قات کب اور کنتی عمر میں ہو کی ؟

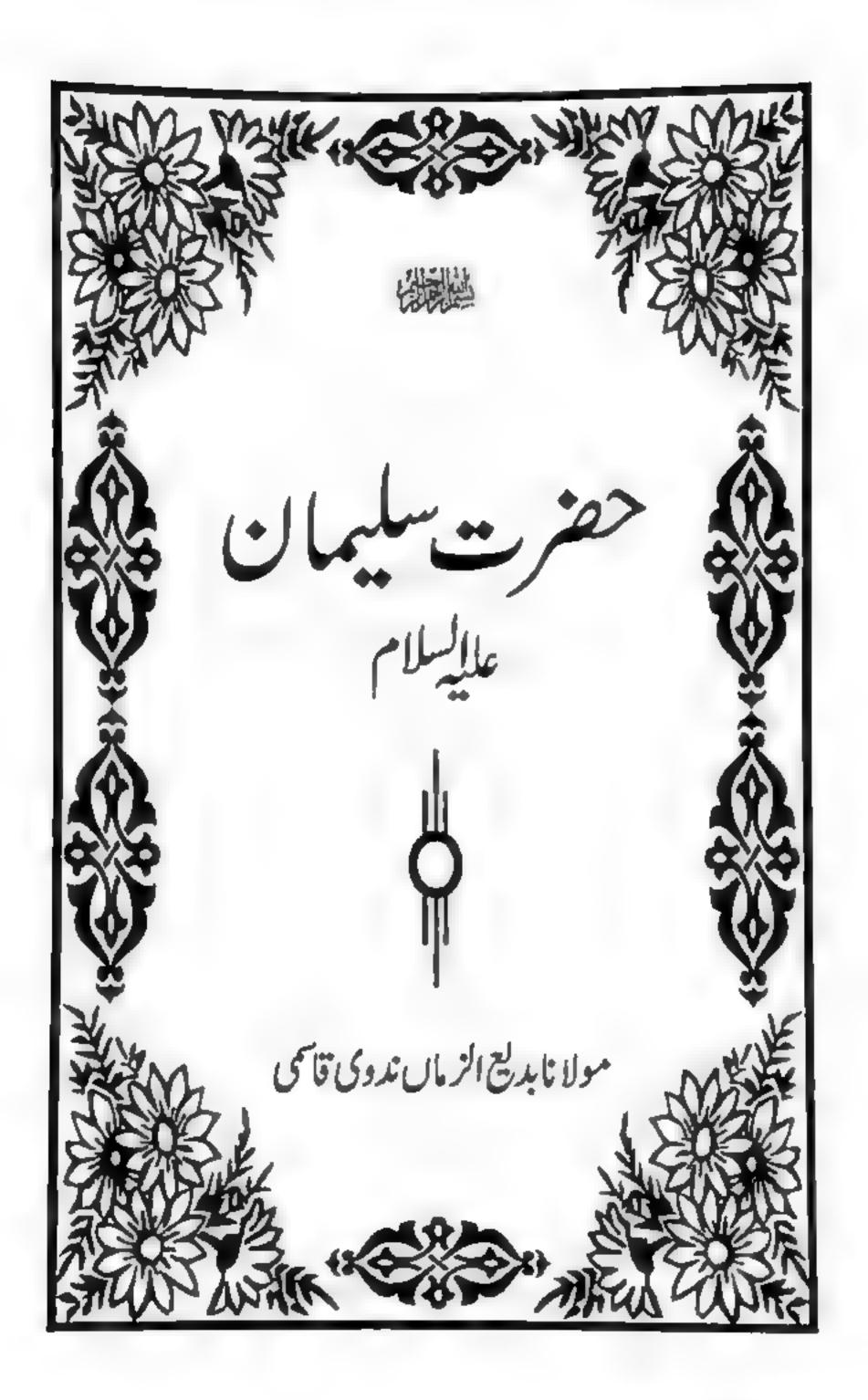
جسواب : مشہور محدث حاکم نے اپنی کمآب متدرک میں ایک روایت نقل کی ہے جو کتب محاح ستہ میں ہیں ایک روایت نقل کی ہے جو کتب محاح ستہ میں بھی منقول ہے جس کا مضمون ہیں ہے ۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نجی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر مایا اللہ نتوالی نے عالم بالا میں حضرت آدم کی پشت سے ان کی تمام اولا دکو تکال کران کے سامنے چیش کیا۔

حضرت آدم نے اپنی ان اولاد میں ایک خوبصورت چیکتی ہوئی پیٹانی والے لڑکے کو دیمی ایک خوبصورت چیکتی ہوئی پیٹانی والے لڑکے کو دیمی ایک خوبصورت پیکتی ہوئی پیٹانی والے لڑکے کو دیمی ایک ہے ہواب ملاتہاری اولا دیس بہت بعد میں آنے والا تہارالڑکا داؤد ہے۔حضرت آدم نے عرض کیا یا اللی میں اپنی عمر کے جالیس سال اس لڑکے کو بخشا ہوں۔

محر جب حضرت آ دم کی و فات کا وقت آیا تو حضرت آ دم نے ملک الموت سے کہاا بھی
تو میری عمر میں جالیس سال ہ تی بین فرشتہ نے جواب دیا آپ بھول گئے کہ آپ نے اپنی عمر
کا یہ حصدا ہے بینے واؤد کو بخش دیا تھا ، لیس حضرت آ دم بھولے ان کی ذریت بھی بھولئے لگی ،
اس روایت سے معلومات ہوتا ہے کہ حضرت واؤڈ کی عمر شریف سوسال کی ہوئی ، تو رات
اور کتب تو اریخ میں ہے کہ حضرت واؤڈ نے بیرانہ سالی میں انتقال کیا اور اسرائیلیوں پر
البس مدال جکوم ہے کی

جعفر بن محرکتے ہیں کہ حضرت داؤڈ نے 70 سال حکومت کی۔ حضرت ابن عبال فرماتے ہیں کہ حضرت داؤڈ کا انتقال ہوم السبت (ہفتہ کے) دن اچا تک ہوا جب کہ وہ اپنے عبادت والے دن وکر اللی میں مشغول تھے اور پر ندوں کی کنٹریاں پرے باندھے ان پر سابہ مکن تھیں۔ (متدرک، فیض الباری))





بارون رشید اورفکرامت...

حیاۃ الحج ان میں علامہ دمیری دحمتہ انشعلیہ نے لکھاہے کہ ہارون الرشید کے ذمانہ میں علاء نے مشورہ کیا کہ دنیا میں کوئی الی جگہ ڈھونڈی جائے جہاں دین اسلام نہ پہنچا ہو۔ چنا نچہ ایک جگہ جماعت بھیجے کا مشورہ ہوااوروہ جماعت اس جگہ تمنا ما منہ کہ سفر کر کے پینچی تو دیکھا کہ وہاں اذان ہوری ہے۔ وہاں کے لوگوں سے بوچھا کہ یہاں اسلام کیے آیا؟ وہ لوگ ایک قبر پر لے گئے اور کہا کہ یہ مصدد کھایا تو جے وہ محالی لکھریا کھا ہواں ادائے تے۔ پھرانہوں نے ادنٹ کی ہڈیاں اور پچھ قرآن کا حصد دکھایا تو جے وہ محالی لکھریا کھا ہوالائے تھے۔ میں محابہ تنی دور دورتک انہوں نے اس کلمہ میرے دوستو! قربان جا کیں محابہ تنی دور دورتک انہوں نے اس کلمہ میرے دوستو! قربان جا کیں محابہ تنی دور دورتک انہوں نے اس کلمہ کو پہنچایا، نہ گھر کو دیکھا نہ دیوی بچوں کو دیکھا، نہ کاروہارکو دیکھا، دیکھا تو

کو پہنچایا، ندگھر کو دیکھا'نہ بیوی بچوں کو دیکھا، نہ کار وبار کو دیکھا، دیکھا تو مسرف اللہ کے دین کو دیکھا ۔ بس ہرموقع پر دین کے تقاضے کو مقدم رکھا۔ (حیاۃ الحوال کھ

444

(۲۰) حضرت سليمان عليدالسلام

معوال: ارشاد بارى وَلَقَدْ فَتْنَا سُلَيْمَنَ مِن معربت سليمان كالتمان سبب الإكما؟ جواب: استمان كي دجرية في كر معرت سليمان في مندرك ايك بزي ي ك إدشاه ے جگ کی اس جزیرے کو فتح کرے بادشاہ کی لڑی سے شادی کر لی اس لڑک کا باپ (بادشاہ) الرائي على مارا كميا تعااسكوجب إيناباب يادة تا تعالوه والرك روقي فتى وعفرت سليمان في اس ك باب كى فكل كاميمر (حضرت سليمان كى شريعت بن تصويرون اورجسون كابنانا جائز تفا اواري شریعت شرحام ہے) جنات ہے بنوا کر بیوی کودیدیا تھا چنددلول تک تودولز کی ای جمہر کود کھے كراية دل ولك وين رى مراس في المراس في المعمد كي موادت شروع كردى جس كي وجد المعترت سلیمان کوامخان میں ڈالا کیا مرحقتین معزات فرماتے میں کہ آزمائش کا سب وہ ہے جو بخاری وسلم كى روايت في بكراك مرتبه معزت مليمان فرمايا كديس آن رات الى 90 يدين يراورا يكروايت يس ب كرسو يولول ير جكرا كادل كالين ال سے جماح كرول كا اس جماح ے ہراک بول ے ایک اڑکا پداہوگا جو کابدنی مجل اللہ بے گاان کے ساتھ نے ان سے کہا كرانشاء الله كهددو محرانهول في انشاء الله وس كما جمي كا تتجديد مواكدان من عصرف أيك بوى مامله بوكى اوراس مرف ايك ي بدا بواوه بحى ناتمام حضور سلى الله عليه وملم في اس يرار شادفر مايا كماس ذات كالتم جس كے تعند من ميرى جان ہے اگر ووانشا والله كهددية ال سارے دیج مجامد فی سیل اللہ موتے _ (صاوی س: 358 وس: 359 ق: 3)

سوال : معزت سلیمان کی اس ندکوره بیوی کا نام کیا تفااس نے مجمد کی میادت کتے دن کی اور معزرت سلیمان کتے دن کی اور معزرت سلیمان کتے دن آزمائش میں رہے؟

جواب: بیول کانام جراده قا 40دن اس نے میادت کی اور 40 می دن آز مائش ری۔ (مادی کی 358 نے: 3)

سوال: صرت سليمان جس ورت كوائي الكونى و عبايا كرتے بتے بيكون تى اور تام كيا تھا؟ جواب: بيصرت سليمان كي ام ولدتى اس كانام المينة تھا۔

(ماوى ك:358 ج: 3 وجلا لين ك:382 ج: 2)

مسوال : حسون في معرت سليمان كى الكوشى چرانى تقى اس كانام كيا تقاادر كنف دن اس في حكومت كى ؟

جواب: اس جن کانام حر تھا (بمعنی چنان) چونکہ یہ جی بہت بڑے برئدہ والا تھا ای وجہ ہے۔
اس کانام سخ تھا۔ اور یہ سلیمان کی صورت پر تھا اور اس جن نے چالیس دن تک حکومت کی کیونکہ چالیس دن تک حکومت کی کیونکہ چالیس دن تک آپ کی بیوی نے اپنے باپ کی تصویر کی هماوت کی تھی جب چالیس دن ہو گئے تو یہ جن کری چھوٹ کر بھاگ کیا اور انگوشی دریا جس ڈالدی پھر اس انگوشی کو چھلی نے نگل لیا، اس کے بعد وہ چھلی صفرت سلیمان کے ہاتھ لگ گئ آپ نے جب اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی اس کے بیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوشی

سوال : ووکون فض ہے جس فے حصرت سلیمان کوخیروی تھی کہ آب کے کھر میں غیراللہ کی ہواللہ کی ہوتا ہے گار میں غیراللہ کی ہوتا ہوری ہے؟

جسواب نید مفرت سلیمان کے وزیر سے جن کانام آصف بن برخیاتھا۔ اور یہی وزیر بلقیس کے تخت کو بلک جمیکنے کی مقدارے پہلے بی لے آیاتھا۔ (مظیری)

سوال: ال جن كانام كيا ب حس في كها تعا أنها الينك به قَبْلُ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ كَمُ مِنْ مَقَامِكَ كَم كرمن آب كى مجل ختم موت سے بہلے بی تختِ بلقیس كوما ضركر دول گا؟

جواب جعرت وہب بن منیہ نے اسکانام کوذاذ کر کیا ہے اور بعض نے صحر جنی اور بعض نے ذکوان کی کہا ہے۔ (حیاة الحوان ص: 32 ج: 2)

موال: فرشِ سليماني من يزكا بنا مواقعا؟

جسواب : فرشِ سليماني سونه اورريشم كاتيار كرده تها، ايك بهت لمباچوژ افرش بجها يا جاتا تها

ال كے اللہ منبر ہوتا تھاجس برآب جیسے تھے۔ (جمل)

سوال: الل مجلس بورک محلف ہوتے تھے اسلے ان کے بیٹھنے کی ترتیب کیا ہوتی تھی؟

جسواب: فرش کے بی مسرورہ اجس کے اردگردمونے جا ندی کی چو ہزار کرسیاں بچھائی
جاتی تھیں مونے کی کرسیوں پرانجیا واور جا ندی کی کرسیوں پرعلاء بیٹھتے مجر موام الناس مجر جنات
اور پریم ہے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے مجر ہوا اس تحت کو لے کر دہاں جاتی جہال حضرت
سلیمان ہوا کو بھم فریاتے۔ (روح المعانی می: 175 ہے: 19)

سوال: بربر سلیمانی کونسا ہے اور بر بریمنی کونسا ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟
حواب : بربر سلیمانی وہ ہے جو حضرت سلیمان کا جینئر تھا جو انکر کے آھے رہتا تھا یائی ہتلانے
کے لئے ،اس بربر کانام معفور تھا۔ (حیا قالح وال س: 392 ق: 2)

مسوال: حعرت سليمان سے تفتگور في والى ديونى كانام كيا ہے اوراس في آپ كوكيا بديد بيش كيا تفا؟

جسواب: اس ویونی کیام مختف ذکر کے میے ہیں (1) طاحیہ (2) جری معلام آلوی ایسی ماحب روح المعانی اورصاحب تغییر مظہری نے بروایت ضحاک تقل کیا ہے کہ اس چیونی کا تام ماحب روح المعانی اور ماحب تغییر مظہری نے بروایت ضحاک تقل کیا ہے کہ اس چیونی کا تام (1) طاحبہ یا(2) جذی تھا اور بعض نے منذرہ بتایا ہے (جلالین) اور بعض نے حذی (بانیاء المبلمہ) کی کہا ہے۔ (حیاة الحج ان) اور اس چیونی نے آپ کوایک بیر بطور بدید پیش کیا تھا۔ (جمل) معالی: چیونی نے دعشرت سلیمان سے کیا کیا سوالات کے؟

جسواب: حضرت سلیمان سے جیونی نے معلوم کیا کہ آپ کا باجان حضرت داؤدگانام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے کہا مجھے معلوم نہیں جیونی نے جواب دیا کہ (ذاوی یے سداوی مُذَا وَ النَّ) بمعنى علاج كرنا ہے آپ كے والدمخر م نے اپنے قلب كاعلاج كيا ہے ،اس كے بعد خود في في كہا ، اچھا آپ كانا م سليمان كيول ركھا كيا تو سليمان يولے جھے معلوم ديس جيون گيا تام سليمان كيول ركھا كيا تو سليمان يولے جھے معلوم ديس جي تاب كانام كرسليمان بعن سليم اور مملائتى والے اور آپ سليم القلب والعدر بيں اس وجہ ہے آپ كانام سليمان ركھا كيا۔ (روح المعانى ص: 179)

سوال: بال سنايا وورى ايجادس فى ؟

مواب : معرت سليمان كزماند كشياطين في كبس كادا تعديد في آيا كدجب معرت سلیمان نے بلقیس (ملکهٔ سما) سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو جنات نے سوجا کہ اگر بلقیس سے شادی کرلیں سے تو بلقیس چونکہ جتیہ کی اڑکی ہے۔ یہ جنات کے رموز واسرار حضرت سلیمان کو متلادے کی اس طرح حضرت سلیمان ہمارے راز وں سے داقف ہوجایا کریں مے لہذا بہتر میہ ہے کہ شادی ہونے سے پہلے ی حضرت سلیمان کے دل میں بلتیس کی طرف سے نفرت پیدا كردين جائب الوجنات ميں بيعض نے معزت سليمان سے كہا كہ بلتيس كى بيندليوں يرتوبال ہیں جس پر حصرت سلیمان نے ایک دوش تیار کرایا اور اس کے اندریانی مجروا کراو پرشیشہ کا فرش مجھوا دیا جب بلتیس آئی تو راستہ دوش کے اوپر کونغا جب بلتیس دوش کے قریب آئی تو سوحیا کہ ثماید یانی کا حض ہے، او پرشیشہ کا فرش اس کومحسوس نہیں موایانی میں داخل مونے کے ارادے سے اس نے اپی شلواراو پراٹھائی جس سے پنڈلیال کھل گئیں مفرت سلیمان حوض کی دوسری جانب تشریف فرما تنے تو حضرت سلیمان نے جب بلقیس کی پنڈلیوں کو دیکھا توان پر بال نظر آئے الغرض حصرت سلیمان نے شادی تو کرلی تمریز الیوں پر بال زیادہ ہونے کی وجہ سے نا گواری محسوں كرتے رہے جس پرانہوں نے اٹسانوں سے معلوم كيا كه بالوں كواڑاد سے والى كوئى چيز ہے؟ انہوں نے ہتلایا کہ استروہے، جب بلقیس کو بال صاف کرنے کے لئے استره دیا گیا تواس نے کہا کہ میں نے آج تک اپنے بدن پرلو ہائیس لگایا پھر حضرت سلیمان نے جنات سے معلوم کیا انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا مجرشیاطین جنات سے دریافت کیا تو انہوں نے ای وقت چونے

وغيره سے بال صفايا وُ دُرتيار كرديا۔ والله اعلم _ (خازن دحياة الحيوان ص:35 حين 2: 2) معوالى: تخت بلقيس كى لمبائى چور الى اوراونيا أن كتنى تنى ؟

سوال: ووكوى چزين بين جن كى ابتداء حضرت سليمان سے بوكى؟

جواب :(1) سب سے پہلے ہم اللہ الرحمٰن الرحم معزت سلیمان پرتازل ہو کی بروایت ابن عباس ۔(محاضرة الاوائل من: 44 بحوالہ بغیة الظمان)

(2) سب سے بہلے تمام معرمت سلیمان نے بنوایا۔

(سُائ ص:33 ج:5 وزاد المعادس: 137 ج:2 بحواله افية الظمأن)

(3) سب سے پہلے سمندر سے موتی حضرت سلیمان نے نظوائے۔ (روح البریان ص: 353ج: 3 بحوالہ اخیة الظمان)

(4) سب سے بہلے کور حضرت سلیمان نے یالا۔

(تقع الانبياء ص: 213 بحواله بغية الظمأن)

(5) سب سے ملے زئیل مطرت سلیمان نے بوایا۔

(كا ضرة من: 200 بحواله بغية الظمأن)

(6)سب سے بہلے تانے کا صنعت مطرت سلیمان نے کا۔

(محاضرة الاوائل ص: 200 بحواله بغية الظمأن)

سوال: حضرت سليمان جب بادشاه بنان کي عمر کيانتي؟

جواب: تیره سال کی عمر میں آپ بادشاہ بن گئے تھے۔

(الكافل في الثاريخ من:229 ت: 1) معوال: تخت پر بیلینے کے کئے سال بعد بیت المقدی کی تعیر کرائی؟ حواب: بادشاہ بنے کے جارسال بعد بیت المقدی کی تعیر کا آغاز کرایا۔ (الانقان من:246 ت: 2)

مسوال: بس وقت معزت سلیمان نے بلنیس کا تخت منگایا آپ کہال تھے اور بلقیس کا تخت منگایا آپ کہال تھے اور بلقیس کا تخت متنی دوری پراتھا؟

جسواب: آپ ملک شام میں بیت المقدی میں بنے اور تخت بلقیس ملک سہامی تقااور بیت المقدی میں بنے اور تخت بلقیس ملک سہامی تقااور بیت المقدی سے ملک سہا تک دوماه کی مسافت کا فاصلہ تھا۔ (حاشیہ تَجلالین میں: 320 بحوالہ مساوی) مسوال: آپ کی والدہ محتر مدکانام کیا تھا؟

حواب: سليمان كى والدوكانهم كراى اوريا تعا_ (البدايه والنهاييس: 15 ج: 3) معوال: حضرت سليمان كى اعمر من من كيا لكما مواقعا؟

جواب : ابن مساكر في حفرت مباده بن العامت كاروايت نقل كى ب كد حفرت مباده كرية العامت كاروايت نقل كى ب كد حفرت مباده كم من المن المناق كى المؤخى من المعاموا تعاان الله لا إلى الله الله الله الله المناق كى المؤخى من المعاموا تعاان الله لا إلى الله الله الله المناق كى المؤمن من المعام المناق كالمناق كالم

سوال: معفرت سلیمان کی کل عمر کیا ہوئی اور بادشاہ کننے سال رہے؟ جسواب : معفرت سلیمان کی کل عمر 52 سال ہوئی چالیس سال حکومت کی دوسرا تول ہے ہے کے حکومت میں سال کی ۔ (البدایہ مین: 203ج:2)

سوال: معرت سليمان كاسلسلة نسب كيا يع؟

جواب : حفرت سلیمان حفرت داؤد کے صاحبز اوے بیل البذاان کا نسب مجی میہودا (اولا و ایتوب) کے داسطے سے حفرت لیفوب سے جاملتا ہے۔ لیفوب) کے داسطے سے حفرت لیفوب سے جاملتا ہے۔ قرآن تھیم نے ان کواولا دابراہیم میں شار کیا ہے۔ دالدہ ما جدہ کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ تو ریت اور دیگر کتب تاریخ میں بنت سی نام بتایا کیا ہے لیکن اہل تحقیق نے اس کی تر دید کی ہے کیونکہ اس تورات کے وضاحت کے مطابق بینام معفرت داؤڈ کے فوجی انسر اور یاو کی بیوی کا تفااس کئے مجی بینام تاریخی حیثیت سے میں نیس ہے۔

البتة أيك مديث مين مرف اس قدر منقول بي تي كريم ملى الله عليه وسلم في ارشاد قر ما ياكه سليمان بن داؤد كي والده في أيك دفعه البيئة جيئة سليمان كويه في والده في أيك دفعه البيئة جيئة سليمان كويه في والأولى كه جيئا رات مجرنه سوت ربا كرواس لئة كردات كا كثر مصدكو في يم شركز ارثا انسان كوقيامت كون اعمال خير سعمان بناديتا بيارين ماجه)

قرآن علیم نے سور وانعام آیت 85 میں بھی صرف ای قدر بتایا ہے کہ وہ صفرت لیفوب کے دواسطے سے صفرت ایرا ایم کی سل سے ہیں۔

سوال: صرت المان كاذكرمبارك قرآن مجيد من كنى جكرآيا ي

جواب: قرآن عليم من حضرت سليمان كاذكرمبارك 16 عكر آيا ہے۔ان چندمقامات بر سي تقصيلي ذكر موجود ہے اوراكثر عكر مختفر طور پران انعامات كاذكر ہے جواللہ تعالى كى جانب سے ان پراوران كے والد برزرگوار داؤى برنازل ہوئے ہیں۔

مسوال: الله تعالى في معزرت سليمان كونبوت وحكومت من كل جانشين بنايا؟

جسواب: حضرت سلیمان کی فطرت می شمانند تعانی نے ذکاوت فصل مقد مات اورا صابت
رائے کا کمال رکھا تھا بچپن ہی جس اس کے مظاہرے پائے گئے۔اپنے والد حضرت واؤڈ کی معیت
میں جب من شعور کو پنچ تو اس وقت حضرت داؤڈ کا انقال ہوا۔اللہ تعانی نے آئیس نبوت سے مرفراز
کیا اور حکومت میں بھی حضرت داؤڈ کا جائیس بتایا۔قرآن عمیم نے آس جائیس کی کو حضرت واؤڈ کی
وراشت قرار دیا ہے۔ گویا دو حکومت کے ساتھ ساتھ اپنے والد کی نبوت میں بھی وارث قرار پائے۔
نبوت کوئی وراشت کی چزنہیں ہے جو لاز ماکس کے حصہ بیس آئے۔لین اللہ تعالی نے بعض انہیاء

حضرت سلیمان بھی ان انبیا وکرام میں ہے ایک ہیں۔اسکے علادہ حضرت داور کی مطرح اللہ تعالی نے حضرت سلیمان کو بھی خصومیات اورا تمیازات سے نوازا تھاجس کی بدولت وہ طبور انبیا وورسل میں متازحیثیت محروف ہیں۔

مسوال: حصرت سليمان كخصوص الميازات كما يقد

جواب: حضرت سليمان كخصوص الميازات عن ساك الميازية مي قا كما الدنعالي في " ہوا" کوان کے ذیر فرمان کردیا تھا وہ جب اور جہاں جاہتے اس کو چلنے اور رک جانے کا حکم دية تقد مواكي ان كي مم يزم اورسك رفار موجاتي تحيل اورجب تيزى كاعم وية تو برق رفآری کابیعالم ہوتا کہاس کے دوش پرسوار جوکرایک ماہ کی مسافت منے کے اولین ساحت ش ادرایک ماه کی مسافت شام کے آخری لحات میں مے کر لیتے تھے۔ان کا تخت شاہی ہواا _ یے

كاندول بركرجهال ده جائي منجادي كي

تنغيررياح اورمسانت رفاركي بديغيت كوني تمثل يامجازي حيثيت سينتني بلكرا يك حقيقت محی جوہر طرح کی تادیل وجیل سے بالاتر ہے۔ بدایدای ہے جیے آج کل ہوائی جہاز پرسنر کیا جاتا ہے۔اللہ تعالی نے جس طرح عام قوانین قدرت کے تحت کا نئات کی اشیاء کواسباب کے ساتھ مر بوط كرديا ہے۔ اى طرح اينے مجھ قانون خاص كے تحت انبياء درسل كے ساتھ وہ معاملہ فرمايا ہے جس کواسلامی زبان میں مجزویا آے کہاجاتا ہے۔ ہوا کا تالج امر ہوناای تم سے ہے۔ ای طرح حضرت سلیمان کے زیر تھیں ندصرف انسان تنے بلکہ جنات اور حیوانات بھی تالع فرمال تصاور بيا تقدارا بيا تفاكه كائتات بسشايدي كى اوركوعطا كيا كيابو_

موال: حفرت سليمان في بيت المقدى كالغير كس طرح كى؟

جواب : الله تعالى في جنات كوالي كلوق بنايا ب جومشكل مع مشكل اور تخت سے تخت كام انجام دے سكتى ہے الله تعالى كى اس تنجير كى بدولت معزرت سليمان في بداراو و كيا كرمىجد الصلی کے جاروں جانب ایک براشیرآ باد کیا جائے اور مجد کی از مر تو تعمیر بھی کی جائے ان کی خواہش کی کہ مجداور شہر کو بیش قیمت پھر وں ہے بنوائیں اور اس کے لئے دور دراز علاقول ہے لئیں اور اس کے لئے دور دراز علاقول ہے تین اور حسین پھر فراہم کئے جائیں۔ چٹا نچہ جنات ہے بیر خدمت کی وہ دور دراز علاقول سے فوبھورت اور بڑے بڑے پھر جع کرکے لائے اور شہر بیت المقدی کی تقیر کا کام انجام و ہے ۔ ای طرح حضرت سلیمان کے تکم ہے مجداتھی اور شہر کی تعمیر جدید کمل بیس آئی جوآج تک لوگوں کے لئے باعث جرت ہے کہ ایسے دیو پیکر پھر اور چٹائیں کہاں سے لائے گئے؟
میں طرح لائے گئے؟ اور اس زمانے کے تحقر دی دوروائل کے باوجود وہ کون سے آلات کی طرح لائے گئے؟ اور اس زمانے گئے جن کے ذریعہ ان پھروں کو ایسی بلندیوں پر پہنچا کر باہم پیوست کردیا گیا ہے استعمال کئے جن کے ذریعہ ان پھروں کو ایسی بلندیوں پر پہنچا کر باہم پیوست کردیا گیا ہے سب کام حضرت سلیمان کی تحرافی جنات کی جماعتوں نے انجام دیا تھا، جنات نے بیت المقدی کی تھیرات کیں اور بعض ایسی چیزیں بھی بنا کیں جواس زمانے المقدی کی تھیر کے علاوہ اور بھی حیات کیں اور بعض ایسی چیزیں بھی بنا کیں جواس زمانے کے لئا ذاہے جیب وغریب بھی جاتی تھیں۔

144 / 279

تغییر بینادی ش ایک اسرائیلی روایت نقل کی ٹی ہے جس سے جنات کی صنعت گری کا پہتہ چات ہے دوز بردست اورخو چات ہے جنات نے تخت سلیمانی کواس کار مجری سے بنایا تھا کہ تخت کے بیچے دوز بردست اورخو نخوارشیر کھڑے کے اور دوگد معلق تنے اور جب معزت سلیمان تخت پرجلوہ افر وز ہونے کے لئے تخت کے قریب تشریف لے آتے تو دہ دونوں شیر اپنے ہاز و پھیلا کر بیٹھ جاتے اور تخت نیچا ہوجاتا اور دہ اس پر بیٹھ جاتے تو پھرشیر کھڑے ہوجاتے اور فوراً بیبت ناک گدھا ہے پروں کو پھیلا کر معزت سلیمان کے سر برسائی من ہوجاتے اور فوراً بیبت ناک گدھا ہے پروں کو پھیلا کر معزت سلیمان کے سر برسائی من ہوجاتے سے ۔ (بیضادی سورہ سا)

ای طرح جنات نے پھر کی بڑی اور بھاری دیکیں بنائی تھیں جواوٹیے اوٹیے چولہوں پر قائم تھیں اورا پی بلند و بالا قامت کی وجہ سے حرکت میں نہیں آتی تھیں۔ بڑے بڑے جوش پھر کی چاتوں میں تراش کر بنائے تھے اوراس طرح شہر بیت المقدیں اور بیکل (مسجد اتھیٰ) اوران سب اشیا م کی تقییر میں صرف سات سال صرف ہوئے۔

الله تعالى كم تجلد احسانات من سے أيك عظيم احسان بيمى تعاكد حضرت سليمان كو يھلے

موے تا بہ کے فیٹے قراہم کے گئے تھے جس کو تعیرات کے استخام میں گارے اور چونے کی بہائے استعال کیا جاتا تھا۔ بعض شمرین لکھتے ہیں کہ دھترت سلیمان پراللہ تعالی کا بیانعام حاصل تھا کہ زمین کے جن حصول میں تا دیا پانی کی طرح بہدر ہا تعالی چشموں کو دھرت سلیمان پرآ شکارا کرویا تعالوران سے پہلے کو کی فیص زمین کے اندر دھات کے چشموں پرآ گاہ نہ تھا۔ این کمیٹر نے دھرت تا نے کے بیٹھے ملک یمن میں کمیٹر نے دھرت تا ہے کہ جشمے ملک یمن میں میں میں میں میں اللہ اوران میں دوایت نقل کی ہے کہ چھلے ہوئے تا نے کے بیٹھے ملک یمن میں میں میں میں میں کو اللہ تعالی نے دھرت سلیمان پر ظام رکر دیا تھا۔ (البدایدوالنہایدی: 2 میں 28)

مسسوال : معزرت سلیمان کوالله تعالی نے ایک واقعہ میں آن مایا جس کوقر آن کریم نے القاء جسد سے تعبیر کیا ہے اس کی تعمیل کیا ہے؟

جواب: تا نون اہتلاء (آز مائش) جمی ایک مشقل سنت اللہ ہجو عام طور پر مجر موں کے ہوتا ہے لیکن فاصان خدا بھی اس سے دو جار ہوتے ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے کہ تیکوں کی آز مائش میں جہاں در جات کی بلندی مقعود ہوتی ہے وہاں اور بھی حکسیں پوشیدہ رہتی ہیں۔ حضرت سلیمان کو بھی اللہ نے ایک واقعہ میں آز مایا جس کو آن حکیم نے القاء جمد سے تجبیر کیا ہے۔ (ایک ناتمام جسم کا واقعہ) آیات قرآنی میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ حضرت سلیمان کو جب بیآز مائی ہیں آئی ہی وہ کیا تھی؟ صرف اس قد روضا حت ہے کہ ان کی کری پر سلیمان کو جب بیآز مائی ہیں آئی ہی وہ کیا تھی؟ صرف اس قد روضا حت ہے کہ ان کی کری پر ایک ناتمام جسم ڈالا مجم اور وہ نورا اللہ کی جناب میں رجوع ہوئے اور مغفرت جابی ۔ گزشتہ صفوات میں بھی ہی بیات کی گئی ہے کہ قرآن حکیم کا مزاج اور اس کا اسلوب صرف واقعات نقل کر ناتم ہو ۔ ان اسلوب کے پیش نظر واقعات کی تحرار اور کہیں اجمال کہیں تفصیل سے کام رائی ہیں ہے۔ دو تھدکی پہلی آ یت وقعیدت فراجم ہو۔ ای اسلوب کے پیش نظر واقعات کی تحرار اور کہیں اجمال کہیں تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔ دعفرت سلیمان کا بیا ہمائی واقعہ بھی ای نوعیت سے تعلق رکھتا ہے۔ واقعہ کی پہلی آ یت کی اس مقصد اصلی پر روشی ڈالتی ہے۔ دو تو ای اسلوب کے پیش نظر واقعات کی تحرار اور کہیں اجمال کہیں تفصیل سے کام نی بیا تھی ہو کہا تھی ہمائی کا بیا ہمائی کی ای نوعیت سے تعلق رکھتا ہے۔ واقعہ کی پہلی آ یت کی اس مقصد اصلی پر روشی ڈالتی ہے۔

"اورب خلب بم في سليمان كوآ زمايا اور دال ديابم في ان كى كرى برايك ناتمام جم مجروه

الله كي جانب رجوع بوية "_(ص أيت: 24)

تاہم مغرین کرام نے اس واقعہ کی تفصیل میں دو موان افتیار کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ قرآنی واقعات میں قیاس اور تخیین ہے کوئی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے۔ صرف ای قدریقین رکھنا چاہئے کہ الن آیات میں اللہ تعالی نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ صفرت سلیمان کو اس نے کسی آزمائش میں جٹلا کیا جس کا تعلق تخت سلیمان اورایک جسم کا تخت سلیمان پر ڈالے جانے سے تعلق ہے اس کی کیفیت نامعلوم ہے کہ وہ جسد (جسم) کیا تعا؟ کیوں ڈالا گیا؟ اس میں کس تم کی آزمائش میں جورا کیا ہوئی میں رجورا کیا ہم خفرت میں کا توائی میں رجورا کیا ہم خفرت میں اوران کے بعدا کی ایک محومت کی دعا کی جو بے نظیراور بے مثال ہو۔ چنا نچواللہ تعالی طلب کی اوران کے بعدا کی ایک محومت کی دعا کی جو بے نظیراور بے مثال ہو۔ چنا نچواللہ تعالی میں اوران کی مقبولیت اور عظمت شان کومراہا۔

آیات ذیر بحث کی تغییر جی بید طریقہ حافظ این کیر اور این جزتم اور دیگر جلیل القدر محدثین و منظرین نے افقیار کیا ہے۔ بقید دیگر محدثین نے ان آیات کی تغییر جی پر تعفرت سلیمان کو منظرین نے افقیار کیا ہے۔ بقید دیگر محدث من کا ایک لئکر کی جم سے ناکام والی لوٹا جی پر تعفرت سلیمان کو سخت ناگوارگر را اور انہوں نے شدت فضب جی خیال ظاہر کیا کہ آئ کی شب جی اپ چرم کے ساتھ از دوائی فریغہ اور اگر وی گوئی ہوا ہوگا اور وہ میدان جہاد کا بحالہ ہوئی اور انہوں نے شدت و میری ہوا ہے بیوی سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ میدان جہاد کا بحالہ ہوئی اور انہوں نے شدت و میری ہوا ہے بیوی سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ میدان جہاد کا بحول کئے 'اللہ تعالیٰ کو ایک اولوالعزم ہیفیم کی ایم طرز پہند نہ آیا اور اس نے معفرت سلیمان کے اس بحول کئے 'اللہ تعالیٰ کو ایک اولوالعزم ہیفیم کی اور ان معلم ات جی سے صرف آیک ہیوی کے مرد و ناتمام بچر پیدا ہوا جس کو کی خادم نے این کے سامے ایک وقت وہ اللہ کی سے وقت ہیں کہا ہوئے وہیں اپنے اعتماد لیجہ جس انشاء اللہ کے بغیرا واکیا تھا چنا تجا ای وقت وہ اللہ کی جان ہوئی ہوئے اور منظرت طلب کی اور پھر وہ وہ وہ ایک بیم کی اور پھر وہ وہ می کا ذکر قرآن کیکی میں مراحنا موجود ہے۔ بحدثین کرام اپنی اس تغیر کی دلیل جس وہ وہ وہ ما گئی جس کا ذکر قرآن کیکی میں مراحنا موجود ہے۔ بحدثین کرام اپنی اس تغیر کی دلیل جس وہ وہ وہ اللہ کی جمہ کی دلیل جس وہ وہ وہ کی کو میں اپنی اس تغیر کی دلیل جس

تفاری وسلم کی درج ذیل مدیث پیش کرتے ہیں ادرای کواس تغییر کی سندقر ارد ہے ہیں:۔ " حضرت ابو ہر رہے مروی ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فر مایا کہ ایک مرتبہ سلیمات من داؤد نے فرمایا کرآج رات میں اٹی 70 مولوں کے یاس جاؤں گا ہرا یک بول سے ایک ایک شدزورلاکا پیدا موکا جواللد کی راو می جهاد کرے گا۔ حضرت سلیمان کے وزیر نے ما فرشتے نے ان سے کہا کیانشا واللہ کہتے ، گر معزت سلیمان کواس جملہ پر دھیان ندر ہااور نتیجہ بیانکا كركوكى بيوى بحى عالمدند وكى البندايك بيوى كے ناتمام بجيد مواجس كا ايك باز وندتھا"۔

(بخارى كماب الانبياء)

اس کے بعد نی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشا وفر ما یا اگر سلیمان انشاء الله کهددیے تو ہرایک حرم کیفن سے مام فی سیل اللہ بدا ہوتا۔

ببرحال داقعه كالنصيل محربهي ونقش واقعدا في جكه قائم ب_قرآن عكيم بيه بتانا حا بتاب كه الندكے نيك بندول سے جب مجمى بحى بجول باغفلت ہوئى وەنورى طور ير بارگا والى مىس سربىجود موے ۔اللہ سے فغلت السی چرجیس ہے جس کو نظرانداز کردیاجائے حضرت سلیمان کا بیاسو حسنانسانوں کے لئے تعبیحت وعبرت ہے۔ان آیات کی تغییر جس بیان کردہ تفاسیر کے علادہ اور مجى بهت ى السى روايات كتب تغيير من درج بي جن كااسلاى روايات سے دور كالمحى تعلق تيس اور بااشبده ممام تر مبودى روايات اورهم بي جن كوروايات كما بمى روايات كى توبين بــــ محدث این کیٹر نے اور دیگر محدثین کرام نے ان کوخرافات اور ہزلیات سے تعبیر کیا ہے ان کو لكستااور يزهناسوائے اضاحت وقت كے اور محوثيں۔ واللہ اعلم۔ (تغييرابن كثير) مدال: حعرت سليمان نے كتے سال تك حكومت كى ، وفات كيے اوركب موكى؟ جواب: بيت المقدس كاتمير بس كاتفاز حضرت داؤة في كيا تمااين وفات كي وجد الممل ندكر سكے۔آب كے صاحبزادے دعرت سليمان نے اس كى يحيل كى۔امام سدى كى روايت كے مطابق معترت سلیمات نے اس کی خوشی میں بطور شکرانہ بارہ ہزار گائے اور بیس برار بکر ہوں کی

قربانی کر کے لوگوں کو دعوت عام دی اور اللہ کا شکر اوا کیا کہ اس نے اس کی تو میں بخشی۔ اس امن تغیر کے مل ہونے کے باوجود بھی جھوذیلی کام باتی تفااور میکام جنات کے سپر دخا جنگی طبیعت میں مرکثی غالب تھی معزے سلیمان کے خوف سے کام کیا کرتے تھے اس درمیان حضرت سليمان كي موت كا وقت آحميا جيها كه انبياء كرام كوان كي موت عد قبل اطلاح ديدي جاتی ہے حصرت سلیمان کو بھی جب موت کی اطلاع دی می توانہوں نے سومیا کہ اگر جنات کو معلوم ہوگیا تو کام چوڑ دیں مے اور تغیررہ جائے گی۔اس کا انظام معزت سلیمان نے بدکیا کہ موت سے کھیل ای مراب می داخل ہو سے جوشفاف شیشے سے بن ہو لگائی باہر سے اعدر کی سب چیزی نظراتی تھیں پرایے معمول کے مطابق عبادت میں مشغول ہو سے اورا کے عصا کے مبارے کمڑے ہوگئے کہ دول پرواز کرنے کے بعد بھی جم اس عصا کے مہارے اپنی جگہ جمادے۔ حضرت سلیمان کی روح وقت مقررہ رقبض کرلی می مکروہ اے مصا کے سمارے اپنی عكه بابرے اليے نظراتے تھے كويا عبادت من مشغول بين جنات ان كوزندہ بحد كركام من بمه تن مشغول رہے بہال مک سال محر کزر کیا اور لکڑی کزروہوئی عصا کا سمارائتم ہواتو حضرت سلیمان کر بڑے۔اس وقت جنات کوان کے موت کی خبر ہوئی اور انیس افسوس ہوا کہ اگر رہ بات يهلي بي معلوم موجاتي تواس مشقت كي كام عن بركزن يزي-

جنات کواللہ تعالی نے پھوائی ہو تی عطا کی جی کہ وہ دوردراز کی مسافت کو چند لوات بیل معلوم طفے کر لینے اور بہت سے حوادث واقعات کو جن سے انسان واقف نہیں وقت سے قبل معلوم کر لیتے جی اور جب انسانوں کو بیان واقعات کی خر دیتے جی تو ناوان انسان تھتا ہے کہ جنات غیب کی خبر یں جائے جی حالا تکہ غیب موائے اللہ تعالی کے کوئی جی جاتا۔ جنات کو بھی برنال ہو گیا تھا کہ وہ غیب کی خبر یں جانے جی حالت جنال ہو گیا تھا کہ وہ غیب کی خبر یں جانے جی حالت جی سے داقعہ بین اور کہ اس جی ب واقعہ بے اس حضرت سلیمان کی موت کے اس جیب واقعہ نے اس حضرت سلیمان کی موت کے اس جیب واقعہ نے اس حضرت سلیمان کی موت کے اس جیب کا علم موتا تو اس حضرت سلیمان کی موت کوئی خبر کی جنات عالم الغیب نیس جو با تا اور یہ سال مجرکی محنت و مشقت جو ان کو انہیں حضرت سلیمان کی موت کا ایک سال قبل علم ہو جا تا اور یہ سال مجرکی محنت و مشقت جو ان کو

زندہ مجھ کر برداشت کررے تھے چھوڑ جٹھتے۔

ا مام بغوی نے علیا ہ تاریخ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی عمر شریف 53 مال کی جو لی اوران کی سلطنت کا کام سنجال لیا تھا جو لی اوران کی سلطنت کا کام سنجال لیا تھا اور بیت المقدس کی تغییرا نی حکومت کے چوتھے سال جس شروع کی تھی۔ آ بی موت کا تذکرہ ای طرح ذکور ہے۔ (مظہری و قرطبی)



ان آیات واحادیث کی تعداد جن سے احکام ومسائل نکا لے جاتے ہیں

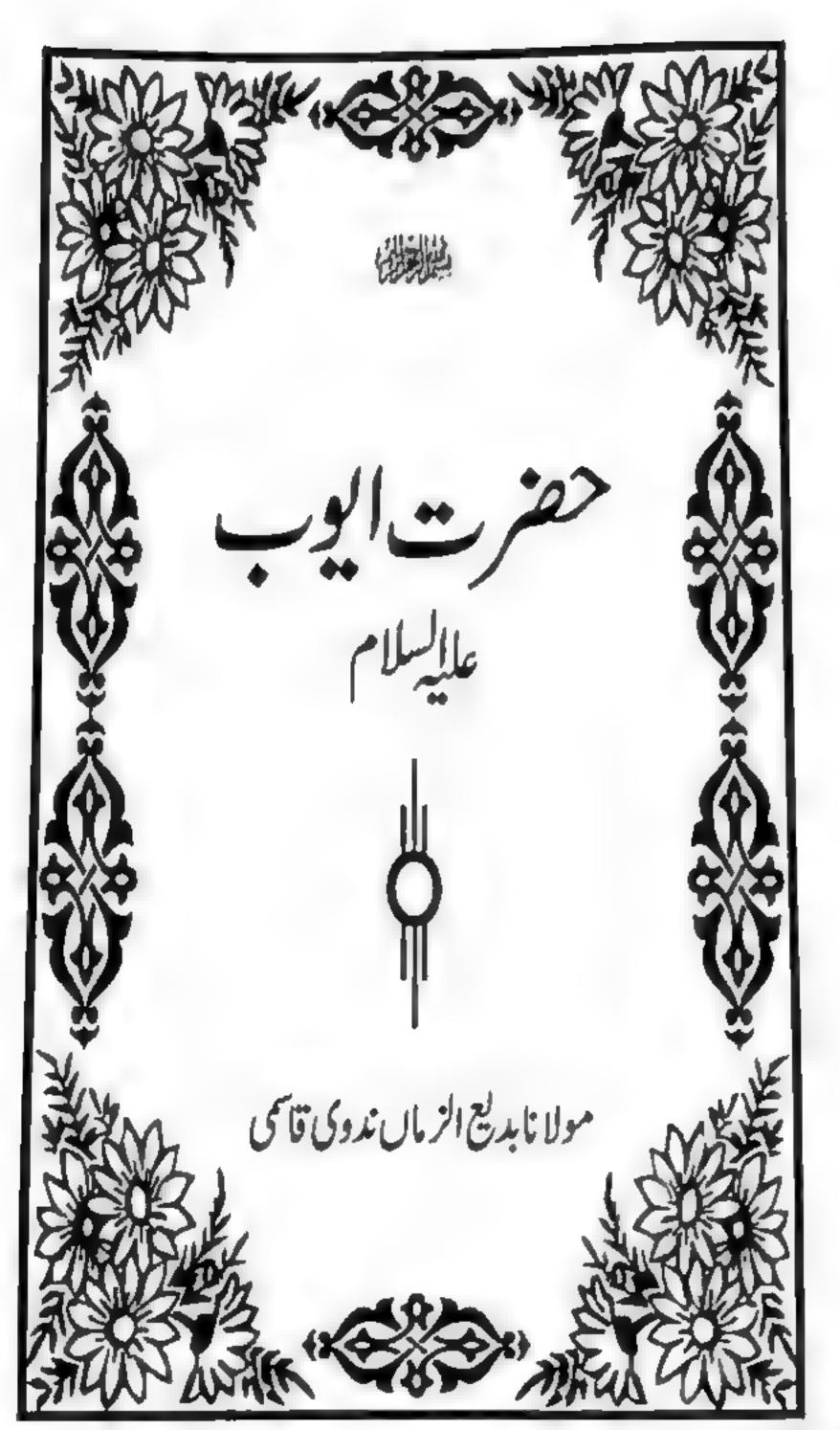
سرا ♦ وه آیات جن سے احکام و مسائل نکا لے جاتے ہیں ان کی تعداد پانچ سویا ان کے علاوہ باتی آیات فضائل وغیرہ کی ہیں۔ (حاصیہ اصول الشاشی ص: 5)

المجانب میں میں مسائل نکا لے جاتے ہیں ان کی تعداد پانچ لاکھ سے۔ (حاصیہ اصول الشاشی ص: 5)

المجانب اصول الشاشی ص: 5)

حضرت عمرفاروق رضى اللدعنه كي مدت خلافت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عند کی مدت خلافت کے بارے میں دواتوال بیں (1) ساڑھے دس برس (تاریخ اسلام)۔(2) دس سال جھ ماہ اور پانچ رات یا تیرہ دن (حیاة الحوان ج: 1 ص:75)



عيسائيت كي تبليغ كالمخضر نقشه...

وزيراعظم برطانية كها كرعيسائيت كالبلغ كامرف مادافرض ونبيس امار کامیانی کا در اید ہے۔ ہم عیسائیت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں محساس وتت مركاري مع يرساري دنيايس عيسائيت تبليغ مراكزين انڈونیشاش عیسائیول نے خوبصورت مورتوں کہلغ کرنے کے لئے بحرتی کیا مواہے۔ بيغور تي لوكوں كوروغلاكر عيسا كى بناتى يس _ سنده مل بعض جكبول برعيسا كى مشينرى أيحمول كے علاج كيمي لكاتى ہے وہال مرف ای کاعلاج کیا جاتا ہے جوعیسائیت کاکلمہ برمع۔ افریقد کے ایک دور در از علاقے میں جماعت پیٹی تو یے تھے لے لے کرمجد من آئے لگے اور بڑے خوش خوش نظر آئے تھے۔جماعت کے ساتھیوں نے یوجماان تحفول كى اوراس خوشى كى كياوجه ب_ كينے كيكے يهاں يرعيسائيوں كى جماعتيں آتى ہيں اورعيمائيت كي بلغ كرتى بين-آب لوكول كآنے اے بمين اس لئے خوشى مولى ہے كرآب لوگ مارے دين كى محنت كى تيلغ كرتے ہيں۔اب ہم ان سے كهدكيس کے ہمارے دین کے بیانے کے بھی لوگ در در پھرتے ہیں۔ ﴿ تِلْغُ بِالْقِينَ كَارِبُوت ٢٠٠١م٥٠ ﴿ مِنْ ٢٣٩١م٥١١)

(٢١) حضرت الوب عليدالسلام

موال: حعرت الوب كاسلسلة نب كياب؟

٩٠١٠: حفرت ايوب كاسلسلة نسب بيري:

الیب بن اموص بن رازح بن عیص بن اسحال آپ کی والدہ ماجدہ صفرت لوڈ کی ماجرادی ہیں۔ (روح المعانی ب:17 سورة الانبیاء می :79 چونکہ آپ کے نسب میں بہت ماجرادی ہیں۔ (روح المعانی ب:17 سورة الانبیاء می دائے تھی فقط ای کوذکر کیا گیاہے۔) اختلاف روایت ہاں لئے جوروایت محققین کی نظر میں رائے تھی فقط ای کوذکر کیا گیاہے۔) اس سلملہ نسب سے معلوم ہوا کہ حفرت ابوب مشہور نی صفرت اسحاق علیہ السلام کی اولا و سے ہیں اور فائد ان حفرت ابراہیم کے روش متارے ہیں۔

چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ نبی برق حضرت لولا کی صاحبز ادی ہیں اس کے معلوم ہوا کہ حضرت اولا ہے صاحبر ادی ہیں اس کے معلوم ہوا کہ حضرت ابوب نجیب الطرفین ہیں اور حضرت ابراہیم سے نہایت بی قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ معدوا لی: حضرت ابوب کا حلیہ شریف کیا تھا؟

جسواب: آپ کی آگئیس بڑی خوبصورت سیندکشادہ موئے مبارک محوقمریا لے۔ بازو بہت توی۔ پنڈلیاں بھاری بحرکم ۔ اس حسن صورت کے ساتھ نہایت درجہ کی اور حسن سیرت کے مالک بہت محاس اخلاق کے حال تھے۔ (روح المعانی سورۃ الانجیاء)

موال: حعرت الوب كازعركى كمالات بيان كري؟

جواب: حضرت ایوب کواللہ تعالی نے جس طرح دین تی کی بے تا رفعتیں عنایت فرمائی متعیں ای طرح بے شار دیندی نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا جس کا اجمائی حال روایات سے بید معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے برگزیدہ نبی حضرت ایوب علاقہ حوران کے جو ملک شام میں واقع ہے بہت بڑے دولت مند بھی تتے ۔ آپ کی دیندی دولت کی کثر ت کا اعمازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ بہت بڑی زمینداری کے مالک تھے۔ اس زمینداری کا ایک علاقہ بہاڑی تھا

اورایک علاقہ ترائی کا تھا۔ آپ کی اس زمینداری کی وسعت کا عالم یہ تھا کہ آپ کی مملوکہ زمین میں پانچ سوال چلتے تھے۔ ہرائل چلانے پرایک کا شتکارغلام مقررتھا اور ہرغلام کے پاس سامان زندگی فراغت کے اور راحت کے موجود تھے اور ہرغلام کے متعلقین اٹل وعیال بھی تھے۔ ان سب کی پرورش دولت ایو لی سے ہوتی تھی۔ زمینداری کے علاوہ آپ کے پاس بے شارعمہ مسب کی پرورش دولت ایو لی سے ہوتی تھی۔ زمینداری کے علاوہ آپ کے پاس بے شارعمہ محوث کی اور نسب کی کرورش دولت ایو لی سے ہوتی تھی۔ زمینداری کے علاوہ آپ کے پاس بے شارعمہ محوث کے اور ان کے تکہ بان خدام محدث کے اور ان کے تکہ بان خدام محدث کے اور ان کے تکہ بان خدام محدث کے اور ان کے تھے مختصر یہ کمی موجود تھے۔ دہائش کے لئے اعلیٰ دوجہ کے شاعرار قلع اللہ تعالیٰ نے عطافر مائے تھے مختصر یہ کہ کہ دینوگی داحت اور ہر طرح کی دولت اور کے دولت اور ہر طرح کی دولت اور بر شارت کے اس دور کے لحاظ سے ہرتم کے سامان داحت اور ہر طرح کی دولت اور بر شارت کی دولت اور بر شارت سے موجود تھیں۔

000000000000

لیکن ان دینوی حثم وخدم اور شوکت وجلال کے باوجود حضرت ابوب کے جسنِ اخلاق خداداد كابير حال تفاكه بيسهارا اورب كس يتيمول كرآب بهت بزے بهدرداور رفت الاوارث او رناداروں کے سیے ممکسار، بھوکوں کو کھلانے کے انتہائی شائق اور حاجت مندوں کے لئے مایہ رجمت منتے۔مہمان نوازی کی خصلت تو آپ کوآبائی وراشت میں لی تھی۔اس لئے آپ سنت علیل کی زنده جاویدمثال تنے۔مسافر دل کی خاطر مدارات مہمان نوازی اوران کی ہرطرح کی خرکیری والدادآب كامقصد حيات معلوم موتا تھا۔ حافظ ابن كثير رحمد الله نے آپ كے حسن اخلاق كے سلسلہ میں نقل فرمایا ہے کہ اگر آپ کو اند حیری رات میں بھی کمی تحض سے بھو کے رہنے کی خبرال جاتی تواس کو کھانا کھلائے بغیر ہرگز آرام ندفر ماتے۔اس طرح اگر کسی نادار فخص کود مجھتے کہوہ كيروں كى نتنت ہے عروم ہے تو اس كى امداد كے لئے ہے جين ہوجاتے ۔اگراوركوئى كير ااس وقت موجود ندموتا تواینای کرندا تارکراس کوعنایت قرماتے۔اس کے ساتھ خشیت والی جو کہ شعار ا نبیا و دمرسلین اور وظیفه علما و ربانین ہے۔اس میں آپ کا بہت اعلیٰ مقام تھا۔ چنا چہ اگر بھی دو مخص کسی معاملہ میں یا ہم جھکڑتے اور کواہ نہ ہونے کی صورت میں مری علیہ جا ہتا کہ اللہ تعالیٰ کی فتم کھا کرائے آپ کو مدفی کے تل سے سبکدوش کرے۔ اور وہ حضرت ابوب کوظکم بنا کرفتم کھانا

جا بتا تو حضرت انوب اس بات كوكواره ندفر مات اورائ ياس عدى عليد يرجو مال ياحق واجب موتا فورأ ادا فرمادية اوراس تضيركا خاتمه كرادية اور ارشاد فرمات كه مجه كوب بات نہایت ناپندہے کرتن تعالی کا نام لے کرکوئی تنا جائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ حعفرت انوب جس طرح محامن اخلاق ميس كمال درجه بلندمقام ركعتے تھے اى طرح پروردگار عالم كى عمادت من بحى بيمثال تعديدا نجدروايات من ذكركيا كياب كد معزت الوب ال درجه عبادت كزار من كار ماندش كى عابدكوبيدرجه عبادت حاصل ندتمااس دوريس الشرتعالى کے مقدی فرشتے معزت ایوب کا بہت مدح وحسین کے ساتھ مذکرہ فرماتے رہے۔ البیس مردود جب آسانوں کی جانب ہرواز کرتا اور فرشتوں کی مقدس جماعت سے معترت الدِب کی مرح وستائش کے تذکر مستناتو حدی آگ میں جل کر کیاب ہوجاتا اور بہت افسوس اور حرت سے کہتا کہ بائے فداکے بندے ابوب نے کتا بلندمقام مامل کرلیا اور میراان پرکوئی مجى قايوند چل سكاء اورجس طرح من ابل دولت كومختلف حيلون اور تدبيرون يصالله تعالى كى ياو ے عافل کردیا کرتا ہوں اور دنیا کے گور کھ دھندے میں اس قدر پھنسائے رکھتا ہوں کدان کا ذہن بھی اللہ تعالی کی فرف متوجہ اس موتا مرافسوں کہ خدا کے بندے ابوب مرمرا کوئی داؤیمی کامیاب بیں ہوتا اور وہ میرے کی مروفریب کے جال میں بیسے مینے میری ساری تذہیریں تا كام رئتي بين-

دھرت ایوب ابتدائے من بلوغ بی سے مبادت گزاراور شکر گزار تھے اور زیرگی کا ہر کو اللہ تعالٰی کی طاحت کے لئے اقد والی زیرگی کے دور ش آپ کے لئے اقد والی زیرگی کا مرحلہ بھی سامنے آیا۔ اس سلسلہ بی آپ کے لئے رحمت جسم حضرت رحمت کا انتخاب کیا گیا۔ یہ پاک باز بیوی حضرت افراقیم کی صاحبزادی ہیں اور افراقیم حضرت یوسف کے بلاواسطہ ما مبزادی ہیں۔ اور بعض حضرات علماء نے یہ بھی تفل فرمایا کہ حضرت رحمت ہیں واسطہ می مساحبزادی ہیں۔ بہر حال افروائی زیرگی کے لئے خاندان نبوت کا ایک گوہر

شب چراخ نتخب کیا گیا۔ جس نے اپنے سلف صالح کے تقل قدم پر چل کر مقدی فاوند کی و فالمد کی دو مقدی انجام ویں کہ جن کا تذکرہ قیامت تک صفی بستی پر یادگار دے گا۔ فاوند کی تابعداری اور کمال وفاواری کے ایسے ایسے واقعات ان سے منقول ہیں جو تمام دنیا کی صنف نازک کے لئے ورس مجرت ہیں۔ اس از دواجی زندگی جس مجی حضرت ابعب پوری طرح تابع فرمان پروردگاررہ اور مجیشہ ذکر الی کو وظیفہ حیات بنائے رکھا۔ حضرت بحدی رحمت سے آپ کو اللہ تعالی نے سات (7) صاحبزادیاں عطافرہ کی ۔ آپ کی ساری اولا ونہایت یا بر کمت اور سعاوت مند ہوئی۔ (تفسیر معالم النزیل بغوی ن : 5 می ۔ 19 می ماری اولا ونہایت یا بر کمت اور سعاوت مند ہوئی۔ (تفسیر معالم النزیل بغوی ن : 5 می ۔ 222۔ تغییر روح المعانی پ : 17 سورة الانبیاء)

معوالى: حضرت الوب كى امت كون لوك تنه؟

اس قبیلہ کی ہوہی حالت کوقر آن کر یم نے بیان بیس فر مایالیکن اس قبیلہ میں حضرت ایوب کا اور ہادی ہوکرتشریف لا نااس بات کی دلیل ہے کہ بیقبیلہ بہت تھائی تھا۔ حضرت ایوب کے متعلق روایات کا ایک مجموعہ جوتو رات کا ایک جزء ہے جس کوسفر ایوب سے تعبیر کیا جا تا ہے اس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوب قبیلہ بن ادوم میں نبی ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے اس قبیلہ کا فد ہمی حال بہت اہتر تھا۔ تو حید کی راہ سے بھٹک گئے تھے۔ اللہ تعالی کی ذات باک کی عبادت کو جھوڑ کرمتاروں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ بیقبیلہ خصوصیت سے سوری اور جا ندکی ہوجا

کیا کرتا تھا۔ان کی عبادت کا طریقہ بھی بجیب ہی نقل کیا ہے کہ یہ اوگ سورج ، چاند کی طرف نظر عقیدت ہے دیکھا کرتے اور عایت عقیدت ہے اپنے ہاتھوں کو چاند مورج کی طرف بلند کر کے چوشتے رہنے۔ جس سے بظاہراس بات کا اظہار کرتے کہ چاند ، سورج ہمارے اس ورجہ بجبوب آقا اور قائل پرسش ہیں کہ اگر ان تک ہماری رسائی ممکن ہوتی تو ہم ان کونظر عقیدت پیش کرتے ہوئے ضرور چوشے ۔ای قبیلہ اووم کو حضرت ایوب نے راہ ہدایت دکھائی اور برابر تو حید کی دعوت دیت اور تیلنے ویک و تین سے تین دھزات بہت ہی متاثر ہوئے اور آپ کی چیروی کی برکت سے آپ کی دعوت آپ کے بڑے در ہے کہ صحافی بن گئے۔جن کے اسائے حبر کہ یہ ہیں۔

- حضرت القن أآب يمن كي باشند عضه
 - خفرت بلدورضی الله عشه ۔
 - 🗷 حضرت ملا فررضی الله عنه۔

بيد ونول مفترات آپ كے ہم وطن تنھے۔

خلامة كلام يدكه حضرت الوب دين اوردنيا كى ب شار تعتول سے مالا مال سے اور اى اور اى 80) برس الى نعتوں سے مرفر ازر ہے اور پروردگار كے شكر گزارد ہے۔ معفرت الوب سے مرفر ازر ہے اور پروردگار كے شكر گزارد ہے۔ معفرت الوب كے عظیم الثان امتحان كى حكمت كياتھى؟

جواب : برعالم فانی حقیقت میں امتخان گاہ ہے۔ ہر فردجن وبشرامتحانی دورہ ہرآن گزرتا

ر ہتا ہے۔ امتخان بھی مصائب اور بخت مشکلات سے لیا جاتا ہے اور بھی دنیوی نعتوں ، راحتوں
اور لذتوں سے ہمکنار بنا کر کیا جاتا ہے۔ پہلے امتخان کی شاندار کا میا بی صبر جیل اور رضا بقضاء
اللی پر موتوف ہوتا ہے جو ہر نعمت پر
اللی پر موتوف ہوتا ہے جو ہر نعمت پر
وردگار کی سے دل سے قدر کرتا ہے اور شکر نعمت بچالا نے میں کوئی کوتا ہی اور خفلت نہ برتے۔ اگر
جہ بندہ کتنا ہی شکر اوا کرے بھر بھی وہ وظیفہ شکر سے پوری طرح عہدہ برآنہیں ہوسکا۔

چنا في حضور ملى الله عليه كاارشاد كراى --

اللهم لک المحمد والشخر علی انفیک لا نعصی قناء علی انت عماالن علی نفید ک را الله الله الله الله عماور شرآب می کا وات کے لئے محصوص ب ال نعموں پر جو آپ نے منابت فرمائی ہیں۔ ہم سب آپ کی حمد کرنے سے عاجز ہیں۔ حقیقت میں حداد آپ کی وی ہے جو خود آپ ہی نے فرمائی ہیں۔

حضرات انبیا ولیم السلام اولا دآ دم علیه السلام کے مسلم سردار بین اورروز روش کی طرح ان حضرات انبیا ولیم مسلم ہے لہذا جب اللہ تعالی ان حضرات کے کمالات روحانی آشکارا کرنے کا ارادہ قرماتے ہیں تو ان پر امتحان میں مختلف تنم کی سختیاں کی جاتی ہیں ۔طرح طرح کی مشکلات ہیں ان حضرات کو جنلا کیا جاتا ہے۔

(سب سے زیادہ بخت امتحان مصائب میں پیٹیبروں کا ہوتا ہے ان کے بعد نیک بندوں کا امتحان ہوتا ہے پھرجیسا مرتبہ ویسائی امتحان)

اس ارشاد نبوی کی تقد این تاریخ عالم کے صفحات پر روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ بمیشہ حضرات انبیاء بلیم السلام کا سخت استحان ہوتارہا۔ ہرنی معصوم کی زندگی کا دور سخت مشکلات میں گزرتا رہا اور ہر مقدس نی کواپ زمانہ میں مختلف شم کی سخت مشکلات سے دوجارہ ونا پڑا سخت ترین استحانات میں شاندار کا میابیاں ان حضرات کو حاصل ہوئیں جن میں سے متعدد حضرات کو حاصل ہوئیں جن میں سے متعدد حضرات انبیاء بلیم السلام کی مقیم الشان کا میابی کے تذکر ہے قرآن کریم میں بھی ندکور ہیں۔ خلاص کا میا با بنیاء بلیم السلام شدا کہ ومشکلات میں ہمیشہ جنتا رہ کر اللہ تعالی کی تابعداری اورا دکام کی کہ کردہ انبیاء بلیم السلام شدا کہ ومشکلات میں ہمیشہ جنتا رہ کر اللہ تعالی کی تابعداری اورا دکام کی اطاعت کو انبیاء بلیم خلوص سے ادا فر ماتے رہے اور اولاد آدم کو اپنی علو ہمتی اولوالعزی اور مجاہدانہ

زندگی سے بیدوری ممن دیتے رہے کہ اس مرائے فانی میں مشکلات کا مقابلہ ایسے کیا جاتا ہے اور ہر ختی کے دور میں استقامت کے ساتھ موٹی حقیق کی اس طرح تا بعداری کی جاتی ہے۔ان معنرات انبیا ولیسم السلام میں سے حضرت ایوب کے ظیم الشان استحان کا واقعہ می اس حضرت ایوب کے ظیم الشان استحان کا واقعہ می اس حکمت پر من ہے جس کی تفصیل بیان کی تئی۔

چونکہ اس امتحان کی توحیت ایک خاص شان رکھتی ہے البندااس مشکلات کے دور میں مسلماتوں کے لئے ان کا تذکرہ بہت ہی باعث تسلی اور درس عبرت ہے۔

موال : حضرت الوب ي عظيم الثان امتحان كوا تعدل تفصيل كيا ؟

جسواب :اس سلسله میں ہم جب قرآن کریم کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہم کو فقط دوسور توں میں ان کے دعائے کلمات ملتے ہیں، جن کے مطالعہ سے اشارة ان کا عظیم الشان اہتلاء اور امتحان میں جتلا ہوتا ٹابت ہوتا ہے اول سورة الانبیاء میں بیآیت کریمہ ہے۔

وَ أَيُّوْبَ إِذْ نَادِىٰ رَبَّهُ أَنِّى مَسَنِى الصَّرُّواَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. (ب:17 سورة الانبياء) (اورابوب كا تذكره سيج جب كه انبول في اب كو پكارا كه جحد كو تكليف في ربى ب اورا بسب مهربانول سے زیادہ مهربان میں۔)

دوم موره می میں بدایت حبر کہے۔

وَاذُكُرُ عَبُلَنَا أَيُّوبَ إِذْنَادِىٰ رَبَّهُ أَنَّى مَسْنِى الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَلَىٰ إِنْ 23 مِرهُ م (اور آپ ہمارے بندے ایوٹ کو یاد کیجے جب کہ انہوں نے ایپ رب کو پکارا کہ شیطان نے جھ کورٹے وا زار کہ تھایا ہے۔)

ان دونوں آیوں ہے آپ کی بخت بہاری اور بخت استخان کا اجمالی حال معلوم ہوتا ہے لیکن جب اس داقعہ کی تفصیل جب اس داقعہ کی تفصیل احادیث بویہ میں تلاش کی جاتی ہے تو سمج روایات سے اس کی تفصیل نہیں گئی میں اس کے بیں جس کا آبیں میں ان میں ان میں دوایت جفرت ابوب کا استحان انھادہ ((18) برس رہا۔ اس عرصہ میں سب نے ایک جزویہ ہے کہ "معفرت ابوب کا استحان انھادہ ((18) برس رہا۔ اس عرصہ میں سب نے

تعلق چورڈ دیا مرف ان کے دو بھائی جن کو بہت ہی تعلق تھا دہ مزاج پری کے لئے منج دشام آیا کرتے ہے '' کین تو دات کی روایات جن کو امرا کیلی روایات بھی کہا جاتا ہے اس ہی مستقل ایک محیفہ ہے جس کوسٹرایوب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس محیفہ ہیں معٹرت ایوب کے امتحان کے واقعات بہت ہی تعمیل وشرح کے ساتھ ذکور ہیں۔ اب رہا بیسوال کہ دوروایات محیح ہیں یانہیں تو اجمالی فیصلہ سلف صالحین کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشن ہی ہے کہ شدوہ روایات کو بالکل فلط قرآن کریم یاا حادیث محید کی طرح بالکل فلط اور مردود قرار دے سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان کا تعارض قرآن کریم یا احادیث مستندہ سے نہ مول اس کے ساتھ قد کرہ معزت ایوب میں اور شائل کی تفسیر ہیں بیان فرمایا ہے۔ ان ہیں سے کہ ساتھ قد کرہ معزت ایوب میں تعالی آیات قرآنی کی تفسیر ہیں بیان فرمایا ہے۔ ان ہیں سے چھا کا برسلف کے اسا و متبر کہ بیر ہیں۔

- محدث على القدر ما فظا بن جريرً ـ
- محدث نقیه حافظ ابن کثیر ۔ انہوں نے تغییر ابن کثیر میں بیان فر مایا ہے۔
 - علامة محوداً لوى صاحب روح المعانى في التي تغيير من بيان فرمايا
 - تغیرکبیر میں امام رازی نقل فرمایا۔
- حضرت مولانا ثناه الله پانی پی نے اپن آنسیر مظہری میں ذکر فر مایا ہے۔ آخر الذکر شخ محقق " نے سب سے زیادہ منصل واقعہ یج انقل فر مایا ہے۔ البذائ کواحقر نے فاص طور پر کھونڈ رکھ کرتم ہے کہ کہ کا علم یون اس واقعہ کے ہر ہر کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس واقعہ کے ہر ہر کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس واقعہ کوچشم عبرت سے مطالعہ کریں گے اور اس واقعہ کے ہر ہر ہر جز ورفر ما کر عبرت حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کواسوۃ الیو بی پر مل کرنے کی تو فیتی عطافر مائے۔ آئین
 فرمائے۔ آئین

حضرت وہب بن مدرحمة الله علية أفر ماتے بين جس كا حاصل بيہ كرحضور ملى الله عليه وسلم كا يعشت من مدرحمة الله عليه وسلم كى يعشت سے قبل البيس لعين كو بلندا سانوں تك طاقت پرواز حاصل تنى اور وو ملا اعلى سے

قریب ہوکر معزات ملائکہ میں السلام کی باہمی گفتگو تک سنا کرتا اور بنی آ دم بیں ہے جو بندے متبول بارگاہ ہوجاتے ان کے اساء اور حالات سے باخبر ہوکر حسد کی آگ بیں جاتا۔ ایک دفعہ حسب معمول جب وه آسانوں کی بلندی کو ملے کر کے حضرات ملائکہ بیہم السلام کی تفتیکوین رہاتھا تواس می حضرت ابوب کا ذکر جمیل سنا که تمام فرشتے حضرت ابوب کے محاس اور کمالات روحانی کی دادو ہے دہے ہیں اور ان کی تعربیف میں متنق ہیں۔اورسنا کر سب ل کر دعائے خیر حضرت ابوب کے بارے میں فرمارے ہیں۔اس داقعہے البیس تعین حسد کی آگ میں جل کر كباب موكيا _شقاوت ازلى ال يرمسلط مولى اورائى قديم مكارى اورازلى دمنى كى وجه عالله تعالی ہے وض کرنے نگا۔الی میں نے بھی آپ کے بندے ایوٹ کو خوب آ زمالیا ہے ان کی تمام عبادتیں اور شکر گزاری اور تابعداری کی بنیاد سہ کہ آب نے ان کو ہر تم کی بے شار تعمیں دے رکی ہیں، ووآ پ کی دولتوں سے مالامال اور ہرشم کی راحتوں سے ہمکنار ہے یہی وجہ ہے کہ ووان نعتوں کے لائع میں آپ کو یا دکرتا ہے اور شکر گزار ہے۔ اس کی بندگی کا کمال توجب ظاہر ہوکہ آب اس کی ساری تعتیں ، دولتیں ، راحتی جیمین لیں اور ہرتنم کی مشکلات میں جتلا کردیں ۔ محد کو بورایقین ہے کہ جب آپ اس کی ساری تعتیں چھین کیس مے تو فور آئی نافر مان بن جائے گا اور آپ کی طرح طرح کی شکایات کرنے سکے گا اور آپ کی عبادت چیور بیشے گا۔ابلیس شرارت کا بورا حال اللہ تعالیٰ کوروش تھا اور حعرت ابوب کے کمال بندگی اور خلوص کا بورا حال معلوم تفا۔اس کئے جایا کدابلیس کی رسوائی اور ذلت اہل عالم پر ظاہر ہوجائے اور حصرت ایوب کی کمال بندگی اور پرخلوص عبادت کا راز عالم میں روز روشن کی طرح آشکارا ہوجائے ۔ارشاد فرمایا،اے ابلیس جااب ہم تجھ کو ایوب کی دولت اور مال پرتصرف کرنے کی طاقت دیتے ہیں -جس طرح جاہے اس کو ہر باد کر کے ابوب کی کمال بندگی کا مشاہرہ کرلے۔

ریفر مان پروردگار عالم سنتے بی البیس مسرت سے بھولا ندسایا اور نورا بی والیس آکرا بی باغی مسل کے سرکش شیطان اور بہت طاقتور جنات کوجمع کر کے حسب ذیل خطاب کیا ۔ساتھیو

مددگارو،آج تم كوايك زبردست كام كے لئے بلايا كيا ہے،آج تم كوا بى طاقت اورتوت كا يورا يورامظاہر وكرنا ہے۔آج بہت خوشى كامقام ہےكدايوت كے يروردگار نے جمع كواس كى دولت يريادكرنے يرمسلط كرديا يے دوستو۔ ايك كوشش جلدكروكدابوب كى دولت كا نام ونشان ياتى نہ رے۔اہلیس کے اس جوشلے خطاب کے جواب میں سب سے سرکش ،طاقتور، تو ی بیکل شیطان نے کہا۔ حضور جھے کوالی زبردست طاقت حاصل ہے کہ آگ جولہ بن جاتا ہوں اور ڈرائ وریش ہر چیز کوجلا کرخاک کرسکتا ہوں ۔حضورا کرتھم ویں تو میں میہ خدمت انجام دوں ۔اس شیطان کی اس تقریر کوابلیس نے بہت پسند کیااور حکم دیا کہ جاؤیملے ابوٹ کے جس قدراونٹ ہیں ان کو جلا کر خاک کرڈالو۔ بیٹتی ازلی علم یاتے ہی اس علاقہ میں جا پہنچا جہاں سیکڑوں اونٹ معزرت ایوب کے موجود ہے ۔اور اس شق نے سب اونوں کو جلا کر خاکستر کردیا ۔اس کے بعد ابنیس نے سوجا كەحسرت ايوب كے ياس جاكران كوكراه كرنے كى كوشش كرنى جاہئے اس كئے ايوب كے اوتوں کے چرواہے کی صورت میں تمودار ہوا۔اور حضرت ابوب کے یاس پہنیا۔و یکھا کہ وہ متبول بندے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مصروف ہیں اور نہایت عاجزی کے ساتھ نماز اوا فرمارہے ہیں۔جب آپ نمازے فارغ ہوئے نہایت آہ و بکا کے ساتھ البیس نے بیرواقعہ اس طرح بیان كيا ،اے ايوب آوآن جيب واقعہ پين آيا ،آسان سے خوفناك آگ مودار موكى اور آب كے تمام اد نول اورچه دا بول کو تميرليا، بالآخرسب کوجلا کرخاک کرديا صرف بيس نيځ کرآپ کواطلاع كرنے آيا ہوں ۔ابليس نے اپني يوري مكاري كوكام بيس لاكر بياميد كرركمي تقى كداس كے بعد حضرت ابوب اس واقعہ سے متاثر ہوکر ہے اختیار ہوجائیں کے اور رور وکر اللہ تعالیٰ کی شکایت كرنے تكيس كے اور ميرى مكارى كا مياني كا ذريعيد بن جائے كى مرحصرت ايوب كى كمال بندگى ملاحظه يجيئ كماس سارے واقعه كوئ كرانلد تعالى كى حمد فرمائي _

ابلیس مردود بین کراپی تا کامی کے صدے ہے تاب ہوگیا گر پھر بھی شرارت سے باز نہ آیا اور کہنے لگاءاے ایوب تیرے پروردگار بی نے آسان سے آگ بھیج کران سب کو بر بادکیا ہے اور آہ اس نے ہی سب کو جا اکر خاک کرویا ہے۔ بڑا صدر رتو جھے کواس ہات کا ہے کہ تنام
آ دمی تہاری اس بر بادی پر جب چری کو تیال کررہے ہیں ۔ کوئی فنص تو ہے کہنا ہے کہ بس معلوم
جو کیا کہ ابو ب کی مبادت اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ٹیس ہ ور یا کا دہ اورہ وہمن دمو کہ جس انتظا
ہے کہ جس خدا تعالیٰ کا مقبول بندہ ہوں ۔ اور بعض لوگ ہو ہے جیں کہ ابی معلوم ہوتا ہے ، ابی ہ کا خدا اور پر وردگار بہت کر ورہے ۔ اگر طاقت ہوتی اور اس کوقد رت ہوتی تو ضروروہ ان سب کو
بر یادی سے بچالیتا۔ اور کوئی فخض ہے کہنا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابی ہ کے پر وردگار نے ہے مصیبہت
بر یادی سے بچالیتا۔ اور کوئی فخض ہے کہنا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابی ہو اور اس کے تمام دوست رہ بر موجود اس کے بعد ابی ہوجا کی اور خوار ہوجا کی اس ورد بحری تقریم کرنے کے بعد ابلیس مختظر ہا کہ اب تو معرمت ابی ہی برا
ورخوار ہوجا کی اور وہ اس سے متاثر ہو کر ناشکری اور ہے مبری کا اظہار کرنے لیس
ورا کا میاب ہوجا ہے گا اور وہ اس سے متاثر ہو کر ناشکری اور ہے مبری کا اظہار کرنے لیس

اس ارشاد کے بعد ناخوش ہو کر فر مایا ، اے خدا کے بندے اگر اللہ تعالیٰ تھے میں کوئی فیر پاتے تو مرنے والوں کے ساتھ تھے کو کہ بھی وفات دیئے ۔ اور اس موت سے تھے کو درجہ شہادت تھیں ہوتا ہے کہ تھے میں کوئی کھوٹ ہے اس لئے تھے کو آگ سے بھا دیا ۔ ابلیس بید کفتگون کر بہت شرمندہ ہوا اور اپنی ناکا می پرآئسو بہا تا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس والیس آکر کہ کہنے لگا۔ ساتھیوا افسوس کہ ہماری ساری محنت بے کا رہوگی ۔ اس لئے کو ایو ہے کول پران محقیم الشان نقصانات کا کوئی اثر نہیں ہوا اور ان کا دل ابھی تک فرفیس ہے ساتھیوا است نہ بارو ، دو بارو ایسی کوئی اثر نہیں ہوا اور ان کا دل ابھی تک فرفی نہیں ہے ساتھیوا است نہ بارو ، دو بارو ایسی کوشش کروکہ ایو ہے کا دل صدموں سے فرفی ہوجائے اس تقریم کو سفتے ہی آئیک شریم طاقتور ہوں کہ ایک قریب ہوجائے اس تقریم کو میا کہ کوئی ہوجائے اس تقریم کو کہا کہ حضور میں ایسا طاقتور ہوں کہ ایک تی سے جانداروں کی روح کھالی سکتا ہو سے البیس خوش ہوگیا ، کینے لگا جا کا اور ایو ہی کہ کریوں اور ان کے چروا ہوں کو ہلاک کر دو۔ یہ کا سنتے ہی وہ شق اس جگہ بینے گیا جا اس تمام بکریاں اور ان جو دا ہوں کو ہلاک کر دو۔ یہ کا سنتے ہی وہ شق اس جگہ بینے گیا جہاں تمام بکریاں اور ای والے حضرت ایو ہے کہ موجود شے اور میں سنتے ہی وہ شق اس جگہ بینے گیا جہاں تمام بکریاں اور چروا ہے حضرت ایو ہیا ہے کموجود شے اور

الی زیردست مین ماری که نکا یک تمام بکریاں اور چروا ہے بلاک ہوگئے ۔ جب الجیس کواس بریادی کی اطلاع ہوئی تو چرج وائے کی صورت میں حضرت ابعب کے یاس آیا۔ دیکھا کہ خدا كے متبول بندے اب تك بدستور يادالى ميں مشغول ميں اور خشور و نعنور كے ساتھ نمازين ہ رہے میں۔ بالآخر فراخت کے بعد ابلیس نے نہایت ممکین لہے میں سارا واقعہ سنایا اور اس فکر میں لكار باكداس مرتبدا يوب كوني كليه تاشكري كهددي ادر بمبري جي مبتلا موجاكي - محراس مرتبه مجى الجيس كويملي سے زيادہ تاكاى موئى كيونك حصرت الوب الله تعالى كى تغذر يررامنى رب-اور الله تعالى كى حمدوثنا فرمانے لكے۔ الجيس نهايت ذليل اور تا كام ساتھيوں كے پاس آكر كہنے لكدم المعيوا ودباره يوري كوشش كروكيونكه الجي تك الاري محنت ما كام ها والبحي تك الارك مسلسل حملوں سے ایوب کا دل زخی نبیس ہوا ہے۔ اور بدستورانشد تعانی کا شکر کز ار ہے۔ بدینے ی ا کے توجوان سر مشتق شیطان نے کہا۔ حضور جمد کو بدطانت ہے کہ ذرای در جس بخت ہوا کا طوفان بن جا تا ہوں اور جتنی چیزیں سامنے آئیں سب کو ہلاک کرسکتا ہوں۔ابلیس بین کربہت خوش ہوا اور کہنے لگا جاد۔ اور اپن توت سے ایوب کی تمام کینی اور پیداوار کو اور اس کے تمام كاشتكاروں كو ہلاك كردو۔ يتم ياتے عى دوتوى بيكل شيطان معزت ابوب كے تمام كھيتوں پر جوسيكزول ميلول عمى مرمبزوشاداب تتع بهوا كاسخت طوفان بن كرسامنة آيادرتمام كميتول كوبرباد كرديا_اوراس يرجس تدرمزدوركام كرتے تے دوجى بلاك موسكة _اب ووشاداب علاقداك وریان میدان نظرآ ر باتھا۔ جب ابلیس کو اس بر بادی کی اطلاع ملی تو فورا بی خوش خوش ایک كاشتكارى فنكل وصورت مى معترت ايوب كے باس كيا۔ ويكما كدوه اب كى برستوريادي مي معروف ہیں۔اورخشوع تلبی کے ساتھ نماز ادافر مارہے ہیں جب آپ نمازے فارغ ہوئے تو اس مرتبه ابلیس نے نہایت درد تاک لہجہ میں کمیتوں اور غلاموں کی ہلاکت و بر ہا دی کا پورا واقعہ سنایا اوراس کوشش میں لگار ماکر ایوب کاول ان نقصانات سے رنجیدہ ہوجائے اور بے مبری میں جلا ہوجا کیں۔لیکن معزت ابوب اللہ تعالی کے نبی برقن اور خاص قرب اللی ہے مشرف تے

ان بران نفضانات سے کوئی گریہ وبکا طاری نہ ہوا اور کوئی بے مبری اور بے قراری کا ظہور نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد وشاجس طرح پہلے نقصانات پر کی تھی اس مرتبہ بھی اوا فرمائی اور شکر گزاری کا وظیفہ ترک نہ فرمایا۔

آج کے دور شل ان واقعات پر دنیا کے دلدادہ انسان تعجب کا اظہار کرتے ہیں اور جیرت ے کہتے ہیں کہ بچھ میں نہیں آتا کہ ایک انسان استے مسلسل شدید نقصانات پر کس طرح مبر كرسكتا ہے۔لين جن بندگان و اللہ تعالیٰ ہے قرب كاتعلق مامل ہے ان كی نظر میں ہے وا تعات کوئی تعجب کی چیز نہیں ہیں اور ان کوا ہوت کے کمال مبر کا پورا پورا یقین ہے۔ اہلیس کا ول جل كركماب ہوكميا جب كه اس مرتبه اس نے حصرت ابدب سے باوجود شديد اور عظيم نقصانات کے اللہ تعالیٰ کی حمدی اور دیکھنا کہ ابھی تک وہ شکر گزار ہیں۔اس کو شقاوت اور حسد نے اس پر آمادہ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے طاقت حاصل ہونے کیلئے عرض کرے کہ حضرت ابوب کی تمام اولا دکو برباد کرسکے چنانچے میشیطانی منعوبہ قائم کر کے اس نے آسان کی جانب برداز کی اور جہاں تک رسانی ممکن تھی پہنچااور جناب باری عزاسمہے عرض کرنے لگا۔الی ابوت نے جو مال ودولت كى يربادى يرمبركرلياس كى وجديد بكاس كوينين حاصل بكر پرالله تعالى اس کو مال ددولت عطافر مادیں کے۔دوسری میہ بات ہے کہاس کی ساری اولا دشتر رست اور زعرو ہے۔امتحان کی بات توریہ ہے کہ آپ جھے کواس کی اولا دکو ہلاک کرنے برمسلط فر مادیں اور ان کو یر باد کرنے کی طاقت ویں تو مجھ کو پورا یقین ہے کہ اس زبردست مصیبت پر ابوٹ مبر نہ كرسكين مح السلئے بيابياسانحه الم يورے سے بدا بهادرمستفل مزاج انسان بھی ايسے مواقع ير بے قرار ہوجاتا ہے اور بے مبرى كرنے لكتا ہے۔ چونكه الله تعالى كوحفرت الوب كى اولو العزى ادر پختل كا يورايورا حال معلوم تغااس لئے عبرمجوب حضرت ايوب كے كمالات مير كا مظاہرہ کرنے کیلئے اور ابلیس لعین کومزید ذلیل ورسوا کرنے کے لئے ارشاد قرمایا: اے ابلیس جا ہم نے بچھ کوالیوب کی اولا دیر مسلط کر دیا۔ ابلیس بیفر مان س کر بہت خوش ہوا کہ اب تو کا میا تی

بیتن ہے۔ فوراز مین برآیا اورانی بوری طانت کو کام میں لایا حضرت ابوب کے ل میں بہن_{یا۔} اس وقت آپ کی ساری اولا دو ہاں موجود تھی۔ ابلیسی طاقت سے مفرت ایوب کے کل میں تصرف شیطانی کا ظہور ہونے لگا اور نیکا یک اس میں سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کل کے معنبوط ومتحکم ستنون تک کرنے لگے۔ پھر زلزلہ کے اثر سے کل کی بلند ومعنبوط دیواریں کرنا شروع ہو تئیں اور اس کے بعد حل کی اینٹیں اور پھر اولا دحضرت ابوت پر برسنا شروع ہو مجے۔ جس کا انجام ہیں ہوا کہ وہ سب شدید زخی اور لہولہان ہو گئے ۔ابلیس نے اس شرارت ہی پر بس نہ كيا بلكه بوري طاقت ہے اس عظیم الشان كل كواشا كر بہت زورے يك ديا جس كى وجهے ساری اولا دا ہوت اوندھے منہ چہرہ کے بل کر کی اور چند منٹ بیس تمام اس صدے ہے وہ ت یا گئی اورسب نے قضائے اللی سے جام شہادت نوش کیا۔اس بخت نقصان کرنے کے بعد ابلیس کوئی شرارت سوجعی اور فورآ اولا دا بوت کے معلم کی صورت بتا کر حضرت ابوت کی عماوت گاہ میں الی زخی صورت اور شکل بنا کر پہنچا کہ چبرہ ہے بھی خون جاری اور و ماغ ہے بہت خون بہدر ہاتھا اور اس حالت میں نہایت دردناک انداز میں روتے ہوئے بورا واقعہ بیان کیا اور كها كها كرآب إلى اولا د كا حال مرتے وقت د كھے لينے توغم ہے آپ كا دل شق ہوجا تا۔ كونكم جب ان برکل گراتو و وسب او تدھے منہ چبرہ کے بل کر پڑے ان کے سارے بدن سے خوان منے لگا، د ماغ چور چور ہوگیا، پیٹ ش ہواجس سے ان کی آئیں با ہرنگل آئیں۔ان وا تعات کو اليے ملين انداز سے بيان كيا كەسف والے كاكليجش ہوجائے ۔ مركيا مُعكانا ہے ابوب كے مبر ہمت کا کہاں نازک موقع پر بہت خمل فر مایا آپ کے مبروکل کے سلسلے میں حافظ ابن کثیر نے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے ساراوا قعہ ک کرکلمات شکردل سے ارشاد فرمایا۔ البيس كواس موقع يرحمه وشكر كمات من كرحسدوغم كي آك بين جلنے كے سواكوئي جارؤ كارنہ تفار بالأخرر تجيده ونا كام داپس آياليكن اس كى دشنى كى آگ جركر دى تقى اس كى شقادت نے ودبارہ تی شرارت پر آمادہ کیااوراس نے مجرآسانوں کی جانب پرواز کی اور جہال تک رسائی ممکن

ے ابلیسی شرارت سے بخت تکلیف ابوٹ کے بدن کو پنجی ۔ ابلیس آتی مخلوق میں سب سے بڑا طا تتورجن ہے۔اس کی مجونک کی بیتا ٹیمرظا ہر ہوئی کہ مارابدن مشتعل ہو گیا اور سرے پیرتک تمام بدن پر بڑے پڑے آ لیے پیدا ہوگئے ۔حضرت ابوب کواس شدت حرارت کی وجہ ہے سخت تکلیف محسوں ہونے لگی۔ پھر شدت حرارت سے ان آبلوں میں سخت خارش شروع ہوگئ ۔ پھر خارش میں مزید شدت ہوگئی اور خارش کی شدت یہاں تک پہنچ مٹی کہ بعض روایات میں نقل کیا ہے کہ آپ ناخن ہے اس درجہ تھجلاتے رہتے کہ انجام کا رناخن ٹوٹ ٹوٹ کر کرنے کے محر خارش کوسکون نہ ہوتا۔اس کے بعد حضرت ابوٹ نے موٹے ٹاٹ کے کلڑے لے کر سارے بدن کو تھجانا تا شروع کیا مراس ہے بھی سکون ندہوتا۔ آخری بات روایات میں بدندگور ہے کہ خارش کی شدت اس مد تک پہنچ گئی کہ آپ پھروں کے گلڑے لے کر بدن کواس ملرح ر کڑتے رہے کہ بدن کا گوشت چھل چھل کر جدا ہونے لگتا۔ یا در کھو! شیطانی تقرفات ہے اس فتم کے امراض اور سخت تکلیف میں جتلا ہونا کوئی مستجد نہیں اور نصوص کے بالکل معارض تہیں۔لہٰڈااس سے بیہ بات روز روٹن کی طرح ٹابت ہوئی کہ حضرت ایوٹ کاسخت بیاری میں جنات کے حملہ سے جنلا ہونا شرقی نقطہ نگاہ سے کوئی امر مستبعد نہیں ہے۔ لہذاس سلسلہ میں جوروايت اسرائلي بيان كي جاتي بين ان كاصادق بونامظنون بـــ

البت ال سلسلہ میں الی اسرائیلی روایات جن میں اس تئم کے واقعات ندکور ہیں جن کو شریعت محمدی نے اصولاً رد کر دیا ہے وہ قابل تیول نہیں ہے۔

سوال: حضرت ایوب نے خت بیاری میں کیا شاندارکارنا ہے انجام دیے؟
حواب: اس خت امتحانی دور میں بھی اللہ تعالی کے جوب بندے حضرت ایوب کا مبروقل اور محقوق کی راحت کا فکر کسی درجہ بلندتھا۔ اس سلسلہ میں ہم ناظرین کے سامنے ایک ججیب واقعال کے حکوق کی راحت کا فکر کسی درجہ بلندتھا۔ اس سلسلہ میں ہم ناظرین کے سامنے ایک ججیب واقعال کرتے ہیں جس کے مطالعہ سے حضرت ایوب کے مکارم اخلاق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ واقعہ کا طلاحہ میہ ہے کہ ایک دن آپ کی جاں نثار ہوی حضرت رحمت حسب معمول مزدور کی کرنے ہیں کا طلاحہ میہ ہے کہ ایک دن آپ کی جاں نثار ہوی حضرت رحمت حسب معمول مزدور کی کرنے ہیں کا

میں گئیں۔ایک محروالوں نے ان سے روٹیاں پکوائیں جب مب محروالے کھانا کھا تھا تھا اتفاق سے ایک من بچرور ہاتھا کمروالوں نے اس کا جگانا مناسب نہ مجمااور بی خیال کر کے اس كو بحوك بحى نيل ہے اس كے حصر كى روٹيال حضرت رحمت كو بطور جيد مزدورى كے ملاده ديدي - حضرت رحمت وه كمانا _ لكر حضرت العب كي خدمت على ما ضربوكي _ حضرت العب نے مردوری سے زائد کھانے کے متعلق فرمایا کہ آج تک وتم کومرف مردوری بی ملاکرتی تھی، آج بيكشي كي إسال يرمعرت رحمت في يوراوا تعلل فرماديا ال يرمعرت العبافي ارشادفر مایا، دراغورتو کرو، جب وومعموم بحرسونے کے بعد بیدار موگا اور بحوک کی مجدمدولی ما ينك كا اور مان اس كوندد ي كي توب ماره كس قدرزارو قطاررد ي كا اور كمردالون كويريتان كرے كاس كے اس معموم بيركا حصرتم كوكھانا مناسب بيس - فبذابيروشيان واليس دے آق يوى رصت في اين مقدى فاديرى تابعدارى كى اوراب جواس مكان ين ينجين تود كما كم ومعموم كيدنيندس جأك كميا تفااورواني وواصرارك ساته كمروالول مدوثيال ماتك رباتها اور کمروالے پریشان سے مختلف حیاول سے اس کو بہلانا ماہے سے محروہ کس طرح مامنی نہ موتا تعاريدوا تعدد كير رحض رحت كرين عدي القياريكم الكارزجيم المله أيوب (ترجمه) حن تعالى معزت الحب يردم فرمائ اس جمله كامتعدد يمعلوم موتاب كدمعرت ابوب جس طرح علوق كى راحت كاخيال فرمات بي اورائي جيونوں يرمبريان بي اى طرح الله تعالى جوسب سے بزرگ وبالا بين الوب يرخاص حمتين نازل فرمائے۔

ال شدید بیاری بی حضرت ایوب کس درجه حق تعالی کی رضا مندی کی قطر کیا کرتے ہے۔
اس کا تھوڑا سا اندازہ اس واقعہ ہے ہوسکتا ہے جس کو حافظ این کیٹر نے نقل قربایا ہے جس کا خلاصہ سے کہ مست حضرت ایوب کے دو پرانے زمانہ کے دوست سے جوشر قلسطین کے رہے والے سے دائیں نے جب دیکھا کہ کوئی کا میا لی جھے کو حضرت ایوب پہیں ہوتی تو ایک نی تدبیر موری اوران دونوں کے باس بصورت انسان جا پہنچا اور حضرت ایوب کی ہمدردی خاہر کر کے موری اوران دونوں کے باس بصورت انسان جا پہنچا اور حضرت ایوب کی ہمدردی خاہر کر کے

ان کی بیاری کا نعشه اس انداز ہے تھینچا کہ وہ دونوں دوست بیتاب اور بے قرار ہو گئے جب وہ حضرت ابوب کی بیاری کی خبرے بہت زیادہ رنجیدہ ہو گئے تو کہنے لگا کہ میں تم دونوں کوامک بہت مغیدمشورہ دیتا ہوں کہتم حضرت ایوب سے ملاقات کرواور تمہارے یہال جوشراب تار موتی ہے وہ مراہ لے جاؤ۔ جھ کو یقین ہے کہ بیشراب ان کی بیاری کو بالکل دور کردے گی۔ الى بارى كے لئے تريان كى تا شرر كمتى ہے۔ بيروونول دوست الليسى شرارت كوند بجم سكے محب کے جوش میں شراب لے کر فلسطین سے حضرت ابوب کے وطن علاقہ حوران کوروانہ ہوئے۔ حصرت ابوب كو تلاش كرت موت اس ويراندش جايبني جهال خدا كي مجوب في آرام فرما تتے۔ سخت بھاری کا نقشہ آجھوں ہے دیکھ کر بے چین ہو گئے اور بے اختیار رونے لکے مگر حصرت ابوب بدستور مبروتل کی دونت سے مالامال رہے۔ نہایت متانت اور سنجیدگی ہے فرمانے کیے آپ کون لوگ ہیں ،ان دونوں نے روتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور اپناتعال بتایا۔ حصرت ابوب نے مسر در ہو کر فر مایا، مرحبا آؤواتی تم ایسے سے دوست ہو کہ تم نے میری مشکل کے وقت جھے سے بنقلقی اختیارند کی۔اس کے بعد جب دونوں دوستوں کوقدرے سکون ہواتو ا بی مجھ کے مطابق جو بیاری کی وجوہ ذہن میں آئیں ان کواس طرح بیان کرنے لگے کہ ایوب معائی ہمارا خیال میہ ہے کہ تمہاری جوعبادت تھی اس کی ظاہری حانت ادر باطنی حالت ہی بہت تفاوت تحا- ظاہرتو آپ کاعمل بہت بلنداورشاندارتھااور باطن میں شایداییا حال نہ تھا۔تو ہمارا خیال میہ ہے کہ ای وجہ سے پروردگار عالم نے تم کو اس سخت امتحان میں جتلا کیا ہے۔ حضرت ابوت نے صدق ول سے اس جرم سے برائد کا اظہار کرتے ہوئے آسان کی جانب سراٹھایا اورار شادفر مایا که میرا پروردگارخوب دانف ہے۔ یس نے بھی ایسانہیں کیا کہ پوشید وتو کچھ کیا ہو اورظاہر پھاور کیا ہو۔ رہا میسوال کرش تعالیٰ نے جھے کواس امتحان میں کیوں جلافر مایا تومیرا خیال بدہے کہ میرا پروردگار بیامتخان کرنا جا ہتا ہے کہ میں اس بخت پریشانی اور بیاری میں تابت قدم رہتا ہوں یا تھبراہٹ ویے قراری میں بتلا ہوجا تا ہوں۔ بین کروہ دونوں دوست غامون ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعدان دوستوں نے کہا کہ ہم تہارے گئے اپنے وطن کی شراب لا ہے
ہیں اگرتم نے بیشراب پی لی تو یقین ہے کہ تم کواس بیاری سے جلد صحت ہوجائے گی۔ بیری کر
حضرت ایوب کو بہت رخ ہوااوران دونوں ہے تخت ناراض ہوکر فر مانے گئے ایسامعلوم ہوتا ہے
کہ ابلیمی مردود نے تم کو بہکا یا ہے۔ اوراس نے بید بیودہ تجویز تم کو سکھلا کی ہے۔ اسلئے ہیں عہد
کرتا ہوں کہ اکندہ تم سے گفتگونہ کروں گا اور نہ تہاری کوئی چیز کھا دُن گا اور نہ بیوں گا۔ حضرت
ایوب کے غمہ کود کھے کروہ دونوں شخص مایوس ہوکروا پس چلے گئے۔

سوال: حصرت ايوب كاامتحان كتف زمان كسرما؟

جسواب : حفرت ابوب کایے ظیم الثان امتحان کننے زمانہ تک رہااس میں روایات مختلف بیں ۔حفرت ابوب کایے ظیم الثان امتحان کننے زمانہ تک رہائی میں روایات مختلف بیں ۔حفرت انس رضی اللہ عنہ صحالی خادم خاص رسول کریم ملی اللہ علیہ وسلم سے قل فرماتے ہیں کہ کل زمانہ امتحان انتحار و سال ہے۔ دوسری روایات سے بین (1) تیرو برس ۔ (2) سات سال

سات ماه سات دن سات محفظ _(3) صرف تنمن سال _ جب بيدامتخان شروع بوااس وقت الوب كاعمر شريف كياتحى السلسله ين دورواييتي لمتى بين اول ستريرى دوم اى برى_ اب بدواقعہ قابل ذکر ہے کہ ایوب کے امتحان کا خاتمہ کیے ہوا تو اس سلسلہ میں قرآن کریم ے ثابت ہے کہ فق تعالی کے مجوب بندے حضرت ابوب نے جب قلب پاک سے اسے يرورد كارے دعافر مائى ہے تو آپ كى دعاكون جل شاندنے تبول فر ماليا اور امتحان كاميابى كے ساتھ ختم ہو کیا چنانچ سورة الانبیاء میں ایوٹ کی دعا کے بیکمات اول بیان فرمائے ہیں۔ وَالْوْبَ إِذْ نَسَادِي رَبُّهُ أَنِّي مَسْنِيَ الْضُوُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿ لِهِ: 17 سورة الانبياء) اور الوب (عليه السلام كے قصر) كا تذكره يجيئے جبكه انہوں نے (مرض شديد ميں جلا ہونے كے بعد) ائے رب کو بکارا کہ جھے کو بی تکلیف کانے رہی ہے، اور آپ سب مہر یا نوں سے زیادہ مہریان ہیں بس ای مہریانی سے میری تکلیف رفع کردیجے) اس کے بعد دعا کے مقبول ہونے کا اعلان ان كلمات طيبات عفرما باكياب - فعاست جبنا له فكشفنا مايه مِنْ صُرِو اليُناهُ أهُلَهُ وَمِثْلَهُمْ مُعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا _ (سوہم نے ان کی دعا تبول کی اور ان کوجو تکلیف تی اس کو دور کردیااور (بلااستدعاء) ہم نے ان کا کنبدان کوعطافر مایااوران کے ساتھ (کنتی میں)ان کے

یہاں ایک توی اشکال یہ وتا ہے کہ ابھی ہم نے ذکر کیا کہ آپ کی جاں نار ہوی نے بھال بازمندی عرض کیا کہ صحت کے لئے دعا فرمادی تو حضرت ایوب نے دعا ہے اسلنے انکار فرمایا کہ بھے کو دعا کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ابھی تو میری مصیبت کا زمانہ داحت کے ذمانہ کے برابر بھی نہیں گزرا پھر آپ نے کس وجہ سے دعا کرنے کا اجتمام فرمایا اور یہ بات تاریخی دوایات ہے ہم نے پہلے بیان کردی ہے کہ آپ کے احتجان کی آخری مدت اٹھارہ سمال منقول ہے اہذا ان وجہ وجو ویر فور کرنے سے میدوا تعدنہا ہے قائل توجہ ہے۔

برابراور می دے ای رحمت خاص ۔۔)

ہے بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابن عبال معصروى ہے كداس مخت بيارى ميں آب كودعا كرنے كى طرف توجدند موكى - ليكن جب حق تعالى نے اس سخت امتحال كوشم كرنا ما باتو آب كو دعا و البام فرماكى من اورالہام ربانی کی بنا پرآب کے لئے دعاء کرنا آسان ہو گیا۔اورامام ربانی حضرت احمد بن عنبل نے كتاب الزبدش اس كى وجه بيان كرتے ہوئے ايك ججب واقعد لل مايا ہے جس كا فلاصه بيد ہے۔حضرت ابن عبال سے روایت ہے کہ جب ابوت کی بیاری نے بہت شدت اختیار کی تو آپ کی جان نثار بیوی رحمت رات اورون برابران کی خبر کیری کرتی اورعلاج کی فکر میس کی رائی۔اتفاق سے ایک دن کی لی رحمت کو اللیس راستہ میں طعبیب کی صورت میں نظر آیا۔ لی فی رحت نے بیمجو کر کہ بیکوئی طبیب اورمعالج باسے یا کیاز خاوند کی صحت کے لئے علاج دریافت کیا۔ابلیس اس بات سے بہت خوش موااور دل بی دل میں مویدے لگا ،لواب تو میراداد . جل جائے گا۔اسلئے فورائی کہنے لگا ہی ان کا علاج ضرور کروں گا تحراس علاج کرنے کی فتط ایک بی شرط ہے، دور یے کہ جب تہارا فادیر بالک تکردست ہوجائے تو صرف اتنا اقر ارکر لے كمش في شفادي ب- بس من توائي بات بي سے خوش موجاد س كا اس علاج كے بعد جموكو كى خدمت اوراجرت كى بالكل خوا بمش نبيل ہے۔ لى في رحمت ول سے خاوى كى محت كے لئے بہت خواہشند تھیں توجب انہوں نے ان کی شفا کا ایک ذریعہ بالیا تو محمری نظرے ابلیسی شرارت اوراس کے برے مقصد تک ان کا ذہن نہ پہنچا خوش خوش وہاں سے اپنے مقدی خاد م کے یاس بینے کئیں اور سارا واقعہ سنایا۔حضرت الوب سنتے بی ابلیسی شرارت سے پوری طرح وانتف ہو گئے لہذا بہت ناراض اور ناخوش ہوئے اور بیوی کواس شرارت سے مطلع کرتے ہوئے فر مایااے نیک بخت بیوی تم نے اس طبیب کوئی طور پر شناخت بی نبیس کیا۔ بیکوئی جدر دانسان ند تعا بلکہ ہماراد ممن مردود البیس تعا۔اس نے بیشرارت اور فتنه کا جال بچیایا ہے۔محبوب حق کواس بات ير بهت رخ موا كما بليس في ال مشركان كلام كيني يربيوى كورامني كرليا تعاءاور في لي رحمت

نے اس مشن حق کے کلام کولطی سے حضرت ابوب سے نقل کردیا۔ اسلئے حق تعالی کے کمال بندگی کی وجہ ہے جوش میں آئے اور ارشا دفر مایا میں حق تعالی ہے عبد كرتابوں كر اگر جھ كو تندرى حق تعالى نے عطا فرمادى تو اس جرم يرتم كو ميں سو

بيد (كورك) لكادل كا-

حعرت ابوٹ نے اتن اہم قتم اور عبداللے کیا کہ ان کواس بات کا بہت رنج تھا کہ اللیس کا حوصلهاب اس درجه بلند ہو گیا ہے کہ میری بیوی ہے جھے کومشر کانہ پیغام پہنچایا اور بیوی نے ابلیسی پیغام جھے کوسنایا۔ چونکہ بغض فی اللہ کا کمال درجہ آپ کوعطا فر مایا کمیا تھا اسلئے خدا کے برحق نی نے ا یی محبوب ترین جال نثار بیوی کواس مشر کانه پیغام کے پہنچانے کے جرم میں میرزادیے کی نذر مان لی۔ کیونکہ حضرات انبیا علیم السلام کا جو تعلق حق مبحانہ تعالی ہے ہوتا ہے اس کے معاملہ میں سارے تعلقات دنیوی ہے اصل اور بے بنیاد ہوتے ہیں اور بیدرجہ کمال تعلق مع اللہ کا وراثت آبائی ہے آپ کو حاصل ہوا تھا۔ آپ کے جدائجد حضرت ابرائیم نے اشارہ حق برائے محبوب ترین توجوان صاحبزادے حضرت اساعیل کوذئ کرنے کے لئے طنوم برجیمری پھیردی تھی۔ حق تعالی ہم سب کوان معزات مقبولین کی برکت ہے اپناتعلق عطافر مائے۔ آمین الحاصل اس واقعہ کے بعد حضرت ابوب کواس بات کی فکر لائق ہوئی کہ اگراب بھاری کا سلسله قائم رباتو ابسانه هو که مردو دابلیس میری بیوی کی دولت ایمان پر دوباره حمله آورنه موبس اب كمال تعلق مع الله في اس برآماده كياء اورآب في نهايت كمال بندكي اوريبت عاجزي ك

> إِنَّى مَسَّنِيَ الشَّيْطُنُ بِنُصْبِ وَّ عَذَابٍ (سورة سي 23) _ (اے مروردگار جھ كوشيطان نے رہے وآ زار پہنچايا ہے)

آپ کی میدعا قبول ہوگئ اور اللہ تعالی نے بیاری سے نجات عطافر مائی۔ماحب تغییر دوح المعانی نے اس روایت میں بد واقعہ بھی نقل فرمایا ہے کہ حضرت ابوب نے بوی سے فر بایا ،ایدا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس ابلیس ہو یہ پر راضی ہوں اس لئے بیں مبد کرتا ہوں کے تنگردست ہونے کے بعد تم کوسو (100) کوڑے باروں گا اور آئندہ کے لئے یہ طے کرلیا کے تبہارالا یا ہو اکھانا اور تبہاری لائی ہوئی چڑکا کھانا اور بینا جھے پر حرام ہے۔اس بے تفلق کے اطلان کے بعد کمال بندگی کے ماتھوں اللہ تفائی کو جدہ کیا اور الحاح وزاری کے ساتھوں مافر مائی ۔آئے مسلم مسلم السطنس و آئنت اُڑ تھ السواجون (اے پر وردگار جھے کو تکلیف کا کی رہی ہے اور آ ب سب میریانوں سے ذیادہ مہریان میں)

سدوایت تمام روایات سے رائے ہے، کونکہال روایت کا ایک جزومراحۃ قرآن کریم میں موجود ہے۔ بُعیل بہتدک ونسفنا قاضر ب بعد وَ لا تَحْنَثُ (اے ایوب ای استا کے اتھ میں ایک منہا مینکوں کا لے اواور اپنی بوی کواس ہے مارواور اپنی ہم نداو ڈو) اواس آیت کریمہ سے بوی کو ما مار نے کی ہم کھا تا اور اس کے پورا کرنے کی ترکیب بتا نامنقول ہے جس سے اس روایت کی تا تید ہوتی ہے۔ وانشراعلم۔

اس دیا کے کرنے کی ایک اوروجہ کے متعلق جیب وغریب دکا یت ایام انصو فیہ دعرت حسن بھری ہے یہ منقول ہے کہ دعرت ابوب جب تمام مصائب اور مشکلات پر بہت مبر کر تے رہے اور اللہ تعالی کی بندگی جی خلوص دل ہے برابر مشغول رہے تو اس تنظیم الشان کا میا نی پر ابلیس کو بہت درخی اور انسوس ہوا اور اس کو اپنی تاکا کی کا پورا پورا لیقین ہوگیا ،اس مخت درخی اور ابلیس کو بہت درخی اور انسوس ہوا اور اس کوت تاکا کی کے موقع پر اپنے مدد گارشیاطین ہے جھ کو صدمہ جس اس نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک خت تاکا کی کے موقع پر اپنے مدد گارشیاطین سے جھ کو مفرور مدد لینی چاہئے۔ چتا نچہ اس نے ایک زبر دست اجتماع کا ارادہ کیا اور سب شیاطین کو جمع مفرور مدد لینی چاہئے۔ کے ایک خوف تاک زبر دست جی ارکی جس کو س کر تمام شیاطین ترقع ہو گئے۔ ابلیس نے جمع ہونے کے بعد خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ساتھیو اس وقت جس نے تم کو ایک ۔ ابلیس نے جمع ہونے کے بعد خطاب کیا ہے۔

میری پریشانی کاسب بیدے کدخدا کے پیفیرایوب نے جھ کوتھ کا دیا ہے میں نے زیروست

حیان پر کئے، اول ان کی ساری دولت برباد کی گراس پرانہوں نے مبر کرلیا۔ پھران کی اولاد کو جا کیا اور اس کا منظر ہا کہ دہ بے مبر ہو کر آ ہ دبکا کرنے لئیں گے گرآ ہ بہت افسوں ہے کہ اتن بوی مصیبت پر بھی انہوں نے مبر کرلیا، جس نے میری ہمت تو ڈوی پھر بٹل نے ان کے بدن کو پھوڑ ہا دوزخوں سے اس دوجہ خراب کردیا کہ بدن کا کوئی حصہ تحفوظ شدر ہا، بہاں تک کمان کے سارے متعلقین ان سے کنارہ کش ہوگئے۔ بس ایک بیوی ہے جو رات دن ان کی خدمت کیا سارے متعلقین ان سے کنارہ کش ہوگئے۔ بس ایک بیوی ہے جو رات دن ان کی خدمت کیا کرتی ہاں حالمہ بھی تم میری اخداد کرو، بیل بالکل تھی کرتی ہاں حالمہ بھی تم میری اخداد کرو، بیل بالکل تھی کہا ہوں۔ شیطان کی ساری اولا دیس کر کیٹ زبان ہو کر کہنے گی۔ استاد! کیا وہ قد ہیریں ہول کے جن کے ذریعہ سے تر مندگ کے ماتھ کہا کہ وہ سب تذہیریں کر چکا ہوں گر ایوب پران بٹس سے کوئی تدہیر کا میاب جیس ہوئی تو سب تذہیریں کر چکا ہوں گر ایوب پران بٹس سے کوئی تدہیر کا میاب جیس ہوئی تو اب بتا کہ تہا را کیا مضورہ ہے۔ دیس کرشیا طین ہوئی تو لے، اچھا بتا کو کہ آ دم کوئم نے کس قدہر کر کوئی خوا ہوئی کہا کہ بیل نے بان پر کا میابی ان کی بیوی حوا ہوئی کوئی تھی محاصل کی تھی۔

اس برشیاطین نے متنق ہوکر کہا کہ۔

استادیس وا وَایک بن ہے! وہ یہ کہ ایوب پران کی ہوی کے ذریعہ دا وَلگا وَ اس لئے کہ اس خت پریشانی میں ان کی خدمتگاران کی ہوی بن ہے اوراس وقت ایوب وال پر بہت ذیاوہ اعتاد اوراطمینان ہے ،اگران کی ہوی کو کی بات کہیں گی تو ایوب ہے تو تع ہے کہ ان کی بات کو ضرور مان لیس کے راس کے سوااور کو کی صورت بچھ میں نہیں آتی ۔ابلیس نے یہ تجویز من کرخوشی کا فعرہ نگا تم ٹھیک کہتے ہو۔اوراس کے بعد فورا بن اس مقصد کی بچیل کے لئے کوشش شروع کردی آپ کی پاک باز ہوی رحمت کے پاس پہنچا ہمدردانہ لیج میں کہنے لگا ،اے اللہ کی بندی! تیرے خاوند کا کیا حال ہے سا ہے کہ وہ خت بیار ہے۔ اس پر بی بی رحمت نے بتایا کہ وہ خت بیاری میں جتا ہیں اور بیاری کا حال سنایا۔ ریس کرابلیس نے اپنے مرکا جال بجھانا شروع کوت بیاری میں جتا ہے اس بھونا اشروع

كيا - كين لكاء آواتم لوك اس سے يہلے زمانديس كس قدرخوش حال اور داحت وآ رام سے مكنار يتع بتهارك ياس كر دوات تمى بتهارے فادع ابوب كس درجه خوبصورت أو جوان عے ادراب تو ان کی عاری لا علاج ہے۔ آئند وکوئی تو تعصحت اور تندری کی نہیں ہے۔ البيس نے بياتي ايے رقت آميز طرز يربيان كيس كه ياك باز في بي رحت كے نازك دل ير صدمهكاطوفان امنذآ يااور بافتيارمندے وي نكل في البيس تى بيد كير بهت خوش مواكراب تو كامياني كاراستال كيا فرراى البيس ايك بكرى كابجداذ باادركهالوان كى شفا كاذر بعديد بكراس يحكوذ كاكرك كمالوليكن شرط بيب كماس بجركومير اعام برذئ كرنا -بدبات ك كرني في رحمت حضرت ابوب كي خدمت من حاضر موس اور روكر كيفيكيس كدا الله كي عبوب ابوب تهارا يروردگاركب تك آزمائش فرمات ربيس كے نداب تهادے ياس مال ودولت ب مندكوكي دوست ر مانداوالا دند تذرست جم اورندسن وجمال اس كے بعد الجيس كى يورى تفتكوجس كو بى بى رحمت نے ہدردمعالج سمجما تفاقل کردی اور بیخواہش ظاہر کی کہاس بکری کے بیدکو ذراع کرویا جائے _ حعفرت ابوب نے بیان کر نارافتکی ملاہر کی اور ارشاد قرمایا ،اے اللہ کی بندی میفض کوئی مدرد انسان ندفعا بلكه بدخدا كانافر مان البيس مردود تعاساس في اس تركيب سيم كوبهكايا ب-فداكي بندى ذراانساف وعقل ے فوركر، جس مال ،اولاد، تندرى يرتو آج آنسو بهاتى بوهسب بمكو كس في عطافر مائ تق في في رحمت في كها بي شك الله تعالى في بيرسب بهم كو بخش عقد بمر آب نے دریافت فرمایا ہم نے ان تعمتوں سے کتنے زمانہ تک راحت اور تفع اعمایا ، کہنے لکیس ای (80) برس ، پر معرت ایوب نے دریانت فرمایا کہ جاری تکلیف کے زمانہ کوکل کتنا عرصہ موچکاہے۔ لی بی رحمت نے بتایا کہ کل امتحان کا زمانداس ونت تک سات اور (7) برس سات (7) مبیندکا ہے۔ بین کرخدا کے مجبوب نی نے ارشادفر مایا اے خداکی بندی ذرا انصاف کرکہ ای (80) برس تک ہم نے اپنے موٹی کی تعمتوں سے فائدہ اٹھایا تھا اور امتحان کا زمانداس کے مقابلہ میں ابھی تو بہت ہی کم گزرا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا خاص خیال آپ پر طاری ہوا، بہت جوش کے ساتھ فرمانے گئے خدا کا تم جب میں تکدرست ہوجاؤں گا میں تیرے سو (100) کوڑے ماروں گا۔اس لئے کہ تونے البیس کے بہکانے سے غیراللہ کے نام پر جالور فرخ کرنے کو کہااور مجرفر مایا کہ آج سے تیرالایا ہوا کھا نااور پینا حرام ہے۔اب تم میرے پاس سے جلی جاؤ تا کہ میں تم کوند دیکھوں۔اس کے بعداب معزت ابوب نے دیکھا کہ مارے امباب راحت بالکل معدوم اور منقطع ہو گئے تو پروردگار عالم کونہایت تفرع اورالحاح سے مجدہ کیا اور وعافر مائی ۔زیروردگار عالم نے آپ کی وعاقر مائی ۔زیروردگار عالم نے آپ کی وعاقر مائی اور وعالم کونہائی اور ان استمال منان استمال سے مجدہ کیا اور وعالم کونہائی اور ان ان منان استمال سے تا ہوگا تا معدوم اور منقطع ہو گئے تو پروردگار عالم کونہا سے تعرف ۔ (پروردگار عالم نے آپ کی وعاقر مائی اور ان منظم منان استمال سے تجات عطافر مائی)

تغییردون المعانی میں معرت انس خادم رسول کریم سلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ منور مسلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر ما یا کہ اس بیماری کے زمانہ میں ایک دن معرت ایوب نے اراز معنی اللہ علیہ وسلے ہاں بات کا بہت رفی و منے کے لئے اشمنا چا با گر سخت تکلیف کی وجہ سے اٹھنے پر قادر نہ ہو سکے ہاں بات کا بہت رفی افسوں ہوا۔ آ ہا ہے بیماری اب خدا تعالی کی بندگی ہے بھی مانع بن گئی۔ ان تاثر ات کے ساتھ آپ فسوس ہوا۔ آ ہا ہے بیماری اب خدا تعالی کی بندگی ہے بھی مانع بن گئی۔ ان تاثر ات کے ساتھ آپ نے ان توجہ سے بید عافر مائی۔ رَبّ اَنّی مَسْنی الْفُنّ وَ اَنْتَ اَدُ حَمُّ الرَّا جِمِینَ ما دب روح المعانی نے اس روایت کو سب سے رائح قرار دیا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ بہر حال ان واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی چین آیا ہویا اس کے سوا ہو ، کیونکہ امام رازی نے تفیر کبیر جی اس سلسلہ میں چد (6) روایات ذکر کی ہیں۔

مخضر بیرکہ حضرت ایوب نے پروردگارعالم سے توجہ تلبی کے ساتھ مناجات ودعافر مائی۔ آپ کی دعاقبول کی گئی۔ دعا کے مقبول ہونے کے بعد صحت کال نصیب ہوگئی۔ اور انعامات فداوندی کی بارش ہونے گئی۔

سوال: حضرت الوب فصحت كے لئے كياد عافر مائى تى؟

جسواب :اس سے پہلے جوروایات ذکر کی ٹی بیں ان بیل سے جوروایت بھی جے اور مطابق واقعہ ہواس سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ کو ریاضیال وامن گیر ہوا کہ اب یہ بیاری کا سلسله مری جال شاریوی کے دین تعمان کا ذرید بن جانے کا محلرہ ہے۔ اور بعض روایات

ہر معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ کوشد یو بیاری کی وجہ ہے تاز پڑھنے کی بھی طاقت شدری تو ضدا

کال مجدب تو نبر نے توج تی کے ساتھ وعافر مائی۔ جس وعا کو الشرقوائی نے ان گلمات طیبات

ہر ان ٹر مایا ہے۔ آئی مَسْنی المَشُورُ وَ اَنْتَ اَوْ حَمُ الوَّاحِمِینُ َ۔ (اے پر وروگا دی گھ کو یہ

تکلیف بین رعی ہے اور آپ سب میریا نول سے زیادہ میریان ہیں)۔ (بیان افتر آن)

اگر ان کلمات دعائیہ میں قلب سلیم سے فور کیا جائے تو جیب تکتے اور وعائے آواب کی بہت

دعایت معلوم ہوتی ہے۔ اول یہ کہ فدائے مجدوب نی نے اپنی بخر اور کر ورک اور شدید پریش ٹی کا اور ان کلمات طیب میرف کی استان میں الفیر (جھ کو پر ورودگا دیے تکیل و حال ان کلمات طیب میرف کیا۔ آئی مَسْنی المَشُورُ (جھ کو پر ورودگا دیے تکیل فرمان افتر کی کہ میاں پر

مال ادب ما حظہ بجی کہ اس تکلیف کی نبعت مولائے حقق کی طرف تیس فرمانی بنگ ہیاں پر

مرف تکلیف کا حال ایمالاً ایک کلی 'مئر'' سے بیان فرمایا اور قرآن کی دوسری آیت میں آپ کی دعا کلمات میں بیدیان فرمایا اور قرآن کی دوسری آیت میں آپ کی دعا کلمات میں بیدیان فرمایا اور قرآن کی دوسری آیت میں آپ کی دعا کلمات میں بیدیان فرمایا اور قرآن کی دوسری آیت میں آپ کی دعا کی کلمات میں بیدیان فرمایا اور قرآن کی دوسری آیت میں آپ کی دعا کی کلمات میں بیدیان فرمایا ور قرآن ار پہنچایا ہے)

ال کلام سے حضرت ایوب نے دعاش بیر پیلولو ظارکھا کہ مواات عیمی کی طرف کام میں ان مشکلات اور پر بیٹانی کی نبست نہ کی جائے ، کیونکہ یہ کمال اوب کے ظلاف ہے۔ چا نچے قر آئ کر یم میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ حسنات اور خوبیوں کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف مسوب کیا جائے اور سیکات کو این میں کی جائے۔ اس سیکات کو این تعلیم دی گئی ہائی۔ جہا کہ ان مشکلات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ اس لئے اس مقید و کے باوجوو کہ کا کافت کا خالت اور کارخانہ ونیا میں جونا اور بھا کا سلسلہ قائم ہے۔ ان کا بیائے اور بھاڑنے وار مسئلات کی نبست قائل می طرف میں فرون کا اور مشکلات کی نبست قائل میں جونا اور مشکلات کی نبست قائل میں کی طرف نبست کی گئی دات جن سیحانہ تعلیم کے جائے گئی کی طرف نبست کی گئی اور عائم نے جس کو ان امور کا سبب بیایا تھا ، بینی شیطان ، اس کی طرف نبست کی گئی اور عرض کیا کہ جھے کو شیطان نے درنے و تکلیف کی نہار کی ہے۔ انشدا کی م بہ جب آ ہے کو وہ کا خیال اور عرض کیا کہ جھے کو شیطان نے درنے و تکلیف کی نہار کی ہے۔ انشدا کی م بہ جب آ ہے کو وہ کا خیال

طاری ہوا تو خالص دین منافع کے پیش نظر آپ نے دعا فر مائی اس طرح ہے کہ کال ادب پیش نظر د ہااورکوئی حرف شکوہ کا زبان پر ندلائے۔اس کمال ادب کے ساتھا پی پر بیٹائی کا حال موف کیا۔ یہاں بیشبہ ہوتا ہے کہ حضرت ابوب کا دعا میں اپنی پر بیٹائی کا ظبار کرنا بظاہر ایک تم کا شکوہ ہے جواند یا علیہ مالسلام کے شایان شان نیس۔اس کا جواب بیہ کہ اس تشم کا شکوہ کرنا کمال مبراور مقام رضا بالقصناء کے منائی نیس ہے۔ کیونکہ وہ شکوہ منوع ہے جس میں مخلوق سے فریاد کی جائے اوران سے امراد لطلب کی جائے ۔ یکی وجہ کہ آلے شہر کو تھنگی المقصائی کی حقیقت علی ہوئی ہوئی دو شکوہ منوع ہے جس میں گلوق سے فریاد کی حقیقت مالے دبائی بیش فریائے ہیں کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی ہے شکا یہ ہوئی درے اورادب کے صاحر خاموش رہے اورا نی مصیبت کے وقت اللہ تعالی سے شکا یہ نہ کرے اورادب کے ساتھ خاموش رہے اورا نی مصیبت کا لوگوں کے سامنے جرچا نہ کرتا تھرے۔

علیم الامت معزت مولانا محدا شرف علی تعانوی قدی سرؤ نے اس دعائے ایوب پر مائل السلوک میں تحریر فرمایا ہے کہ معزت ایوب نے جواس موقع پر دعا فرمائی ہے اس ہے ثابت ہوا کہ دعا اور تو کل میں منافات نہیں ہے ، اور تا بی کی شدت کا اللہ تعانی ہے شکوہ کرتا منافی رضا منافی رضا میں ہوا کہ دعا اور تو کل میں منافات نہیں ہے ، اور تا بی کی شدت کا اللہ تعانی ہے شکوہ کرتا منافی اللہ تعانی ہے شکوہ کرتا رضا ، اللہ تعانی ہے شکوہ کر ہے اس کو بے میر نہ کہا جائے گا ، اس لئے کہ اللہ تعانی ہے شکوہ کرتا رضا ، ابتضا کے ساتھ بھی جمع ہوسکتا ہے۔ (تغییر این کیٹرج: 6 می: 35 ہے: 17 سورة الانبیاء)

مسلمانو اغور کرو، که حضرت ایوب نے اس مختصرے جملہ میں ایکی جامع دعافر مالی ہے کہ جو ہزاروں کلمات ہے ہی ہم لوگ اوا کرنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ دعا میں دویا توں کا ذکر فرمایا ہے۔ ہزاروں کلمات سے بھی ہم لوگ اوا کرنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ دعا میں دویا توں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول: اپنی بجر و پریشانی اور مشکلات کا ،جس سے اشار و لطیف بیتھا کہ اب میں آپ کی رحمت کا بہت مجتاج اور خوا ہش مند ہوں۔

اس کافینان جاری ہے اور جنے و نیا یس ہمریان ہیں ان سب سے زیادہ اللہ تعالی کالطف وجمریا نی عام اور بہت عالم کیرے بلکہ ورحقیقت گلوت کی مہریا نی وشفقت اللہ تعالی کی مہریانی ولطف کا پر تو ہے۔ لہذا جمعہ براس پریشانی میں دجم فریا ہے اور اپنی دھت کی برکت ہے جمعہ کو اس مخت نیاری ہے نیاری ہ

خدا کے مجوب بندے کی دعا اسی مقبول ہوئی کہ فررائ محت کے اسباب مہیا کردیے محتے اور ایسے تندر مست ہوئے کہ اس سخت نیاری کا نام دنشان بھی باتی ندر ہا۔

موال: حعرت الوب پرشديد يارى ش پروردگاركاليك فاص انعام كياتها؟

جواب :اس شدید ناری من آب برایک انعام توریما که ان مشکلات کے بادجود آب الله تعاتی کے ذکرے عافل ندیتے ہمیشہ ذکرالی میں معردف اور ہرمال میں رامنی ،اور ساری دنیا ے منقطع ہونے کے باوجودان باتول سے رنجیدہ اور ممکنین نہ تھے۔ بلکہ اطمیمان اور کمال بندگی ک دولت سے سرفراز تے۔اس کے علاوہ اس شدید بیاری می حضرت ایوب پرایک خاص انعام بيتحاجس كاتذكره معزت عكيم الامت مولانا اشرف على تعانوى قدس مرة كيمواعظ هندين اس كاذكر موجود ، خلاصه ال كابيب كرجب معزت الوب كودعاك بعد صحت نعيب موكى تو ایک روز آب تدری کے باوجود زار وقطار رورے تے۔آپ کے اصحاب میں سے ایک فض نے وض کیا کداے خدا کے پیفیرا پ کواللہ تعالی نے بہت سے انعامات سے توازا ہے پھرآ پ كس بات يرروت بي -اس كون كر حضرت ايوب في ارشاد فرمايا كه جونهت جيدكواس بياري من مامل تحى وواب باتى نبيل رى ال الات كروال برميرا قلب رور باب آب كمحاب نے جرت سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے نی وہ کوئی انت آپ سے چھن کی ہے جواس تخت يارى كے زماند ش آب كو حاصل تى و حضرت ايوب نے فرمايا كه بيارى كے زماند ش مرح اور برشام كوالشرتعالى بكمال عنايت بيخطاب فرمات يتح كه"ايوب تيرامزاج كيماي "والسكلام ربانی کی پرکیف لذت مع سے شام تک اور شام سے لے کرمنے تک مسلسل قائم رہی اس برکیف لذت خطاب سے جو سرور روحانی حاصل ہوتا وہ جسمانی امراض کی تکلیف پر غالب آ جاتا۔ اس تعمد تندرست ہونے کے بعد محروم ہوگیا ہوں اس محرومی پر دل روتا ہے۔ برا دران اسلام حضرت ابوب سے تاریحان معلم الشان امتحان ہے ہم کوسیق حاصل کرنا جا ہے اور ہر حال ہی خوش روک کرنا جا ہے اور ہر حال ہی خوش روک کرا ہے مولائے حقیق کی تابعداری اور بچی بندگی ہیں پوری پوری جدو جہد کرنی جا ہے ۔ اللہ تعالی ہم سب کوتو فیق عطافر ما تیں ۔ آ ہین

سوال: حضرت الوب كم محت كاعجيب واتعدكيا ؟

جسواب: الجى ذكركيا كيا كه خدا كي مجوب في في جب والهاشا ندازين دعافر مالي تور وعا قيول كي كئ _اس قيوليت كااعلان قرآن كريم بن اس طرح فرمايا كيا ب- فسا مُستَحِبُ الله فَكُشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٌّ (ب:17 سورة الانبياء)-بم في الني دعا تبول كرلى اوران كوج "تكليف تقى اس كودوركرديا (بيان القرآن) وعاكم تبول مونے كى اطلاع خدا كے مجبوب بي كو اليے دفت دي تي جب كه وہ مربح و تے اور الحاح وتفرع كے ساتھ دعافر مارے تھے۔آب كو بٹارت دی گئی کے مراثھائے آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے۔اس کے بعد آپ کی محت کا ذریعہ یہ بنایا کیا کہ آب اینے یاؤں کوزمین پر ماریئے۔اس تھم کی تغیل میں معزت ایوب نے جمعی زمن يرياون ماراتو فوراً ايك چشمه خندے ياني كانمودار موا-اس كے بعد حضرت ايوب وكم ملاكهاس چشمه المحت كرواوراس چشمه كاياني خوب جي بحركر ييت رمو وحفرت ايوب نے جیسے بی اس چشمہ سے مسل فر مایا ،خوفناک شدید بھاری آپ کے جسم مبارک سے بالکارٹ مو كئى۔اور جو بدن برخارش سے آ بے تھے اور جو جو شكايات آپ كو تھى وہ سب يكا يك دار ہوئئیں اور آب کا سابق حسن و جمال دوبا رہ لوث آیا۔اس کے بعد آب نے جب اس مبارک چشمہ کا یانی پیا تو سینہ کی جلن ، دل کی دکمن اور اندرونی بیاری کے سب اثرات اس آب رحت کے پینے ہے رفع ہو محنے اور ظاہری وباطنی طور پر کھل صحت آپ کوعطا فر مائی گئی۔اس چشہ تكلنے كا تذكره اور اس كے فوائد كا بيان اجمالاً قرآن كريم كى اس آيت كريمه من موجود

اُرْ کُفِسُ بِرِ جُلِکَ هندا مُغَنَسَلُ بَارِدٌ وُخَرَابِ (سورهُ من پ:23)_(ہم فے ان کی دعا قبول کر کی اور عکم دیا کہ) اپنا پاؤل (زیمن پر) مارو_(چٹا نچرانبول نے زیمن پر پاؤل مارا تو وہال سے ایک چشمہ پیدا ہوگیا (رواہ احمد ٹی الزم من ابن عباس، پس ہم نے ان ہے کہا کہ) ہے (تمہارے لئے) نہائے کا شنڈا پائی ہے اور چنے کا (نیمی اس یس شسل کرواور پو، چٹا نچر نہا یا اور پیااور بالکل اعظم ہوگے)

الله اكبر!الله تعالى كى كمال قدرت يرة راغور فرماية كه حضرت ايوب كى بيارى كوجب أيك طويل زمانه كزركميا اورسن والا اورد يكف والاس يهارى كولاعلاج يجف كاور فاجرى سب تدبیرین ناکارہ ہوگئیں ایسے وقت خدا کے محبوب تیفیر نے دل کی توجہ سے دعا فرمائی تو دعا کی تبولیت کے ساتھ ای محت کا عمل انظام فرمادیا کیا اور ابوب کی دلی مسرت کی بھی اس انظام وعلاج میں بہت رعایت کوظ کی تی ، کدان کامحت ہے تل ایک مجزوب ظاہر کیا گیا کہ ای بیاری ک حالت میں یا دُن کوز مین پر مار بی اورای سے ایک آب رحمت کا چشم فمودار مو کیا۔ ماا ہر ہے كريدوا تعرق عادت اور بخره كے طور ير جي آيا ورنہ بر فض جانا ہے كرا كركوئى بزے سے بدا تندرست انسان بھی کتنی بی طاقت سے یا وال کوسلسل زمین ہر مارتارے تب بھی چشمہ نکلنے کا تصورتك تبيس بوسكنا اليكن خدا كمحبوب يغبر سي بطور مجزه ميروا تعدروتما مواه كدا يك مرجه بإكال مارنے بی سے چشمہ رحمت ممودار ہوگیا۔اس چشمہ رحمت سے ایک بارآب نے حسل قرمایا تووہ برانی شدید بیاری ایک مرحد سل کرتے ہی کافور ہوگئ ۔بدن پر بیاری کانشان تک باتی ندر ہا۔ پھر جب آپ نے اس آب رحمت کونوش فر ما یا تو دل کی جلن وغیر وسب امراض دور ہو گئے ۔اللہ تعالی کی اس کرهمهٔ قدرت پر بہت ہے کم فہم جن کوائی مجدادر مثل پر ناز ہے، تعجب اور الکار كرتے ہوئے كہا كرتے بين كديہ بات توبالكل خلاف مقل ہے كدا يك بيار مخص زمين پرياؤل مارے اوراس کی وجہ سے یانی کا چشمہ لکل آئے کیونکہ زمین سے یانی تو بہت محنت سے محود کرید كرنے بعدد شوارى سے دستياب ہوتا ہے تو بھلا يہ كيے تنكيم كرليا جائے كدا يك مرتبہ يا كال مارنے

كرنے ہے حضرت ابوب كے حسن وجمال من جارجا ندلك مئے۔اس خلعت كو يكن كراللہ تعالى مے محبوب پینمبرنے شکران کی نماز حضور قلب کے ساتھ ادافر مالی۔ تغییر مظهری میں ایک عجیب واقعہ ل کیا گیا ہے جس کا خلاصہ رہے جس وقت آپ مسل

موت (ما کرهمل شکر رست ہو گے اس وقت آپ کی پاک باز جال انار یوی وہاں موجو و نیس اور قبر لائق اجرب و اولات کر بیبال آئی تو اپنے مجوب خاوی کو نہ پایا تب بہت رفیدہ ہوئیں اور قبر لائق اور کر و اولا کہ بیرے جائے کے بعد ند معلوم ان پر کیا حال بیش آیا ہے۔ فدا نخوات کی موا کی ور مرہ نے تو آپ پر تعلم نیس کیا ہے۔ اس تر دویس خد پر بیٹان تھیں کہ اچا کہ ایک صین ترین فوجوان مجد و نہاس ہے ہوئے ہی خان ان کو دیکر کی بی رحت شرما تنیس اور پھوٹ ہو جہا ہے حال شخصت سے فرمایا ، اے اللہ کی نیک بیری کیا جاش کرری حال و بی کر صورت ایج ب نے کمال شفت سے فرمایا ، اے اللہ کی نیک بیری کیا جاش کرری موال و بی کر صورت ایج ب نے کمال شفت سے فرمایا ، اور کئے لئیس اور کئے لئیس کہ بیری کیا جاش کرری ہو جہا ہا ہی بی رحت کا دل صد مدے بھر آیا ، ہے اختیا رووئے آیا ، کی تکہ وہ بیال کی تی تعرب کی تعرب ہی تعرب ہی تعرب کی موال کے تی تو اس کی تعرب کی بیا رشتہ تھا ۔ بی بی رحت نے دوکر کہا وہ شرے آتا ۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ جرا اس بیا رہے اس کو دیکے لوق شا خدے کر سکتی ہو ، بی بی محت نے دوکر کہا وہ شرے نے دریافت فرمایا کہ جرا اس بیا رحت کیا رشتہ تھا ۔ بی بی رحت نے دوکر کہا وہ شرے نے دریافت فرمایا کی شا خت کر کئی ہو ، بی بی بی رحت نے دریافت فرمایا کہ جرا اس بیا دی کہ کے لوق شا خدے کر سکتی ہو ، بی بی رحت نے دوکر کہا وہ شرے نے دریافت فرمان کی شاخت کر اول گی ۔

کونک برمهابری ان کے ماتھ دہنے کا افاق ہوا یہ کئے کے بعد فی بی دہت کو پھو شرقی آیا
اور فور ہے آپ کی طرف و کھنے لگیں ہے ساختہ ان کے منہ ہے لگا کہ جب میرے فاوی شکر ست نے آو آپ کی صورت وقتل ہے بہت ہی مشابہ تے معرت ایوب نے اب ان کو پوری ہات بتانی کہ میرائی تام ایوب ہے شی ہی تیرا فاوی ہوں تے نے بھو کو صحت کے لئے یہ مشورہ ویا تمانی کہ میرائی تام ایوب ہے شی ہی تیرا فاوی ہوں تے بری بات تیس مائی تھی ۔ اپ مشورہ ویا تما کہ تم الحص کے لئے بری کا بچر ذری کر دوش نے حری بات تیس مائی تھی ۔ اپ می مشورہ ویا تما کہ تم الحص کے اور شیطان سے نفر ت اور توجر تھی سے اللہ تعالی ہے صحت کے لئے وعا کی بردرگار کی اطاعت کی اور شیطان سے نفر ت اور توجر تھی سے اللہ تعالی ہے صحت کے لئے وعا کی اللہ تم میری وعا قرمائی اور از سرفو پوری طرح تک رتی عطافر مائی ۔ اس جگہ بہت ی مبالذ آئیز روایات اہل تقص نے ذکر کی ہیں ۔ ہم نے اس سلسلہ میں صرف وہ واقعہ میان کیا ہے مبالذ آئیز روایات اہل تقص نے ذکر کی ہیں ۔ ہم نے اس سلسلہ میں صرف وہ واقعہ میان کیا ہے ۔ مسوالی : صفرت ایوب پر افعال سے کی بارش کی تقصیل کیا ہے۔

جسواب : جب الله تعالی نے حضرت ابوب کو کمال صحت سے نواز ااس کے بعد بہت ہے انعامات سے سرفراز فرمایا۔ کیونکہ پروردگار عالم کا جب کی مقبول بندے پرفضل نازل ہوتا ہے تو جیثارانعامات سے اپنے مقبول بندے کونواز اکرتا ہے۔

الله تعالى بطور امتحان تمورى كا تكليف بندے كودية بين ، يمر جب تعلى فرماتے بين تو · سیکڑوں لعتیں عنایت فرماتے ہیں اور الی تعتوں ہے نواز تے ہیں جو وہم گمان میں بھی نہ آئي _ان انعامات خداوندي كابيان قرآن كريم من اس طرح فرمايا كياب وانتياه أهلة وَمِثْلَهُمْ مُعَهُمْ رَحْمَةً مِّن عِنْدِنَا وَذِكُرى لِلْعَبِدِيْنَ _ (اورام فالكوال كاكبره طاكيا واور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بھی اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور عبادت کرنے وانوں کے لئے یادگاررہے کے سبب ہے۔ سورة الانبیاء ب: 17) اس آیت کر بمد کی تغییر میں بوے ورجہ کے حضرات محابہ لینی حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس وغیر ما ہے میتول ہے کدان کی جس قدر اولاد وفات یا می تھی ان کو زندہ فرمایا ممیا ۔اور اتی می تعداديس اولا داور بمي عنايت فرماني كني _اورقر آن كريم سے بظاہر يمي بحديث آتا ہے _اس قول كواكثر مفسرين في اختياركيا باس روايت معلوم بواكه حضرت ايوب كے لئے بطور خرق عادت تمام اولاد کو دوباره زعر کی بخشی کئی۔ تا کہ ان کو جوسابقہ اولا دے محبت و علق تھا اس کی رعایت ہو،ادران کے وجودے سرور عبی حاصل ہو۔ پھران کے علاوہ سریداولا دعطافر ما کرنعت میں اضافہ فرمایا کیا۔ایک روایت می حضرت ابن عمال سے معقول ہے کہ آپ کی محبوب بوی رحمت کواللہ تعالی نے از سرنو جوان بنا دیا اور ان کے ذراعیہ سے چیبیں (26) نیک بخت اڑ کے عنايت فرمائ محت والله اعلم بهرحال جب ففل خدادندى كاسلسله قائم مواتواول كال ورجمحت اور توت اور حسن و جمال حضرت الوب كوعطا فرمایا ، پھراس كے بعد جواولا دىلف ہوگئ تنى ال كو حیات ہے نواز اراور مریداولا دفریندعطاکی می مجرد نیوی دولت ہے مالا مال فرمایا کیا اور برطرح كي نعمة واورداحتول من مكناركيا كميا فدا محبوب يغير معنرت الوب كى جس طرح صحت

کا واقعدایک عجیب قدرت النی کا کرشمہ ہے ای طرح ان کی اولا دکود وبارہ زندہ کرتا دومرا عجیب فارت ان کی اولا دکود وبارہ زندہ کرتا دومرا عجیب فضل خداوند تعالی ہے، اس طرح آپ کا دوبارہ بہت دولتمند ہوجا تا بھی اللہ تعالی کی عجیب قدرت کا ایک موندہے۔

اس کی تفصیل بیہ کے حضرت الس ہے مرقوعاً لقل کیا گیا ہے۔جس کا خلاصہ بیہ کہ خاص محدرت ایوب کے لئے آسان سے اللہ تعالی نے دو بادل بھیجے ،ایک ابر رحمت سے خوب موتا برسایا گیا اور دومرے ابر رحمت سے خوب موتا برسایا گیا اور دومرے ابر رحمت سے چا عمری کی بارش کی گئی جس کی وجہ سے سوتا اور چا عمری وادی میں مہنے لگا اور ابوب بہت زیادہ دولت کے مالک بن گئے۔

الله اكبراكيا فعكاناب يرورد كارعالم كانعامات كاكداية مجوب كومبركرن يركس قدر انعامات سے نواز ااور کس قدر بجیب کرشمہ قدرت کا ظہور فرمایا کہ بلامحنت اور مشقت کے ایکا یک ونیا کی دولتوں سے مالا مال فرمایا گیا۔ایک روایت میں میمی نقل کیا گیا ہے کمایک فرشند حاضر موا اور حصرت ابوب کوالند تعالی کی جانب سے پیغام سلامتی سنایا۔ نیز سونے کی ٹڈیول کے متعلق ا یک عجیب واقعہ سے بخاری شریف میں زکور ہے جس کا خلاصہ بیہ ہے کہ جب حضرت ابوب السل فرمارہے متھے تو اس حالت میں اللہ تعالی ان پرسونے کی ٹڈیاں برسانے کے۔ان حسین سونے کی ٹڈیوں کو حضرت ایوب کیڑتے رہے اور ایک کیڑے میں جمع کرکے محفوظ کرتے رہے يرورد كارعالم في حضرت الوب كوالهام فرمايا كدائيب بم في تم كوبهت دولت عطا كردي ہاورتم کو بہت دولتمند بنادیا ہے تو پھران ٹڈیوں کو کیوں جع کرنے کا اہتمام کررہے ہو۔ خداکے محبوب بيغمبر في نهايت ادب سي عرض كيا كرب شك جحدكوآب في بهت دولتمند بهناديا بيكين جوآپ کی جانب سے برکات نازل ہوں میں ان کا ہرونت متاج ہوں۔ہم کواس واقعہ سے بیہ مبن ما ہے کہ يروردگار عالم كى جانب سے جونعت نازل ہواس كى قدركرنى جاہئے۔اوراس كے ساتھ بہت ادب كامعاللہ كرتا جا ہے ۔ و كيسے حعزرت ايوب كواللد تعالى في دوباره في بناديا تفالیکن جب پروردگارعالم نے سونے کی ٹڈیاں نازل قرمائیں تو اس تعبت کی اس درجہ فقد رفر ماکی

كحسل كى حالت ميں ہى ان كے جمع كرنے كا اہتمام فرمانے كے ادر پروردگار عالم نے جب بي سوال فرمایا کہ جب ہم نے تم کو دولتمند بنادیا تو پھران نڈیوں کوجمع کرنے کی کیا حاجت ہے تو سنجبرصادق نےمدق دل سے عرض کیا کہ آپ کی جانب سے جوبر کات نازل ہوں میں ان کا محاج ہوں _مسلمانو!غور کروکہاں تدنعالی کی تعمت کی قدر کرنے اور شکر کرنے ہے ہم کس درجہ محردم میں۔اور جو تعتیں ہم کو حاصل میں ان کی قدر ومنزلت ہے ہمارے دل کس قدر غافل ہیں ،ول تو ول زبان ہے بھی شکر کا کلمہ بسااو قات اوائیس ہوتا۔ یبی وجہ ہے کہ روز افز وں مصائب کا سامنا ہور ہا ہے اورا مداد خداد تدی سے جر مان ہے۔ کیونکہ قر آن کریم میں اعلان فر مایا گیا ہے۔ کسنسن شَكَرُ تُهُمُ لَا زِيْدَنْكُمُ وَلَئِنْ كَفَرْتُمُ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيْدٌ . (الرَمْ شَكركرو مَيَاوَمُ كوزياده تعت دوں گا۔اورا کرتم ناشکری کرو کے تو میراعذاب براسخت ہے)اللہ تعالیٰ ہم برنصل فرمائے اورائي جمله تعمتوں كى قدركرنے اور شكركرنے كى دائى توفيق بم كوعطا فرمائے۔ آين مختصريك حضرت ابوب ووباره راحتوں اور تعتوں ہے ہمکنار ہو مے اور الله تعالی کی تعتوں کے کمال درجہ شكر كزارر ب اورايل امت كويح طور بررا منهائى اور بدايت فرمات رب بعض روايات سے معلوم ہوتا کہ آپ سر (70) سال اس امتحان سے فراغت کے بعد بنید حیات رہے۔ اور زندگی بجر ہر لھا ہے پر وردگار کے ذکر میں معروف رہے۔

مدوال: حصرت الوب كى بيوى يرخاص رحمت كيا مولى؟

مائے تو مجر اللہ تعالی کی رضا جوئی ان کا سب سے اہم فریعنہ ہوجاتا ہے اس لئے اپنی بوری ملانت اصلاح حال من صرف فرما ما كرتے بين اوركو كي صف ان كاكتنا بى محبوب اورمقرب كيوں نه مواس کومز ااور عبیه فرمات بین اس میں کوئی کوتا ہی جا تزنبیں سجھتے ۔بس اس طرح بیہاں سمجھ يجيئ كه جب جال نثار، يأك باز، خدمت كزار، وفاشعار بيوى _ الله نتعالى كى نافر مانى اورتكم البي ک خلاف درزی صادر ہوئی تو فورانی حضرت ایوب نے اپنے موٹی حقیقی کوخوش کرنے کے لئے مبدكرنيااور بيوى كواس مطلع كرديا كهجب بيل تتدرست موجاؤل كاتواس نافرماني برتم كوسو (100) كوڑے مارول كا - پھر جب حضرت الوب تندرست مو محيے تو ايك عجيب امتحال اور سخت ابتلا سامنے آیا کہ بیوی رحمت کی رامت دن کی خدمت گزاری اور بوری طرح و فاشعاری اور انتهائي غم خواري كالو تقاضا تفاكراب ان كى اس عظيم الثان كارنامد يربر طرح عد ولجوئى كى جاتى اوران كواس عظيم ترين مجابدانه كارنامه يرميار كباداورانعامات يفوازاجا تاييكن چونكه خداك محبوب پنجبررمنائے الی کے لئے سو(100) کوڑے مارنے کی شم کھا تھے تھے، تو عجب مخکش کا سامنا تھا ، كيونكه بيد بات ظاہر ب كداكر واقعي اس نذركو يوري كرنے ميں بي بي رحمت كو سو(100) کوڑے مارے جاتے تووہ جمال ہوئنی کی مظہر صنف نازک کی یا کیزہ مثال نازک طبیعت اس بخت سزا کوکس طرح برداشت فرماسکتی ،اورتسم کو بوری کرنے سے خدا کے محبوب نبی کوچارہ کارنہ تھا۔ عین ای کھنکش میں وی نازل ہوئی جس کی برکت سے پروردگار عالم نے حعنرت ابوب كواس امتحان سے بجات عطا فرمائي اور حعرت ابوب يري رحمت تحكم نازل موا جس كوقراً لن كريم سنة اس آيت كريم جس بيان فرمايا - بخسلة بيسبدك حيسفنًا فاطرب بيه وَلا تَعُنتُ _ (ب:23_سورة من)_اورتم اين باته شي ايك مشاسيتكون كاللواوراس مارواور سم نهرور وسبحان الله كيالطف بالله تعالى كالهية محبوب يغير بركدان كى نذراور حلف كو اس طرح بورا كرديا كه جال نثار، يا كيز ومزاج بي بي رحمت كوبعي كوئي اذبيت منه موئي اوران كوخوشي خوشی اینے محبوب خاوند کی اطاعت کرنے کا بہت اجر وثواب ل کمیا، دنیا کی عورتوں کے لئے بیہ

PYF / 324

مجاہدانہ کارنامہ باعث درس عبرت ہے۔جس کا ذکر جمیل قیامت تک قرآن کریم میں ہاتی رکھا گیا کرایک پاک باز ، جاں نثار بیوی نے باوجود بکہتمام بیاری کےطول طویل زمانہ میں جس کی کل مدت رائح روایت کےمطابق اٹھارہ (18) سال ہے مسلسل رات دن محنت اور مشقت کے ساتھ خدمت انجام دی لیکن چونکه تلطی ہے الله تعالیٰ کی ایک نافر مانی صادر ہوگئ اس لئے خدا کے محبوب پینجبرنے سو (100) کوڑے مارنے کی تھم کھالی۔ بیوی اس پر بھی راضی اورخوش رہیں الله تعالى نے ان برفضل فر مایا اور بجائے سو (100) كوڑے مارنے كے مرف سو (100) سينكوں کو بکدم مارنے کا حکم صا در فرمایا جس ہے سزا کی حقیقت اور صورت دونوں میں تبدیلی ہوگئی۔اور خدا کے محبوب نبی کی متم بھی بوری ہوئی۔حضرت ابوب کے اس حلف کا منشابظا ہران کومزاد مکراس مناه کی حقیقی سزاہے بیانا تمااور بیخوا ہش تھی کہاس جرم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان پرعذار ب نہ ہوا اورمیری سزا دیتا بی کفاره بن جائے۔ محراللہ تعالیٰ کوان کی وفا داری اس درجہ پہندتھی کہ اتنی سزا ویے سے بھی بی بی رحمت کو بچالیا گیا اور سو (100) کوڑے مارنے کی بچائے سرف سو (100) سينك يكدم مارف كاآسان علم نازل فرمايا-اس مهولت كرماته تتم كالورا موناحقيقت مي في بي رحمت برخاص انعام اورحفرت ابوب كاشانداراعز ازتفا _ چنانجداس آيت كي تفسير ميس حفرت عكيم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ تحریہ فرماتے ہیں ۔ (بیان القرآن سورہ مس ب:23)اس طرح سے تم كالورا موجا ناحضرت الوب كے ساتھ مخصوص تھا۔ اگراب كوئى الى تم كمائة تواكراس كوبيهزاد يتاشرعا واجب بهوتوالي فتم كاكفاره دياجائه كاراورتسم كاتو ثاجائز بوكا اوراكراس كوشرعا اسطرح مارنا ناجائز بوتب توقتم كوبورا كرناحرام اورقتم كالوزنا داجب موكا يخضرب كماس امتحان مس مصرت الوب كوشانداركاميالي اورخاص انعام يرفرازفر مايا كمااور ان كى تابعدارى كى بركت سے في في يرجى يروردكارعالم كى خاص رحمت نازل موزًا۔ الله تعالی ان حضرات انبیاء میهم السلام کی برکت ہے اہل اسلام کو بھی اینے نضل خاص اور انعام ہے سرفراز فرمائے۔ آمین

مدوال: حضرت ايوب كي وفات تني عمر من بهوتي؟

جواب: حضرت ابوب كي دنيوى حيات كاز ماندخم جو كياجس كي تعين مين معزات علما مكرام نے مخلف اتوال ذکر فرمائے ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عمر شریف 93 یرس ہوئی (البدابیہ والنہالیلحافظ ابن کثیر) اور بعض روایات سےمعلوم ہوتاہے کہ سوبرس ہوئی (بدائع الزمور) اوربعض روایات میں اس ہے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے (تغییر روح المعانی) جنانج احترف جوبدروایت تقل کی کہ 80 برس کی عمر میں آپ کوشدید بھاری وغیرہ کا تخطیم الشان امتحان پیش آیا اور 18 سال اس امتحان کا زماند ہے تو 98 برس کی عمر میں آپ کا امتحان شاعدار كامياني برختم ہوا۔ اور بعض روايات ميں ہے كماس امتحان ميں كامياني كے بعد 70 سال آب كو الله نتعالیٰ نے مزید دولت دین ودنیا اور ہر تنم کی نعمتوں کے ساتھ زندگی عطا فرمائی اس روایت كے لحاظ ہے آپ كى كل عمر شريف 168 سال ہوكئ _اس كا تحقيق حال تو الله تعالى بى كومعلوم ب كك زمات حيات آپ كاكيا تھا۔ بہر حال اس د نيوى زندگى كا زمان ختم ہوكيا تو الله تعالى نے ا ہے مخصوص فرشتے حضرت عزرائیل کوآپ کی خدمت میں بھیجا تا کہ پیام اجل پہنچادیں، خدا تے محبوب پنجبر نے مولی حقیق کے بیام کوئ کر برضاء ور خبت داعی اجل کو لبیک کہااوراس دار قانی ے بخوش رفصت ہوكرعالم بالم سامل جائے۔ إنا لِلْهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ وَاجِعُونَ۔

انقال کے بعد حضرت ابوب کے جدید مبارک کوشری ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اولا دابوب نے علاقہ حوران میں ڈن کر دیا اور قیامت تک کے لئے وہ جدد مطہر جس نے اللہ تعالی کی حباوت اور بندگی میں ہزار ہا مجاہد ہے انجام دیئے تھے، کا السکون وراحت کی لذتوں اور کیف ہے ہمکہ تار ہوگیا اور جو جو تنظیم الشان تعتیں حاصل ہوئیں اس کا علم حقیق حق تعالی شانہ ہی کو ہے۔ حضرت ایوب کی وفات سے جو صدمہ آپ کی پاکیڑہ اولا داور خاندان اور آپ کے صحابہ کرام کو کا بنجا اس کا معمولی سا اندازہ برزگان وین کی وفات سے صدے سے کیا جاسکتا ہے، کہ جب بھی کوئی شعم ہوئی سا اندازہ برزگان وین کی وفات سے صدے سے کیا جاسکتا ہے، کہ جب بھی کوئی شعم ہوئی سا اندازہ برزگان وین کی وفات سے صدے سے کیا جاسکتا ہے، کہ جب بھی کوئی شعم ہوئی سا اندازہ برزگان وین کی وفات سے صدے سے کیا جاسکتا ہے، کہ جب بھی کوئی شعم ہوئی سا اندازہ برزگان وین کی وفات سے صدے سے کیا جاسکتا ہے، کہ جب بھی کوئی شعم ہوئی سے تولا کھوں جاں نگاروں کے دل ترزیخ نے قلتے ہیں۔

معوال: حضرت الوب كى باكيزه اولا د كے حالات بيان كريں؟

حضرت بشربن الوب کے متعلق ایک بجیب و غریب جبرت خیز واقعہ شیخ کامل حضرت جمر بن ایا سونٹی نے نقل فرمایا ہے (بدائع الز بورٹی وقائع الد بورس 129)۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت الیوب کی وفات کے بعد اس زمانہ کا ایک کافر بادشاہ جس کا نام لام بن دعام تھا حضرت الیوب کی وفات کے بعد اس زمانہ کا ایک کافر بادشاہ جس کا نام لام بن دعام تھا حضرت الیوب کے صاحبز اوول کوا پئی سلطنت اور حکومت کے ذعم پر یہ پیغام دیا کہ تم کو چاہئے کہ اپنی حسین نازک بہن کی شادی جمھے کردو ، ان حضرات نے نہایت بنجیدگی ومتانت ہے اس پیغام کے جواب میں کہلا بھیجا کہ بم ٹی کی اولا دہیں۔ ہمارے فد بہب میں کافرے مسلمان عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگرتم ہمارا فد ہب قبول کرلوقو ہم تبہاری شادی اپنی بہن ہے کہ جواب میں المطنت کی طافت پر اعکود حمکا یا اور جب دیکھا کہ یہ اس کے باوجود اس طافم بادشاہ نے اپنی سلطنت کی طافت پر اعکود حمکا یا اور جب دیکھا کہ یہ اس کی قوت اور سلطنت بوئی رائے پر قائم ہیں تو اس نے آخری بیغام میں جنگ کا اعلان کردیا۔ اس کی قوت اور سلطنت بوئی تارک وقت میں بوئی تارک وقت میں بوئی آس کی فوتی طافت ان حضرات سے بہت زائد تھی۔ اس لئے ایسے نازک وقت میں ب

اولا دابوب نے باہم مشورہ کیا کہ اب ہم کوکیا کرنا جاہئے۔ بالآخر بڑے صاحبزادے حضرت حومیل بن ابوب نے قرمایا کہ ہم کواس کا فرے جہاد کرنا ہے۔اس فیملہ کے بعد معزب ابوب کی تمام اولا داور جوحضرات دولت ایمان ہے سرفراز تنے وہ سب جمع ہوکر اس ظالم ہے جنگ كرنے كے لئے ميدان ميں نكل آئے۔ بہت زبردست جنگ ہوئى يالين حق تعالى كى تقدير عًا لب آئی ۔ اور ان مظلوموں کو فلست ہوئی۔ اس ظالم نے لئے کے بعد اپنے لشکر کو تھم دیا کہ ميدان سے ان كى فوج بما كنے نہ يائے۔ سب كوكر فاركر ليا جائے۔ چنانچ بہت ہے انسان اس كى قيد وبلا من جتلا موسك اوران كى دولت يراس ظالم كاليورا تسلط موكيا ـ اتفاقاس جنك ميس حفرت بشربن ایوب بھی گرفآد کرنے سے جب تمام قیدی بادشاہ کے سامنے ماضر کے محقے تو اس نے میدارادہ کیا کہ حضرت بشرکول کردیا جائے۔ پھران سے فدید مالی کے لائے کی وجہ سے مید اراده ملتوی کردیا اورجیل خاند میں رہنے کا تھم دیا۔حضرت حومیل نے اپنے بھا کی کور ہائی ولانے کے لئے فدید مالی کا انتظام فر مایا ، مراہمی جیجے نہ یائے سے کہ ایک شب خواب میں ویکھا کہ عالم غيب سے كوئى كہنے والايدكہتا ہے حوميل اس ظالم كے ياس اسينے بھائى كا فديدمت بميري كوئكديد کا فربادشاہ عنقریب مسلمان ہوجائے گااور تمہارے بھائی کاانجام بخیر ہوگا۔حضرت حومیل نے بیہ خواب اینے رفقا وکوسنایا۔ چونکہ یہ نئی کے بڑے صاحبز ادے اور خدا کے مقبول بندے تھے، ان كا خواب بهى أيك تتم كا الهام حق تقااى وجه انهول نے فديد شدوينے كا فيعله كرليا۔ بيد بوراوا تعدكي ذريعه يان كافر بادشاه كعلم من آحميان كريبت بى خفيناك بهوا اور حضرت بشر بن ابوب كو بجائل كرنے كة كسي جلانے كا فيعلد كرليا اور تكم ديا كدا يك كبرى خندق محود واوراس کوخوفناک آگ ہے بحرد وتا کہ ہم اس قیدی کواس میں جلا کردل کی آگ بجما تیں۔ اس علم کا تغیل میں اس کی فوج نے بورا اہتمام کیا۔ جب آگ بوری طرح سے بعر کے لکی تو حضرت بشركوا ثفاكرآ ك مين ڈالنے كا انتظام كيا مكر حق تعالى كى عجب قدرت كاظهور بهوا كه اليي خوفناک آگ بھی ان کوجلانہ کی اور اس سخت خوفتاک آتش کدہ میں رہنے کے باوجود حضرت بشر

برطرح يصيح وسالم اور محفوظ رہے۔اس قدرت حن كود كيركر بادشاہ نے بہت اظہار تعجب كيااور کہنے لگا کہ بشرتم بڑے جادوگرمعلوم ہوتے ہو۔حضرت بشرنے اس نادان بادشاہ کو مجھایا کہا ہے بادشاه ہم لوگ جادو گرنبیں بلکداس کی وجہ بیہ کہ ہمارے جداعلیٰ حضرت ابراہیم کی بیر برکت ہے کیونکہان کوبھی بادشاہ نمرود نے اظہارت کے جرم میں آگ کی خندت میں ڈالانھا۔ مگروہ آگ خدا کے خلیل کوجلانہ کی تھی بلکہ شنڈک وسلامتی بن می تھی۔ای طرح اللہ تعالی نے ان کی برکت ہے ان كى اولا ديرفضل فرمايا ہے۔حضرت حوميل كےخواب كے معادق ہونے كا وفت آحميا تعارين کر ہادشاہ کوا بی حرکت پر ندامت ہوئی۔اورفضل البی نے دستیری فر مائی۔وہ بادشاہ کفر کی ممراہی ے لکل کردائر ہ اسلام میں داخل ہوگیا۔اوراس کے اسلام لانے کی وجہ نے اس کی تمام رعیت مجى مسلمان ہوگئی۔اس کے بعد حصرت ابوب كى اولا د نے حسب وعدہ اپنى بہن كى شادى اس مسلمان خدا کے تالع فرمان بادشاہ سے کردی۔حضرت حومیل نے بحکم الی اسپے اس بھائی کوتمام اہل شام کی طرف مبلغ دین بنا کر بھیجااور بادشاہ لام بن دعام مسلمان ہونے کے بعدے تبلیغ دین اسلام کے لئے جدوجہد کرنے لکے اور وقافو فا کافروں سے جہاد کرنے میں مصروف ہوئے کے _ان مقدس اعمال کو انجام ویتے ہوئے اول حضرت حومیل کا انتقال ہوا۔ان کے بعد حضرت بشر مجى اس سرائے فانی سے كوج كر كئے۔اس كے بعد خدا كا پيام اجل باوشاه لام بن دعام كو ي الله والما ي واعى الملكوليك كها وانا لله وإنا إليه و اجعون.

معوال: حضرت الوب كواقع من درى عبرت كيام؟

جواب: قرآن علیم نے تصد حضرت ابوب کے خاتمہ پرارشادفر مایا۔ رَ حُسمَةُ مِّنْ عِنْدِنَا وَ دِحْرِی لِلْعَبِدِیْنَ (پ: 17 سورة الانبیاء)۔ یہ جوانعا مات حضرت ابوب پرتازل کے گئے۔ (ہماری جانب سے خاص رحمت، اور عبادت کرنے واٹوں کے لئے یادگار اور درس عبرت ہے تاکہ وہ یادر کھیں کرتے تاکہ وہ یادر کھیں کرتے تیں)
تاکہ وہ یادر کھیں کرتی تعالی مبرکرنے واٹوں کو کیسی عظیم الشان نعمتوں سے نوازا کرتے ہیں)
امام دازی نے فرمایا کہ جو بجائبات قدرت اور عبرتیں قصہ حضرت ابوب میں موجود ہیں اس

قدردوسرے واقعات میں موجود جیس ہیں۔اسلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان عظیم الشان عبراتوں کو تفصیل سے بیان کرویا جائے تا کہ عام مسلمان اس کے مطالعہ سے سبق حاصل کریں۔ حق تعالیٰ ہم سب کو تو فیق عطافر مائے۔آئین۔

حضرت ابوب کی زندگی عجائبات قدرت کا ایک مجموعہ ہے کہ ای برس تک نہایت راحت، نعمت، دولت اور ہرطرح کے سامان عیش وعشرت حاصل رہے۔ کسی تھم کی پریشانی کا نام ندتھا، بلكه د نيوى وجابت اور دولت كى وجها تمام راحتول اورلذتول سے به كمنار تنے ان تمام نعتول کے بادجود حصرت ابوب حق تعالی کی یادیس مشغول اوراحکام خداوندی کے سے تابعدار تھے۔ ان کی مقبولیت کا چرچاسا کنان ارض وسامی جور ہاتھا۔اس کے بعد حق سیجانہ تعالی نے ان کے كمالات كا دوسرارخ عالم مين ظاهر كرنا جابا، اس كے شخت مشكلات ميں ان كو جنتلا قرمايا اور ان كى تمام راحتوں اور نعمتوں کو کلفتوں اور سخت تکالیف سے بدل دیا۔ادل ان کی دینوی دولت کوان کے دیکھتے ہی دیکھتے ختم کر دیا جس کی وجہ ہے دینوی دجا ہت کا خاتمہ ہوا۔ پھران کی ساری اولا و محلات کے گرجانے کی وجہ سے ایکا یک ہلاک کردی تی جس کی وجہ سے حضرت ابوب برغم کے پہاڑ مکدم ٹوٹ پڑے۔سارے بچوں کے زخمی لہولہان لاشے تڑیے ہوئے معزت ایوب کے سامنے موجود تھے۔ تکر ان سب مشکلات کے باوجود حصرت الیوب نے غایت درجہ صبر وکل كااظهار فرمايا _اوركمال بندكى كاابياعظيم الشان كردار پيش فرمايا جس كااس دور ميس تصور بعي تبيس ہوسکتا۔ چنانچے تغییر ابن کمٹیر میں گفل فر مایا ہے کہ ساری اولا دواموال کی تباہی اور بربادی برجمی حضرت ایوب مولی حقیق کی تقدیر پرداضی رے اور تن تعالی کی حد کرتے رہے۔

(ابن كثيرب: 17 سورة الانبياء)

اس عظیم الشان امتحان میں شاندار کا میابی کے بعد اللہ تعالی نے جاہا کہ حضرت ابوب کے مزید کا اللہ تعالی منے میں افرائی میں اور حق تعالی کے دشمنوں کے سامنے مرمجوب حضرت مزید کمالات صبر الل عالم کو دکھلائے جا کیں اور حق تعالی کے دشمنوں کے سامنے مرمجوب حضرت ابوب کے کمالات صبر کا مزید اظہار کیا جائے اور ابلیس اور اس کی جماعت کو مزید ناکامی اور ذات

/ 330 מידין

ورسوائی میں مبتلا کیا جائے۔تو جب ان امتحانات میں حضرت ابوٹ کی شاندار کا میانی کے بعد البيس نے پروردگارعالم ےعرض كيا كمالني ميں نے تيرے بندے ايوب كوخوب آزمالياہے، مال ودولت اوراولا دے برباد ہوئے پران کا مبراس وجہ ہے کہان کو میدیفین حاصل ہے کہ میسب لعمتیں ان کو دوبارہ آپ مطافر ما کیں گے۔لبندا امتحان تو کامل درجہ کا اس مبورت میں ہوگا کہ آپ مجھ کوان کے بدن پر مسلط کر دیں اور مجھ کو بیرطافت دیں کہ ہیں ابوٹ کے بدن کومخلف تکلیفیں پہنچاؤں۔ بچھ کو یقین کامل ہے کہ ایوٹ ہرگز اس پرمبرنہ کرسکیں گے۔اور یقینا بے قرار ہوجائیں گے۔ آپ کی ناشکری کرنے لگیں سے جق جل شانہ کوحضرت ابوٹ کی شجاعت مردانہ اور ہمت زمانہ کا پورا بورا علم تھا۔ ابلیس کو اس کے اس دعوے میں جموٹا ٹابت کرنے کے لئے اور حضرت ابوب کے مزید کمالات مبرکوا ظہار فر مانے کے لئے اللہ نے اہلیس ہے خطاب فر مایا اے ابلیس مردود جا۔ میں نے جھے کو ابوب کے بدن پرتسلط دے دیا۔ تو اپنی طاقت استعال کر اورا ہوت کے کمالات مبر کا مشاہرہ کرنے۔اہلیس اس خبر کومن کرمسرت وشاد مانی ہے کھولانہ سایا ۔ کیونکہاس کواپن کا میابی کا یقین تھا، کہ میں حضرت ابوٹ کواس درجیستاؤں گا کہ وہ بےقرار ہوجائیں کے اور پر در دگار عالم کی یا دے غافل ہوکر طرح طرح کی بےمبری اور ناشکری کے جرم میں گرفتار ہوجائیں گے۔اس خیال خام اور منصوبہ ناکام کے ساتھ ابلیس حضرت ابوت کے یاس پہنچا دیکھا کہ وہ غایت توامنع کیساتھ پروردگار عالم کےسامنے مربیحو دہیں۔ظالم نے اتی بھی مہلت دیتا گوارہ ندکی کہ وہ مجدہ ہے ہی فارغ ہوجا کمیں۔ بلکہ فورا ہی مجدہ ہی کی حالت میں ابلیس نے پوری طاقت سے شدید حملے حضرت ایوب برشروع کردئے۔اس کے ان خوفناک حملوں سے حضرت ابوب جن مشکلات میں مبتلا ہوئے اس کی تفیصل ہم نے سے روایات کی روشی میں بیان کردی ہے۔جس کےمطالعہ سے ہرصاحب عقل وہم کو بدیات معلوم ہوسکتی ہے کہ حضرت ابوب ان حملوں کی وجہ ہے جن تکالیف میں جتلا تھے اگر اس فتم کی تکلیف اس زمانہ میں تمسى انسان پرنازل ہوتو وہ ایک محتشہ بھی صبر وسکون کے ساتھ گز ارتیں سکتا کیکن حضرت الاب

نے اس شدت کی بیاری اور بخت جسمانی اکالف ش جی تعالی کی تقدیم پرداختی رہا کمال بندگی سمجھا۔ اور بدستور حق تعالی کی عبادت اور بندگی نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بجالاتے رہ اور ہر شکل اور ہر معیدت پر بہت صبر و تحل فرماتے رہے۔ کوئی ادنی ساکلہ بھی ناشکری کا منہ سے نہ لکلا ۔ کائی زمانہ بیاری بی جتال رہنے کے باوجود جب ایک روز موقع پاکر آپ کی پاکباز بیدی معزت رجمت نے نہایت ہدر دانہ جڈب ہے عرض کیا اے اللہ کے بیارے نہی اگرتم اپنی صحت معزت رجمت کے دل سے دعا کروتو جھوکو کا لوقع ہے کہ اس خت ہولناک معیدت سے آپ کو وعافیت کے لئے دل سے دعا کروتو جھوکو کا لوقع ہے کہ اس خت ہولناک معیدت سے آپ کو تربائی عاصل ہوجائے۔ آپ نے ان کی اس التجا کے جواب ش نہایت متانت سے فرمایا۔ اچھا یہ تو بتاؤکہ ہماری راحت و آرام کا دور کئنے زمانے رہا۔ بی بی جال شارے عرض کیا کہ اے اللہ کے عرب نی ہماری راحت و آرام کا دور تو بھاری کے زمانہ کے لی اظ سے بہت ذیا دہ ہے۔ یہی کر معرب نے ایوب نے ادشاو فرمایا:۔

آئے جسی مِنَ اللّٰهِ تَعَالَیٰ آنُ اَدْعُوهُ وَمَابَلَفَتُ مُلَّةُ بَلَائِی مُلَّةً دُخَائِی ۔(روح المعانی) جھولو حق تقالیٰ ہے دعا کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکدا بھی تو میری معیبت کا زمانہ راحت کے زمانہ کے برابر بھی نہیں گزرا۔ حضرت ابوب کے الن کمالات مبرکی قرآن کریم نے جب شان سے اس آیت کر مرمیں مرح فرمائی ہے۔

إنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِراً (بِيَنك بم في الوب كوم رك والا بايا)

پھر جب اٹھارہ سال رائے روایت کے مطابق اس استحان پرگزر گئے تو حق تعالی نے معزت ایوب کو دعا الہام فرمائی۔ الہام حق کے مطابق آپ نے صحت کیلئے یہ کلمات دعائیہ زبان پاک ودل سے ادافر مائے۔ آئی مسینی الطبو و آئت اُڑ حکم الو اجبون ر محضرت ایوب نے بروردگارعا کم کو پکارا کہ جھے کویہ تکلیف کئی رہی ہے اور آپ سب مہر باتوں سے زیادہ مہر بان میں۔ لہذا اپنی مہر بانی سے میری تکلیف نفی کرد ہے کہ ارب: 17 سورة الانبیاء)
آپ کی دعا کو شرف قولیت بخشا کیا اور فورائی جیب وغریب اسباب شفاء عالم غیب سے آپ کی دعا کوشرف قولیت بخشا کیا اور فورائی جیب وغریب اسباب شفاء عالم غیب سے

فلا ہرفر مائے گئے۔جس کی تفصیلات ہم بہلے بیان کر چکے ہیں۔

حضرت ایوب نے ہرامتحان میں کس درجہ اطمینان کا اظہار فرمایا اور ہر تخت دور میں کس درجہ ثابت قدم رہے، اور نعمتوں کے زوال پر بھی حق سبحانہ کا شکر دل سے فرماتے رہے۔ اس اوجہ سے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی اس کا میا بی کا اعلان اِنّا وَ جَدْنَا هُ صَابِواً کے شوکت کلام سے فرمایا۔

آنخضرت ملی الله علیه وسلم نے فرمایا الصّبُورُ نِصُفُ الْاِیْمَانِ ۔ صِبرا دھاایمان ہے۔ (رواہ ابوقیم والخطیب) اور حضرت علی کرم الله وجہہے منقول ہے کہ صبر کاتعلق ایمان سے ایسا ہے جیما کہ سرکاتعلق بدن ہے۔ تو جیسے وہ بدن بیکار ہے جس میں سرنہیں ای طرح اس کا ایمان ہی نہیں جس کو مبرنی سے یا در کھو کہ صبر کی حقیقت اسلام میں ہیں ہے۔ ''نفس کی خواہش کے خلاف احکام شرعیہ کو بجالا تا''ای وجہہے مبرکی تین قسمیں ہیں۔

اول المسترعلى طاعة الله العن تقالى كام ادت بابندى مرناس مل كوتم كى كوتا اى ندكرنا-

دوسردے الطبر عن معصیة الله الين كنابول كرك يرمبركرنااورنس كون تعالى كى تافر ماتى سير كرنااورنس كون تعالى كى نافر ماتى سيروكنا۔

تسيسرى _ ألىطَبُرُ عَلَى الْمَصَائِبِ بمعينتوں پردائنی دینا۔ حَنْ تَعَالَیٰ کَ شَکایت نہ کرنا۔ اوپ کے ساتھ خاموش دہنا۔

شریعت جمدی میں ہرتم کے مبر کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ان تمام اقسام مبر میں مصیبتوں پر مبر کرنے بہت نے فضائل بیان کی گئی ہیں کیونکہ مصائب پر مبر کرنا بہت ذیادہ وشوار ہے۔ اس صبر کی ایک فضیلت تو ابھی قرآن کریم سے بیان کی گئی اور حضرت ابوب کے واقعہ سے بھی مبر علے المصائب کی بہت کی فضیلتیں معلوم ہوتی ہیں۔ چونکہ تذکر و ابوب لکھنے کا اصل منفصد مسلمانوں کو ان کی مشکلات پر جورات دن مضطرب بنارہی ہیں بتسلی دلا تا اوران پر مبر کی

تلقین کرنا ہے اس کئے مصیبتوں پر مبر کرنے کے فضائل میں چندا حادیث شریفے اور بزرگان دین کے اقوال ذکر کئے جاتے ہیں۔

صبر كے متعلق احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم

- نی کریم سلی الله علیه وسلم نے فر ما یا کہ انسان کی میرخوش نصیبی ہے کہ حق تعافی کے علم اور نقذ مریر رامنی ہو۔ (تر فدی شریف)
- نی کریم سلی اللہ علیہ وسلم نے فر ما یا کہ اگر جھے کوکو کی مصیبت فیش آئے تو پھر بیدنہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو میرا بید نقصان واقع نہ ہوتا) بلکہ میں ایسا کرتا تو میرا بید نقصان واقع نہ ہوتا) بلکہ یوں کہا کروکہ بیر فدا تعالیٰ کا تھم ہے اور جووہ جا ہتا ہے کرتا ہے۔اسلے کہ لفظ اگر شیطان کے ممل کا راستہ کھول و بتا ہے مراویہ ہے کہ جب تم پشیمان ہوکر کسی گزشتہ واقعہ کی صورتوں اور حالات پر خور کروگ و شیطان تم کو وصوصہ ہے پریشان کرے گا اورافسوس ولائے گا۔ (مسلم شریف)
- ﴿ نِي كَرِيمُ عَلَى اللهُ عليه وَاللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ وَاجِعُونَ ، اَللّٰهُمْ اَجِوْنِي مَعِيبَةِي هَلَا اللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ وَاجِعُونَ ، اَللّٰهُمْ اَجِوْنِي فِي مُصِيبَةِي هَلَا اللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ وَاجِعُونَ ، اَللّٰهُمْ اَجِوْنِي فِي مُصِيبَةِي هَلَا اللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ وَاجِعُونَ ، اَللّٰهُمْ اَجِوْنِي فِي مُصِيبَةِي هَلَا اللهُ اللهِ وَإِنَّا اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ الله

اقوال سلف

حفرت عزیر کوئ تعالی نے وی جی کہا ہے عزیر جب بچھ کو کوئی مصیبت پیش آئے تو اس بات ہے اور مخلوق سے تو میری شکایت اس بات ہے احتیاط رکھنا کہ اس مصیبت کا چرچا کرے اور مخلوق سے تو میری شکایت کرے۔ (جنبیدالمفرین للعلا مداشعرانی میں: 76)

- حضرت داؤدكويدوى كي كي كدا اودتم مصيبت برمبر كرداوتم كوميرى الداده اصل موكى
 - حضرت عرشف فرمایا کهم نے تو عمدہ زندگی صبر ہی میں یائی ہے۔
- کعب احبار نے فرمایا کہ جو تحص مصیبت کا شکوہ مخلوق سے کرتا ہے اس کی نحو سے سے عبادت کا اللہ عبار سے کا لطف ہی اس کو حاصل نہیں ہوتا۔
- حضرت حسن بصری فرماتے ہیں ،اگرمتا بی ، بیاری ،موت اس عالم میں ندہوتی توانیان کا تکبر صدورجہ کو بینچ جاتا۔
- حضرت نفیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ تی سجانہ تعالی مسلمان پر طرح طرح کی مسلمان مسلمان پر طرح کی مسلم معیب تیں نازل فرماتے رہے ہیں یہاں تک کہ تمام گنا ہوں کا وہ کفارہ بن جاتی ہیں۔اور مب مناہ معاف ہوجائے ہیں اوراس یکسی گناہ کا اثر ہاتی نہیں رہتا۔

مصيبتول يرصبركرنے كاطريقه

خاتمہ پردو کیمیائی نیخ تحریر کئے جاتے ہیں۔ان کواکر خلوص کے ماتھ استعال کیا جائے گا تو انشاء اللہ قلبی پریشانی اور روحانی بے چینی کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اور زیمگی میں لطف اور خوشکوار کی پیرا ہوجائے گی۔

اول - جب كولَى حادث معيبت، رخَيْمُ ، اذيت، يمارى د كدر دجي آية مملان كاپبلا عمل بيه بي كروراكي - إنّا لِلله وَإِنّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمُ اَجِوْنِي فِي مُصِيْبَتِي هذا اللهُمُ اَجُونِي فِي مُصِيْبَتِي هذا اللهُمُ اَجُونِي فِي مُصِيْبَتِي هذا اللهُمُ اللهُمُ اَجُونِي فِي مُصِيْبَتِي هذا اللهُمَ اللهُمُ ال

اس کے بعد بی مقیدہ دائ کرے کہ آ کی تھیں قبی ماؤقع (جوداتعہ پی آیادہ خیرے)۔
مطلب اس کا بیہ ہے کہ جومصیبت بیش آئی وہ دراصل مصیبت نہیں بلکہ خیراور لات ہے۔اس
عقیدہ کی برکت سے انشاء اللہ فورا سکون قلبی لعیب ہوجائے گا۔ اس دور کے روش خیال
حضرات اس پریہ شبہ کرسکتے ہیں کہ بھلاجب کھلی آ کھوں ہم پرکوئی مصیبت اور پریشانی پیش آئی و

اس کے بارے میں میتقیدہ کیے قائم کیا جاسکتا ہے کہ بینجراور بھلائی ہے۔اس شبرکا ایک جواب توبیے کے مقلا ہرمصیب خیرے، وجداس کی بے کداسلام مقیدہ کے مطابق جب معیبتوں م مرکرنے سے بہت تواب اور نعت اور خیر آخرت کا انسان مستحق موجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہر مصيبت ذرايد نعمت اورخير إاوربي عقلامهم بكد ذريعة نعمت محى نعمت اور ذريعة خير محى خير ہوتا ہے۔ لہذامعلوم ہوا کہ مصیبت چونکدور اید خبر ہاس کے خودمصیبت بھی خبراور مستقل نعت ہے۔ چنانچہ عارف باللہ حضرت الداد اللہ مہاجر كى قدس سرو سے منقول ہے كہ ايك سخت بيار نے حضرت اقدی سے دعاکی درخواست کی تو آپ نے ان الفاظ سے دعا فرمائی۔اے الله بلامجی ندت ہے كريد بندوا ك تحت كى قدر بيس جانا _الى ووقعت مطافر ماجس كى بديندوقد وكر سكے_ دوسرے بیات مقلامسلم ہے کہ بروردگار عالم کی قدرت لا تنابی اور فیرمحدود ہے اہذا جو مصیبت کی مخص پر پیش آئی تو باری تعالی اس پر قادر بین کداس سے بوی بماری مصیبت اس پر نازل فرمادیں۔ کیونکہ ان کی قدرت تو غیر محدود ہے لہذا ہے آنے والی مصیبت ان مصیبتوں کے اعتبار دلحاظ سے جواس سے صدور جہ فوفناک اور خطرناک ہیں، یقینا خیر کا مبلو لئے ہوئے ہے۔ لبذار مصيبت بحى أيك نوع كى خير ب- كوخيرا ضافى تل سى - جيها كمصلح قوم معدى شيرازي ے منقول ہے کہ ایک مرتبدان کے یاؤں نظے تنے تووہ جوتے نہ ہونے پر افسوس کررہے تھے، اتفاق سے انہوں نے ایک ایسے تنس کودیما کہ جسکے یا دُن بی کے ہوئے تھے۔ فورا حق تعالی کا اس بات برشکراداکیا کرالی شکرے کرآپ نے میرے یاؤں تو محفوظ رکھے، جوتے نہیں توغم نہیں۔ دیکھنے حضرت معدی رحمۃ اللہ علیہ کواس سے بردی مصیبت کود کھے کراجی مصیبت کی قدر ہوئی اورشکر تعت بچالائے۔ پس تابت ہوا کہ جرمشکل کے بارے میں بدرائے اور عقیدہ رکھنا بالكل مح اور يرحقيقت بك ألْ عَيْرُ فِي مَا وَقَعَ (لِعِنْ جوواتعد فيش أياوى بهترب) وظامة كلام بدكدا كرتمام مسلمان اس عقيده كو پختل سے اختيار كرليس تو برمصيبت كے آئے يروجني الجمعن اورتلی پریشانی سے محفوظ رہیں گے۔ حق تعالی ہم سب کوتو نقی عطافر ما کیں۔ آمین۔ دواشروع کردیں۔اوردعا کیلئے بہتر بیہ کداول تفانی کو یادکیا کریں۔اوراچھابیہ کداس کے ازالہ کیلئے دعاشروع کردیں۔اوردعا کریں۔جیباکہ انڈتعالی کا ارشادہ اوردعا کیئے بہتر بیہ کہ اول تفان نماز پڑھیں اور پھردعا کریں۔جیباکہ انڈتعالی کا ارشادہ است عید نواب الطبئو و الطبلونو (مدد چاہا کرومبر کے دراجہ سے اورنماز کے دراجہ سے ا

حضور سلی الله علیه و کلم ہے مروی ہے کہ جب آپ کوکوئی تا گوار واقعہ چی آتا تو آپ نماز پڑھے۔
معید ہے وقت یا دالی کا بڑا فا کدہ ہے ہے کہ ذکر اللی ہے قلب کوسکون ہوجاتا ہے۔ الا
ہید نحیو الله قطمَیْنُ الْقُلُوبُ ۔ تو جب ذکر اللی ہے قلب کوسکون حاصل ہوگا تو قلبی پر بیٹانی جو
اصل تکلیف اور روح کواذیت و بی ہے دور نع ہوجائے گی ۔ لہذا زندگی جس جوکوفت اور البحن
ہے دو ختم ہوجائے گی پھرا کر دعا قبول ہوگئ تو ظاہری پر بیٹانی بھی باتی شدرہ گی ۔ اور دعا جس
ہمتر ہے ہے کہ جودعا حضرت ابوب ہے منقول ہے اس کو پڑھر دعا ما تکیں ۔ ہمتر ہہ ہے کہ دُبُ
اتنی مَسْنِی الصّور وَ آنتَ اَرْحَمُ الوّاحِمِیْنَ کی ایک تیج روزانہ پڑھ لیا کریں ۔ اور اس کے
بعدول ہے اور توجہ بی سے اس وظیفہ کی پابندی کریں ۔ امید ہے کہ براوران اسلام ان ہروو کی کو مصائب کے دفت جس وظیفہ بنالیس گے۔

مدوال: حضرت الوب كوبياري كس دن لاحق بولى؟

جواب: حضرت الوب بره كون يارى من بتلاموك (مفكوة ص: 391)

. سوال: حضرت الوب اس بارى من كنف ون بتلار ي

جسواب: اس میں پانچ اتوال ہیں (1) حضرت انس کی روایت میں ہے کہ حضرت ایوب ہاری میں 18 سال رہے (2) حضرت وہب فرماتے ہیں کہ پورے تین سال دہ (3) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب بہاری میں سات سال مبتلا رہے(4) سات سال سات یادی بھارد ہے، (5) سات دن سات کھنے رہے۔ (تفییر مظہری) سوال: حضرت ایوب کا ذکر مبارک قرآن کریم کی کتنی سورتوں ہیں آیاہے؟ جواب: حضرت الوب كاذكرمبارك قرآن عيم كى جارسورتون من آيا اين :

سور کو نساء اور سور کو انعام بین صرف اسم گرای ملتا ہے بقید دو سور تیں الانبیاء اور صی بین مختر طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان پرامتخان و آزمائش کا ایک بخت مرصلہ بیش آیا تھا اور مصائب و آلام نے انہیں ہر چار سمت سے تھیر لیا تھا مگر وہ صبر وشکر کے سواح ف شکایت تک زبان پرنبیں لائے۔ ان اندکی جناب بین اپناوہ محبدیت کا تعلق برقر اور کھا بلکہ پچھا ور بی زیادہ ورجوع ہوئے اس پر الله تعالی نے اپنی رحمت بین انہیں ڈسما کے لیا اور مصائب و آلام کے بادل دور کر کے اکوا پے فضل وعظا ہے مالا مال کر دیا اور ان کی تحریف فرمائی: ۔ کہ ' وہ بہت بی اچھا بندہ تھا ایماری طرف کشرت ہوئے والا ''۔۔

موال: حفرت الوب کرقومیت، زمان بعثت اور سلسار نسب کے متعلق وضاحت مطلوب ہے؟

جسواب: حفرت ایوب کے زمان بعثت اوران کی قومیت کے بارے میں دوما خذا ہم جانے گئے ہیں اول تورات، دوم، تاریخ قدیم کے بعض اقتباسات ان ہی دوحوالوں سے حفرت ایوب کا پھے تعارف بل سکتا ہے۔ قرآن حکیم اوراحاد بٹ صحیحہ میں ان کی قومیت، زمانہ بعثت اور سلسلہ نسب کے تعارف بل سکتا ہے۔ قرآن حکیم اوراحاد بٹ صحیحہ میں ان کی قومیت، زمانہ بعثت اور سلسلہ نسب کے تعاقب کے کہا گئے مقامد میں مقاصد کے تعت وہ انہیا ہورسل کے مقامد میں یہ بات شامل نہیں کہ وہ تاریخی حیثیت اور اس کے موضوع سے بحث کر ہے۔ اس کا اول من مقامد کے تحت وہ انہیا ہورسل کے والے خرت وضیحت ہے۔ ان بی مقاصد کے تحت وہ انہیا ہورسل کے مقامد کے تحت وہ انہیا کہ بیان کرتا ہے۔ تا ہم بطور تعارف تاریخ قدیم کے بعض اقتباسات کانقل کردیا فائد سے ضالی نہیں۔

کتب تاری میں ایک نام یوباب ملتا ہے۔ الل تحقیق کا خیال ہے کہ ایوب اور یوباب ایک بی فخصیت کے دونام جیں عبر انی زبان میں یوبا ب کو اواب کہا گیا اور یہی عربی اوب میں ایوباب کو اواب کہا گیا اور یہی عربی اوب میں ایوب ایوب میں ایوب کے دھنرت ایوب بنی یقطان کی نسل سے ایوب (علیہ السلام) ہوگیا۔ مولانا آزاد کی تحقیق سے کہ دھنرت ایوب بنی یقطان کی نسل سے جی ۔ اور عربی نراد جیں اس لئے وہ یا تو حضرت ابرائیم کے ہم زمانہ جیں یا مجر دھنرت الحق

" وحفرت لعقوب كمعاصرين - لكهت بن:

اولاً محققین تورات اکثر اس طرف محے ہیں کہ حضرت ابوب عربی تھے۔ عرب میں ظاہر ہوئے اور سفر ابوب اصلاً تدیم عربی میں تکھی گئی تھی حضرت موی علید السلام نے اس قدیم عربی میں کھی گئی تھی حضرت موی علید السلام نے اس قدیم عربی سے اور سے میرانی میں نشقل کیا۔ سفر ابوب میں ہے کہ وہ شہر عوض (مشرقی فلسطین) میں رہے تھے اور آھے جل کرتصری کی ہے کہ ان کی مویش پرشیبا (سبا) کے لوگوں نے حملہ کیا تھا۔

rrx / 338

ان دونوں تقریحوں ہے بھی اس کی تقدیق ہوجاتی ہے کیونکہ کیاب بیدائش (تورات)
اورتواری اول بیل عوض کو آرام بن سام بن نوع کا بیٹا کہا ہے اوررامی بالاتفاق عرب عارب کی ابتدائی جماعتوں میں ہے ہے۔ (ترجمان القرآن ص :486 ج:2) عرب مؤرخ ابن عماکر بھی حفرت ابوب کو ابرا جی عہد کے قریب تنلیم کرتے ہیں۔ اوران کو حضرت لوظ کا ہم عمر اوردین ابرا جی کا پیروخیال کرتے ہیں۔ (فتح الباری ص:326 ج:6) مؤلف تقعی الانبیا و اوردین ابرا جی کا پیروخیال کرتے ہیں۔ (فتح الباری ص:326 ج:6) مؤلف تقعی الانبیا و نجار محری نے حضرت ابوب کا زمانہ حضرت ابرا ہیم ہے ایک سوسال پہلے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابن عماکر نے یہ کی لکھا ہے کہ وہ بنت لوظ کے صاحبر اورے ہیں اور قاضی بیضاوی لکھتے ہیں ابن عماکر نے یہ کی لکھا ہے کہ وہ بنت لوظ کے صاحبر اورے ہیں اور قاضی بیضاوی لکھتے ہیں کہ وہ لیابت لیقوب یارحمت بنت افرائیم بن یوسٹ کے صاحبر ادے ہیں۔

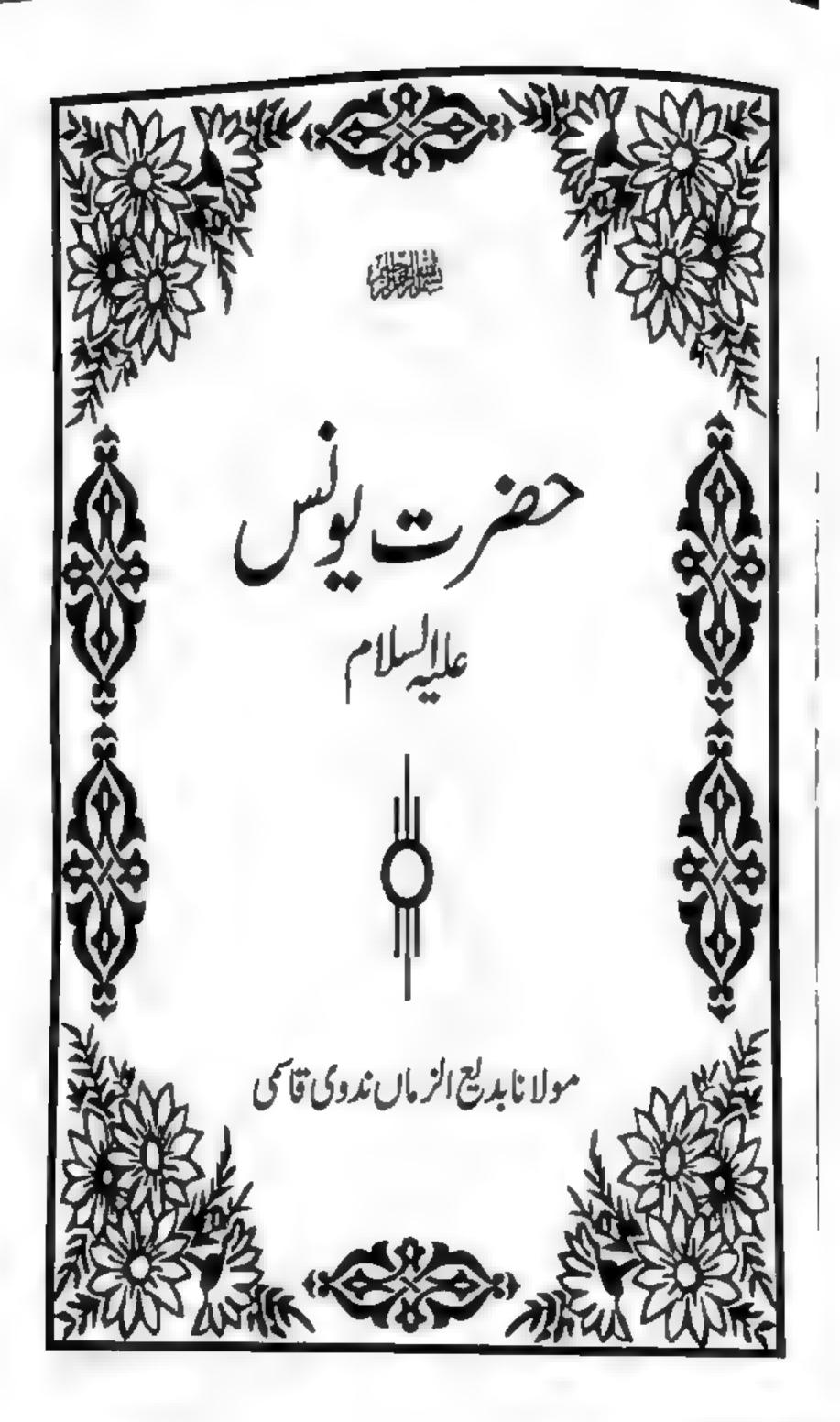
امام بخاری کی بھی غالبًا ہی رائے ہے کیونکہ انہوں نے کتاب الانبیا و میں انبیاء کرام کی جو ترتیب قائم کی ہے اس میں حضرت ابوٹ کا ذکر حضرت بوسٹ کے بعد اور حضرت موتیٰ ہے بل کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوٹ عربی کیونکہ تمام مختلف اقوال میں بھی ان کے عرب ہونے پر کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوٹ عرب ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور آپ کا عہد حضرت بعقوب وحضرت موکی علیما السلام کا درمیانی عہدے۔ مسال : حضرت ابوٹ کے واقعہ میں درس عبرت کیا ہیں؟

جسواب: ♦ دولت وتروت ، عزت وجابت اورخوشحالی کی زندگی میں الله تعالی کاشکرادر احسان مجھ زیادہ مشکل نہیں آسان ہے۔ لیکن بلاوم صیبت ، غسر ت و تنگدی میں حرف شکایت تک زبان پر نہ لاتا اور مبر واستقلال کا ثبوت ویتا بہت مشکل اور بڑا کٹھن کام ہے۔ اورای منزل ہ

انسان کے ایمان باللہ کا وزن معلوم ہوجاتا ہے۔ لیکن جب کوئی بندواس زیوں حالی ش مجمی صبط واستنقلال كاواكن باتح سے جانے نبیس دیتا اور مبروشكر كی زندگی اختیار كرلیتا ہے۔ تو بہت جلدائلد ی د محیری شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور اس پر نفنل وکرم کی بارش ہونے لگتی ہے۔ صرت ایوب کی زندگیاس کی روشن مثال ہے۔اللہ تعالی نے ای مبرواستقلال کی وجہے انہیں دوچندعطا کیا۔ ♦ ازدوای زندگی میں بیوی کی وفاداری اوراستقامت سب سے زیادہ محبوب شے ہے۔ ا حادیث میں اس عورت کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جوایئے شوہر کے تی میں و قا دار ٹابت ہو۔ اوراس وفا ومحبت کی تدرو قیمت اس وقت قیاس وا ندازے ہے جیس زیادہ قیمتی ہوجاتی ہے جب اس كا شوبرمصائب وآلام من كرفه آر بواوراس كريز واقرياء تك اس س كناره كش بويك ہوں،حضرت ابوب کی زوجہ مطہرہ نے آپ کے زمانہ مصیبت میں جس حسن وقاءاطاعت وقم خواری کا جوت دیااللہ نے اس احرام می حصرت ایوب کی می کویورا کرنے کیلئے عام احکام سے بالكل مخلف ايك ايما علم دياجس ساس نيك بيوى كى قدرومنزلت كااعرازه بوتاب- قرآن علیم نے معزرت الوب کا واقعد مل کرے بیتایا ہے کہ اللہ تعالی کے نیک بندے جب معمائب اور شدائد میں جتلا ہوتے ہیں تواہیے رب ہے بدگمان نہیں ہوتے اور نہ تک دل ہوتے ہیں بلکہ مرواستقامت کے ساتھ اس کی تازل کی ہوئی آزمائٹول کو برواشت کرتے ہیں اورای سے بدو ما تکتے الى الى يرجروسه كرتے إلى اوراى ساآس لكائے رہے إلى الى كايد طريقة بيس موتا كدا كر وكا عدت تك الله تعالى سے دعا مائنے رہے ير بلاند الله تو چراس سے مايوں ہوكر دومرول كے آستانول ير ماتھ میمیلانا شروع کردیں۔ان کے قلوب براس بات کا بورااطمینان رہتاہے کہ جو پچھ بھی ملتاہے اللہ ہی کے ہاں سے ملتا ہے اس لئے معینتوں کا سلسلہ جا ہے کتنائی دراز ہووہ اللہ کا پرستار اورای کے آستانے پر ہاتھ پھیلانے والے ہیں۔معمائب وشدا کدمیں معزت ایوب کی اس سیرت کوقر آن محیم اس طرح بیان كُرْتَا بِدِانًا وَجَدُنَاهُ صَابِراً، نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ . (سورة من : آيت: 44) بلاشبہم نے ایوب کوصا پر پایا، بہترین بندہ ،ایے رب کی طرف رجوع کرنے والا۔

 انسان کوندا تھے حالات میں اللہ تعالیٰ کو بھولنا جاہئے نہ برے حالات میں اس ہے ما یوں ہونا جا ہے! اچھا اور براسب اللہ وحدہ لاشریک لہ کے قبضہ داختیار میں ہے۔انسان تقذير كى كرفت ميں ہے اوراس كا يا بند ،كيكن الله تعالىٰ نه تفذير كا يا بند ہے اور نه مجبور ، وہ جا ہے تو انسان کے برے حالات کو بہترین حالات میں بدل دے اور اگر جا ہے تو بہترین حالات کو برے حالات میں بدل دے۔اس لئے مسلمان کو ہر حال میں اللہ نتعالی پراعما واور تو کل کرنا جاہئے۔حضرت ابوب نے اپنے ناموانق حالات میں ندمرف اپناتعلق برقر اررکھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف بار بارکٹرت سے رجوع ہوتے رہے اس کے صلیب ان کے اہل وعیال کونہ صرف واپس دیا گیا بلکددوچنداوردیا گیا۔اوراس عطاکے بعدقر آن عکیم نے بیدرس دیا کہ الله تعالی کابیدو چند فضل وکرم ہر عقل والے کے لئے تصیحت ہے۔ وَ وَ هَبْ مَنْ اللَّهُ أَهُ لَهُ أَهُ لَهُ وَمِثْلَهُمُ مُعَهُمُ رَحْمَةُ مِّنَّا وَذِكُرِي لِأُولِي الْآلْبَابِ (سورة ص: آيت: 43)" بم نے ابوب کو اہل وعمال عطا کئے اور ان کے ساتھ استے ہی اور دیئے اپنی طرف سے رحمت کے طور پراور تھیجت (یا دگار) کے طور پرعقل والوں کے لئے۔







(۲۲) حضرت يونس عليه السلام

معوال: حضرت يوس كوالله في كس لقب عنوازا؟

جواب : ؤوالنون لقب نوازا کے ماقال تعالیٰ: وَ ذَالنُونِ اِذْ ذُهَبَ مُغَاضِباً الْحُ کیونکہ تون کے معنیٰ مچھل کے ہیں اور ذاہم عنی والا ، لین مچھل والا اور پہلقب مجھل کے ہیٹ میں ریخی وجہ سے دیا گیا۔ (حیاۃ الحیوان ص: 383)

مدوال: حضرت يوس مجهل كے بيث من كتے دنول كدرے؟

سوال: حضرت بنیس نے اپن قوم میں تبلیغ کتے دنوں تک کی؟
جواب: آپ نے اپن قوم میں 33 سال تبلیغ فرمائی۔
مواب: آپ نے اپن قوم میں 33 سال تبلیغ فرمائی۔
موال: حضرت بوس کاذکر قرآن کریم کی گئی سور توں میں آیا ہے؟
جواب: قرآن عکیم کی چے سور توں میں حضرت بونس کاذکر آیا ہے۔ چار سور توں میں نام ایکور
ہواب: قرآن عکیم کی چے سور توں میں حضرت بونس کاذکر آیا ہے۔ چار سور توں میں نام ایکور
ہواب: قرآن عکیم کی چے سور توں میں حضرت بونس کاذکر آیا ہے۔ چار سور توں میں نام ایکور

سورہ نیاءاورسورہ انعام میں انبیاء کرام کی فہرست میں صرف نام فرکورہ۔ بقیہ جارسورتوں
میں واقعات پر مختصر روشنی ڈالی کئی ہے اور حضرت بوئس کی حیات طعیبہ کے صرف اس پہلوکونمایاں
کیا گیاہے جوان کی پنجبرانہ زعر کی ہے وابستہ ہے اور جس میں ان کے رشد و مدایت کے مختلف
سی میں وقت بھیرت ہیں۔
سی میں وقت بھیرت ہیں۔

مدوال: حضرت بوس كوالدكانام أوران كازمات بعثت كيا يع

جواب: مؤرض اسلام اس بات پر شفق بین کے دمغرت یوس کے والد کانام میں ہے۔ بخاری کا ایک اسلام میں ہے۔ بخاری کی ایک اور کی ایک میں اسلام اس بات پر شفق بین اور کی ایک روایت میں بھی بہی نام آیا ہے۔ اہل کیاب مؤرضین ان کے والد کانام بونا و کلھتے بین اور زمان بعث 1844ء تا 860 وہل سے کے درمیان بتاتے ہیں۔

حضرت بنیس اسرائیلی نبی ہے گرانہیں آشور (اسیریا) دالوں کی ہدایت کے لئے عراق بھیجا
گیا تھاای بنا پر آشور بوں کوقوم بینس کہا جاتا ہے۔اس قوم کا مرکز اس زمانہ میں غینون کا مشہور شہر تھا۔ جس کے گھنڈرات آئ بھی دریائے دجلہ کے مشرق کنارے میں موجودہ شہر موصل کے مین مقابل پائے جاتے ہیں اورای علاقہ میں ''بیلس نبی'' کے نام ہے آئ بھی ایک مقام موجودہ ہے۔ حافظ این جر کھیے ہیں کہ بینس کے زمانے کا تعین تاریخی روشی میں مشکل ہے البت بعض موزمین نے کہا ہے کہ جب ایران (فارس) میں طوائف الملوکی کا دور تھااس وقت فیزئ میں حضرت بینس کو مبدوث کیا گیا۔ قرآن کی میں شرک مردم شاری ایک لاکھ سے ذاکہ بتائی ہے۔ تریدی کی ایک روایت میں یہ تعدادا کیک لاکھ میں ہزار بیان کی گئی ہے۔

سوال: حضرت يوس كا واقع قر آن وحديث اور تاريخ كى روشى عن بيان كري؟

جواب :حضرت بونس کا واقعہ جس کا پچھ حصہ تو قر آن تکیم میں موجود ہے اور بقید روایات حدیث اور تاریخ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا حضرت بونس عراق میں شپر مومل کے مشہور مقام نیزی کی طرف مبعوث کئے تھے۔ اس قوم میں شرک و کفر کی گرت تھی حضرت بونس کوان کی ہرایت کے لئے مامور کیا گیا۔ وہ ایک طویل عرصہ تک قوم کو تو حید کی وجوت دیے بونس کوان کی ہرایت کے لئے مامور کیا گیا۔ وہ ایک طویل عرصہ تک قوم کو تو حید کی وجوت دیے

رہے لیکن قوم نے ان کی دعوت پر کوئی توجہ نہ دی بلکہ اپنے کفر وشرک پر امرار کرتے رہے اور از شیرت قوم نے ان کی طرح ان کا غداق اڑا نے لئے، اورا کیمان لانے سے انکار کر دیا۔ جہ اجماعی طور پر قوم نے ایسا فیصلہ کر لیا تو اللہ تعالی نے حضرت یوس کو تھم دیا کہ ان اوگوں کو آگا ہ کر دو کہ تین دن کے اند داندر تم پر بخت عذاب آنے والا ہے۔

حعرت بونس نے قوم میں میاعلان کر دیا ،عذاب کے اس اعلان پر قوم کے بعض سرداروں کو بياحياس مواكه يونس نے بھی جھوٹ نہيں كہا اور نہ بيہ بات ان سے ئى كى البذا ان كابياعلان تظرانداز كردييز ك قابل بيس اس برغور كرماح إن چنانچ آئيس من مشوره كيا كميا اوربيه ملي يايا كه يه ديكها جائے كه يونش رات كو هار بے شهر ش اپني جگه تيم رہتے ہيں يانبيں۔اگروہ اپني جگه متم ہیں توسمجھ لوکہ بچھ نہیں ہوگا ادرا گروہ یہال ہے ہلے گئے تو یقین کرلیا جائے کہ م کوہم بر عذاب آئے گا تیسرادن آنے سے پہلے آ دمی رات کوحضرت یونس وی البی کے اس اشارہ پرشہر ہے نکل کر بہت دور ملے محے میں ہوئی تو عذاب النی ایک سیاہ بادل کی شکل میں ان کے شہر پر منڈلانے لگا اور فضاء آسانی سے یتے ان کے قریب ہونے لگا۔ بیا اوا عک اوروحشت ناک صورت د مکے کرتوم کو یقین ہوگیا کہ اب ہم سب ہلاک ہونے والے ہیں۔ پھر حصرت بوس کی الله ين نكل محدّ اور مط كرابيا كدان برايمان في أحمر محم اور يجيل انكار ي توبدكر ليس مح لیکن حضرت یونس کونہ یا یا تو خود ہی پورے اخلاص کے ساتھ تو بہ واستغفار کرتے ہوئے ہتی سے ایک میدان میں نکل آئے ، عورتیں، بیج، مرد بوڑھے سب اس میدان میں جمع ہو گئے۔ادر نہایت آہ وزاری سے توبہاور عذاب سے پناہ مائنکے میں اس طرح مشغول ہوئے کہ پورامیدان آه و بکاسے کو نجنے لگا۔ان کی اس سجی حالت براللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اترنے والا عذاب ان سے دور كرديا جيسا كه قرآن كيم نے بيان كيا ہے روايات ميں سير وضاحت بھی ہے کہ بیدعاشورہ لینی وسویں محرم کا دن تھا۔ ادھر حضرت یونس بہتی ہے باہراس انتظاريس يتصكداب اس قوم برعذاب نازل موكا _انبيس قوم كي توبدواستغفار كاحال معلوم ندتها _

جب عذاب لل كياتو فكر به وني كه توم ميں جھے جھوٹا قرار ديا جائے گا اوراس توم كابية قانون تعا كر جس فخص کا مجدوث واضح ہوجائے اس کونل کر دیا جاتا۔ حضرت بونس کو میڈطرہ پیدا ہو گیا کہ میں اب اپنی صفائی بھی چیش نے کرسکوں گا اور قانون کی روسے مثل کردیا جا دُل گا انبیا و کرام اگر جربر مناه ومعصیت سے یاک ہوتے ہیں مرانسانی فطرت اور طبیعت سے جدائیں ہوتے۔اس وقت طبعی طور پر بید پریش نی اورخوف لاحق ہوا کہ اگر میں توم میں واپس جا دُل گا تو قانون کی رو ے قبل کر دیا جاؤں گا۔ اس غم و پریشانی میں شہر چھوڑ کر ابجرت کے ارادے سے نکل پڑے یہاں تک کہ بحفرات کے کنارے بینج کئے وہاں ایک کشتی ویکھی جولوگوں ہے بھری ہوٹی تیار کھڑا گئی لوگوں نے حصرت بوئس کو دیکھا تو سوار کرلیا کشتی روانہ ہوئی۔ جب وسط وریا میں بہنی تو کشتی ا جا تک ممبری ندا کے برحمی ند چھے جاتی کشتی والوں نے اپنی کوشش بوری کرنے کے بعداعلان كما كد جارى ستى من كونى بها كا مواغلام بالية وى كوظا بر موجانا جائة تاكداكية وى كاوجد ہے سب پرمصیبت ندآ جائے۔ جماری سی منجانب اللہ چلی بھی ہے اور رکی بھی ہے۔ حضرت ینس کہنے لگے اگرابیا ہی اس کا دستور ہے تو وہ بھا گا ہوا غلام میں بول۔ کیونکہ میں نے اپنے شہرکو بغيراة ن البي حيورُ اب مجهدا يزرب كي اجازت كالنظار كرنا عاسبة تعاله البندا مجهدر يا من أال ودتا كه الل تشتى نجات يا جائيس - تشتى والصحصرت يونش كى راست بازى اورنيك صورت وكم كراس يرتيار نه ہوئے انہيں يعنين نہيں آتا تھا كەاپيا شخص بحرم بھى ہوسكتا ہے؟ آخر بعد مشورہ مے یا یا کے قرعدا تدازی کر لی جائے جس کا نام نکل آئے اس کودریا جس کھینک دیا جائے۔ الفاقا قرعه مي حضرت يونس عي كانام نكل آيالوكول كواس برتعجب بهوا ووباره سه بارقرعه اندازي كي هر بارانبي كانام لكلا-الله تعالى كاليه معامله حصرت يؤس كي خصوصي مقام كي وجها اگر چەانہوں نے کوئی الی خلاف ورزی نہیں کی تھی جس کو گناہ یا معصیت کہا جاتا لیکن پیغیر کے بلندمقام کے بیمناسب ندتھا کہ وہ محض طبعی خوف کی وجہ سے بغیرازن خداوندی اجرت کرجا تمیں، شایدای قصور کی وجدے ان کے ساتھ میدمعاملہ کیا گیا۔الغرض جب بار بار معزرت یونش می کا نام

ت را و کیا لین اللہ تعالیٰ اللہ اللہ کے اور کا اللہ کا رو آخریب تھا تی کر کتارے تک پہنے جانے کا اور کیا لین اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کے اور کا استراللہ کے تھم سے ایک بہت بڑی کی ہے اور کا اللہ کے بیٹ میں چلے گئے۔

ار اور کیا لین اللہ تعالیٰ کو اپنا لقہ بنا لیا اور صفرت یونٹ سید ھے اس کے بیٹ میں چلے گئے۔

مفرے ابن مسعود تر مایا کرتے تھے کہ حضرت یونٹ اس چھلی کے بیٹ میں چالیس یوم تک رہے۔

دیم سے بیان کو پائی کی تہے تک لے جاتی اور دور دراز مسافتوں میں پھراتی رہتی۔ بعض مغمرین منسرین نے سات اور بعض نے تین دن اور بعض نے چیرساعات پھیلی کے بیٹ میں رہنے کی مدت کھی نے سات اور بعض نے تین دن اور بعض نے چیرساعات پوئی کے بیٹ میں رہنے کی مدت کھی ہے۔ حقیقت حال اللہ بی کو معلوم ہے۔ (مظہری) حضرت یونٹ نے چھلی کے بیٹ میں اپنے ہے۔ حقیقت حال اللہ بی کو معلوم ہے۔ (مظہری) حضرت یونٹ نے چھلی کے بیٹ میں اپنے آپ کوزی وحسوں کیا بہدہ میں جاکر اس برامت کا اظہار کیا اور معنو در درگز رکی اس طرح منا جات آپ کوزی وحسوں کیا بہدہ میں جاکر اس برامت کا اظہار کیا اور معنو درگز رکی اس طرح منا جات گی ۔ یونٹ الفظ الم پین ۔

ں سیار ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں کی اسے جس تیری یا کی بیان کرتا ہوں بلاشبہ ہیں اسے اسے منسل برخودی ظام کرتا ہوں اللہ میں اسے منسل برخودی ظلم کرنے والا ہوں "۔

انڈ تو لی نے صرت یوش کی درد مجری پکار کوئی اور قبول فرمایا، چھلی کو تھم ہوا کہ یوس کو جو ترے پاس ہماری امانت ہے اگل دے۔ چھلی نے ساحل پر صفرت یوس کو اگل دیا۔ صفرت این مسعود قرماتے ہیں کہ پیٹ بھی دہنے کی وجہ ان کا جہم ایسا ہو گیا تھا جیسے کی پرع و کا پیدا شدہ بچر (جس کا جہم بے حدزم ہوتا ہے) الغرض حضرت یوس نہایت نحیف و تا تو ان مات میں نشکی پر ڈال دیے گئے اللہ تعالی نے اپنے نفشل ہے ان پر ایک بیلدار درخت اگا دیا جس کے بتوں کا سایہ دھزت یوس پرسائبان کا کام دینے لگا اور ایک جنگی بحری کو اللہ تعالی نے مامور کر دیا وہ وہ وہ وہ ان کے پاس آگھڑی ہوتی اور حضرت یوس اس کا دودھ پی لیتے۔ چندون مامور کر دیا وہ وہ وہ وہ ان تو تھم دیا گیا کہ دوبارہ اپنے شہر نیزو کی جا کیں اور قوم میں رہ کران کی داہنمائی کریں۔ چنانچہ شہر دائیس آگے وہ بارہ اپنے شہر نیزو کی جا کہ تو جہم سرت وخوش کا راہنمائی کریں۔ چنانچہ شہر دائیس آگے وہ بارہ ان کو دیکھا کہ تو بے حد مسرت وخوش کا اظہار کیا اور ان کی راہنمائی میں دنیاو آخرت کی کامرانی حاصل کی۔ آخر کار پوری تو م حضرت

بنس كے ہاتھ برايمان كے آئی۔

یں سے بھورت کردی گئی۔ واللہ اللم ابن کثیر نے واقعہ کی جوتر تبیب قائم کی ہے وہ پھھاک طرح ہے جودرت کردی گئی۔ واللہ اللم۔ (تغییر ابن کثیر سورۃ الصافات)

مسوال: حصرت يوس عليه السلام كى وفات كهال موتى؟

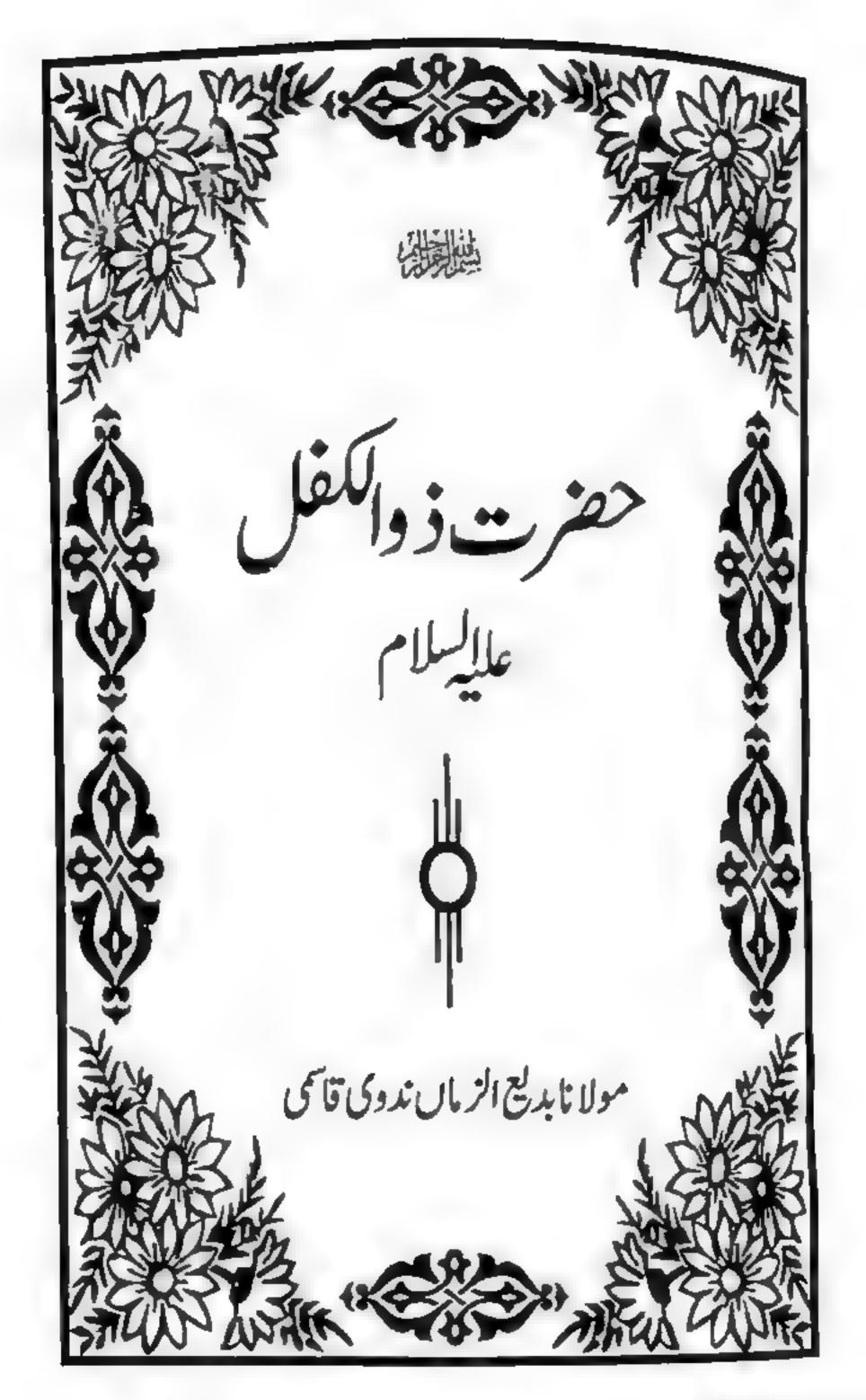
جواب: حضرت یونس علیہ السلام کے مقام وفات کے بارے میں مفسرین کے دوتول مشہور بیں اول شہر خیوی جس میں وہ مبعوث کئے متھے۔ بیں اول شہر خیوی جس میں وہ مبعوث کئے متھے۔

وم علاقہ فلسطین کے شہرالخلیل میں وفات پائی جواکٹر انبیاء کرام کا مذن رہا ہے۔الل تحقیق نے پہلے قول کو تر نیجے دی ہے کیونکہ تمام مورجین اس بات پر شغق ہیں کہ حضرت یوس مجھل کے پیٹ سے نجات پاکر نیزی واپس تشریف لے گئے اور انہوں نے اپنی بقیہ زندگی قوم کی ہوایت ورشد کے لئے وقف کر دی تھی ۔ لبندا قرین قیاس بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات بھی شہر نیزی میں ہوئی ہو۔ والنّد اعلم ۔ 2)

جب لوگ جنت میں جائیںگے تو ان کی عمر کیاھوگی؟

جنت میں جانے کے بعد سب کی عمر تینتیں (33) سال کی ہوگی۔ دوسرا تول بیہ کے کورش 17 سال 18 سال کی اور مرد 33 سال کے ہوں گے۔ (تفییر عزیزی ب 30)

حضرت امام احدين خبل كالم عليه معرف الله عليه معرب المام احدين حنبل وحمة الله عليه معرب المام احدين المربي المام احدين المربي المربي المنظرة المربي المنظرة ال



學

پیچائی قیصدامت و کن سے دور ہے ...

میر سدوستو اس وقت دنیا می بدنی گا آگی ہوگی ہوگی ہوگی ہوتی دامت و بن سے دور ہے۔ اگر ہم نے حضوصلی انڈ علید کلم والی مخت کو ہی ہوتی ہے۔ اس وقت منایا تو یہ ہوتی ہی آئی گئی ہے۔ اس وقت منایا تو یہ ہوتی ہی آئی گئی ہے۔ اس وقت است کی اگر کی سے جہنم کے کنار ہے پر کھڑی ہوگی ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے دور پھر کے حضور صلی انڈ علید والی سنت کو زعمہ کر کے لوگوں کا تعلق انڈ سے جوڑا جائے۔ ودور پھر کے حضور صلی انڈ علید والی سنت کو زعمہ کر کے لوگوں کا تعلق انڈ سے جوڑا جائے۔ کی سیم الاسلام وقت انڈ علید نے فر مایا کہ امام اوزاعی رحمۃ انڈ علید اپنے دور کے مسلمانوں کی حالت و کھی کر فر مایا کہ اگر محالیہ وضی انڈ عنہ آج تجروں سے نگل کرا تھی تو جیسا کہ ہمار سے اعمال ہیں ان کو د کی کر تبییں مجنوں وکا فر کمیں گئے۔ فر تبلی یا گئی یا گئی کی تو جیسا کہ ہمار سے اعمال ہیں ان کو د کیکر تبییں مجنوں وکا فر کمیں گئے۔ فر تبلی یا گئی یا گئی کا دنیوت ہے، حصد دوم میں۔ ۲۲۲۲ کی

دین کامرکز بے دین کا گڑھ بن گیا

بخارا شی ایک وقت تھا کہ جم بڑار ہداری تھے اور جم بڑار کے قریب مراجد تھی جوب دموت و بلنج کو چھوڑنے کی وجہ سے کیونسٹوں نے ختم کر دیں۔ وہ علم اورا ہل علم کی حضرت آمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جس مجلس شی درس دیا کرتے تھے اس کا وضو خانہ ا تنا بڑا تھا کہ ایک وقت میں ۵ بڑار آ دی وضو کر سکتے تھے۔ پھر دوم سجد کتنی بڑی ہوگ ۔ آئ وجوت و بہلنج کو چھوڑنے کی وجہ سے اس مجد کی فضا اللہ کے نام کو سنٹے کے لئے ترتی ہے۔ منٹے کے لئے ترتی ہے۔

(٢٣) حضرت ذوالكفل عليه السلام

موال: حصرت ذوالكفل كاذكر قرآن مجيدكي كنني سورتول على آيات؟

جواب: قرآن عيم من حضرت ذوالكفل كاذكردوسورتون من آيا بهاوردونول من صرف نام ذكور به يعني انبياء كرام كى فهرست من شاركيا كياب كوئى تفعيل ياوا قدموجود نبين البت تفييرى روايات من مختفر تفعيل لمتى بهجوان كيتعارف اور شخصيت كے لئے كافی ہے۔ تعارف اور شخصيت كے لئے كافی ہے۔ موال : حضرت ذوالكفل كا سلسلة نسب كيا ہے؟

جسواب : ووالكفل كے متعلق قرآن عزیز نے نام كے موا كي ذير بيان كيا ۔ اى طرح في اكرم صلى الله عليه وسلم ہے بھى كي و منقول نہيں ہے لہذا قرآن وصديث كى روشنى بيس اس سے زیادہ نہيں كہا جا سكا كه ذو الكفل فدائے برگزيدہ نبى اور پينمبر تقے اور كسى قوم كى جدايت كے لئے مبعوث ہوئے تتے اس سے زائد سے سكوت ہے ، اس كے بعد دوسرا درجہ سير وتوارئ كا ہے لئين كافى تفتيش وجبتو كے بعد بھى ہم كواس سلسلہ ميں الى معلومات بہم نہيں پہنے سكس كہ جن كے ذريعة در الله اللہ على الى معلومات بهم نہيں پہنے سكس كہ جن كے ذريعة سے ذو الكفل كے حالات وواقعات برمزيدروشنى بڑسكے، چنانچية ورات بھى فاموش ہے اور اسلامى تاریخ بھى ...

مسوال : حضرت ذوا^{اکنال} کام کی وجہ تھیہ کیا ہے اور و دسی نہانہ میں نبوت سے سرفراز کے محے ؟

البنة ابن جرير في مشهور مفسرة البي امام جابية الكنف كي روايت تقل كى ب حس سان كى شخصیت پر مزیدروشی پرتی ہے۔ای طرح ابن الی حاتم "ف حضرت ابن عبال اور حفرت ابوموی اشعری ہے بعض آثار تقل کتے ہیں اگر چدان کی سند میں انقطاع ہے تا ہم لنس واقعہ میں دونوں مشترک ہیں۔ ذوالکفل کالفظی ترجمہ 'صاحب نصیب' ہے لیخی عادات واخلاق ویزر کی میں بہت بردا حصہ یانے والا ۔ قرآن مکیم نے ان کوای لقب سے باد کیا ہے اور بیرلقب ان کے نام كى طرح استعال كيا كيا ہے۔ بعض مغمرين نے لكھاہے كہ بيد حفرت ايوب كے بيٹے ہيں جو ان کے بعد نبوت سے سرفراز ہوئے اور ان کا اصل نام بشر تھا۔علامہ آلوی نے تغییر روح المعانی مس الما ہے كمالى كتاب ان كانام" حزق ايل" بتاتے ہيں جونى اسرائيل كى اسرى (عود قبل مسے) کے زمانے میں نبوت سے سر فراز ہوئے۔ بخت نصر بادشاہ نے عراق میں اسرائیلی تیدیوں کی ایک نوآ بادی دریائے خابور کے کنارے قائم کردی تھی جس کا نام تل ابیب تھا۔ای مقام پر مدایت پر مامور رے اور طرح طرح کی تکالف اٹھاتے رہے اور دوسری طرف بروظلم کے حكرانول كوجمي توحيدكي دعوت دية رب جس كي وجهان كمصائب من دوچندا ضافه ہوتار ہامکن ہان کے ای مبروضبط کی وجہ ہے انہیں ذوالکفل کالقب دیا گیا ہو۔ (منبط وحل کا حصہ یانے والا) امام مجاہدگی روایت حسب ذیل ہے۔

''جب امرائیلی نی دھزت السع بہت بوڑھے ہو گئے تو انہیں یہ بار بار خیال آیا کہ کاش میری زندگی ہی جس کو کی شخص ایسا قابل ہوجا تا جو میرے بعد میری دعوت و تبلغ کو سی طریقہ ہے میری زندگی ہی جس کو کی شخص ایسا قابل ہوجا تا جو میرے بعد میری دعوت و تبلغ کو سی طریقہ ہے انہام دے سیکے اور دین کا کام جاری رہ سیکے۔ایک دن انہوں نے بنی امرائیل کا ایک برااجہاع کیا اور ان کے مما منے یہ بات رکھی اور اس کے بعد اعلان کیا کہ جس تم میں سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ تا مزد کرتا جا جتا ہوں بشر ظیکہ وہ جھ سے تمن باتوں کا عبد کرے۔

(1) دن مجرروزہ رکھے(2) شب کو یا دالی میں مشخول رہے(3) مجی غیمے میں ندا ئے۔

یہ ن کرایک خص کھڑا ہوا جو عام نگا ہوں میں کمنام تم کا تھا کہنے لگا میں ان خدمت کے لئے
ماضر ہوں۔ حضرت السع نے اپنی تینوں شرطیں دوبارہ بیان کیں اور دریافت کیا کہ ان کی پابندی
کر دھے؟ اس مختص نے جواب ویا ہاں! لیکن حضرت السع نے آس کو تبول ند کیا۔ درمرے دن
میرا جناع کیا اورکل کی بات و ہرائی ، سب خاموش رہے لیکن وئی شخص آ کے بڑھا اورخود کو اس خدمت کے لئے جش کیا اور مینوں شرطیں پوری کرنے کا عہد کیا۔ تب حضرت السع نے اس کو اینا خلیفہ نامرد کیا۔

شیطان مردود بیساری کارروائی دیمچرر باتھااس کو برداشت نه بورکااس نے اپی ذریت
کو جمع کیااور کہا کہ الی صور تنس اختیار کروجن سے بیخص بہک جائے اورا پی ٹرطول پر قائم
ندرہ سکے۔شیاطین نے بہت کوششیں کیس لیکن مب ناکام رہے وہ فض دن مجردوزہ رکھتا،
شب بجرعبادت کرتا اور بھی کسی پر خصہ نہ کرتا تھا۔ آخر ابلیں لعین نے کہا کہ بیس ہی اس کام کو
انجام دول گاتم جھے پر چھوڑ دو۔

السع کے اس خلیفہ کا بید رستور تھا کہ وہ دن رات میں صرف دو پہرکوتھوڑی در سوجاتے ہے۔
تاکہ تھکان دور ہوجائے چتانچہ ایک دن البیس ملعون پر اگندہ حال پوڑھے کی شکل میں ای وقت
تاکہ تھکان دور ہوجائے چتانچہ ایک دن البیس ملعون پر اگندہ حال پوڑھے کی شکل میں ای وقت
ان کے در دازے پر پہنچا اور کھنگھٹا یا خلیفہ آرام جھوڑ کر باہر آئے ہو چھا کہ کون ہو؟

ابلیس نے جواب دیا ہیں ایک مظلوم اور ناتواں بوڑھا ہوں میرے اور میری قوم کے درمیان
ایک دیریز خصومت ہاں لوگوں نے مجھ پرظلم کر دکھا ہا اور جھے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے
پریشان کرتے ہیں اور پھرطویل واستان شروع کر دی یہاں تک کہ دو پہر کے مونے کا وقت ختم
ہوگیا۔ خلیفہ نے کہا اب تم جاؤشام کو جو مجلس ہوگی تب آنا ہیں تمہاری دادری کروں گا۔ بوڑھا
چلاگیاشام کو جب مجلس متعقد ہوئی تو خلیفہ نے دیکھا کہ وہ بوڑھا مظلوم موجود نہیں ہے یہاں تک
کرمجلس برخاست ہوگی مگر وہ نہیں آیا۔ صبح کی مجلس ہیں انتظار کیا اس وقت بھی غیر موجود تھا۔

حضرت ذوالكفل عليه السلام المسلام المسلوم المسلام المسلوم المسل pf / 354 خلیفہ نے خیال کیا کہ شاید کوئی نذر پیش آھیا ہو۔ جب دو پہر کا وقت ہوا تو معمول کے مطابق لینے بی منے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی ، اٹھ کرد یکھا تو وہی بوڑ ماتھا ہو چھا کرک بات ہوئی جوتم عدالت کے وقت بیس آئے ؟ کہنے لگا اے مارے عزیز خلیفہ میرے قالو برے خبیث تم کے لوگ ہیں جب آپ کوبلس میں دیکھتے ہیں تو آہتہ ہے جھے سے اتر اور لیے میں کہ مرافعہ نہ کر وہم تمہارا تن دیدیں ہے، لیکن جب آپ مجلس برخاست کر دیتے ہیں تو یکر انکار کردیتے ہیں اور پھران کی شرارتیں سنانے لگا یہاں تک کرآ رام کا ونت ختم ہو کیا خلیفہ نے کیا آج شام كومنرورآ جانا بيس تيري موجودگي بيس فيصله كردول كااوراس جفكر يه كو بميشه كے اين خو کردوں گا۔ بوڑھا معذرت کرتا ہوا دعا کیں دیتا ہوا رخصت ہوالیکن خلیفہ کو نیند نے بہت ترکا دیا تھامسلسل دودن آ رام نہ کرنے پر مزاج میں تغیر پیدا ہونے لگا محرشام کی مجلس حسب وہدو منعقد کی اور داوری کے لئے بیٹھ کئے جاروں طرف نگاہ ڈالی بوڑھے کونہ پایا، خیال کیا ٹایر پر کوئی عدر پیدا ہو کیا ہو۔

تیسرادن ہواتو مج کی مجلس اپ وقت پر قائم کی سب لوگ آئے جنکے مقدمات تھے لیکن وہ بوڑھا آج بھی ندآیا، خلیفہ نے سمجھا کہ مکن ہے توم کے ساتھ مصالحت ہوگئی ہو۔عدالت سے فارغ ہوکردو پہرکوآ رام کے لئے گھر آئے اور اہل فاندکو تھم دیا کہ آج دروازے پرکوئی فخص بھی آئے دروازہ نہ کھولا جائے۔ نیند نے جھے بے بس اور عاجز کردیا ہے خلیفہ ابھی لیٹائی تھا کہ بوڑھے نے دروازہ نہ کھولا جائے۔ نیند نے جھے بے بس اور عاجز کردیا ہے خلیفہ ابھی لیٹائی تھا کہ بوڑھے نے دروازہ نہ کھولا جائے۔

میں نے تم کو منع نہ کیا تھا کہ آج دروازہ نہ کھولنا۔ پھر پیخف کیے داخل ہوا؟ پھر معادروازہ پر نظر اللہ آل و بند پایا اور بوڑھے کو اپنے قریب دیکھا۔ خلیفہ کو یفین ہوگیا کہ بیا البیس ہے ڈانٹ کر پوچھا اللہ کے وشمن کیا تو البیس ہے؟ کہا ہاں! میں البیس ہی ہوں۔ اے خلیفہ تو نے جھے ہر طرح تھکا دیا اور میری ذریت بھی تجھ پر کسی طرح قابونہ پاکس تب میں نے یہ آخری صورت طرح تھا دیا اور میری ذریت بھی تجھ پر کسی طرح قابونہ پاکس تب میں نے یہ آخری صورت افتراری تا کہ کم از کم تھے کو غضبتاک ہی کردوں گرافسوں کہ میں خود ہی تا کام رہا اور تو اپنے عہد میں بورا ٹابت ہوا۔

امام مجاہدی بدروایت چونکہ سند کے انتہارے کی نظر ہے اس لئے اس کی حیثیت ایک قصہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ۔ نداس کوقر آن حکیم کی تغییر قرار دیا جاسکتا ہے اور ندہ کی حضرت والکفل کی ذاتی سیرت کے لئے دلیل وجمت کہا جاسکتا ہے ۔ نیز اسی روایت میں بیاسی مراحت ہے کہ ذوالکفل کی ذاتی سیرت کے لئے دلیل وجمت کہا جاسکتا ہے ۔ نیز اسی روایت میں بیاسی مروصالح تھے۔ چونکہ قرآن کریم نے انہیں انبیاء کی فہرست میں شار کیا ہے اس لئے یہ بات تو تعلقی ہے کہ وہ بھیٹا نہی تھے۔

ری ان کی ذاتی سیرت اور واقعات زندگی قر آن عکیم ان تفاصیل سے ساکمت ہے۔اسکنے اس اس روایت کو صرف ایک تاریخی روایت سے زائد حیثیت حاصل ندہوگی۔ شاہ عبدالقادر محدث نے لکھا ہے کہ ذوالکفل حضرت ابوب کے صاحبز اد یہ مضاور انہوں نے حسبۃ للد کی مخص کی صاحبت قبول کر کی تھی جس کی بیا داش میں ان کوئی سال قبد کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔واللہ اعلم

حضرت ابوبكرصد اين كى مدت خلافت

حضرت ابو بكرصد ليق رضى الله عنه كى مدت خلافت كے بارے بلس دوا قوال ہيں: (1) سواد وسال (تاریخ اسلام)(2) دوسال تین ماہ آٹھ دن (حیاۃ الحوان ج: 1 ص: 71)

مخلوق کوراضی کرنے کی فکر

آ جکل ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ اللہ کی رضا کی بجائے مخلوق کی رضا تاہی کرتے ہیں۔ مثال کے حلور پر جب شادی کا موقع آتا ہے تو ہر بندہ چاہتا ہے کہ مب رشتہ داروں کورائنی کرلو۔

المجامية من ينالوورندلوك كياكبيل محمد

انظام ایے کرلو ورندلوگ کیا کہیں مے۔

الله المارية ا

السيكمانااليابنالو ورندنوك كياكبيل محمد

الله من المرسم بھی پوری کرلوور نہ لوگ کیا کہیں ہے۔

المجهوورسم بھی پوری کرلوورندلوگ کیا کہیں گے۔

امون ناراض تقامسه جا كرمناليا-

💠 مالا ناراض تھا جا کرمنالیا۔

ان کو جھی ہے اراض تھے... ان کو بھی جا کرمنالیا

کیا شاد بوں کے موقع پر کوئی رہے گی و میکھا ہے کہ میں نے اللہ کو بھی راضی کیا ہے یا آئیں۔ (ازاہ دات: حضرت مولانا پیرڈوالفقارا ترفقشیندی دامت برکاتیم _ انمول صدیث سن ۱۳۱۸ (۲۵۰/۲۵۰)



推開

اولياء اللداور للرامن...

وعزرت من الكروم " الله على و" عفر على عين الدين الأكن وم " الله على و معرسه الله بين بختيار كاكي رم تدالله عليه و عفرسك علا والدين كليم مي رحية الله عايده معترست خواميه بالتي الله دح تدالله عايده معترست مجد واللب فافي دح " دالله عليه ومعزمت مؤليد كيسووراز وحمشالله عليه ومغرسك بها والدين ذكريارم شالله عليده حضرت شاوركن عالم رحمته الأرعابيه وقميره وقميره لآنام حضرات استه كمراور اطن مجاوزكر اس ملاقہ میں مس فرض ہے آئے۔ کیا مال ووولسد اور مکومت کے حسول کے لئے آیے تے ؟ ظاہر ہے کہ بیر معزات مرف اللہ کے وین کی تبلیغ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے تشريف لائے تھے۔ان كامقصدوى تعاجواللد تعالى اور رسول ملى الله عليه وسلم نے تعليم قربايا تقار بهارے ملک میں موجود ومسلمانوں کی تعداداور کش اندیں معزات کی تبلغ کا معدقہ ہے۔ان بزر کوں نے اجاع سنت میں لقیراندز مرکی کر اری مجاہدے کئے یختی اور تكاليف بين محزر بسركي البكن فرض كي ادا ليكي كاحق ادا كيا_الله تعالى ان معزات کے درجات بلندفر مائے اوران کے فیض کوجاری رکھے۔ آمین ﴿ تَلِيعٌ بِالْكِتِينَ كَارِنُوت ٢٠٠٠ ﴾ وحدوم من ١٨٨)

(۲۲) حضرت عزيماليالم

مدوال: حضرت عزير كاذ كرقر آن كريم من كتف مقام برملتاب؟

جسواب: قرآن علیم می حضرت عزیر کا صرف اسم گرامی ملتا ہے اور وہ بھی اس میں کہ یہود یوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے لیا ہے جبیبا کہ نصار کی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے لیا ہے جبیبا کہ نصار کی نے حضرت میسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا ہے۔ اس ایک جگہ کے علاوہ قرآن حکیم میں کی اور مقام پر بھی ان کا نام لے کر ان کا نام لے کر ان کے حالات وواقعات کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

سوال: حفرت عزير كاسلسلينب كياب؟

جواب مؤرخ اسلام ابن عسا کرنے حضرت عزیر کے دالد کا نام جروہ لکھاہے۔اور محیفہ عزرا میں ان کا صلقیاہ بتایا گیا ہے۔سلسلہ نسب کے بعض ناموں میں مؤرخین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیکن اس پرسب کا اتفاق ہے کہ وہ حضرت ہاردن بن عمران کی سل سے ہیں۔

سوال: حفرت ازر كتاريخى تعارف مطلع كري؟

جواب: سانوی صدی فی سے کے وسط شہر بائل میں بخت نصر کا ظہور ہوااس نے اپنی قاہرانہ اور جابرانہ طاقت سے قرب وجوار کی تمام حکومتوں کو مخر اور ذیر کرلیا اور پیر قلسطین پر مسلسل جملہ کر کے بروٹلم اور قلسطین کے تمام علاقے کو تباہ و تاراخ کر دیا اور بنی اسرائیل کو قید کر کے بروی ذلت کے برائھ بائل لے تیا، تو رات کے تمام سنوں کو جلادیا۔ اس طرح کہ ایک نے بھی یہود ہوں کے ہاتھ میں باتی ندرہا۔

اسرائیلی دوایات کے مطابق نی اسرائیل کابیدو درا بتلاء حضرت سلیمان کے عہد کے بعد کا ہے بابل کی اسیری تقریباً ستر سال قائم رہی ۔ اس طویل عرصہ میں بنی اسرائیل نے اپنی شریعت، دوایات، تہذیب و تدن حق کہ اپنی تو می زبان عبرانی تک سے نا آشنا ہو گئے تھے۔ اس زیانے میں حضرت عزیر صغیرس متھ اوراسرائیلیوں کے ساتھ بابل ہی میں دہے تھے۔ چالیس سال کی

عرکو پہنچ تو نتیہ (بربی عبدہ) سلیم کرلے مے اوراس کے بعدان کومنعب نبوت مطابول نی اسرائیل کی اسیری بابل سے لے کر رہائی اور تغییر بیت المقدی کی درمیانی مدت تک وہ بی اسرائیل کی رشدو ہدایت میں مشغول رہے ہیں۔

سمز شة سلور ميں بيدؤ كرآ چكاہے كەجب بخت لفرنے بيت المقدس كونياه و برياد كر ديااور بن اسرائیل کے مرد، مورانوں اور بچوں کو بھیڑ بحریوں کی طرح بنکا کر لے چلانو توراۃ کے تمام تسخوں كوبمي جلاكررا كدكرديا تفا-بني اسرائيل كے پاس ندتوراة كاكوئي تسخد باتى بچا تفااورندكوكي توران ك ما نظافا جس کواول ہے آخر تک توراۃ حفظ ہو۔ چنانچہ اسیری کے بورے دور میں وہ توراۃ ہے محروم ہو بچے تنے لیکن جب عرصۂ دراز کے بعدان کو ہابل کی اسیری سے نجات ملی اور وہ بیت المقدس مين دوباره آباد مويئة واب أنبين فكرموني كهالله تعالى كى كماب توراة كوكس طرح عامل کریں۔ تب حضرت عزیر نے سب اسرائیلیوں کوجمع کیا اوران کے سامنے توراۃ کواول سے آخ تک پڑھااور تحریر کروایا۔ بعض امرائیلی روایات میں ہے کہ جس وقت انہوں نے بی امرائیل کو جمع کیا توسب کی موجودگی میں آسان سے دوجیکتے ہوئے شہاب ازے اور حضرت عزیرا کے سینے میں سامئے تب معزت عزیرا نے بنی اسرائیل کواز سرنو توراۃ مرتب کرکے عطا کی۔ توم میں اس خدمت ہے حضرت عزیر علیہ السلام کی قدر دمنزلت سو گنا بڑھ کئی اور پھر آ ہستہ آ ہستہ بہی محبت نے گمرای کی شکل اختیار کرلی آخر انجام توم نے حضرت عزیر کوای طرح الله تعالی کا بیٹا کہنا شروع کیا جیسے نعماریٰ نے حضرت عیسی کوابن اللہ کہا ہے اور بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے اين اس عقيدے كے لئے بيدليل قائم كرلى كەمون في نے جب ہم كوتوراة لاكردى تقى توالواح (تختیوں) پراکھی ہوئی تھرعزیر" نے تو کسی لوح یا قرطاس پر مکتوب لا کردینے کی بجائے ترف بحف اینے سینے کی لوح ہے اس کو ہمارے سامنے قل کردیا۔ اور عزیر میں بی توت جب ہی مکن ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہوں۔العیاذ باللہ۔

حضرت سلیمان کے واقعات کے من میں ایک سیج روایت اس طرح نقل کی گئی ہے کہ کی ہی

کوایک جونی نے کاٹ لیاتھا انہوں نے خصہ میں جیونی کے سوراخ میں آگ ڈال کرتمام جونٹیوں کو چونٹیوں کو جونٹیوں کو جونٹیوں کو جونٹیوں کو جونٹیوں کو جائزتھا؟ اس واقعہ کے متعلق ابن کیر سے اسحاق بن بشیر کی سند سے بیقل جلادینا کس طرح جائزتھا؟ اس واقعہ کے متعلق ابن کیر نے اسحاق بن بشیر کی سند سے بیقل کیا ہے کہ ایام مجائد ، ابن عباس اور حسن بھری وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ نجی عزیر تھے۔ واللہ ایم رالبدایہ والنہایہ ، تاریخ طبری)

موال: حضرت عزير كاموت كردا تعدك حقيقت كياب؟

مواب : سورہ بقریں ایک برگزیدہ سی کا بیدا تعدوری ہے کہ وہ اسپنے فیجر پرسوارایک ایسی بہتی ہے گزررہ ہے تھے جو بالک تباہ و ہر باداور کھنڈر ہوں کی تم وہال نہ کوئی کمین تھا نہ مکان ، ہے ہوئے چدر نقوش باتی تھے۔ ان ہزرگ نے جب بیہ شظر دیکھا تو ان کے دل پی خواہش ہوئی کہ کاش اللہ تعالی جھے بیدہ کھا دیے کہ بیمر دہ بتی کس طرح دو بارہ زندگی اختیار کرے گی۔ اور بیتباہ مال ویرانہ پھر کہے آباد ہوگا؟ اس پر اللہ تعالی نے اس جگدان کی روح قبض کرلی اور سوہرس تک مال ویرانہ پھر کہے آباد ہوگا؟ اس پر اللہ تعالی نے اس جگدان کی روح قبض کرلی اور سوہرس تک اس حال میں رکھا۔ بید مدت گزرجائے کے بعدان کو دو بارہ زندگی بخشی اور پوچھا بتاؤ کتے عرصہ اس حال میں رکھا۔ بید مدت گزرجائے کے بعدان کو دو بارہ زندگی بخشی اور پوچھا بتاؤ کتنے عرصہ اس حال سے میں رکھا۔ بید مدت گزرجائے کے بعدان کو دو بارہ زندگی بخشی اور پوچھا بتاؤ کتنے عرصہ اس حال میں رکھا۔ بید مدت گزرجائے کے بعدان کو دو بارہ زندگی بخشی اور پوچھا بتاؤ کتنے عرصہ اس حال میں رکھا۔

(ووجس دفت موت کی آغوش میں سوئے تھے تو دن چڑھے کا دفت تھا اور جب دوبارہ زندگی

پائی تو آ فاآب غروب جورہا تھا)۔ جواب دیا ایک دن یا اس ہے بھی کم ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ تم سوبرس تک ای حالت میں رہے ہواب تم ذرا اپنے کھانے پینے کی چیز دل کود کھو (جو تو شران کے ساتھ تھا) اس میں ذرہ برابر بھی تغیر نہیں آیا ہے اور دوسری جانب اپنی سواری کے فیجرکود کھو کہ اس کا جم گل سر کرصرف بڈیون کا ڈھانچردہ گیا ہے اور پھر ہماری قدرت کا اندازہ کروکہ جس چیز کوہم نے چاہا کہ محفوظ رہے تو سوبری کے اس طویل عرصہ میں کی تھم کے کا ندازہ کردکہ جس چیز کوہم چیز کے متعلق ارادہ کیا کہ اس کا جم گل سر جائے تو وہ گل کر گرار کی سے فرمایا ای طرح ہم گل سر جائے تو وہ گل کوہم کے بعد دوبارہ کرائی ۔ پھرائی کے بعد دوبارہ کے بعد دوبارہ

زندگی عطا کرتے میں اور بیسب پھھاس کے کیا تا کہ ہم تم کواور تہارے واقعہ کولوگوں کے لئے "نشان" بنادي اورتا كهتم يقين كے ساتھ مشاہدہ كرلوكہ اللہ نتعالی ای طرح مردوں كوزندگی بخیر كا اور بناه شده شي كود وباره آباد كرے كا۔ان بزرگ نے قدرت الى كے بير فشانات ويم کے بعد شہر کی جانب نظر کی تواس کو پہلے سے زیادہ آباد اور بارونق پایا۔ پھروہ پکارا مھے کہ بلاشر تیری قدرت کاملہ کے لئے بیسب کھا سان ہاورتو ہر چیز پر قادر ہے۔ بدوا تعدقر آن علیم کی سورہ بقرہ آیت: 259 میں موجود ہے۔ان بزرگ کے نام کے سلم مِن تغییرروح المعانی کے مصنف نے مندحا کم کی ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی وحضرت ابن عبال اور حضرت ابن مسعود قر ما یا کرتے ہتے کہ یہ برزگ حضرت عزیر ہیں۔ اورایک دوسری روایت کے مطابق ان بزرگ کا نام حضرت ارمیاہ بیان کیا کیا ہے۔ الله تعالیٰ نے انہیں تھم فرمایا تھا کہتم بروحکم (فلسطین) جاؤہم اس کودوبارہ آباد کریں ہے۔ جب بدوہاں پنچے اورشمرکو نتاہ و کھنڈر پایا تو بشری تقاضہ کے تحت ان کی زبان مبارک پر ہے جملہ آیا کہ اللہ تعالیٰ اس مردہ بستی کو دوبارہ کیسے زندگی عطا کرے گا؟ پھران کے ساتھ وہ معاملہ پیش آیا جس کا ذکر آیات میں ہے اور جب وہ سوسال بعد زندہ کئے گئے تو بروشلم (بیت المقدی) آباد ہو چکا تھا اور ایک نی سل آباد تھی۔ جب بیمنظرد یکھا تو ہے اختیار بول يرا _ الله كى قدرت كاليقين ركمتا مول _ بدایک طبی واضطراری حالت ہے کہنی بات کود مکھ کر اقر ار قدرت کو تازہ کیا جاتا ہے جیسے سبحان الله يا لااله الا الله يا الله اكبر اليموقع يرادات على بحادت على عادت ب حالاتكدان كمعنى ومطلب كالبلے ہے بھی عقید وركھتا ہے۔ قرآن حكیم ئے اس اعلان برك حضرت عزير كويبودي الله تعالى كابيرًا كہتے ہيں۔ آج كے بعض يہودي عالم بياعتراض كرتے ہيں كه بهم نے تو عزم کو اللہ كا بيٹا مجھى نہيں مانا ہے اسكے قرآن كا دعوی غلط ہے۔علماء يہود كا ميا اعتراض بھی اینے آباء داجداد کی طرح تلبیس اور تن پوچی پربنی ہے درنہ تو وہ جانے ہیں اوران عداده جرده فعص جانا ہے کہ جس فے ممالک اسلامیدی سے وساحت کی اوراس کواتو اوم رہ م عداجب کی تخیل ہے دہ بھی دی ہوا ہے وہاں برھرا ہے گا کے بھی تورع تصطین عی میدد ہوں کا دو فرقہ موجود ہے جو معرف مورا کا ویٹا کا بیا انتا ہے۔ اجررو کی کی تحویل جیسا نیوں کی طرح ان کا جمعہ بنا کران کے سماتھ وہ وہ معالمہ کرتا ہے جو افتد تعالی کے سماتھ وہ وہ جو انسان کی عمرف ق افتد ارکا ۔ بدا کی قرباتی ہے کا نسان کی عمرف ق افتد ارکا ۔ بدا کی تحرب کی انسان کی عمرف ق افتار وہ افتات کود کھ کراس عمل فعالی افتد ارکا ۔ بدا کی قربی کے انسان کی عمرف ق افتار وہ افتات کود کھ کراس عمل فعالی افتد ارکا کے مراح وہ مورق کے مراح وہ ان کی انسان کی عمرف ق افتار کی اورا و خیال کرنے گلا ہے۔ ایل فتحین نے مجمود میں کا مراح وہ مورق کے سماتھ میان کیا ہے۔

الْعَبُدُ عَبُدُانَ فَرَقَى وَالرَّبُ رَبُ اِنْ تَنَوْلَ بنده بنده على عاكر چد بلندتر موجائے الله الله عما كرچد وفزول كرے تعالى الله عما يَقُولُونَ عَلُوا كَبِيراً

این کثیر نے وہب بن مدیہ، کعب احبار اور حبد الله بن ملام سے عزیر کے حفلی جو طویل روایت نقل کی ہے اس میں یہ تعری موجود ہے کہ حضرت عزیر علید السلام نے بی امرائیل کے لئے توراق کی تجدید عراق میں کرتھی اور اس کے نواح کے ایک قرید مائز آباد میں ان کی وفات ہو کی ۔ ایک جگہ اور کھیج جیں کہ بعض آثار سے بہتہ چاتا ہے کہ ان کی قبر ومشق (مکت شام) میں ہے۔ واللہ اعلم

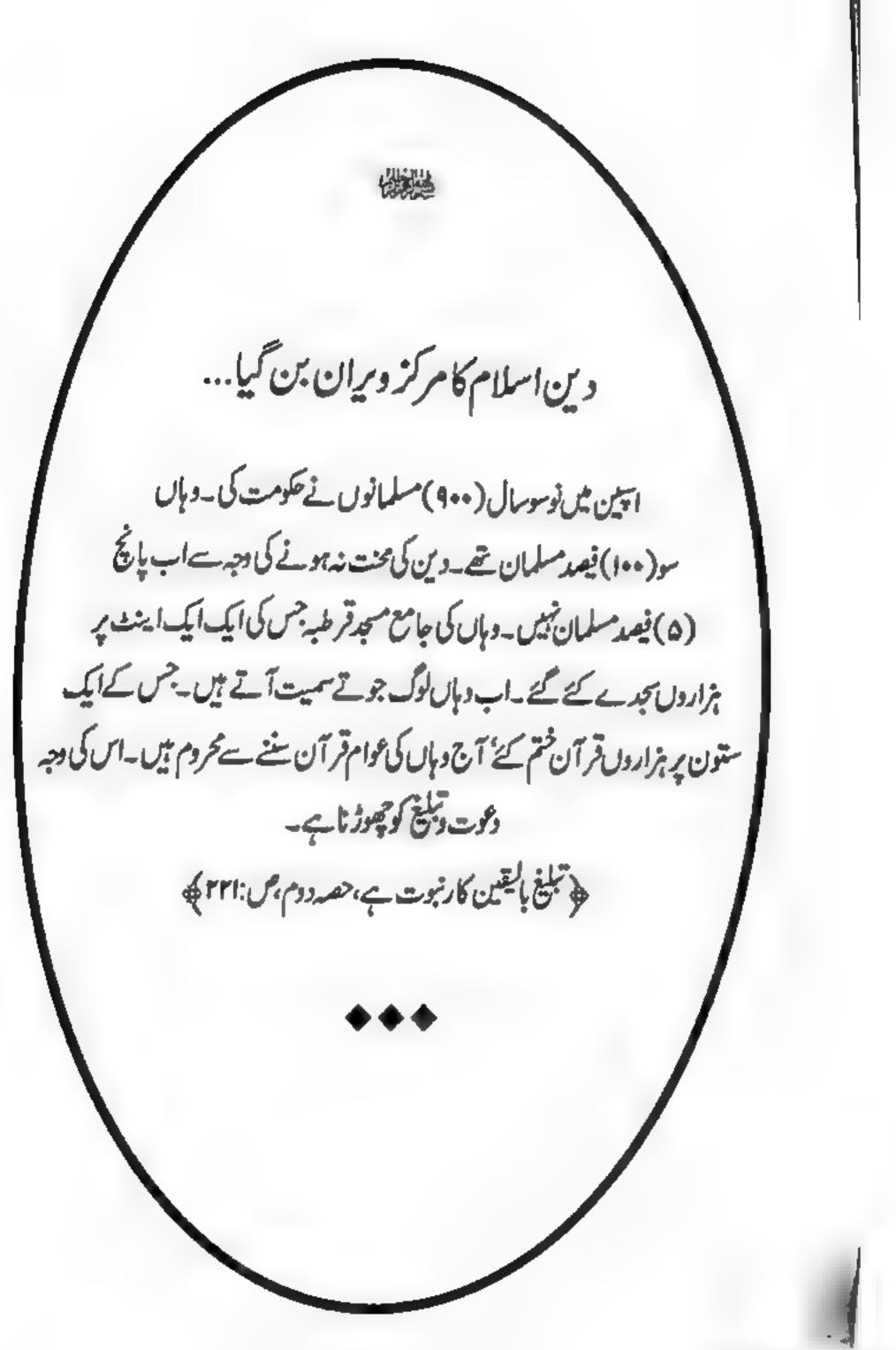
卷卷卷卷卷卷卷卷

محبث كاجراع

جیے روش چراغ ہوجائے تو کیڑے مکوڑے سب بھاگ جاتے ہیں ای طرح محبت کا چراغ اگر دل میں راش ہوجائے تو سے جو ماسوا کی محبوں کے کیٹرے مکوڑے ہیں سب بھاگ جائیں گے۔اس کئے محبت کاچراغ روش کر لیجئے۔ایسے بندے کو پھربس الشدرب العزت کی ملاقات جائے۔ یہ بیار عشق ہوتا ہے۔ وہ کئے کہا۔ و سیھی نبض جو میر ی تو کا غذ کیا سرچه د برسو چاعشق کا بیما ر لکه د با قربان کیوں نہ جاؤں میں ایسے طبیب پر ننخ میں جس نے شریت دیدارلکھ دیا ہیب نے نسخہ لکھا کہ اس کو تو شربت دیدار جائے۔ بیہ بندے کی كيفيت بهوني جا جي-

(ازافادات حطرت مواذنا يردُ والفقاراح تقشبندي دامت بركاتهم _ المول صديث من الااا





(٢٥) حضرت ذكر بإعليه السلام

موال: حضرت ذكرياً كا الميكانام كياب؟

جواب: آپ کی اہلیکا نام ایشاع بنت قاتو دہ۔ (عاصر جلالین مصادی میں: 31)

موال: حضرت ذکریاً کوجس وقت فرزند کی بشارت کی اس وقت آپ کی مرشرایف کیا تھی؟

مواب: ایک تول ہیے کہ 92 سال تھی دوسرا تول ہیے کہ 99 سال تھی تیر اتول ہیے کہ 120 سال تھی تیر اتول ہیے کہ 120 سال تھی۔ (الانقال میں: 348 ج 2)

معوال: حضرت ذكرياً كاذكر قرآن كريم كي كني مورتون من آيا يع؟

جسواب :قرآن کریم مین حفرت ذکریا کا ذکر خیر جارسورتوں میں آیا ہے۔ سور ذانعام کی آیت میں تو صرف فہرست ابنیاء میں نام فدکور ہے اور باتی تین سورتوں میں مختر تذکرہ فدکور ہے۔ سوال: حضرت ذکریا کا سلسلہ نسب کیا ہے؟

جواب: قرآن کریم بیل جہال جہال جہال جہاں جی حضرت ذکریا کا ذکرا یا ہے ان سے مراددہ ذکریا ہیں ہیں جن کا ذکر قرات بیل جن کا ذکر تا کا تذکرہ ہے ہے انکا وجود دار ایول (دارا) کے ذمانے بیل رہا ہے چنا نچہ ذکر یا نبی کی کماب بیل ہے ہے:۔ دارا کے دوسرے برس کے آٹھوی مہینہ بیل خدا دند کا کلام ذکریا بن برخیابی عدد کو پہنچا۔ اور دارا کا خدار حضرت بیل کی والا دت ہے پانسو برس قبل ہے۔ کونکہ وہ کیقیاد بن تخسیر و کے انتقال کے بعد 251 وقبل سے میں تخت نشین ہوا اور قر آن جیم نے جن ذکریا کا ذکر کیا ہے وہ حضرت مرجم کے سر پرست اور مربی اور میں گی کے ہم زمانہ ہیں۔ البذا تو دات بیل جن ذکریا کا ذکر ہے وہ کوئی اور شخصیت ہیں۔ نام بیل اشتراک کی وجہ سے بعض لوگوں کو اشتیاہ ہوگیا، علاوہ اذیس حضرت کریا تھیں۔ نام کی علیہ السلام کے والد برز گوار بھی ہیں۔ مؤرضین حضرات ذکریا کے والد کے ذکریا تھیں۔ اس میں اشتراک کی وجہ سے بعض لوگوں کو اشتیاہ ہوگیا، علاوہ اذیس حوالت ذکریا کے والد کے فرکنا خوات کی ماتھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ چنا نچہ منتقد نام کلصتے ہیں۔ ان ہیں ہے کوئی ایک نام وقوق کے ساتھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ چنا نچہ

حفرت ذكرياعليه السلام المسلام المسلوم المسلوم

حافظائن جڑنے فتح الباری میں اور ابن کیڑنے اپی تغییر اور تاریخ میں مؤرخ ابن عسا کر کے حافظائن جڑنے فتح الباری میں اور ابن کیڑنے اپن عسا کر کے حوالہ سے وہ تمام اقوال نقل کردئے ہیں لیکن یہ بات سب کے نزدیک مسلم ہے کہ وہ حضرت سلیمان کی اولادے ہیں۔

معوال: معرت ذكرياً كا حيات طيب كاجم واقعات كياجي؟

جسواب: حضرت ذکریا کی حیات طیب کے واقعات کی وقو قرآن کیم میں موجود ہیں اور کو میں موجود ہیں اور کو میں موجود ہیں اور کو میر وتاری کی قابل اعتماد روایات سے ثابت ہیں۔ تاہم تفصیلات کا کوئی قابل اعتماد ما خذ نہیں ہے۔ ابن کیر نے لکھا ہے کہ حضرت ذکریا ذریت واؤڈ سے تھے اور ان کی زوجہ مطہرہ ایشاع حضرت ہارون کی ذریت میں ہے۔ میں ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے۔ میں ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے۔ میں ہے ہے ہے۔ میں ہے۔

حضرت ذکریا اپنی روزی کیلئے نجاری کا پیشہ کرتے تھے۔جیسا کہ کتب اعادیث میں صراحت موجود ہے۔حضرت ذکریا کی بیوی ایشاع اور سیدہ مریم "کی والدہ حنہ دولول حقیقی بہنیں تھیں۔اس لحاظ ہے حضرت ذکریا رشتہ میں مریع کے خالوہوئے۔حضرت ذکریا کے ہال کوئی اولا دئیں تھی۔

وہ یہ محسوں کرتے نے کہ اپنے بعد بنی اسرائیل کی رشدوہ ایت کیلئے کوئی وارث نبوت ہونا چاہئے۔ انہیں اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ میرے گھروا نے اس مقدس سلسلہ کو باتی نہ رکھ کیس محے گر چونکہ ان کی عمر بقول ابن کثیر سرسال اور بقول تغلبی نوے بیا نوے سال ہو چکی مرکھ کیس محے گر چونکہ ان کی عمر بقول ابن کثیر سرسال اور بقول تغلبی نوے بیا نوے سال ہو چکی مقیس اس لئے وہ ان ظاہری اسباب کی وجہ سے شکستہ دل متھ کہ اب اولا دہونے کی بظاہر کوئی صورت نہیں ہے۔

''ر وردگار بڑھا ہے شن میری ہڑیاں کر در ہوگئی مرش بالوں کی سفیدی مجمل کی ہے۔ الی ا میں تنہا ہوں وارث کا تخاب ہوں، حقیق وارث صرف تیری ہی ذات ہے۔ ایسا وارث عطافر ماجو خاندان نبوت کا وارث بنے ۔ اللی اجھ کو نیک اولا وعطافر ماجی ہم سے ما مگ کر بھی تاکام نہیں ہوا۔ تو حاجت مند کی دعا کو ضرور سنتا ہے''۔ (مریم آیت: 4) نبی کی دعا اور دعا بھی اپنی ذات کیلئے نہیں بلکہ قوم کی رشد و ہدایت کے لئے تھی۔ ستجاب ہوئی اور اسکی میصورت نمو وار ہوئی کہ جب آپ بیکل جس مشغول عبادت تھے غداکا فرشتہ ظاہر ہوا اور اس نے بشادت دی کہ تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام یکی رکھنا۔ غرب اسلام نے طلب اولا دکوسنت انبیاء وسنت صدیقین قرار دیا ہے۔ (قرطی)

حضرت عثمان عنى رضى الله عنه كي مدت خلافت كي مدت خلافت

حضرت عثمان کی مدت خلافت کے بارے میں تین اقوال ہیں: (1) بارہ دن کم بارہ سمال(2) گیارہ سمال گیارہ ماہ چودہ دن(3) بارہ سمال کے است میں اور ان کے است کے است کے است ک (حیاۃ الحیوان نے: 1 ص: 78)

> حضرت على مرتضى الله عنه كي مدت خلافت كي مدت خلافت

حپارسال نوماه اورايك دن _ (حياة الحيوان ج: 1 ص:82)

التدكا كوني بدل نبيس مل سكتا

لِكُلِّ شَيْءٍ إِذَا فَأَرَقَٰتَ لَهُ عِوَضًا وَلَيْسَ لِلَّهِ إِنَّ فَارَقْتَ مِنْ عِوضاً

[اگرتوسی چیزے جدا ہوجائے تو تیرے لئے اس کا کوئی نہ کوئی بدل موجود ہے۔ اگرنواللہ ہے جدا ہوگیا تواس کا تھے کوئی اور بدل ہیں السکتا

بمجھے گنا ہ کا موقع نصیب نہ کرنا

اللي غم حيات كے سائے محيط ندكر نا

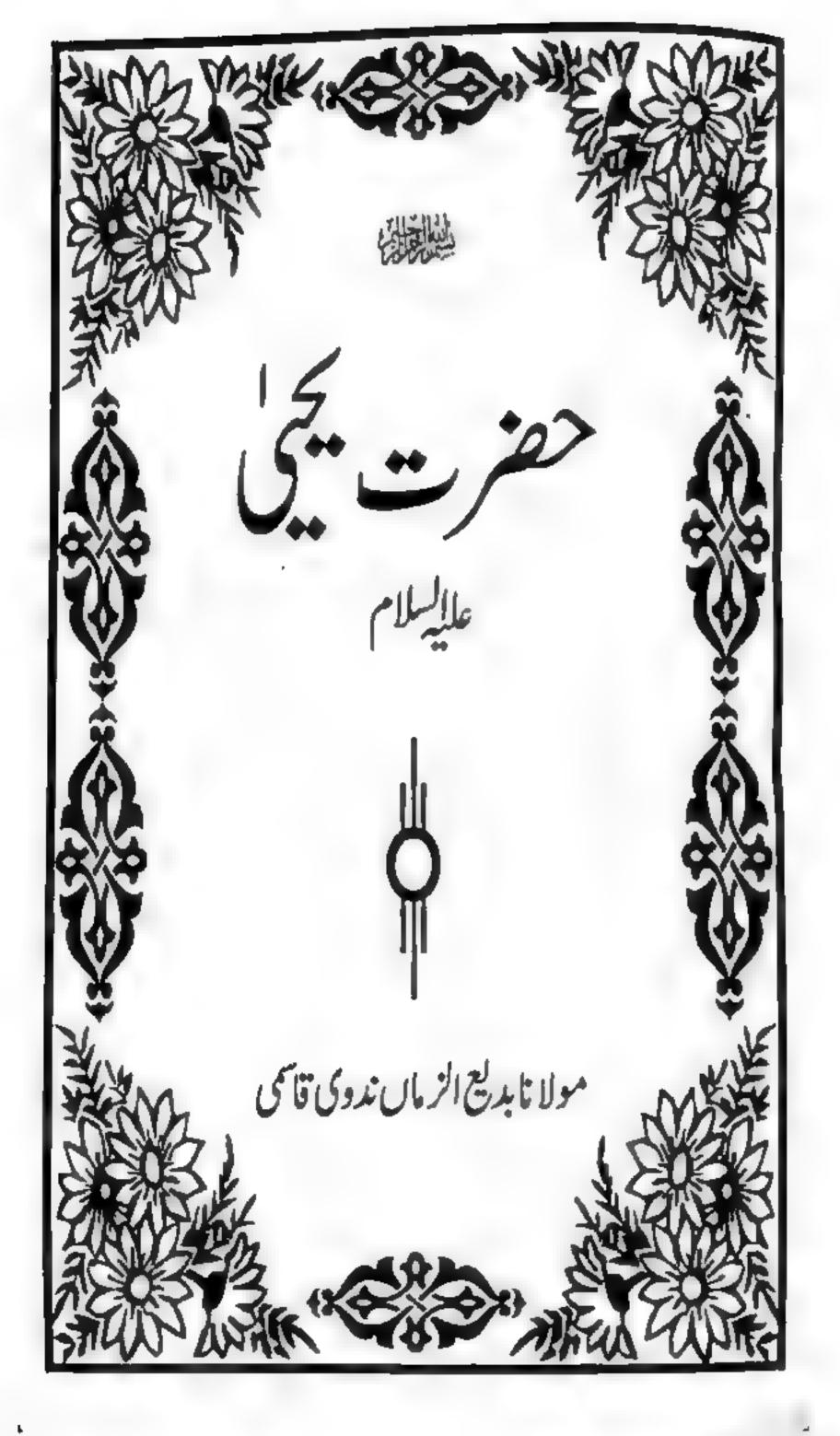
ممنى غريب كودل كاغريب ينه كرنا

عیں امتحان کے قابل نہیں میرے مولا!

اے اللہ! میں نہیں نے سکتا۔ میں بہت کمزور ہوں۔میرے مولا! مجھے گناہ کے مواقع ہے بچالے۔جب انسان اللہ کے سامنے بوں فریاد

كرتائے تو چراللہ تعالی ایسے بندوں کو گنا ہوں سے بچالیا کرتا ہے۔ (ازافادات: معزت مولانا پیرڈوالفقاراح رفتشندی دامت برکاجم نے ہمول صدیث میں:۱۵۰)

ABBBB





پانچ سو مساجد کی شھادت کی وجہ....

بو بینایں جہاداور دوت و بہانے کی محنت ندہونے کی دجہ ہے ۵۰۰ مدر ہے اور ۵۰۰ میں جہاداور دوت و بہانے کو ۵۰۰ میں جہادا دو مرف دعوت و بہانے کو محدوث اور مرف دعوت و بہانے کو محبور ناہے ۔ آئ تو میر ہے دوستو بے دین کی انتہا ہوں گئے ہے ۔ باپ کا انتقال ہوتا ہے تو لائے کے مسل دینے کا طریقہ کو ان سما ہے۔ لائے کو مسل دینے کا طریقہ کو ان سما ہے۔ جس باپ نے اس کے لئے لاکھوں دو پے جھوڑ ہے ۔ جب اس پر مصیبت کا وقت آیا تو بینا باپ کے کام ندآ سکا میسل تو در کنار ۹۹ فیصد مسلمانوں کو نمانے جناز و پڑھے نہیں آتا۔

امریکہ میں پڑھانے کا انعام

ایک مسلمان بوژها ۲۵ دن آسیجن میں پڑا ہوا تھا (ایسی معنوی طریقہ ہے اسے سائس دیا
جارہا تھا) ججامت ندہونے کی وجہ ہے اس کی ڈاڑھی بڑھ گئی تھی۔ باپ کی نازک حالت
کوئن کر بیٹا امریکہ ہے آیا۔ اس وقت باپ کا انتقال ہو چکا تھا باپ کے مرنے کے
بعد ظالم نے تجام کو بلا کر باپ کی ڈاڑھی منڈ دائی اور کہنے لگا جس اپنیاپ
کواس خراب شکل میں ڈن جس کروں گا۔
کواس خراب شکل میں ڈن جس کروں گا۔

کواس خراب شکل میں ڈن جس کروں گا۔

دخرت کی علیالسلام ۱۳۵۲ / ۱۳۵۳

(٢٧) حضرت يجي عليه السلام

سوال: حضرت يجي عليه السلام كانام كل كول ركها كيا؟

جواب :اس من دوتول بن (1)ان كى دالده ما جده عقيمه لينى بانجير بوي تعين ان كذرايعه رم ما دركوحيات فى (2)اس دجه سے كدان ك ذرايعه الله ان كة تلوب كوزنده كرديا تھا۔ (حاشيه جلالين من: 254)

سوال: حضرت کی علیه السلام کاذکر قرآن کریم کی گنی سورتوں میں آیا ہے؟
جواب : جن سورتوں میں حضرت ذکریا کا تذکرہ موجود ہے انبی میں حضرت کی علیه السلام
کاذکر خیر ملتا ہے ۔ بینی سور و آل عمران ، انعام ، مریم اورانبیا ہ۔

حضرت یجی علیہ السلام حضرت ذکریا کے صاحبر ادرے اوران کی پینیبرانہ وعاؤں کا ثمرہ بیں۔ جس عمر میں سلسلہ تو الدمنقطع ہوجاتا ہے "بطور بخزہ ونشانی" حضرت یجی علیہ السلام عطا کے مصح اور نام بھی اللہ بقائی کی طرف سے تجویز ہوا اور بیابیانام تھا کہ اس سے پہلے کی محتم کا نہ تھا۔ اور بعض خاص صفات بھی ایسے و کے جو گزشتہ انبیاء میں نہ تھے۔ نام کی یکنائی اور صفات کی بیخص خاص صفات بھی السلام کا اقمیا زر ہاہے۔

موال: حضرت يكي عليه السلام كحالات زعرى كيابي؟

جواب: تاریخی روایات کے مطابق حضرت کی علیہ السلام حضرت میں علیہ السلام سے چھ اہ بڑے ہے۔ ان کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپس میں حقیقی بہن اور ایک روایت کے مطابق خالہ زاد بہنیں تھیں۔ تقریباً تمیں سال کی عمر میں منصب نبوت پر فائز کئے گئے۔ شرق اردن کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کا کام شروع ہو گیا۔ لوگوں کو گذا ہوں سے تو بہ کراتے میں اور تو بہ کرنے والوں کوروحانی شکین دیتے تھے، اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنچے تھے، ان کی خوراک جنگل کے پرندے اور شہدتھا۔ وہ اس فقیرانہ ذندگی کے ساتھ یہ منادی کرتے بھرتے سرت بن الله المانی بادشاہت قریب آئی ہے۔ یعنی دھزت سے کی دعوت نبوت کا آغاز معے کہ تو بہ کرو کیونکہ آسانی بادشاہت قریب آئی ہے۔ بعنی دھزت سے کے وال ہے اور لوگوں کونماز وروز و کی ملقین کرتے تھے۔ ہونے والا ہے اور لوگوں کونماز وروز و کی ملقین کرتے تھے۔

مونے والا ہے اور دوں وہ مرور در در در مان کا رفیا کا سب سے برنا اللہ تعالیٰ نے ان کو بھین میں عام و حکمت ہے معمور کر دیا تھا۔ ان کی زندگی کا سب سے برنا کا م یہ تھا کہ وہ حضرت میں علیہ السلام کی آمد کی بشارت دیے تھے اور ان کی آمد سے برنا کا م یہ تھا کہ وہ حضرت میں علیہ السلام کی آمد کی علیہ السلام اپنے والد حضرت ذکریاً رشد و بدایت کے لئے زمین ہموار کرتے تھے حضرت کی علیہ السلام اپنے والد حضرت ذکریاً کی طرح اولوالعزم نی تھے تو رات کی شریعت کے پابئد تھے۔ اللہ نے انہیں بجین میں نبوت کی صفات سے متناز فر مایا تھا۔ ان کے بجین کی زندگی عام بجوں سے جدائتی ۔ جب بجے ان سے صفات سے متناز فر مایا تھا۔ ان کے بجین کی زندگی عام بجوں سے جدائتی ۔ جب بجے ان سے کھلئے پرامرار کرتے تو وہ جواب دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے جمعے لہو واحب کیلئے نہیں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جمعے لہو واحب کیلئے نہیں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جمعے لہو واحب کیلئے نہیں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تین ایم ونازک اوقات میں ملائتی کی دعادی ہے۔

ونت ولادت _ ونت موت _ ونت حشر ونشر

یہ تقافت ہے کہ انسان کیلئے ہی تمن اوقات سب سے زیادہ نازک اوراہم ہیں۔ کیوں کہ ہر
انسان وقت ولاوت جس میں بطن ماور سے جدا ہو کر عالم و نیا ہیں آتا ہے۔ وقت موت جس میں
عالم و نیا سے رفعت ہو کر عالم برزخ میں پہنچا ہے۔ وقت حشر ونشر، جس میں عالم برزخ (قبر)
سے عالم آخرت میں اعمال کی جزاء ومزا کے لئے پیش ہوتا ہے۔ لہذا جس شخص کو اللہ کی جانب
سے ان تینوں اوقات کے لئے سلائتی کی بشارت ال گئ اس کو دارین کا کل ذخیرہ ال گیا۔
قرآن محکیم کی سور ہ آل عمران ، سور ہ مریم اور سور ہ انبیاء میں ان حالات کی طرف

مدوال: حصرت يكي عليه السلام كي شهادت كاوا تعدكيا ؟

جواب: صفرت کی علیہ السلام کی وفات کا تذکرہ مؤرخ ابن عسا کرا درجا فظ ابن کثیر نے اپنی اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے جین المی تحقیق نے ان ہر دو کی روایت پر تنقید کی ہے۔ دری شدہ روایت میں بعض باتمیں الی بھی ہیں جس کی دجہ سے روایت تا قابل اعتبار ہوجاتی ہے۔

عافظ ابن جر نے اس واقعہ کو قل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس قصر کی وہ روایت ہے جوانہوں نے اپنی کتاب متدرک میں نقل کی ہے تا ہم حاکم کی بیردوایت روایة اوردرایة کل نظرے۔البت مؤرخ ابن طبری نے اس واقعہ کوجس طرح نقل کیا ہے وہ قابل ذکر ہے۔ حضرت کی علیہ السلام ی دعوت دیا ہے منتج میں عام طور پر بن اسرائیل کے قلوب مخر ہوتے جارہے تھے اور جہاں جسی ان کا دعظ ہوتا ہزاروں انسان پر وانہ وارجع ہوجاتے تنے۔ان کےاس دور میں ارض یہود میہ كابادشاه هيروديس نهايت بدكاراور ظالم تتم كانقااس كوحفرت يجياعليدالسلام كي بيمغبوليت مخت نابیند آربی تھی اس کو میجی اندیشہ بیدا ہوگیا تھا کہ کہیں ملک کی بیر بادشاہت حضرت کی علیہ السلام كى جانب معمل شهوجائے -اى زمانے ميں اس كے ايك سوسيلے بمائى كا انقال ہوكيا اس کی بیوی بے صد مین وجیل تھی سیاس پر عاشق ہوگیا اور اس سے عقد کرنیا۔ چونکہ بیانکاح ملت اسرائل كے قانون كے خلاف تماس كئے حضرت يكي عليدالسلام نے اس كومردر باراس حركت ے بازرہے کی ملقین کی اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ ہیرودلیس کی محبوبہ نے بیسنا توغم وغصہ ے یا کل ہوگئی اور ہیرودلیں کوآ مادہ کیا کہ وہ کسی طرح حضرت کی علیہ السلام کوئل کردے۔ ہیرود کیں اگر چہ خود بھی جا ہتا تھا مگر حضرت کی علیدالسلام کی عوام میں غیر معمولی معبولیت کے باعث الندام كرنے من متر دوتقا۔ بادشاہ كى مجبوبہ موقع كى تاك ميں تقى آخر ہيروديس كى سالگرہ کے جشن میں اس نے ریموقع پالیا جشن کے دربار میں اس کی بیٹی نے خوب رتص کیا جس پرخوش ہوکر ہیرودلیں نے کہا ما تک کیا مانگی ہے! بین نے اپنی فاحشہ ماں سے پوچھا کیا مانگوں؟ ماں نے كهاكه (حضرت) يجي كاسر ما تك لے - چنانچياس نے ہيروديس كي مج ہاتھ جوڑ كرع ض كيا مجھے بوحنا (یکی) کا سرا یک تھال میں رکھوا کرا بھی دے ویا جائے۔ ہیرودلیں بیمن کر پچھ کمین سا ہوا مرحجوبہ کی بین کا تقاضه ردنه کرسکااور حضرت کی علیه السلام کا سرکٹوا کرمنگوایا اور ایک تقال میں رکھوا کر رقاصہ کی نذر کرویا۔ (تاریخ طبری ج:2 من:45) سخت جرت کا مقام ہے کہ تی اسرائیل میں کی میر زات نه ہوئی که میرودیس کی اس ملعون حرکت پرکوئی آواز بلند کرتا۔مب کے سب فاموش آناشائی ہے رہے یہ واقعہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسان پر افعالے جائے مانے کے ایک سالے میں کے ایک سالے میں کے ایک سال بعد چیش آیا۔ 30 میں انجام کا رمعترت بجی علیہ السلام کو اظہار حق کے سلسلے میں شہادت کا مقام حاصل ہوا۔ علما وتاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ معترت بجی علیہ السلام کا واقعہ شہادت کی مجہ پیش آیا؟

ایک تول بیہ کہ بیت المقدی میں بیکل اور قربان گاہ کے درمیان ہوا۔ سفیان اور کی نے تر بن عطیہ نے نقل کیا ہے کہ اس جگہ سر انبیاہ شہید کئے گئے۔ (تاریخ ابن کثیرین: 2 می: 50) قاہم بن سلام نے سعید بن سینب رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ وہ ومشق میں شہید کئے گئے جامع اموی ومشق (شام) میں ایک قبر کے بارے میں عام شبرت ہے کہ وہ حضرت یکی علیہ السلام کی ہے۔ واللہ الم

مافظ ابن عساکرنے ولید بن مسلم کا سند سے نقل کیا ہے کہ ذید بن واقد کہتے ہیں کہ دمشق میں عمود سکا سکہ کے بیچے ایک مسجد کو دوبارہ تعمیر کیا جارہا تھا تو میں نے خودا چی آئکھوں سے بید یکھا کہ مشرق جانب محراب کے قریب ایک ستون کی کھدائی میں حضرت بیجی علیہ السلام کا سربراً مد ہوا چہرہ مبارک اور بالوں میں تک کوئی تغیر ہیں آیا تھا اور خون آلودایسا تھا کہ کویا اجھی اجھی کا ٹا کیا ہو

(تاري اين كثيرة: 2 ص: 55)

الحاصل اس بارے میں کوئی فیصلہ کن بات مہیانہیں ہے کہ حضرت کی علیہ السلام کامقل کون سامقام ہے لیکن میر حقیقت ہے کہ بہود نے ان کوشہید کیا۔

قرآن علیم نے متعدد جگداس بات کود ہرایا ہے کہ یہود نے اپن فتنہ پرداز یول میں جہال بغاوت وسرکتی کواپناشعار بتالیا تھاو ہال اپ نبیوں کو بھی آتل کے بغیر نبیل چھوڑا۔ (آل عمران آبے ہے: 21) ابن افی حاتم نے بسلسلئے سند مصرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر مایا: نی اسرائیل نے ایک دن میں 43 نبیوں اور کے 170 نیک کوئی وی وی کوئی کرویا جوان کو امر بالمعروف (نیکی کی دعوت اور برائی سے روکئے

كاكام)كياكربية تته-

وبن بن مندگی ایک روایت ہے کہ جب یہودیوں نے معرت کی علیہ الملام والی کردیاتو

آپ کی والد بزرگوار معرت ذکریا کی جانب متوجہ ہوئے تا کہ الن کو بھی کی ملیہ الملام والی کردیاتو

نے جب بید یکھا تو وہ دوڑے تا کہ ان کے ہاتھ نہ لگ سیس سامنے ایک درخت آگیا اوروہ اس کے شکاف یس گئے ۔ یہودی تعاقب کرد ہے تعے شیطان نے مقام کی رہبرگ کی ۔ لوگوں نے

بجائے باہر نگلنے پر ججود کرنے کے درخت پر آ را چلادیا۔ درخت کے ساتھ معرت ذکریا کے بھی

دوکائے ۔ یہو گئے ۔ ا

د صرت امام اعظم د حده الله عليه

حصرت امام ابوصنیفند 80ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور دفات 150 مدینداد میں ہوگی آپ کی قبر مقبرہ خیر زان میں ہے، آپ کے زمانہ میں جار صحابہ ڈندو تھے۔

(1) حضرت انس بن ما لک بھروش۔

(2) حضرت عبدالله بن الي او في رضى الله عنه كوفه من_

(3) حضرت بهل بن سعد الساعدي مدينه ميس-

(4) حضرت ابولقيل عامرة بن دا ثله مكه يس_

(سب سے آخری محالی حضرت ابوالطفیل عامر بن دانلہ ہیں۔ جن کا انقال 102 ھاکہ میں ہوا ۔ تراشے مؤلفہ حضرت مولانامفتی محرتقی عثانی)

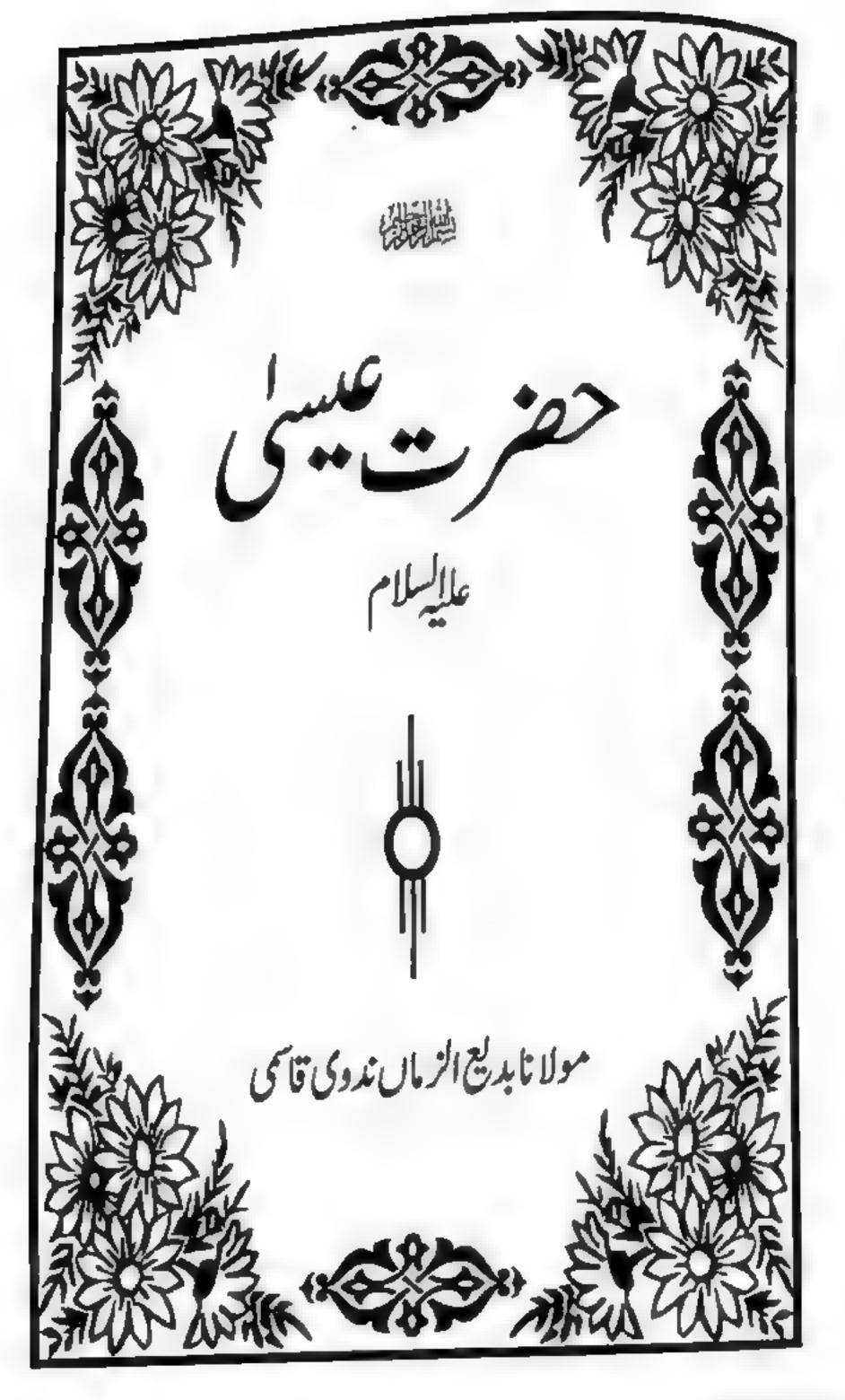
مرحفرت الم ابوطنیفدر تمة الله علیه کی ان چارمحابہ میں کس سے ملاقات ندہو کی (اساور جال مشکلوۃ ص:624)

(F. S)

رابعه بصرية كاحوصله

رابعہ بصریہ اللہ کی ایک نیک بندی تھی۔ ایک چھوٹا سا کمرہ عبادت کے لئے بنا ہوا تھا۔ وہیں رہی تھیں۔ایک مرتبہ دو پہر کو آ رام کر رئی تھیں کہ ایک چور آگیا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا اور کوئی چیز نہ لی تو ایک جا دراس نے اٹھالی لے جانے کیلئے۔جیسے ہی جمک کے جا درا تھائی تو آتھوں کے آگے اند حیرا جما کیا ، بینائی چلی تی۔ راستہ نظر ہی نہیں آتا۔اس نے ممبرا کر جا درو ہیں جینی ۔ جیسے ہی جا درجینی بینائی لوث آئی ۔ تو وہ بھاگ کے نکلنے لگا۔ آواز آئی کہ ایک دوست اگر سویا ہوا ہو، دوسرا دوست جا گنا ہے۔ یہاں پڑیا کو پر مارنے کی اجازت نہیں تم کیے جا در کو لے کر جاسکتے ہو۔ہم اینے آپ کواللہ کے حوالے کر کے تو ریکھیں ۔مئلہ بنآ ہے جب احکام خداوندی کوتوڑتے ہیں ،منت رسول علیہ کو چھوڑتے ہیں پھراللہ ہے امیدیں لگاتے ہیں کہ انٹد ہماری مدد فرمائے گا۔ جو ہمارے کرنے کا کام ہے وہ ہم کریں اور پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی ر متول کی کیے بارش فرما تا ہے۔

(ازاقادات: حضرت مولانا يردوالفقارا ترفقت ندى دامت بركاتهم في أمول مديث من ٢٠١٠)





(27) حضرت عيسى عليدالسلام

معال : حفرت عیلی علی السلام برما کده (کھانے کا دسترخوان) سنے دن تک مس کیفیت سے ساتھ تازل ہوتار ہا اور ما کده مس رنگ کا تھا؟

جواب :حضرت عیسی علیہ السلام برآسان سے ما کدہ جالیس دن تک اس کیفیت سے نازل ہوتا تھا کہ ایک فیت سے نازل ہوتا تھا۔ ہوتا تھا کہ ایک دن نازل ہوتا ایک دن نیس ادراس دسترخوان کارنگ سرٹے تھا۔ (امنتظم فی الباری الام لابن الجوزی ص:36ج:2)

سوال: حضرت عیمی علی السلام کے حواریون کی تعداد کیاتھی اوران کے نام کیا تھے؟
جواب: حواریون کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (1) 17، (2) 19 اورا کی تیمرا قول یہ بھی ہے کہ ان کی تعداد 17 تھی جن میں سے بارہ حواریون کے نام البدایہ والنہا یہ جن 2 میں 29 پر ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں بعض کیڑا رنگنے والے تھے، بعض شکاری بعض جن 25 میں 29 پر ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں بعض کیڑا رنگنے والے تھے، بعض شکاری بعض رحوبی اور بعض ملاح تھے۔ (الکائل فی الماری می 315) جس وقت یہود حضرت عیمی علیہ السلام کوئل کرنے کے لئے تلاش کررہے تھے اورائی ایک مکان میں جھپ مے توان حواریون میں السلام کوئل کرنے کے لئے تلاش کررہے تھے اورائی ایک مکان میں جھپ مے توان حواریون

- وال: حضرت عين عليه السلام آسان سے نازل ہونے کے کتنے سال بعد می قبیلہ کی کس عورت سے شادی کریں مے؟

جواب :حفرت عبدالله ابن عباس وضى الله عند كابيان ہے كه رسول الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه حفرت عيلى عليه السلام دنيا ميں نازل بونے كے 21 سال بعد قبيلة برم كى ايك فاتون ہے تكاح فرما ئيس كے اور آپ ہے ان كى اولا دہمى ہوگ ۔

فاتون ہے تكاح فرما ئيس كے اور آپ ہے ان كى اولا دہمى ہوگ ۔

(علامات نزول سيخ ص: 90 جواب ئذا كا بعض حصہ فتح البارى ميں ہے)

موال :حضرت عيلى عليه السلام نكاح كرنے كے بعد كتے سال ذنده دہيں ہے؟

جواب: حصرت عليال المام نكاح كرنے كے بعد 19 سال زعدہ رہيں محر (علامات زول سے ص: 90)

موال: حفزت على عليه السلام كاسائس كهال حك بينج گااوراس كى تاثيركيا بوگى؟

حواب: جهال تك آپ كانگاه جائے گى و بال تك آپ كاسائس بنج گااس كااثر بيهوگاكر بسواب : جهال تك آپ كاسائس بنج گااس كااثر بيهوگاكر بسوگاكر بسوگاكر بال كافركوآپ كے سائس كى بوابھى لگ جائے گى اس كاكام تمام بوجائيگاليمنى انتقال كرجائے كاس كاكام تمام بوجائيگاليمنى بالدی تا بال تقال کام تمام بوجائيگاليمنى بالدی تا بالد

مدوال: حضرت عينى عليه السلام كس صحابي رسول عربي النّه عليه وسلم كيمشابهول مي؟

حدواب: حضرت عينى عليه السلام آنخضرت سلى النّه عليه وسلم كيمشهور صحابي حضرت عروه بن مسعود تقفي كيمشابه بول مي در علامات قيامت اورنز ول مستح ص : 20)

مسسوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی و فات کے بعد آپ کا جائشین کون ہے گا اور آپ کی و فات کے کتنے سال بعد قیامت قائم ہوگی؟

جواب: حفرت عینی علیدالسلام کی وفات کے بعد آپ کفر مان کے مطابق مقعند نائی تخص
آپ کا جانشین ہوگا جو تبیلهٔ بن تیم کا ایک شخص ہوگا اور حفرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت
ہو کہ جب حضرت عینی علیہ السلام اور جملہ مؤمنین یا جون ماجون کے فتنہ سے فارغ ہو
جا کیں گے تو کئی سال بعد (جبکہ حضرت عینی علیہ السلام کے انتقال کو بھی کئی سال گزر جا کیں
گے) لوگوں کو غبار کی طرح ایک چیز نظر آئے گی تواج بھی معلوم ہوگا کہ بیا کی ہواہ جواللہ نے
مؤمنین کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجی ہے، پس وہ ہوا مونین کی ارواح قبض کرلے گی اس
کے بعد ایک موسال تک ایسے کا فرلوگ و نیاجس و بی کے جو کسی دین کو مانے بی نہ ہول گے جنگ کر لوگ و نیاجس و بی گے جو کسی دین کو مانے بی نہ ہول گے جنگ کر لوگ کے بعد ایک موسال تک ایسے کا فرلوگ و نیاجس و بی گری گران بی لوگوں پر قیامت آجا ہے
کی (الحاوی مین کی طرح کھلم کھلا شارع عام پر جماع کریں گے ان بی لوگوں پر قیامت آجا ہے
گی (الحاوی مین 50 ج ج) اورایک روایت جس ایک سوجس سال کا بھی ذکر ہے کہ د جال کے
بعد اور ز ول منت کے بعد اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عرب لوگ ایک سوجس سال

سی ان چیزوں کی عباوت نہ کرلیں جن کی عبادت ان کے آباء واجداد کرتے ہے۔ (الاشاعة الشراط الساعة من 346) اور فتح الباری میں ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا تواس کے بعد ایک سوئیں سال تک لوگ و نیا پر آبادر جیں محاس کے بعد آیا مت آئے گی۔ تواس کے بعد آیا مت آئے گی۔ (فتح الباری من 354 تی 11:

معال: قیامت کے قریب قرآن کو منین کے سینوں ہے کب افحالیا جائے؟

جسوال: قیامت کے قریب قرآن کو منین کے سینوں ہے کہ افحالیا جائے گا ہے کہ انتقال ہوجائے گا ہے کہ آپ کی وصیت کے مطابق لوگ قبیلہ کئی تھے کہ مقعد کا بھی انتقال ہوجائے گا ابھی مقعد کے انتقال ہوجائے گا ابھی مقعد کے انتقال کو 30سال بھی گزرنے نہ پاکیس کے کہ قرآن پاک مؤمنوں کے سینوں اور مصحفوں ہے اٹھالیا جائے گا۔ (علامات قیامت ونزون سطح می 187)

علیاله الله علیاله الله من الله تعالی در خت طولی کے متعلق کیا کیا الله من الله تعالی من علق کیا کیا ہے متعلق کیا کیا ہے موالات کئے؟

جواب بعن فرمایا اس درخت کوش نے اپنا ہے معلوم کیا کدورخت طوبی کیا ہے اللہ نے جواب میں فرمایا اس درخت کوش نے اپنا ہے ہاتھ سے لگایا یہ جنتیوں کے لئے ہے۔ اس کی خوشنود کی ہوری ہوراس کا بانی تسنیم کا ہے اس کی خوشنود کی اس کا ذا تقد زخیل بر موشی کے مشارک کا فور کی اس کا ذا تقد زخیل اس کا خوشنود کی جوشنود کی جوشنوں کے مشل ہے اس کی خوشبور کے مشل ہے جس نے اس میں سے ایک کھون فی لیان اس کی خوشبور کے مشل ہے جس نے اس میں سے ایک کھون فی لیان اس کی بیاس نہ لیے گی۔ (البدایہ والنہایہ میں 78 و 79 ج ج

حضرت عینی علیه السلام نے جب اس درخت کی تعریف وقو صیف می تو دل جی اس کا پائی پید خربایا پینے کی تمناہ و کی اور خدا و ندکی جناب جی عرض کیا کہ جھے کواس درخت کا پائی پلاد ہے اللہ نے فربایا بیس نے اس کا پائی تمام انجیاء اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام کر دیا ہے جب تک کہ میرانی بیس نے اس کا پائی تمام انجیاء اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام کر دیا ہے جب تک کہ میرانی اللہ اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت نہ پی لیس اور اے عیسی جس نے بچھے کو اپنی طرف کیوں اٹھایا ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ تو نے جھے کو اپنی طرف کیوں اٹھایا

ے جواب ملایش نے بچھ کواس لئے اٹھایا تا کہ بچھ کوآ خری زیانہ میں اتاروں اور تو اس امت کے عواب سے جواب ملایش نے بھی کواس کے تاریخت کے عادر تو و جال کے تل پر معین ہے اس پر حضرت عیسی نے عرض کیا اے اللہ جھے کواس عالیت کور کھے اور تو و جال کے قل پر معین ہے اس کے قربی ای آخر الزیاں صلی اللہ علیہ و سلم کی امت ہوگی امت ہوگی امت ہوگی است کے متعلق خبر و بچھ انداز کی اس کے اور میس اس اس امت کے علماء و تحکم انداز اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ سے جنت میں واضل کردول گا اور میں ان کو لا الہ اللہ اللہ اللہ سے جنت میں واضل کردول گا اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ سے جنت میں واضل کردول گا اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کی ہے جنت میں واضل کردول گا اور اللہ اللہ اللہ اللہ کی ہے جنت میں واضل کردول گا اور اللہ کی امت ہوگی۔

(البداروالنهاييس:79 ت:1)

موال: حضرت مینی علیالسلام کے بائے والوں کو نصاری کیوں کہتے ہیں؟

حواب: ورامل بات بہ کہ جب آپ کی والدہ محر سآپ کواپ خلک (قوم) میں لے

کر آئیں جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اسکانام ناصرہ تھا آپ نے وہاں رہتے ہوئے تیں
سال کی عمر میں با قاعدہ تبلیغ شروع کی چونکہ آپ ناصرہ گاؤں کر ہے والے تصال لئے گاؤں
کی طرف نبیت کرتے ہوئے آپ کی جاعت کانام نصاری پڑھیا تھا۔ (الکام س 314)
کی طرف نبیت کرتے ہوئے آپ کی جاعت کانام نصاری پڑھیا تھا۔ (الکام س 314)
مسوال : حضرت مینی علیہ السلام کے حوارثین کے نام کیا ہے اور اان کوحوارثین کیوں
کہا جاتا ہے؟

جواب: سب کنام معلوم ند ہو سکے البتدان ہیں ہے بعض کے نام بیر سے:

فطرس، لیتقو بس ہنمس ، اندرانیس فیلس ، در ٹا بوطا ، سرجس لفظ حوار بیٹن حور سے ماخوذ

ہے جس کے معنی خالص سفیدی کے آتے ہیں بقول سعید بن جبیر بیلوگ سفید کپڑے بہتے ہے

اور بقول مقاتل بیلوگ وحولی تھے کپڑوں کو سفید کرتے ہے اور بقول تماد وال لوگوں کے تلوب
ماف اور یا کیڑو ہے اس کئے ان کو حوار جین کہا جاتا ہے۔

(انوارالدرایات لد فع التعارض بین الآیات مع نمیم میں : 259) **سبوال**: جس دقت حضرت عیمیٰ علیہ السلام کواللہ نے آسان پر اٹھایا اس وقت ان جواب: ال مين دوتول إن (1)33 سال كيتم (2)120 سال كيتم خواب: الن مين دوتول إن (3) 33 سال كيتم في المال كيتم خواب (عادية جلالين من 53)

سوال: حضرت عيسى عليه السلام پحرد نيا ش كب تشريف لائي محكس چيز كه ذريعين يرازي محياوركهال اترين محي؟

جواب: حفرت عینی علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے دوسر فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ در کھے اور دور تھیں چا در اوڑ ھے ہوئے دمشق کی جائع مجد کے مینار ہُ بینیا ہ پراتریں گے جو مشرق کی جائع مجد کے مینار ہُ بینیا ہ پراتریں گے جو مشرق کی جائب میں ہے۔ (حاشیہ بُوالین س): 52 پ: 3 تر فری مترجم بہتی زیور) مسوالی: آسان سے اتر نے کے بحد حضرت عینی علیہ السلام کی اولا دبھی ہوگی ہائیں؟
حضرت عینی علیہ السلام دنیا ہیں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کی اولا دبھی ہوگی۔ حضرت عینی علیہ السلام دنیا ہیں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کی اولا دبھی ہوگی۔ حضرت عینی علیہ السلام دنیا ہیں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کی اولا دبھی ہوگی۔ دفترت عینی علیہ السلام دنیا ہیں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کی اولا دبھی ہوگی۔ (مشکل ق موالیہ کے الله بین سے 52 ہے: 3)

سسوال: حضرت عینی علیدالسلام دنیا جس آنے کے بعد کتنے سال تک زندہ رہیں گے اورا نکا مرض کہاں ہوگا؟

جواب : حضور صلی الله علیه و ملم نے فر مایا کھیٹی علیہ السلام دنیا ہیں آئیں گے اور 45 سال زندہ رہیں گئے ہور مرجا کی اور میرے مقبرہ ہیں فن ہوں گئے تو قیامت کے دن ہیں اور حضرت عیسی آیک ہی قبر سے ابو بکڑ و بھڑ کے در میان اٹھیں گے یہ حدیث علامہ ابن الجوزی نے عقا کہ نسسی ہیں بھی ذکر کی ہے۔ (منظوق میں 480 ج : 2 محاشیہ کیا لیمن میں : 52) حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر حضور صلی الله علیہ و کا کہ ایسا محسوں موگا کہ ایک ہی قبر ہے۔ (حاشیہ منظوق میں 480 ج : 2)

موال: حصرت عيني عليه السلام يرجودسرخوان تازل مواقعااس من كيا كيا جيزي تحس

جواب :ال دسترخوان میں مختلف چیزی تھیں (1) بمنی ہوئی جھٹی تھی اس کے سرکے ہاں نمک رکھا ہوں تھیں اور بانچ چپاتیاں تھیں جن نمک رکھا ہوا تھا اور دم کے پاس سرکہ تھا اور طرح طرح کی سبزیاں تھیں اور بانچ چپاتیاں تھیں جن میں ہے ایک پر تھی دوسری پر زیجون کا تیل تیسری پرشہد چوتی پر پنیر پانچویں پر قدید بدیعن قیر شدہ کوشت تھا۔ (حاشیہ کہلالین میں: 111 ج: 1)

مدوال: ال دسترخوان من جوكمانا تقايد جنت كا كمانا تقاياد نياكا؟

جسواب : اس میں نہ تو جنت کا کھانا تھا اور نہ دنیا کا بلکہ اللہ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت ہے مستقل تیار کر کے بھیجا تھا۔ (حاصیۂ جلالین ص: 111) سوال: حضرت عیمی علیہ السلام کی پیدائش کس مقام میں ہوئی؟

جواب: وادى بيت اللحم بين بمونى جيسا كدابن عبال يصفول باوريمي تول مشيور بي - وادى بيت اللحم بين بورك بي المستمور ب

مدوال : حطرت على عليه السلام كرزمانه من حن لوكول كوخزير بنايا كياان كى تعداد كتنى ب اوروه كننے دن تك زعره رب؟

جواب: ان کی تعداد 330 تھی اور وہ تین دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا کہ مات دن تک ، اور بعض نے کہا کہ چارون کے بعد مرکئے تھے۔ (حاشیہ جُلالین ص: 111 ج: 1 پ: 7) سوال: حضرت عیمی علیہ السلام بطن مادر میں کتنے وٹوں تک زندہ رہے؟

جواب بعض نے کہا کہ آٹھ ماہ بعض نے چھاہ بعض نے تین تھنے بعض نے ایک تھنٹہ کہااور بعض نے کہا کہ آٹھ ماہ رہے آخری قول زیادہ توی ہے۔(حاشیہ جلالین ص:255ج:2)

سوال: حضرت عيلى عليدالسلام ك بعدكونسا بادشاه حكومت كرے كا؟

جسواب جضور ملی الله علیه و سلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیه السلام دنیا بیس آنے کے بعد جب انتقال کرجا ئیں محے تو جمجا ہ با دشاہ حکومت کرے گا۔

سوال: حضرت عيى عليدالسلام كاذكر پاك قر آن كريم كى تنى مورتول مين آيا ي؟

جواب : بيذكر قرآن كريم كى چوده مورتول مين آيا ہے كہيں تفصيل كے ساتھ اور كہيں انتھار واجهال كے ساتھ اور كہيں انتھار واجهال كے ساتھ ان ميں كى جگہ اسم مبارك "نتيلى" سے يادكيا كيا ہما ہو اور كہيں دميج" اور "عبدالله" كے لقب سے اور كى مقام پركنيت" ابن مريم" اور كہيں" كليہ" اور دميح" سے ذكر كيا كيا ہے۔ «روح" سے ذكر كيا كيا ہے۔

موال: حضرت عيلى عليه السلام كالمختصر تعارف كيا يع؟

جواب: حضرت میسی علیه السلام جلیل القدراوراولوالعزم پیمبروں میں سے ہیں اورجس طرح نی کریم صلی اللہ علیه السلام انبیاء ورسل کے خاتم ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسی علیه السلام انبیاء فی امرائیل کے خاتم ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسی علیه السلام انبیاء فی امرائیل کے خاتم ہیں۔ یعنی حضرت یعقوب علیه السلام کی اولا دہیں جس قدر بھی نبی ہوئے ہیں ان سب کے آخر حضرت عیسی علیه السلام ہیں۔

تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں کوئی نبی اور دسول مبعوث نبیں ہوئے اور درمیان کا بیز مانہ جس کی مدت تقریباً 570 سال ہے زمانہ فترۃ (انقطاع وی کا زمانہ) کہلاتا ہے۔

حفرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلالت قدراور عظمت شان کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انبیاہ بن اسرائیل پر کتاب ، تورات کے علاوہ ' انجیل' سے زیادہ عظیم المرتبت دومری کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی ۔ نزول تورات کے بعد یہود یوں نے جوشم تھ کی گراہیاں دین حق میں ایجاد کر لی تعیس ۔ حضرت سے کی علیہ السلام کی ہی کتاب تورات کی شرح بن کر بن امرائیل کوان گراہیوں سے بیخ کی تعلیم دی ۔ اس طرح اس کتاب نے جکیل تورات کا فرض انجام دیا ۔ بنی امرائیل میں حضرت مولیٰ علیہ السلام کا فراموش شدہ پیغام ہدایت حضرت میں علیہ السلام کا فراموش شدہ پیغام ہدایت حضرت میں علیہ السلام بی نے دوبارہ تازہ کیا ۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب کیا ۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی میں جن حضرت میں ایک حضرت میں علیہ السلام کی علیہ السلام کی میں ہیں جیسا کہ قرآن کیلیم نے جن مقدی ہستیوں کے دافعات سے بہت زیادہ بحث کی ہاں میں ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

یں۔ قرآن کیم نے معزت عینی علیہ السلام کے حالات اور دانعات کونہا یت تعمیل کے ماتھ بیان کیا ہے اور ان کی حیات طیبہ کے سلسلے میں بطور دیبا چہان کی والدہ محتر مہریدہ مریع کی واقعات ذیر گی پر بھی روشی ڈالی ہے تا کہ قرآن کیم کا مقعمہ '' تذکر بایام اللہ'' پورا ہو۔ ان ہردو کی حیات طیبہ دلیل، بر ہان، آیت، مدایت، درس وضیحت سب کھے ہے۔

سوال: حفرت مريم كے مالات زندگى كيايى؟

جواب : حضرت میں کے تذکرے سے بل حضرت سیدہ مریم علیماالسلام کا ذکراس الے بھی منروری ہے کہ دہ حضرت میں علیہ السلام کی دالدہ محتر مد بیں اور اس کے علاوہ ایک الیم مقدس فاتون بھی ہیں جن کا تذکرہ قرآن محیم نے مستقل طور پر کمیا ہے۔

قوم نی اسرائیل میں معزرت عمران ایک عابد وزاہد خفس متے اورای زہد وعبادت کی وہدے مسجد اتعلیٰ میں نماز کی امامت بھی ان بی کے سپر دھی۔ ان کی بیوی سیدہ حقہ بھی بہت ہی نیک اور شرافت کی وجہ سے دونوں توم میں بہت زیادہ احترام کی نگاہوں سے دیکھے جائے تھے۔

حضرت عمران صاحب اولا دند تھے ان کی بیوی حضرت دند بہت زیادہ متنی تھیں کہ ان کے اولا د ہواوراس کے لئے وہ ہمیشہ درگاہ اللی میں دست بددعا ہو کر قبولیت دعا کے لئے منظر رہتی تھیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حندا ہے مکان کے حن میں چہل قدی کر دہی تھیں دیکھا کہ ایک پرندہ اپنے بچے کو محبت و بیار سے چوم رہا ہے۔ بیار ومحبت کے اس منظر نے حضرت دند کو بہت ہی متاثر کیا اولا دکی تمنا نے دل کو مزید بے قراو کر دیا۔ حالب اضطراب میں دعا کے لئے باتھا تھا دیے۔ عرض کیا:۔

''پروردگارای طرح جھ کو بھی اولا دعطا کر جو ہماری آنکھوں کا نوراوردل کا سرور ہے'' بے قرار دل کی دعائے قبولیت کا جامہ پہنا اور حضرت حنہ نے چندروز بعد محسوں کیا کہ وہ پرامید میں حضرت حنہ کواس احساس سے اس درجہ مسرت ہوئی کہ انہوں نے نذر مان کی کہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کو ہیکل (مسجد اتصلٰ) کی خدمت کے لئے وتف کردوں گی (بی امرائیل کے زہبی رسوم میں بیرسم بہت ہی مقدس تھی جاتی تھی کہ اپنی اولا دکومقدس ہیکل کی خدمت کے لئے وقف کردیا جائے۔)

بہر حال اللہ تعالیٰ نے حضرت مران کی بیری حضرت دند کی وعا کوٹر فی آبولیت بخشا اور وہ مسرت وشاد مانی کے ساتھ امید برآنے کی گھڑی کا انظار کرنے لگیس مجھ بن آئی اور حافظ ابن عسا کراورا کٹر الل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت عمران، حضرت سلیمان کی اولا دھی سے ہیں اس طرح انکی بیوی حضرت دند بھی حضرت داؤہ کی ذریت میں سے بیں ۔ حضرت دند کی مدت من بیرے میں۔ حضرت دند کی مدت من بیرے میں میں بیری کو دوریت میں سے بیرے حضرت دند کی مدت من بیرے بیری دست کا دفت آ بہنی ا

ولادت کے بعد حضرت خرکواطلاع دی گئی کہ ان کیطن سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ جہاں تک اولاد کا تعلق ہے حضرت خرکے لئے بیاڑک بھی لڑکے سے کم خرصی محران کوشدت سے میہ احساس ہوا کہ میں نے جونڈر مانی تھی وہ پوری نہ ہوسکے گی کیونکہ لڑکی مجداتھی کی خدمت کیونکر انجام دے گئی جہاں انجام دے گئی جہاں انجام دے گئی ہے انہاں دے سکتے ہیں۔

کین اللہ تعالی نے بطور الہام یا ہا تف نیبی ان کے افسوں کو سرت سے ریکہ کر بدل دیا کہ ہم نے تیری الرکی کو ہی قبول کرلیا ہے اور اس کی وجہ سے تیرا خاندان اور بھی معزز اور مبارک قرار بائے گا۔ حضرت حنہ نے لڑکی کا نام مریم رکھااور دعا کی کہ'' اے پروردگار اسکواور آگی اولا و کوشیطان کے ہرفتنہ سے محفوظ فرما''۔

سریانی زبان میں مریم کے معنیٰ خادم کے ہیں۔ چونکہ یہ سمجدانسیٰ کی خدمت کے لئے وقف
کردی گئی تھیں اس لئے یہ نام موزوں سمجھا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ مریم کے معنیٰ البنا اور
"عبادت گزار" کے ہیں۔ بشر بن آئی کہتے ہیں کہ سیدہ خدا بھی حاملہ ہی تھیں کہ ان کے شوہر
حضرت عمران کا انتقال ہوگیا۔ (فتح الباری ج:2 ص:364) بعض دومرے مؤرفین کیھتے ہیں
کے سیدہ مریم ابھی شیرخواری تھیں کہ باپ کا انتقال ہوگیا۔

يتيم پيم مريم كى پرورش مال نے بہت التصطريقے پر كى۔اللہ نتعالیٰ كانفنل دكرم بھی قدم قدم پرشامل حال رہا جب وہ کن شعور کو پہنچیں اور نذر کے مطابق بیت المقدس کی عبادت کا ہ (میکل) میں داخل کر دی تمکیل تو بیرسوال پیدا ہوا کہ بیکل کی بیمقدس امانت کس کے سپر دکی جائے اور کون اس کا کفیل و تمرال ہو؟ ہیکل کے کا ہنوں میں ہے ایک نے ریخوا ہش ظاہر کی کہاس مقدس امانت كالفيل جمھ كو بنايا جائے۔ ايك دومرے كائن نے كہا كداس امانت كوميرے حوالد كيا جائے۔ بیت المقدس کے عیمین اور عابدین میں حضرت ذکریا مجمی تنے۔انہوں نے بھی اس کا مطالبہ کیا اور دجه ترجی بید بیان کی که میری بیوی اس از کی کی خاله موتی بین اور خاله بمنزله مال کے موتی ہے اور مال کے بعد خالہ بی پرورش کی حقد ار ہے۔لہذا جھے کواس بچی کا کفیل قرار دیا جائے۔لیکن دوسرے مقدس كا بنول نے اس دليل كوتبول نه كيا- آخر كار ملے پايا كه قرعدا ندازى كے ذريعداس كا فيعلم کیا جائے ۔اس زمانے میں قرعہ اندازی کو ایک سندودلیل سمجھاجا تا تھا اوراس کا ایک خاص طریقہ تھا جواس وقت رائج تھا۔ (وہ اس طرح کہ بانس کے قلم جوتورات کے لکھنے میں کام آتے شےان پرتورات ہی کے چند کلمات لکھ کرور یا ٹیس ڈال دے جاتے تھے۔ قلم عموماً دریا ہی کے رخ بہنے لکتے کیکن بعض قلم دریا کے مخالف رخ کو بہتے اور یہی مخالف رخ کامیالی کی علامت سمجماجا تاتفا) ای رواج کےمطابق ہرخواہشندنے اینے اپنے قلم دریا میں ڈالے گر قرعہ کے مطابق برمرتبه حضرت زكريا كابئ نام فكالبعض روايات كيمطابق ميقرعها ندازي تمن مرتبه كالني مقدس كا ہنوں نے جب بيمعامله ديكھا توسب نے بيلين كرايا كه حضرت ذكرياً كے ساتھ تائيد تیبی ہے۔ پھرسب نے دست برداری اختیار کرلی اور مقدس امانت (مریم) حضرت ذکریاً کے سپر دکر دی گئی۔اس طرح سیدہ مریم کی پرورش اور تھرانی حضرت ذکریّا کے تحت ہوگئی۔ حضرت زکریا نے سیدہ مریم کے لئے مجد کا ایک محراب (حجرہ) منتف کیا اوراس میں ان کا قیام طے پایا۔ گزشتہ زمانے میں گرجاؤں اور کلیساؤں میں عبادت گاہ کی ممارت سے متصل سطح زمین ہے کچھ بلندی برجرے بنائے جاتے تھے جن میں عبادت گاہ کے تنظمین ،خدام اور معتلف

حضرات رہا کرتے تھے انہیں محراب کہاجاتا تھا۔ ای تم کے کروں میں ہے ایک میں سیدہ مریم بهى معتلف تغيير ـ وه تمام دن عما دت اور ذكرالي مين مشغول رئتين _ رات كوحفرت زكرياً انبين اینے کھرالاتے اور وہ اپنی خالہ کے کھر رات بسر کرتن ۔ (روح العالی ، آل عمران) ہیل (معبدانعلی) کی تاریخ میں بیا کیے نئی بات تھی کہ سیاڑ کی کومبد کی خدمت کیلئے متخب كرايا حميا موسيحي روايات كے مطابق سيدومريم تين سال كي عمر ميں بيكل كي خادمه كي حيثيت ے داخل ہو تیں جہال عبادت کاہ کے چھوٹے بڑے سب خادم اس کمن بی کور مکے د مکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔حضرت ذکریا ویے بھی بیکل کے افسراعلی تھے۔اس لحاظ سے ہرخادم کی محرانی كرنا ان كے فرائض ميں شامل تما اور پھر سيدہ مريم كے تو آپ عزيز قريب اور قابل اعتماد مر برست بھی تھے ان کے جرے میں قدرہ آپ کی آمدورفت رہا کرتی تھی۔قرآن علیم میں ایک لفظ "کُلّف ا دُخَلَ" ہے اس سارے مغبوم کوادا کرتا ہے۔ حضرت ذکریا جب بھی جرو مريم من آتے تو وہال حم مے پھل ميوے رکھے ہوئے ديکھتے بلکہ بعض تو پھل ايسے ہوتے کہ جن كا ان دنول موسم بهى نه بوتا تما تعجب سے پوچھتے اے مرتبے بير 'رزق' كہال سے آيا ہے؟ سیدہ مریم جواب دیتی کہ بیاللہ کی جانب ہے آجاتا ہے بیٹک اللہ جس کو جا ہتا ہے بے حماب رزق دے دیتا ہے بعض روایات ٹل ہے کہ معزت زکریا کوایے گھرے سیدہ مریم کے لئے کھانے پینے کی چیزیں لانے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

الغرض سيده مريم شب وروز عبادت الني عي رئيس اور جب بيكل كي خدمت كا وقت آتا تو السركوبي بخوبي انجام دين تعين حي كدان كا زېد وتقوى بني اسرائيل عين ضرب المثل بوگيا اورائلي نرموعبادت كي مثاليس دى جانے لگيس، حضرت ذكريًا بهى ان كي تقوى وطبهارت سے بے حد متاثر منتے كداللہ تحالی نے اس يتيم الركى كي عظمت وجلالت قدركوبہت بلند كيا ہے۔ سيده مريم كا بيد مقام اور شب وروز تائيد الني و كي كر حضرت ذكريًا كے قلب بين اى طرح نيك وصالح اولاد كى متنا پيدا بوكى البي و كي كر حضرت ذكريًا كے قلب بين اى طرح نيك وصالح اولاد كى تمنا پيدا بوكى البي على ميره مريم كي اس بيده مريم كي اس بيدا بوكى البيدا بوكى كوكى البيدا بوكى البيدا بوكالم بوكال

شدیدتر ہوگیا کہ بیمقام مبارک اور فرول رحمت کا ہے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیے:۔

" پروردگار جھے بھی اپنی عنایت سے ای طرح اولا دد ہے جیسے تو ہے موسم تروتازہ میوے مریم کا فری حصر بیل کو عطا کرتا ہے"۔ حضرت ذکریا کی بیدوعا ایسے وقت قبول ہوئی جبکہ وہ اپنی عمر کے آخری حصر بیل محتر صد زکریا کو فرشتوں محتر صد بیوی محتر مد با جمح تھیں۔ اللہ تعالی نے بے موسم میووں کی طرح حضرت ذکریا کو فرشتوں کے ذریعہ یہ بیٹارت سنائی کی عنقر یب تہمیں بھی ایک لڑکا ہوگا جو بلند مرتبہ بیبیوں میں شامل ہوگا۔ چنا نچہ حضرت کی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ سیدہ مریم چونکہ نہایت عابدہ وزاہرہ اور تقوی وطہارت چنا نچہ حضرت کی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ سیدہ مریم چونکہ نہایت عابدہ وزاہرہ اور تقوی وطہارت میں ضرب الش تھیں اور جبکہ عنقر بیب ان کو ایک جلیل القدر نبی حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ میں ضرب الش تھیں اور جبکہ عنقر بیب ان کو ایک جلیل القدر نبی حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ ما جدہ ہونے کا شرف بھی ماصل ہونے والا تھا تو منجا نب اللہ ان فرشتوں کے ذریعہ انہیں پہنچایا گیا:۔

اے مریم بیٹک آپ کو اللہ نے پہند کرلیا ہے اور پاک کردیا ہے اور آپ کو دنیا جہان کی عور توں کے مقابلہ بیل منتخب (مقبول) کیا ہے۔ اے مریم اپنے پروردگار کی (ای طرح) اطاعت کرتی رہے اور بحدہ کرتی رہے اور دکوئ کرنے والوں کے ساتھ رکوئ کرتی رہے ۔ (آل عمران آیت: 42) عمران کی بیوی سیدہ حقہ (والدہ مریم) کا تذکرہ سیدہ مریم کی ولادت، اور اللہ ان کی پرورش، بیکل کی خدمت، حضرت ذکریا کی کفالت، حضرت مریم کی زہدوعبادت اور اللہ تعالی کی خصوصی عنایت وکرم کا میتذکرہ قرآن حکیم (سورہ آل عمران آیات: 33 تا 38 اور آیت تعالی کی خصوصی عنایت وکرم کا میتذکرہ قرآن حکیم (سورہ آل عمران آیات: 33 تا 38 اور آیت دعائی کی خصوصی عنایت وکرم کا میتذکرہ قرآن حکیم (سورہ آل عمران آیات: 33 تا 38 اور آیت کو کا کہ کا بین بیان کیا گیا ہے۔

سوال:بثارت في كالقيقت كيا ب

جسواب: انبیاء ورسل کی تاریخ شہادت دین ہے کہ اولوالعزم انبیاء کی پیرائش ہے بل بشارتیں ، الہام وغیبی اشارے ظاہر ہوئے ہیں اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ انبیاء سابقین اپن وفات سے پہلے آنے والے نبی ورسول کی بشارت وخبر دے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت مولی و یکی وسی علیم السلام کے اسائے کرا می لئے جاسکتے ہیں جنہوں ن ای حیات طیب بی بس این بعد آن والے اولوالعزم نبیول کی بشارت دے گئے ہیں۔ یہ اس لیے جی کران کی آ ہرے پہلے دفوت تق کے لئے زمین ہموارد ہاورانسان کیلئے زیادہ سے اس لیے جی کران کی آ ہرے پہلے دفوت تق کے لئے زمین ہموارد ہاورانسان کیلئے زیادہ تر یادہ ہدایت فراہم ہو سکے حضرت ہے تھی ان چنداولوالعزم مقد کل رسولوں میں سے ایک ہیں زیادہ ہدایت فراہی بناء پر انبیاء تن اسرائیل میں سے متعددا نبیاء کرام ان کی بعث سے قبل بشارت سناتے اور اس بناء پر انبیاء تن اسرائیل میں سے متعددا نبیاء کرام ان کی بعث سے قبل بشارت سناتے رہے ہیں حضرت کی علیہ السلام کے بارے میں قرآن تھی منے فاص طور پر بیصراحت کی ہے رہے ہیں۔ دور "مُنف الله قابِ مُلِلَم قبل الله " یعن سے گی تقدد این کرنے والے تھے۔ کروہ "مُنف الله قابِ مُلِلَم قبل الله " یعن سے گی تقدد این کرنے والے تھے۔ کروہ "مُنف الله قابِ مُلِلَم قبل الله " یعن سے گی تقدد این کرنے والے تھے۔ کروہ "الله میں الله میں الل

''عابدہ وزاہدہ پاک مریم اپنے خلوت کدہ میں مشغول عبادت رہیں اور ضروری حاجات کے علاوہ باہر نہ نگائی تھیں۔ ایک مرتبہ مجداتصلی (ہیکل) کے مشرتی جانب لوگوں کی نگاہوں سے ورایک کوشہ میں مشغول عبادت تھیں کہ اچا تک اللہ کا فرشتہ (جبرئیل) انسانی شکل میں خلام ہموا۔ سیدہ مریم نے ایک اجنبی آ دی کو اس طرح خلوت کدہ میں اچا تک آتے و یکھا تو گھمرا گئیں اور سینے گئیں کہ اگر جھے کو اللہ کا فرراہی خوف ہے تو میں جھے کو اللہ رحمٰن کا واسط دے کر جھے سے پناہ اور جھے ہوں۔ و بیٹا مریم اور جھے کی بیٹا در شیتے ہوں اور جھے کی بیٹا در سینے آیا ہوں''۔

سیدہ مریم نے جب بیسا او انہائی تعب ہے کہے گئیں، میر سے لاکا کیے ہوگا جبکہ آج تک کہ جمے کسی بھی شخص نے ہاتھ نہیں لگایا، اس لئے کہ جس نے نہ تو نکاح کیا ہے اور نہ جس کوئی بدکار ہوں فرشتے نے جواب دیا جس تیرے رب کا قاصد ہوں اس نے جھے ای طرح کہا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جھے کو اور تیرے لاکے کو کا کنات کے لئے اپنی قدرت کا ''نشان' بنادوں گا اور لاکا میری جانب ہے''رحمت' ثابت ہوگا اور میرایہ فیصلہ اُس ہے۔اے مریم ! اللہ تعالیٰ تجھے کو ایر وہ دنیا و آخرت دونوں میں عظمت والا اور یا وجابت ہوگا۔ اور وہ مام اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں عظمت والا اور یا وجابت ہوگا۔ اور وہ

''مقربین' بین سے ہوگا اور وہ اللہ کے نشان کے طور پرشیر خوارگ کے زمانے بیں لوگوں سے

ہاتیں کرے گا اور بڑھا ہے کا (ابتدائی وور) بھی پائے گا۔ اللہ نفائی کا قانون قدرت ہے کہ
جب وہ کی شک کو وجود بیں لا نا چاہتا ہے تو اس کا تھش بیارادہ اور بھم کہ'' ہوجا'' اس شکی کو عدم
سے وجود بین کر دیتا ہے۔ لہذا اے مریم اید یوں بی ہو کر رہے گا اور اللہ تعالی اس کو اپنی کی بیا
عطا کرے گا ، اس کو حکمت سکھائے گا اور اس کو بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے رسول اور
اولوالعزم بیغیر بنائے گا۔ قرآن سے مے ان واقعات کو جوزانداسلوب کے ساتھ سور و آل عمران
اولوالعزم بیغیر بنائے گا۔ قرآن کی مے نے ان واقعات کو جوزانداسلوب کے ساتھ سور و آل عمران

سوال: ولا وت كاواتعكياب؟

جواب: جرش الشن نے سیدہ مریخ کو یہ بشارت سنا کران کے گریان میں پھونک دیا۔ اس طرح الشدکا تھم ان تک پہنچ گیا۔ پھرسیدہ مریخ نے پچھ عرصہ بعد خود کو حالمہ محسوں کیا تو بہ تقاضہ بشری ان پرایک اضطرا بی کیفیت طاری ہوگئی اور دن بدن ان کا بیاضطراب بڑھتا چلا گیا اور اس کیفیت نے اس وقت شدید صورت اختیار کرلی جب انہوں نے دیکھا کہ مدت جمل ختم ہوکر ولا دت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا دہا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ آگر یہ بات قوم کے اندر روکر پیش آئی اور چونکہ قوم حقیقت حال سے دا تف نہیں اس لئے معلوم نہیں کہ وہ کس طرح بدنام اور بہتان طرازیوں سے پریشان کرے گی اس لئے اب اس مقام سے کہیں دور چلے جانا چاہے اور بہتان طرازیوں سے پریشان کرے گی اس لئے اب اس مقام سے کہیں دور چلے جانا چاہے اور بہتان طرازیوں سے پریشان کرے گی اس لئے اب اس مقام سے کہیں دور چلے جانا چاہے اور اسکے لئے وہ بیت المقدی سے تقریباً نومیل کوہ مراۃ کے ایک ٹیلے پر چلی کئیں جوآئی '' بیت المح '' کے نام سے مشہور ہے۔

سیدہ مریم کا اپنے اعتکاف گاہ ہے نکل کر وہاں جانا ایک فطری امر تھا، بنی اسرائیل کے مقدس ترین خاندان بنی ہارون کی لڑکی اور پھر وہ جو بیت المقدس میں اللہ کی عبادت کے لئے وقف ہوکر چین خاندان بنی ہارون کی لڑکی اور پھر وہ جو بیت المقدس میں اللہ کی عبادت کے لئے وقف ہوکر چینی کی مالمہ ہوگئی۔اس حالت میں اگر وہ اپنی جائے اعتکاف پر بیٹی رہیں اوران کا حمل لوگوں پر طاہر ہوجا تا تو خاندان والے بی نہیں تو م کے دوسرے لوگ بھی ان کا جینا اوران کا حمل لوگوں پر طاہر ہوجا تا تو خاندان والے بی نہیں تو م کے دوسرے لوگ بھی ان کا جینا

مشكل كردية ال لئے پاك مريم اس شديدا زمائش ميں بتلا ہونے كے بعد فاموثى كے ماتھ ا یے اعتکاف کا جمرہ چھوڑ کرنگل کھڑی ہوئیں تا کہ جب تک اللہ کی مرضی پوری ہوتو م کی لعنت اورعام بدنای سے تو بی رہیں، ' بیت اللم' ، پہنچ کر چند کھنٹوں بعد در دِ زوشروع ہوا تو نکلیف اوراضطراب کی حالت میں مجور کے ایک درخت کے نیچے سے کے سہارے بیٹے گئیں اور پیش آنے والی نازک حالت کا اندازہ کر کے انتہائی تلق اور بے چنی میں کہنے لکیں کاش کہ میں اس ے بہلے مرچی ہوتی اور میرانام ونشان بھی کم ہوجاتا۔ سیدومریم کی زبان سے بیالفاظ در دزوکی تکلیف کے علاوہ اس کمری فکر کی وجہ سے بھی ظاہر ہوئے کہ اللہ تعالی نے جس آز مائش میں انہیں ڈالا ہے اس سے وہ کس طرح بخیریت عہدہ برآ ہوں گی جمل تو اب تک کسی نہ کسی طرح جمیالیااب اس بچه کوکهال لے جائیں اور کس طرح لوگون کویقین دلائیں؟ حقیقت بیہ ہے کہ اگر حضرت مریم شادی شدولزی ہوتی تو کوئی بات نہ می کیونکہ شادی شدولز کی کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہور ہا ہوتو وہ چاہے تکلیف سے گئی ہی تڑپاور ہے جین ہولیکن اسے رہے وہم بھی لاحق نہیں مواكرتا كيونكه ولا دت ايك خوشى كابيام بمى موتى ہے۔

ای کرب و بقراری میں نخلتان کے نشیب سے اللہ کے وہی قرشتے نے پھر آ واز دی کہ اے مریم علیما السلام الممکنین نہ ہوتیرے پروردگار نے تیرے لئے پانی کا چشمہ جاری کردیا ہے اور کھور تھے پر گر نے لگیں مے بس تو کھا بی اور کھور تھے پر گر نے لگیں مے بس تو کھا بی اور اپنے بے کے نظارے سے اپنی آ نکھیں شھنڈی کراورر نے فیم کو بھول جا۔

سیده مریم چونکه اس سے پہلے اس فرشتے کود کھے چی تھیں اور اس کی آواز سے بھی مانوں تھیں فوری بچھ کئیں کہ بیدو بی فرشتہ ہے جو چند ماہ پہلے خلوت کدہ میں اچا تک آکر خوشخبری دے کیا تھا۔
فریشتے کی اس کسلی اور پا کیٹرہ بچ کی حسین وجیل صورت نے پچھ دریے کے لئے رہ جو فرم میں اور نازل شدہ نہمت تھجوراور پانی استعمال اور تنہائی کے احساس کو دور کر دیا ، بچے کو کو دیس لیا اور اللہ کی نازل شدہ نہمت تھجوراور پانی استعمال کیا۔ بچے کو کو دیس کی تدریہ سکون جواتا ہم بی خیال ضرور کھنگار ہا کہ اگر چہ

سیدہ مریم نے اللہ کی بات کی تغیل کرتے ہوئے بچے کی جانب اشارہ کیا کہ جو بچھ دریافت کرناہواس سے معلوم کرلیں۔ بیس تو آج روزہ سے ہوں (بنی اسرائیل کے ہاں روز سے بیس خاموثی بھی داخل عبادت تھی) لوگوں نے بید دیکھ کرانہائی تعجب سے کہا کہ ہم اس بچے سے کیا بات کر سکتے ہیں جو کہوار سے بیس پڑا ہوا ہے؟ گر بچہ فوراً بول اٹھا، بیس اللہ کا بندہ ہوں ، اللہ نے (اپنے فیصلہ تقدیر بیس) جھے کو کتاب (انجیل) دی ہے اور نی بنایا ہے اور اس نے جھے کو کتاب (انجیل) دی ہے اور نی بنایا ہے اور اس نے جھے کو نماز اور ذکو ق نے محمد مبارک بنایا خواہ میس کی حال میں اور کسی بھی جگہ ہوں اور اس نے جھے کو نماز اور ذکو ق کا حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں یہی میرا شعار ہوگا اور اس نے جھے کو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے خود سراور تا فرمان نہیں بنایا اور اس کی جانب سے جھے کو سلامتی کا پیغام ہے خدمت گزار بنایا ہے خود سراور تا فرمان نہیں بنایا اور اس کی جانب سے جھے کو سلامتی کا پیغام ہے حدم دن کہ میں پیدا ہوا اور جس دن کہ میں وفات پاؤں گا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا ۔ بھرائی نے ارشاد قرمایا:

دریے عیبی (علیہ السلام) مریم کا بیٹا، وہ تی بات جس میں آج لوگ ڈلکررے ہیں اللہ اللہ کو اللہ کا بیٹا، وہ تی بات جس میں آج لوگ ڈلکررے ہیں اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ کی کو اپنا بیٹا بنائے وہ اس سے پاک ہے البتہ جب وہ کی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ ہوجا اور بس وہ ہوجا تی ہے'۔

یہاں جو ہات داضح کی گئے ہے دہ سے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰی علیہ السلام کے ہارے میں ''ابن اللہ'' ہونے کا جوعقیدہ اختیار کرلیا ہے وہ باطل ہے۔جس طرح ایک مجزے سے حضرت یخی علیہ السلام کی پیدائش نے ان کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہیں بنا دیا ای طرح ایک دومرے مجزے سے حضرت عیسیٰی علیہ السلام کی پیدائش بھی ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کی بناہ پر انہیں اللہ کا بیٹا قرار دیا جائے۔ یہ عیسائیوں کا غلو ہے کہ وہ ایک مجزے سے پیدا ہونے وہ نے حضرت کی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بیٹا کہ ان کا عقیدہ ہے) اور دومرے مجزے سے پیدا ہونے وہ نے حضرت بیدا ہونے وہ نے حضرت بیدا ہونے وہ نے حضرت بیدا ہونے وہ نے حضرت کی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ (جیسا کہ ان کا عقیدہ ہے) اور دومرے مجزے سے بیدا ہونے وہ نے دائے کہتے ہیں۔(جیسا کہ ان کا عقیدہ ہے) اور دومرے مجزے سے بیدا ہونے وہ نے دائے کہتے ہیں۔

اسلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کے بیسی جارے کاریکی سے بیدا ہوئے جیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت میسی علیہ السلام کی بیدائش اوراس کی تفصیلات کوسورہ انبیاء، سورہ تحریم ، سورہ مریم میں بیان کیا ہے۔

موال: حضرت تع كاعلان رسالت كب اور كيم بوا؟

جواب: حضرت عینی علی السلام ہے بل بن امرائیل برتم کی برائیوں میں جتلا تھے، انفرادی
اور اجتماعی عبوب و نقائص کا کوئی پہلواییا نہ تھا جوان میں موجونہ ہو۔ برے اعمال کے ساتھ
اعتقادی گراہیوں کا مرکز بن گئے تھے۔ حتی کردین بیزاری کا مرض یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ اپنے
اعتقادی گراہیوں کا مرکز بن گئے تھے۔ حتی کردین بیزاری کا مرض یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ اپنے
ای قوم کے ہادیوں اور پیغیروں کے لل پرجری اور دلیر ہوگئے تھے۔ یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس
نے حضرت کی علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغیر کوئش اپنی مجبوبہ کے اشارہ پرلل کروادیا تھا۔ اس کا
یہ سفا کا نہ اقدام صرف نیکی کی وقوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے سلسلے میں ہوا تھا۔ یہ
مظلومانہ حادثہ حضرت عیسی کی ابتدائی زندگی ہی میں پیش آپرکا تھا۔ ان کے سلسلے میں ہوا تھا۔ یہ
مظلومانہ حادثہ حضرت عیسی کی ابتدائی زندگی ہی میں پیش آپرکا تھا۔ ان کے سلسلے میں ہوا تھا۔ نیہ

کی حرص وہوں میں اللہ کی کتاب تو رات تک کوتر یف کے بغیر نہ چھوڑا۔ معمولی قیمت پر بھی اللہ کی آیات کو فروخت کر ڈالے تھے۔ عوام سے نذرو نیاز حاصل کرنے کے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے ، برائی کو آنکھوں سے دیکھتے اور پھر صرف نظر کر جاتے ، برول کے ساتھ خلا لما رکھتے اور ان کے حرام امور میں بے جاب شرکت کرتے ، سود اور شوت کو پاک وطال بتاتے ، اہل شرک و کفر سے محبت رکھتے اور ان کو اپنا دوست بناتے تھے۔ اس تاریک ماحول میں معرف میں بناتے تھے۔ اس تاریک ماحول میں معرف میں بناتے ، اہل شرک و کفر سے محبت رکھتے اور ان کو اپنا دوست بناتے تھے۔ اس تاریک ماحول میں معرف میں بناتے ماحول میں اور شدو مدایت بناتے ماتے اس تاریک ماحول میں اور رشد و مدایت بناتے اللہ واحد کے بینج برور سول میں اور رشد و مدایت بنات کا میں کو نظر میں گائی میں کو بیا کہ دو انٹد واحد کے بینج برور سوئل میں اور رشد و مدایت بناتے ماتی ان کا فرض منص ہے '۔

اس اعلان نے قوم میں الچل پیدا کر دی لوگ ار دگر دجمع ہو گئے ہو جھا کہ تمہارا کیا پیغام ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت کا غلاصہ اس طرح بیان فر مایا ہے:۔

"لوگو! اللہ نے جھے اپنا رسول اور قاصد بنا کرتہارے پاس بھیجا ہے اور تہاری اصلاح کی خدمت میرے سپردگی ہے۔ ہیں اس کی جانب سے بیغام ہدایت لے کرآیا ہوں۔ تہادے ہاتھ ہیں اللہ کا جو قانون (تورات) ہے اور جس کوتم نے اپنی نادانی اور خفلت سے پس پشت ڈال دیا ہیں اللہ کا جو قانون (تورات) ہے اور جس کوتم نے اپنی نادانی اور خفلت سے پس پشت ڈال دیا ہیں اس کی تھد بی کرتا ہوں۔ اللہ نے اس کتاب کی مزید تھیل کے لئے ایک اور کتاب انجیل دی سے دیا گارت کی تھد بی کرتی ہے اور اس کے تی کوتی ٹابت کرتی ہے اور باطل کو باطل میں سنواور مجھوا ورا ملاعت کے لئے خدا کے حضور جھک جا دی دیا اور آخرت کی فلاح ہے '۔

قرآن تھیم نے ان حقائق اوران کے عواقب ونتائج کوسورہ ُبقرہ ،سورہ ما کدہ ،سورہ آل عمران سورہ نساء ،سورۂ حدید اورسورہ صف میں بیان کیا ہے۔

سوال: حفرت عينى عليه السلام كے مجزات اربعه كى حقيقت كيا ہے؟ جواب : زمانة قديم سے "مسئة السلّب " بيجارى ربى ہے كہ جب كى توم كى مدايت يا كائنات انسانى كى صلاح وقلاح كے لئے نبى اور رسول مبعوث ہوتا ہے تواس كو منجانب الله ولائل

اور براین اور مجزات سے نواز اجاتا ہے۔ دہ جہال اللہ کی وی اور بیغام سے زندگی کے طور

وطریعے سکھا تا ہے وہاں دوسری جانب معجزات (خدائی نشانات) کے ذریعہ ای معدانت اور و من يند من الله " موت كا ثبوت فراجم كرتا ب- نيز جرايك وغير كواس متم مع معرات ونشانات عطائے جاتے ہیں جواس زمانے کے مناسب حال ہوتے ہیں۔ اور جوانبالوں کی تدرت ہے بالاتر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤر وسلیمان کو پرندوں کی بولیاں سخیر جن دانس اور سخیر ہوا، لو ہے کا ہاتھ میں زم ہوجا نا وغیرہ اور حضرت موکی علیہ السلام کو" بیشیع آیات" اومجزات و ہے سے جن میں سے دونشان "عصا" اور "بدبیضا" کوقر آن مکیم نے بدی نشانی کہا ہے۔ حضرت ابراجيم عليه السلام پردين آگ كشعلول كو بسر داو ملاما" بناديا _ حضرت ما فح عليدالسلام كي توم كے لئے ناتة الله (اونٹن) كونشان بنايا۔حضرت نوح وہود سے ان كي قوم نے عذاب طلب كيا پينمبركي دعا سے ايبا عبر تناك عذاب آيا جوآنے والے انسانوں كے لئے عبرت ثابت ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن جیسام عجزہ عطا کیا گیا جس کا کوئی جواب نہوے سكا - نيز بدر كے معركه ميں منحى بحر خاك كوايك بزار دشمنوں كى آنكھوں كا آزار بناديااور" شق القمر' كالمعجز وعطا ہوا۔ای طرح حضرت عیسی كوجب انسانی مدایت ورشد کے لئے متحب كیا ممیا توجہاں انہیں جحت وبرہان (انجیل) عطا کی اس زمانے کے مخصوص حالات کے مناسب چند اليے مجزات بھی مطاکئے محے جواس زمانے كارباب كمال اور ائلى بيروى كرنے والوں بر اثر انداز ہوئے بغیر مدرے اور انہیں اعتزاف کے بغیر جارہ مدہوا کہ بلاشبہ میراعمال ذاتی یا اکتنائی نہیں ہیں بلکہ من اللہ کی جانب ہے اسکے رسول کی تائید میں رونما ہوئے ہیں۔حضرت عین کے ان معجزات میں ہے جن کا مظاہرہ توم کے سامنے ہوا قرآن حکیم نے جارمعجزات (معجزات اربحه) كاصراحت كے ماتھ ذكر كيا ہے۔

(1) وہ اللہ تعالیٰ کے علم ہے مردہ انسانوں کو زندہ کردیا کرتے تھے۔(2) پیدائی نامینا کو بینا اورکوڑھی وجذا می کو چنگا کردیا کرتے تھے۔(3) مٹی ہے پرندہ بنا کراس میں پھونک دیتے تو وہ اللہ کے علم ہے اڑنے لگنا تھا۔(4) وہ بیجی بنادیا کرتے تھے کہ سے نے کیا کھایا ہے اور گھر میں کیا اللہ کے علم ہے اڑنے لگنا تھا۔(4) وہ بیجی بنادیا کرتے تھے کہ سے نے کیا کھایا ہے اور گھر میں کیا

ذخیرہ محفوظ کررکھاہے۔اس دفت توم میں ایسے مسیحا موجود تھے جن کے علاج ومعالجہ ومذابیر خبومی ہے مریض شفا پاتے تھے لین حضرت عیلی علیدالسلام نے ان لوگوں کے سامنے کسی اسباب ودسائل اور تدابیر کے اختیار کئے بغیر جب ان امور کا مظاہرہ کیا توحق وباطل ، ہدایت وصلالت، نور دظلمت قدرتی تغییم کے مطابق میں اثر پڑا کہ جس مخص کے قلب میں حق کی طلب موجودتمی اس نے اقر ارکیا کہ بلاشبراس تنم کا مظاہرہ انسانی وبشری طافت سے باہر ہے، جو گزشتہ نبیوں کی طرح حضرت عیسی کی تا تند وتصرت میں جاری ہواہے۔ اور جن لوگوں کے قلوب میں جو دوا نکار اور بغض وعمنا و تھا ان کے تعصب نے وہی کہنے پر مجبور کیا جوان کے پیشتر انبیاء ورسل ك بارك من كتيرب إن السلّ الله مسحر مبين " والله ما واور نظر بندی ہے۔ان مجزات اربعہ کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی ایک ' عظیم الثان نشانی" تقی جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔قرآن مکیم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے ان معجزات اربعه كا ذكراس طرح كيا ہے كہ سننے دالے كوموعظت وعبرت كا درس ملتاہے اور ان واقعات کی تذکیرے قرآن عیم کا بی عظیم مقصد ہے۔

··· / 400

مسوال : حفزت عيلى عليه السلام ي زول ما مده كامطالبه كرن واليكون عقداور فزول

مائدہ کی حقیقت کیا ہے؟ بین اور فدا کارخوار یوں کی جماعت اگر چرصادق الا بمان تھی کیکن علم فہم کی کی اور سادہ لوتی اور دنیاوی سروسامان کے اعتبار ہے غرباء وساکین کی جماعت تھی۔ وین حق کی تائید ونصرت کے لئے جہاں ایٹار وقربانی ضروری ہے وہاں فارغ البالی اور کسب معاش سے کیسوئی بھی اہمیت رکھتی ہے ان غریب فدا کاروں کے ہاں ایسا کوئی سامان زندگی شقا جوان کو کیسوئی کے ساتھ حصرت عیسی علیہ السلام کی دعوت و تبلیخ ہیں معاون و مددگار ثابت ہوتا۔ رزق فروا تو کیارزق امروز بھی میسر شقا۔ وہ بار ہا حضرت سے مجزات اور تائیدات غیبی کود کھے تھے، فو کیارزق امروز بھی میسر شقا۔ وہ بار ہا حضرت شیخ کے مجزات اور تائیدات غیبی کود کھے تھے، فود حضرت شیخ کا وجو واقدی بھی اللہ تعالٰی کا ایک مستقل نشان تھا ، مخلص حوار یوں نے از راہ فروح حضرت شیخ کا وجو واقدی بھی اللہ تعالٰی کا ایک مستقل نشان تھا ، مخلص حوار یوں نے از راہ

مادگی بدورخواست پیش کردی کدا ہے بیٹی علیہ السلام ابن مریم کیا آپ کا پروردگارہم پرآسان ہے کھانے کا ایک خوان (ماکدہ) اتارسکتا ہے؟ ان پڑھ کم علم انسانوں کا لب وابع علم وادب والوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ وہ علمی وجلسی گفت وشنید کے طور طریقوں سے بالکل ٹا آشنا ہوتے ہیں ان جس ادب واحز ام مفقود ہوتا ہے لیکن اس کا اظہار غیر مہذب اور گنوار بن جسیا ہوتا ہے بسااوقات انکا پی طرز ہے ادبی اور گنوان کی حدود جس آجاتا ہے، ایسانی پچھنوان حوار یوں سے صادر ہو گیا۔ نظام تو ان کا بیتھا کہ جہال اللہ تعالی نے آپ کی تھد لی نفرت کے بیٹ اور گئا می نفر اس کا ایک اندور کستان کی کھور ان نا ہوت کے بیٹ اور انعامات نظام فرم مائے ہیں وہی ذات ہمارے لئے غیب کا ایک ''خوان نعمت' کو اندور کر شب وروز دین ہی گئا کہ والے دور دین ہی کا کید

حضرت عینی علیہ السلام نے ان کی بیفر مائٹ من کر پہلے تو یہ فیصت فرما اُل کہ اگر چہ اللہ تعالٰی کی طاقت وقد رہ بے صدوحها بے ، لیمن کی نیک آ دی کے لئے بیز یہ نہیں ویتا کہ وہ اس طرح اللہ تعالٰی کو آ زمائے ، لیم ایسے بے جامطالبات سے ڈرواورا لیے خیالات سے بچو۔ حوار بول نے جب بیسنا تو متنبہ ہوئے اور عرض کرنے گئے جاشا و کلا ہما را تو یہ مقصد نہیں تھا کہ اللہ تعالٰی کی قدرت وطاقت کو آ زمائی ہم صرف بیچا ہے تھے کہ رزق کی جدوجہد سے دل کو فارغ کر کے اللہ تعالٰی کی اس ' عطا'' کو زندگی کا سہارا بنالیس اور آ پ کی تقد بق میں ہم کو اس خواان غیب سے اعتقاد رائے حاصل ہوجائے اور ہم اس پر کا کنات انسانی کے لئے کو اس خواان غیب سے اعتقاد رائے حاصل ہوجائے اور ہم اس پر کا کنات انسانی کے لئے شہادت دیے والے بن جا کہیں۔

جواب معقول تھا۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے ان کے اخلاص اور اصرار کودیکھا تو توم کوتھم دیا کہ وہ تم سے ان کے دوزے دی گئی ہم پرا سان سے ایک خوان تازل کردے وہ تم سے ان کے دوزے دی گئوں چھلوں کے لئے خوشی کا موقع قرار پائے اور آپ کی طرف سے یہ جو ہمارے لئے اور ہمارے انگوں چھلوں کے لئے خوشی کا موقع قرار پائے اور آپ کی طرف سے یہ ایک عظیم نشانی ہوجائے۔ ہم کورز تی عطافر ما اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے'۔

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالی نے وحی نازل کی۔ ''اے میں علیہ السلام! تمہاری دعا تبول کرکے میں اس کو نازل کرووں گا لیکن بیرواضح رہے کہ اس کھلی نشانی کے نازل ہونے کے بعد اگران میں ہے کسی نے جارے کم کی خلاف ورزی کی تو پھران کوعذاب بھی ایسانی وردناک دول کا جو کا نتاہ کی کسی مخلوق کو نیس دیا گیا ہو''۔ قرآن کریم نے حوار یول کی فرمائش اورا پنا جواب مورو گا کہ ویش کی ایسانی دیا گیا ہو''۔ قرآن کریم نے حوار یول کی فرمائش اورا پنا جواب مورو گا کہ ویش کیا ہے۔

منسروری منون : برآسانی خوان (ما کده) نازل ہوایا نہیں؟ قرآن کیم اس کے متعلق کوئی تفکس کے متعلق کوئی تفکس بیان نہیں کرتا اور نہ کسی مرفوع حدیث میں اس کا کوئی تذکرہ پایا جاتا ہے۔ البتہ بعض اتوال محابہ وتا بعین میں اس کے متعلق تنصیلات ملتی ہیں۔ ام مجاہد وحسن بھری فرماتے ہیں کہ ماکدہ کا نزول نہیں ہوا کیونکہ حوار یوں نے بعد کی خون ک وحمکی من کراپنی درخواست واپس لے فی ماکدہ کا نزول نہیں ہوا کیونکہ حوار یوں نے بعد کی خون ک وحمکی من کراپنی درخواست واپس لے فی کہیں ایسانہ کہ کسی لفزش یا خلاف ورزی کی بدولت دردتا ک عذاب سے دو چار ہوجا کمیں علاوہ ازیں اگر ماکدہ کا نزول ہوا ہوتا تو وہ ایسانشان تا بت ہوتا کہ نصاری اس پرجس قدر بھی فرکر کے بال اس نزول کا کوئی تذکرہ نہیں پایا جاتا۔

اس نزول کا کوئی تذکرہ نہیں پایا جاتا۔

حضرت این عباس اور حضرت عمار بن یاس سے منقول ہے کہ بید واقعہ پیش آیا اور ما کدہ
کا خول ہوا۔ جمہور مفسرین کا رجحان بھی ای طرف ہے البتداس کی تفصیلات بیس مختف اقوال
پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ ' خوان نعت' صرف آیک دن نازل ہوا۔ بعض حضرات بیان کرتے
ہیں جالیس دن تک نازل ہوتار ہا بھر بند ہوگیا۔ اور اس کا بیسب ہوا کہ اس کے فزول پر بیتھم بھی
ہوا تھا کہ اس کو فقیر و سکین اور مریض ہی کھا کی امیر و تندرست نہ کھا کیں گرچند دو فقیل کے بعد
لوگوں نے آہتد آہتداس کی خلاف ورزی شروع کی۔ اور بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ اس فزول
کے ساتھ میتھم تھا کہ اس کو کھا تعین گرا گئے دوز کیلئے ذخیرہ نہ کریں۔ گر پھی عرصہ بعد اس کی خلاف
ورزی ہونے گئی اور نتیجہ بید لگلا کہ نہ صرف ما کہ کا فزول بند ہوگیا بلکہ خلاف ورزی کرنے والے

خزر اور بندر كي شكل ميس من كرد ي محيد والتداعلم _

تین برواضح رہے کہ جن اقوال میں خلاف ورزی اوراس کے متعلق عذاب کا ذکر ہے ان کا تعلق حدار ہوں میں سے کسی کی جانب مطلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات قرآنی تصریحات کے خلاف ورزی کرنے والے عوام الناس تھے۔

سوال : حضرت عيلى عليه السلام كى آسانى ججرت (رفع الى السماء) كب، كيم ادركيول جونى ؟

جواب: حضرت ميسى عليه السلام في ندشادي كي اور ندر بائش كے لئے كر بنايا۔ وه شهرشراور قربة ريالله تعالى كرين كاپيغام سنات اور دعوت وتبليغ كا فريضه انجام دية اورجس جكه بمي رات آپہنچی وہیں بغیر کس ما مان راحت کے شب بسر کر لیتے چونکدان کی ذات بابر کت سے اللہ كى كلوق جسمانى اورروحانى دونول طرح كى شفااورتسكين ياتى تقى _اس ليح جس جانب بهي انكا مررہوتا انسانوں کا انبوہ ان کے ارد کرد جمع ہوجاتا ادر عقیدت دمحبت کے ساتھ ان ہر فارموجانے کے لئے جوم كرجاتے۔ يبوديوں كوان كى بيدعوت حق اوران كى برحتى موكى مقبولیت کا نے کی طرح چیورہی تھی اور وہ بغض وعنادیس اندھے ہوئے جارے تھے۔ انہیں ہی انديشه مرونت بيقرار كئر متاتها كه "عيسائيت" غالب موجائے كى اور ہمارى سردارى وحكمرانى سن ونت بھی ختم ہوسکتی ہے توان کے سرداروں اور ندمبی عہدہ داردں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام كےخلاف سازش شروع كردى اورآخرىيە للے پايا كەكاميابى حاصل كرنے كى بجزاس كے ادر کوئی صورت نبیں کہ بادشاہ ونت کوشتعل کر کے حضرت عیسیٰ علیدالسلام کودار برچ دھا دیا جائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اورآب کے خالفین (بہودیوں) کا بیمعرکہ ملک شام کے صوبہ قلسطین میں پیش آیا۔شام اس وقت رومی سلطنت کا ایک جزء تھا اور یہاں کے یہودی باشندوں کوایے معاملات میں نیم آزادی اور نیم خود مخاری حاصل تھی۔

روم کے بادشاہ کی طرف سے ایک ٹائب سارے ملک شام کا گورز تھااوراس کا ماتحت ایک

اميرصوبه تفلطين كانتعا _اہل روم كاند ہب اگر چەنثرك وبت پرتی تھالیكن يہود بول كوا تنااختيار تھا کہا ہے مقد مات اپنی ندہبی عدالتوں میں لائیں الیکن مزاؤں کے نفاذ کے لئے بھرا ہے مجرموں کورومی عدالت میں لا ناپڑتا تھااورسز اے موت وغیر وصرف روی حکومت ہی دیتی تھی۔ يبودى اكر چەروم كےاس بت پرست بادشاه سے متنفر ضرور تنظ كر حضرت عيسى عليدالسلام ۔ کے خلاف ان کے قلوب میں بغض وحسد کی آگ نے انہیں ایسااند معاکر دیا کہ انجام اور نتیجہ سے بِ فَكُر ہوكر بادشاہ كے در بار ميں حاضر ہوئے اور عرض كيا: عالى جاہ! ميخص شصرف جارے لئے بلكه حكومت كيليح بحمى خطره بنمآ جار ہاہے اگراس كا فوراً انسداد نه كيا جائے تو نه صرف بهارادين صحيح وسالم باتی رہ سے گا بلکہ اندیشہ ہے کہ آپ کے ہاتھ سے حکومت کا اقتدار بھی چلا جائے۔اس لتے . كه اس شخص (حصرت عيسيٰ عليه السلام) نے عجيب وغريب شعبدے (معجزات) وكھا كرمخلوق كوابنا كرويده بناليا ہے اور ہردنت اس طاق ميں ہے كدعوام كى اس طافت كے بل برآب كو فکست دیدے اور خود بنی اسرائیل کا بادشاہ بن جائے ۔اس مخص نے لوگوں کو ندصرف دینی حیثیت ہے تمراہ کردیا ہے بلکہ اس نے ہمارے دین (یہودیت) تک کوبدل ڈالا ہے اورلوگوں کو بدرین بنانے میں شب وروزمشغول ہے، لہذا اس کا انسداد ضروری ہے تا کہ برد حتا ہوا بہ فتنہ ابتدائی منزلوں میں کچل ہی ڈالا جائے۔

غرض کافی گفت وشنید کے بعد بادشاہ (پیلاطیس) نے ان کواجازت دیدی کہ حضرت آن کو گرفتار کرلیس اور شاہی دربار میں مجرم کی حیثیت سے جیش کریں۔ بنی اسرائیل کے مردار اور کا بمن میسیم نامہ دیکر بے صدمسر وربوئے اور کخر کے ساتھا کیک دوسرے کومبار کباد دینے گئے اور کہنے گئے کہ اب موقع کا انتظار کیا جائے اور مناسب وقت تنہائی جس حضرت آن گوگرفتار کرلیا جائے تا کذ عوام میں بیجان نہ ہونے پائے انجیل یوحا میں اس واقعہ کے متعلق اس طرح نہ کور ہے:

مور میں بیجان نہ ہونے پائے انجیل یوحا میں اس واقعہ کے متعلق اس طرح نہ کور ہے:

مور میں بیجان نہ ہونے پائے انجیل یوحا میں اس واقعہ کے مقات اس طرح کہا کہ ہم کرتے کیا ہیں ہور اور کا بنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمتے کرے کہا کہ ہم کرتے کیا ہیں؟ یہا دی تو بہت مجزے دکھا تا ہے اگر ہم اسے یونی چھوڑ ویں تو سب اس پر ایمان لے

آئیں گے اور اہل دوم آکر ہماری جگہ اور توم دونوں پر قبضہ کرلیں گے۔ ان میں سے کا تفانا می ایک فیانا می ایک فیان میں جانے اور نہ بیروچے ہوکہ تمہارے لئے بہی بہتر ہے کہ ایک آدمی امت کے واسطے مرے نہ کہ مماری قوم ہلاک ہو'۔ (باب 11 آیات: بہتر ہے کہ ایک آدمی کی انجیل میں اس طرح ہے:

"دودن کے بعد عید ہونے والی تھی اور سردار کا بھن اور نقیہ موقع ڈھونڈ رہے تھے کہ اے کیونگر قریب سے پکڑ کرفنل کریں کیونکہ کہتے تھے کہ عید کے دن کہیں ایسا نہ ہو کہ بلوہ ہوجائے" (باب:13 آیت:2)

حفرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے مکالے کوسورہ اُل عمران اور سورہ مقب کے حواریوں کے مخرو عنا داور ریشہ حوالہ سے نقل کیا جا چکا ہے کہ حفرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب یہودیوں کے کفروع نا داور ریشہ دو اندوں کو محصوب کیا تو ایک جگہ اپ حواریوں کو جمع کیا اور ان سے فرمایا کہ بنی امرائیل کے مرداروں اور کا ہنوں کی مرکرمیاں تم سے بوشیدہ نیس جی کو ایسامسوس ہوتا ہے کہ آ زمائش اور امتحان کا وقت قریب آگیا ہے۔ اب میں تم سے دریا فت کرنا چا ہتا ہوں کہ اس وقت کون اللہ کے امتحان کا وقت قریب آگیا ہے۔ اب میں تم سے دریا فت کرنا چا ہتا ہوں کہ اس وقت کون اللہ کے دین کا ناصر و مددگار ثابت ہوگا ؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیسوال من کرحواریوں نے برے جوش و خروش اور صداقت ایمانی کے ساتھ جواب دیا۔

''ہم اللہ کے مددگار ہیں ،ہم اللہ پرایمان لا کی ہیں۔آپ گواہ رہے کہ ہم اطاعت کرنے والے ہیں'۔ (القف۔آیت: 14) پجرحوار بول نے بارگاہ اللی بین اس طرح دعا کی:۔''اے پروردگار ہم تیری نازل کی ہوئی کتاب برایمان نے آئے اور سے دل کے ساتھ تیرے دسول کی ہیردی کی ہے۔ لہٰذااے اللہ تو ہمیں فدا کاروں کی فہرست میں شامل کرئے'۔ حوار بوں کا یہ جواب ایسانی تھا جیسا کہ ہمزی کے اصحاب نے ایسے موقعوں پراپ نی کودیا ہے۔ جواب ایسانی تھا جیسا کہ ہمزی کے اصحاب نے ایسے موقعوں پراپ نی کودیا ہے۔ الفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں وعادی اور پھر اللہ تعالیٰ کی وہ وتی پڑھ کرٹ کی جوان پر نازل ہوئی تھی اللہ تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بہور بول کے مقابلہ جی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جوان پر نازل ہوئی تھی اللہ تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جوان پر نازل ہوئی تھی اللہ تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے

یا نج وعدے فر مائے تھے۔

ی بر مدر و برتھا کہ ان کی موت میہود یوں کے ہاتھوں آل کے ذریعہ نہ ہوگی۔

ووسر اوعد و فی الحال عالم بالا کی طرف اٹھالیا جائے۔

تیسر اوعد وان کو دشمنوں کی تہمت سے پاک کر دیا جائے گا۔

حیتھا وعد و آپ کی ہیں وی کرنے والے تخلصوں کو قیامت کے دن ان کے دشمنوں

چوتھا دعدہ آپ کی پیردی کرنے والے تخلصوں کو قیامت کے دن ان کے دشمنوں پر غالب رکھا جائے گا۔

یانچواں وعدہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے باہمی نہ ہی اختلا فات کا فیصلہ کرنے والے بیں۔ (آل محران آ بہت: 55) حقیقت رہے کہ کفار وشرکین کی مخالفت اور عداوت تو ہر نی کے ساتھ رہی ہے اور سنت اللہ یکی رہی ہے کہ جب کسی نبی کی قوم اپنے انکار اور ضد پر قائم رہی اور یہ بین کی قوم اپنے انکار اور ضد پر قائم رہی اور یہ بین بین کی توم اپنے انکار اور ان کے مجزات و کھنے کے بعد بھی ایمان نبیل لائی تو دو صور توں میں اور یہ بین مورث نافذ ہو کر رہی ہے۔

ی اتواس قوم برآ سانی عذاب بھیج کرسب کوننا کردیا گیاجیسے عادو شموداور توم او ظروقوم صالع کے ساتھ معاملہ کیا گیا۔

ی پھریمورت ہوتی ہے کہ اللہ اپنے نی کواس دارالکفر ہے جمرت کرجانے کا تھم دیتا ہے اور دہاں اس نی کوائی توت وٹائید نصیب ہوتی ہے کہ وہ پھراپی توم پر لٹتے پاتا ہے جیسے حضرت ابرا جیم نے عراق ہے جبرت کی اور ملک شام جس پناہ کی۔ اک طرح حضرت موسی علیہ السلام نے مصرے اجرت کر کے دین جس قیام کیا۔ اور آخر جس فاتم الانبیا وعلیہ السلام مکہ مرمه ہوگئے۔

حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہی دوسری صورت اختیار فر ماکی اور آئیں یہود یوں کے نرغہ سے بچانے کے لئے آسان پر اٹھالیا اور ان کی ججرت گاہ آسان قرار پایا اور بید خصوصی موقف اس لئے قرار پایا کہ آئیں قیامت کے قریب دوبارہ زمین پرآنا تھا۔ r.4 / 407

اہل کتاب یہوداورنصاری دونوں کامشترک بیان ہے کہ یہودیوں کے سرداراورکاہنوں کو یہ اطلاع کمی کہ اس وقت حضرت سے لوگوں کی بھیڑے الگ اپ شاگردوں کے ساتھ ایک بند مکان میں موجود ہیں۔ یہموقع انہیں بہتر نظر آیا فور آئی ایک ہجوم مکان پر پہنچ گیا اور چاروں مکان میں موجود ہیں۔ یہموقع انہیں بہتر نظر آیا فور آئی ایک ہجوم مکان پر پہنچ گیا اور چاروں طرف سے مکان کا محاصرہ کر کے حضرت عینی کو گرفتار کرلیا اور تو بین و تذکیل کرتے ہوئے بادشاہ پیلاطیس کے در بارش لائے گئے تا کہ وہ ان کوسولی دے دے۔ ادھر ملک کی عدالت نے حضرت عینی علیہ السلام پرقومی دشنی اور غربی اختل فات کی وجہ سے واجب الفتل ہونے کا فیصلہ حضرت میں علیہ السلام کی جانب ہی بھیج کہ صا در کر دیا تھا۔ یہودیوں کے اصرار پر بادشاہ نے حضرت میں علیہ السلام کی جانب ہی بھیج کہ میں در کر دیا تھا۔ یہودیوں کے اصرار پر بادشاہ نے حضرت میں علیہ السلام کی جانب ہی بھیج کہ انہیں ہونے کو الیاس بہنا کرلایا جائے۔

 سنوانے میں تمام تر یہودی ہاتھ کام کرر ہاتھا۔ اس لئے قرآن تھیم نے اقدام قل کی ذمہ داری یہود بول ہی پررکھی ہے۔

چاروں انجیل استے جزء پر تو متفق جیں کہ روی عدالت کا حاکم پیلاطیس (جوعیسائی تھا) آپ کو مزادینا ہر گزنہیں جاہتا تھا بلکہ اس سے برابر نج رہاتھا۔ یہ یہودی بی تھے کہ انہوں نے جمونا استغاشہ گھڑا، گواہیاں فراہم کیس اور بلوہ وفساوی دھمکی دے دیکر عدالت کومزائے موت سنانے پر مجبود کیا۔ انجیل کی کا ایک مختصر بیان ہے :۔ جب پیلاطیس نے دیکھا کہ پچھنیں بن پڑتا بلکہ الٹا بلوہ ہوا جا تا ہے تو پانی لے لے کر لوگوں کے روبر واپنے ہاتھ دھونے اور کہا کہ بیس راست باز کے خون سے برگی ہوں، تم جانو! سب لوگوں نے کہااس کا خون جاری اور ہماری اولا دی گرون کے دوبر است باز پر اس بیاس نے تا اہا کوان کی خاطر چھوڑ دیا اور بیوع کوکوڑ نے لگوا کر حوالہ کر دیا تا کہ صلیب دی جائے۔ (انجیل آیے: 126,24,27)

انجیل لوقا میں مزیدیہ مراحت ملتی ہے:۔ حاکم نے طزم کومزائے موت سے بچانے کی تمن بار
کوشش کی لیکن یہود نے ہر دفعہ اس کی بات کو رو کر دیا۔ (آیت:22,23) اس طرح قدیم
تاریخوں میں خود یہودیوں کی گھی ہوئی عبارتوں میں اس بات پرفخر کا اظہار کیا گیا ہے کہ دھنرت
مسیق کو ہلاک کرنے کی مماری جدوجہ دہمارے ہی سرے۔

قرآن کیم نے صراحت دوضاحت کے ساتھ یہ بتایا کے پیسی علیہ السلام بن مریم کے تل یاصلیب کی پوری داستان سرتا سر غلط اور جھوٹ ہے بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ دھزت بیسی علیہ السلام کوجسمانی زندگی کے ساتھ آسان کی جانب اٹھالیا گیااورا سکے بعد دشمن مکان کے اندر گھس پڑے تو ان پرصورت حال مشتبہ کردی گئی اور وہ کسی طرح بھی نہ جان سکے کہ آخراس مکان بیس ہے سے تی کہاں چلایا گیا۔ قرآن کریم نے ''دفع الی السماء'' کے اس مجزانہ واقعہ کو سورہ نیاء کے سے می کہاں جلایا گیا۔ قرآن کریم نے ''دفع الی السماء'' کے اس مجزانہ واقعہ کو سورہ نیاء آبیت جمال جلایا گیا۔ قرآن کریم نے ''دفع الی السماء'' کے اس مجزانہ واقعہ کو سورہ نیاء آبیت جمال ہو تھا ہے۔

امام تفسیر ضحاک فرماتے ہیں کہ جب یہود نے حضرت سے کے ل کا ارادہ کیا تو آپ کے

دواری ایک جگہ جن ہوئے اور حضرت سلط بھی ان کے ہاں تشریف لائے۔اہلیس شیطان نے میدو بول کی اس جماعت کو جو حضرت سلط کے لئے تیار کوڑی خضرت سلط کا پید دیا۔ اس بر چار ہزار آ دمیوں نے مکان کا محاصرہ کرلیا حضرت میں کا بیار اسلام نے اپنے حوار بول سے فر مایا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص اس بات کے لئے آمادہ ہے کہ وہ باہر نظے اوراس کوئل کر دیا جائے مجروہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ان میں سے ایک شخص نے اپنے آپ کواس کے لئے ہیں کیا آپ نے اپنا تکا مداور کرتا اس کوعظا کیا پھراس شخص پر اللہ کی جانب سے حضرت سلط کی شباہت آب دیاں دی گئی۔ جب وہ شخص باہر نکل آیا تو میہود نے اسے پر لیا اور سولی پر چڑ ھا دیا اوھر اللہ تعالیٰ فرال دی گئی۔ جب وہ شخص باہر نکل آیا تو میہود نے اسے پر لیا اور سولی پر چڑ ھا دیا اوھر اللہ تعالیٰ فرال دی گئی۔ جب وہ شخص باہر نکل آیا تو میہود نے اسے پر لیا اور سولی پر چڑ ھا دیا اوھر اللہ تعالیٰ فرال دی گئی۔ جب وہ شخص باہر نکل آیا تو میہود نے اسے پر لیا اور سولی پر چڑ ھا دیا اوھر اللہ تعالیٰ۔

بعض روایات میں یہ بھی راحت بنتی ہے کہ یہودیوں نے ایک شخص کو حضرت میسی علیہ السلام کونہ پایا کے اسلام کونہ پایا کے واسطے بھیجا تھا جب وہ فخص اس مکان میں واغل ہوا تو حضرت میسی علیہ السلام کونہ پایا اور باہر نکلا تو اس کی شکل حضرت میسی علیہ السلام جسی تھی یہودیوں نے اسے پکڑلیا اور اس کے اور باہر نکلا تو اس کی شکل حضرت میسی علیہ السلام جھی کرتن کردیا۔ (مظہری)

قبل کے بعد بھی بعض میہودیوں کواحساس ہواانہوں نے آپس میں کہا کہ ہم نے اپنے ہی اوئی کو آپ میں کہا کہ ہم نے اپنے ہی اوئی کو آپ کی کو آپ کے مشابہ ہیں لیکن باتی جسم ان اوئی کو آپ کی مشابہ ہیں لیکن باتی جسم ان جسم ان جسم انہیں ہے۔ اور یہ کو اگر می مقتول ہے ہیں تو ہمارا آوی کہاں ہے؟ اورا گریدا وی ہمارا ہے تو شیخ کہاں ہے؟ اورا گریدا وی ہمارا ہے تو شیخ کہاں گیا؟ وَ لَا کِنَ شُبّهُ لَهُمُ (الآبد) کی ایک تغییر رہی ہے۔

الغرض حضرت سن کے بارے میں اختلاف کرکے طرح کے دعوے کئے گئے اور مید مسلم مسب شک اور انکل کی باتھیں۔ حقیقت سے کہ انہوں نے حضرت عیدی علیہ السلام کول بیں سب شک اور انکل کی باتھیں۔ حقیقت سے کہ انہوں نے حضرت عیدی علیہ السلام کول بیں کیا اور نہ مولی برج مایا بلکہ اللہ تعالی نے انکواین طرف بلالیا۔

سوال: كيا قيامت كرن نصاري كون مين معزت مين عليدالسلام كاسفارش وشفاعت قبول موكى؟ جواب: قیامت کے دن عام انسانوں سے پہلے تمام انبیاء ورسل کو جمع کیا جائے گا اوران
سے جواب طلب کیا جائے گا کہ تمہاری امتوں نے تمہاری دخوت و بہتے پرتم کو کیا جواب دیا؟

یدونت امتوں کے لئے بڑا نازک اور ہوش رہا ہوگا۔ کیونک وہال ہرامت اپنی نی کی سفارش وشفاعت کے انتظار میں ہوگی اور بہتو قع لگائے ہوئے ہوں گی کہ نجات کا کوئی فر رہید ہے تو ہی کہا یک صورت ہے لیکن جب رب العالمین سے خود یہ سوال سناجائے گا کہ بتاؤ تمہاری امتوں نے آم کو کیا جواب دیا۔ تو رہی ہی تو تع بھی ختم ہوجا سیکی۔ رب العالمین کا بیا بتدائی سوال تمام رسولوں سے بحث ہوگا۔ پھرایک ایک رسول سے الگ الگ شہادت کی جائی ۔ اس سلم میں معزے بی علیہ السلام سے جوسوال کیا جائے گائی کو آن علیم نے بطور خاص سور کا ماکدہ آیات نظرے بی علیہ السلام سے جوسوال کیا جائے گائی کو آن علیم نے بطور خاص سور کا ماکدہ آیات نظرے بی علیہ السلام سے جوسوال کیا جائے گائی کو قرآن علیم نے بطور خاص سور کا اگرہ آیات نظرے بی علیہ السلام سے جوسوال کیا جائے گائی کو قرآن علیم نے بطور خاص سور کا اگرہ آیات نظرے بی علیہ السلام سے جوسوال کیا جائے گائی کو قرآن علیم نے بطور خاص سور کا ایک دو آیات نظرے بیا کی دو تا کی دو تا کی دو تا کا کہ ان کا کرہ آیات نظرے بی خاص کر انتخاص کی دو تا کی دو تا کو تا کی دو تا کہ کر تا کا کرک کر تا کر تا کر تا کی دو تا کی دو تا کی دو تا کی دو تا کو تا کی دو تا کی دو تا کہ کر تا کر تا کا کرک کر تا کر تا کر تا کی دو تا کی دو تا کی دو تا کر تا کر تا کر تا کر تا کا کر تا کر

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالی (قیامت کے دن) فرما کیں گے اے بیسی علیہ السلام بن مریم کیا تم نے ان لوگوں ہے کہد دیا تھا کہ جھے کو (لینی عیسیٰ علیہ السلام) اور میری ماں (سیدہ مریم) کو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبود قرار دے لو عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ (لوبہ توبہ) میں تو (خود اپنے عقیدے میں) آپ کو (شریک ہے) منزہ بجھتا ہوں (تو ایک حالت میں) جھے کہ کے کھوکوئی حق نہیں۔اگر میں حالت میں) جھے کو کوئی حق نہیں۔اگر میں الے اور قریم کے کہ کھے کوکوئی حق نہیں۔اگر میں الے دو اقع میں) کہا ہوگا تو آپ کوائی کا (بقیناً) علم ہوگا۔

آپ تو میرے دل کے اندری بات بھی جائے ہیں۔ اور پس تو (دیگر تلوقات کی طرح اتنا عاجز ہوں کہ) آپ کے علم میں جو بچھ ہے اس کونبیں جانا۔ پس تمام غیوں کے جانے والے آپ ہی ہیں میں نے توان سے اور بچھ نہیں کہا صرف وہی بات جو آپ نے بھے کہ کہ کہ کو اس نے بات جو آپ نے بھی سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالی کی بندگی افقیار کر وجو میرا بھی رب ہے اور تہما را بھی رب ہے اور شی ان کی رب کے اور شی ان کی رہ جو ان ان میں موجو ور ما پھر جب آپ نے جھ کو افھالیا تو آپ ان کے احوال پر مطلع رماجہ کے ان میں موجو ور ما پھر جب آپ نے جھ کو افھالیا تو آپ ان کے احوال پر مطلع رماجہ کے اس وقت کی جھ کو کہ کے خبر نہیں) اور آپ ہر چیز کی پوری خبر دکھتے ہیں۔ اگر

آپان کومزادی توبیآپ کے بندے ہیں اور اگر آپان کومعاف فرما کی تو آپ ذیروست (قدرت والے) ہیں اور حکمت والے ہیں۔ (اسکے بعد) اللہ تعالی ارشاد فرما کی گے یہ وہ دن ہے کہ جولوگ سے تھے ان کا سچا ہوتا ان کے کام آئے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے بینچ نہری مباری ہوں گی جن جی وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالی ان سے رامنی اور خوش اور بیاللہ تعالی سے رامنی اور خوش اور بیاللہ تعالی سے رامنی اور خوش اور بیاللہ تعالی سے رامنی اور خوش ہیں ہے بری بھاری کا میالی ہے۔

آیات بالا کی تغییر می مشہور محدث حافظ ابن عساکڑنے حضرت ابوموی اشعری سے ایک مدیث تی منتی کے بی کریم ملی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد قرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام انبياء عليم السلام كواوران كي امتول كوبلايا جائے كا اور يسي بھي بلائے جائيں مے اللہ تعالى يہلے ان کے سامنے اپنی ان تعمقوں کوشار کرائیں مے جود نیاش ان پر نازل ہوتی رہی ہیں اور حضرت عيى عليدالسلام ان سب كاعتراف كريس محاس كے بعد الله تعالى ارشاد قرمائي محمة أنت قُلُتَ لِلنَّاسِ اتَّبِحُذُونِي وَأُمِّي الْهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ _ (الآبِ) السَّيني اكماتم في الحاتي توم ے بدکہا تھا کہ جھے کواورمیری ماں مریم کواللہ کے علاوہ معبود قرار دے لو؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس كا انكار فرما كي مح _ پرنساري كوبلايا جائے كا اوران سے يمي سوال كيا جائے كا_بيلوك ورون بیانی کرتے ہوئے کہیں مے کہ ہال عیسیٰ علیدالسلام نے ہم کو میں تعلیم دی تھی۔ مین کر حضرت عیسی علیدالسلام پر سخت خوف طاری ہوجائے گا، بدن کے رو تکئے کھڑے ہوجا کیں مے اورخشیت النی ہے محدور پر ہوجا کیں گے اور بیدت ان کوایک ہزارسال معلوم ہوگی یہاں تک كدالله تعالى كى جانب سے نسارى كے خلاف جحت قائم كردى جائے كى اوران كى خودساخت صلیب برئ کی حقیقت کھول دی جائے گی اوراس کے بعدان سب کوجہنم میں جھونک دیا جائے گا (تغییرابن کثیرج: 1 سورهٔ ما کده)

 جسواب: بیا یک ایباسوال ہے جس پر صدیاں گر دجائے کے بعد بھی سوال بدستور باتی ہے۔
اور عیدائیت پر اسلام کا بیا ایماری قرضہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے وہ عاجز ودر ماندہ ہے۔
تمام اہل علم کا جس میں علاء نصاری بھی شامل ہیں اتفاق ہے کہ ان جس سے کوئی ایک بھی حضرت مسئے کی انجی نہیں ہے اور شاس کا خالص ترجمہ ہے۔
مسئے کی انجیل نہیں ہے اور شاس کا خالص ترجمہ ہے۔

موجودہ چاروں انجیلوں کے متعلق نصاریٰ کے ہاں ایسی کوئی سندیا دستاویز نہیں جس کی بنا پر
وہ یہ کہہ سکیں کدان کی روایات کا سلسلہ یا ان کی تر تیب و تالیف کا زمانہ دھٹرت آج یاان کے
شاگردوں (حواریوں) تک پہنچاہے۔ خود عیسائیت کی فرجی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ بہلی
صدی عیسوی سے چوتھی صدی عیسوی کے اوائل تک عیسائیوں میں اکیس سے زیادہ انجیلیں
الہامی یقین کی جاتی تھیں۔ لیکن 325 و میں 'نایسیا'' کی کونسل نے ان میں سے مرف چارکو
مذیب کرکے باتی کومتر وک اور غیر معتبر قراروے دیا اور یہ 'خاب بھی کسی تاریخی یا علمی بنیاد پر نہیں
بلکہ ایک طرح کی فال نکائی گئی اور اس کو الہامی اشارہ سلیم کرلیا گیا۔ ساری انجیلوں کو ایک تخت پر
بلکہ ایک طرح کی فال نکائی گئی اور اس کو الہامی اشارہ سلیم کرلیا گیا۔ ساری انجیلوں کو ایک تخت پر
بلکہ ایک طرح کی فال نکائی گئی اور اس کو الہامی اشارہ سلیم کرلیا گیا۔ ساری انجیلوں کو ایک آیا۔ ایک ایک پر
ہاتھ دکھا گیا جوز مین پر گرتی جل گئی دہ نامتبول قرار پائی اور جو باقی رہی وہ چیقی کیاب مقدی جمجی

ن ان بقیہ جاروں انجیل میں سب سے قدیم تی کی انجیل تعلیم کی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود نصاری کے قدیم علاء اس بات کے قائل جی کہ بیا تحیل تی اصلی ہیں بلکداس کا ترجمہ ہوائی دیان برائی زبان میں تھی جواب تابیدا ورضائع ہوگئ ہے اور موجودہ ترجمہ کی بارے میں قطعی طور برنییں کہا جا اسکا کہ بیاصل زبان کا ترجمہ ہے جبکہ مترجم کا تام تک معلوم نہیں اور نہ یہ یہ کہ کس ذیا نے میں بیترجمہ ہواہے؟

ورری انجیل مرس کی ہے ، اس کے متعلق مشہور عیما کی عالم بطرس کو ماگ اپی ستاب "مردج الاخبار فی تراجم الا برابر" میں مرش کی سوائے حیات پر لکھتا ہے کہ بیانسلا یہودی لاوی اور پطرس حواری عیسیٰ علیہ السلام کا شاگر د تھا۔ رومیوں نے جب عیسائیت اختیار کرلی توان کے مطالبہ پر بیانجیل تصنیف کی 68ء میں اسکندریہ کے تید خانے میں بت پرستوں کے ہاتھوں قبل ہوا۔

تیری انجیل سینٹ لوقا کی انجیل ہے۔ جس قدراختلاف علاء نصاری میں میں کی انجیل کے بارے میں اختلاف موجود ہے خودلوقا کے انجیل کے بارے میں اختلاف موجود ہے خودلوقا نے اپنی انجیل کی ابتداء میں یہ لکھا ہے کہ یہ انجیل اس نے ٹافیلس کے ساتھ خطود کا بت کی بنا پر لکھی ہے وہ اس کو مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ مسیح کی باتیں جن لوگوں نے کا نوں سے ختمیں انہوں نے ہم تک جس طرح پہنچائی بیں ان کو بہت سے لوگ ہم سے نقل کرد ہے بیں اس لئے میں ضرور کی جھتا ہوں کہ ان کو خود ہی سیح طریقہ پرجمع کردوں تا کہ تم کو حقیقت معلوم ہوجائے میں ضرور کی جھتا ہوں کہ ان کو خود ہی سیح طریقہ پرجمع کردوں تا کہ تم کو حقیقت معلوم ہوجائے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لوقائے حضرت میں کا ذمانہ نہیں پایا۔ نیز علاء نصار کی ہی بیان کرتے ہیں کہ لوقائی انجیل مرش کی انجیل کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کی بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کی بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے بین کہ بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے کے بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے بین کی بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے بین کہ بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے بین کہ بعد وجود میں آئی اور پھرس اور پولوس کے مرنے بین کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کیں ال نویل میں الانہیاء کی بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کی گھرس کی کھرس کے بعد وجود میں آئی کی خود کی کھرس کے بعد وجود میں آئی اور پھرس کی گھرس کی کھرس کی کھرس کی کھرس کے بعد وجود میں آئی کی کھرس کی کھرس کے بعد وجود میں آئی کی کھرس کے کھرس کی کھرس ک

اصل بات بیہ کو اوقا شہرانطا کیہ میں طب کا پیشہ کرتا تھا۔ اس نے حضرت کے کہیں دیکھا اور مسیحیت کو بیٹ پال (بولوں) سے سیکھا اور بیٹ پال کے متعلق سے بات پایے تحقیق کو بیٹی بچک ہے کہ وہ اصلاً متعصب میبودی تھا اور عیسائیت کا بدترین دشمن تصور کیا جاتا تھا وہ نصار کی کے خلاف علی الاعلان اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے تھا گر جب اس نے بدد بھا کہ اس کی ہمرتم ، خلاف علی الاعلان اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے تھا گر جب اس نے بدد بھتا کہ اس کی ہمرتم ، خالفتوں اور رکا دٹوں کے باو جو دمسیحیت ترتی کرتی جارتی ہے اور رو کے نہیں رکی تب اس نے مکر وفریب سے کام لیا اور اچا تک اعلان کیا کہ جھے ایک جیب مجمز ہ مرز دہوا میں بھالت میں حضرت تھا کہ ایک دم اس طرح زمین پرگرا جیسا کہ وکئی گئی میں بچھاڑ دیتا ہے اور ای حالت میں حضرت تھا کہ ایک دم اس طرح زمین پرگرا جیسا کہ وکئی گئی میں بچھاڑ دیتا ہے اور ای حالت میں حضرت تھا کہ ایک دم اس طرح زمین پرگرا جیسا کہ وکئی آئیدہ میں کرتے والوں کے خلاف کوئی اقدام نہ کرتا ہے بی میں اسی وقت حضرت تھی پرایمان لے آیا اور حضرت تیج کے تھم ہے سیجی کوئی اقدام نہ کرتا ہے بی میں اسی وقت حضرت تیج پرایمان لے آیا اور حضرت تیج کے تھم ہے سیجی

دنیا کی خدمت کے لئے ہامور ہوگیا ہوں۔ حضرت کے نے جھے سے فر مایا کہ بیل اوگوں کو کئے کی انجیل کی بشارت سناووں اور اس کے اتباع کی ترغیب دوں۔ چنانچیاس نے آہتہ آہتہ ''کلیسا'' پر ایسا قبضہ کیا کہ دین عیسوی کی اصل صداقتوں کو مٹا کر بدعتوں اور رسومات کا مجموعہ بناڈالا۔ الوہیت کے مثلث مابنیت ، کفارہ کی بدعتوں کو ایجاد کرکے پوری مسجست کو بت پرتی ہیں تبدیل کردیا آئ جو مسجست قائم ہے وہ اس پولوس کی ایجاد کردہ مسجست ہے۔ اس کے بعد کون دعوی کرسکتا ہے کہ پولوس کی ایجاد کردہ مسجست ہے۔ اس کے بعد کون دعوی کرسکتا ہے کہ پولوس کے شاگر دلوقا کی انجیل الہامی انجیل ہے؟ اور مید بھی حقیقت ہے کہ لوقا کی انجیل ہے اور مرقس کی انجیل سے اور مرقس کی انجیل سے اور انہ کی بیس ہے اور انہ کی انجیل سے اور دیکی میں نہیں ہے اور دیکی تعریب ہے اور دیکی تعریب کی تصنیف ہے۔ دواری ہے کہ لوقا کی انجیل ہرگز الہائی نہیں ہے اور دیکی حواری ہے۔

و پھی انجیل ہوخا کی ہے اس کے متعلق نصاری کا عام عقیدہ یہ ہے کہ حضرت میٹ کے محبو برا گرد ہوخاز بدی کی تالیف ہے۔ زبدی حیاد ہوخا کے والد کا نام تفاظیل کے بیت صیدا میں والد دت ہوئی اور حواد کی تعلیہ السلام کا شرف پایا۔ نصاری میں مشہور بارہ حواد ہوں میں سے سب سے زیادہ انہی کو تقدیس وشرف عاصل ہے عیسائی علاء کستے ہیں کہ جس زیانے میں شیر نیطوس اوران کی جماعت اپ عقیدہ کی تشہر کردہی تھی کہ الوہیت می دلیوست می دلیوست می دارت کے اور سیدہ مریم سے قبل وہ عالم وجود میں نہیں تھے۔ بیز مانہ 96ء کا ہے۔ اس وقت پاور یوں اور لاٹ مریم سے قبل وہ عالم وجود میں نہیں تھے۔ بیز مانہ 96ء کا ہے۔ اس وقت پاور یوں اور لاٹ کی دور میں گر کردیں اور جو با تیں دوسری انجیلوں میں پائی جاتی ہیں ان کے سوا کہوں ہو ہو گھیں، خصوصیت سے الوہیت میں کا مشله خرور کسیس تا کہ شیر نیطوس وغیرہ کی جماعت کے قلاف ہمارے ہاتھ مضبوط ہوں۔ تب یو حتا ان کی بات ڈال نہ سکے اور بیا کی تعیل کھنے جو بھی معلوم ہو ہو ہو گھیں، خصوصیت سے الوہیت میں کا مشلہ خرور کسیس تا کہ شیر نیطوس وغیرہ کی جماعت کے قلاف ہمارے ہاتھ مضبوط ہوں۔ تب یو حتا ان کی بات ڈال نہ سکے اور بیا کی گھنے بر مجبور ہوئے گراس کے مقالم بیس بہت ہے تھی علماء بیر حوال کرتے ہیں کہ یو حتا کی انجیل کھنے بر مجبور ہوئے گراس کے مقالم بیس بہت ہے تھی علماء بیر حوال کرتے ہیں کہ یو حتا کی انجیل ہونا کی انہیل یو حتا

كى تصنيف برگزيس بيد مؤلف تقص الانجاء في چندايي مشهورون مورعه مي كيام ايي سي بيس حوالول كرماته لكه بين د

البنان انا جیل کی حیثیت ایک تاریخی کتاب کی بوئی ندکه استه ایک اربی کی حیث این ان انا جیل کی حیث از ان انا جیل ان انا جیل کے غیر البامی ہونے کی بیب بیانا جیل امر بعد جن جن زبانوں جس منقول ہوئیں جیں ان کی عبارات و کھات کی جذا ہو تحظ کی مجمی پرواؤئیں کی تی بلد ایک ہی زبان کے مختلف ایڈ میشنوں اور اشاعتوں شی بہ کشرت افقہ تا اور جنوں کی تبدیلی کی بیشی موجود ہے ۔ ان تح بینات افقی اور معنوی اور تعناد عیان کی تضیافت و تقریحات کو جنگر وسیح مطالعہ کرنا ہوتو مولا تا رحمت اللہ کیرا توی کی کتاب "میزان الحق" اور صفات آئی جائی زادو کی کتاب " افغار تی تا اور صفاتی والحقوق" وارمولا تا آل نبی امروی کی کتاب " افغار تی تا ان الحقاق والحقوق" کی متاب " افغار تی تین الحقاق والحقوق" مطالعہ سے میں معرود از تی این حالی میں ہوجاتی ہی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہوجاتی ہی ہوجاتی ہے۔

الغرض موجودہ چاروں انجیلیں نہ الیامی ہیں شان کے الیامی ہوئے کی گوئی سندہ بورت النا کے مرتبین کے بارے میں تطعی یا بیٹے علم حاصل ہے اور شدّ مائی۔ نیف کی سخین ہے۔ سندوہ ان کے مرتبین کے بارے میں تطعی یا بیٹی علم حاصل ہے اور شدّ مائی۔ نیف کی شخین ہے۔ سندوہ ان کی بار کی دیا ہے۔ والشہ انتخم۔ ازیں بیا کی دیا ہے میں جن کا وجود و نیا ہے مث چکا ہے۔ والشہ انتخم۔ سوال : حضرت میں علیہ السلام کی پیدائش ہے متحق قرآن کر کیا ہے کی حقیقت

کا اظہار کیا ہے؟

جسواب: حضرت سن کی پیدائش ہے متعلق تمام آیات قر آنی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت آخکارا ہوجاتی ہے کہ قر آن حکیم نے حضرت سن کے متعلق یہود کی تفریط اور نصاریٰ کی افراط ووثوں کے خلاف اپناوہ فرض مضی ادا کیا ہے جس کے لئے قر آن حکیم کی دعوت کا ظہور ہوا ہے۔
یہوداور نصاریٰ اس بارے میں قطعاً دو مخالف اور متفادعقیدوں میں جتلا ہوگئے ہتھے۔ یہود کہتے یہ کہ دھزت سن مفتری کا ذب اور شعبہ وباز ہتھے۔نصاریٰ کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خدا ، خدا ہے بین کہ حضرت سن محتال میں خدا کہ جائے۔ یہود کیا اور شعبہ وباز ہتھے۔نصاریٰ کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خدا ، خدا ہے بین کہ حضرت سن مفتری کا ذب اور شعبہ وباز ہتھے۔نصاریٰ کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خدا ، خدا ہے بین کہ حضرت شن خدا کی میں ایک) ہیں۔

قرآن تکیم نے چند لفظوں میں عیسائیوں کے عقید والوہیت مسیح کی الی معاف تر دید کی ہے کہاس سے زیادہ صفائی ممکن تہیں۔

مَاالْمَسِيْحُ بُنُ مَرُيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْخَلَتُ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمَّهُ صِدْيَقَةٌ كَانَا يَأْكُلاَن الطَّعَامَ _ الْآية _ (ما كره آيت:75)

حضرت سنظ کے بارے بھی اگر کوئی یہ معلوم کرنا چاہے کہ ٹی الحقیقت وہ کیا سخے آوان علامات

ہیدا ہوئے ۔ جن کا شجر ہ سنبہ طور پر معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایک انسان سخے ایک عورت کیطن سے

پیدا ہوئے ۔ جن کا شجر ہ نسب تک موجو دہ اور جو انسانی جسم رکھتے سخے وہ ان صفات سے

متصف سخے جو انسان کے لئے مخصوص ہیں وہ سوتے سے کھاتے سے گری سردی محصوص کرتے

سخے، انہیں بھوک پیاس بھی گئی تھی، و کھ در د سے بھی سابقہ پڑتا تھا، خوف وامید بھی طاری ہوتی

مقی، ان کو آزمائش ہیں بھی ڈالا گیا۔ ان سب کے باوجودوہ اللہ کے نبی اور رسول بھی سخے۔

مقی، ان کو آزمائش ہیں بھی ڈالا گیا۔ ان سب کے باوجودوہ اللہ کے نبی اور رسول بھی سخے۔

متریک یا خدا کے بیٹے سے جو کون معقول انسان یہ تصور کرسکتا ہے کہ وہ خود خدایا خدائی ہیں

مریک یا خدا کے بیٹے سے جو کین سے انسانی ذہن کی انتہائی گرائی ہے کہ عیسائی خودا پئی نہ بی مرکبی انہیں خدائی

سے متصف قرار دینے پراصرار کئے چلے جاتے ہیں۔

سے متصف قرار دینے پراصرار کئے چلے جاتے ہیں۔

حقیقت بیہ کہ بہلوگ اس تاریخی اور حقیق کے کائل بی جیمی جوعالم وجود میں خاہر ہوئے سے بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم وگمان سے ایک خیال سے تعیف کر لیااوراس کو خدا بنالیا۔ تَعَالَی اللّٰهُ عَمَّا بُشُو کُونَ ۔اب وہا معرت کی کابغیر باپ کے بیدا ہوتا بہ کی خدا بنالیا۔ تَعَالَی اللّٰهُ عَمَّا بُشُو کُونَ ۔اب وہا معرت کی کابغیر باپ کے بیدا ہوتا بہ کی طرح بھی خدائیت کی دلیل نہیں بن سکتی ۔ کیونکہ ان کی مثال معرت ادم جیسی ہے کہ اللہ تعالی فرح ہوتا معرت کی دائیں میں اور پھرا ہے کھی کہ کن سے وجود بخشا۔اگر بن باپ کے ہوتا معرت مسلح کے اندین میں کے خدا ہونے کی دلیل ہوتو معرت آدم اس کے خدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے وہاں کے خدا ہوئے ہیں۔

إِنَّ مَشَلَ عِيْسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمْ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ (آلَ عَرَاكَ آيت:59)

جینک علیہ السلام کی مثال اللہ کے نزدیک آ دم علیہ السلام جیسی ہے کہ ان کو مٹی ہے بعایا مجرکہااس کو کہ ہوجاوہ ہوگیا۔ 000

صوفيول كامسلك



مآخذومراجع

ووكايس جن سے براوراست بابالواسط

" سيرة الانبياء عليهم السلام"

كرتب والفي من دولي كل ماس كمالاه واور كى بهت كالون ساستفاده كيا كيا ب

- بین الاقوامی واسلامی جغرافیه
- يداكع المستائع (علامدايو كركامان)
 - بزل الحجود في على الى داؤد

-

- تغيير جلالين (علامه سيوطن)
 - تغير قرطبي
- تغيراين جرولمرى (جامع البيان)
- تغيراين كثير (اسامل من كثير الدهني)
 - تغيرفانان
 - تغيردوح المعاني
 - تغير جل
 - تغيرمنلمري
 - تغيرود منود
 - تغير بيان القرآن
 - تغيرمعارف الترآن
 - تغيربغوي
 - زندی ثریب
 - تاريخارض القرآن
 - تاريخاملام

3

- جلالين شريف
- جائ الرندى
- برزالرب

الف

- البوداكوشريف
- ائن اجر ريف
- اخباراكرام باخبارالسيرالحرام
- البدايدوالتهايد (المعيل بن كثيرالدهني)
 - ارض الترآن
 - اع الير
 - الدرالمؤد
 - الني الي
 - السارم أمسلول (طاسبالن جيس)
 - الروش الانف
 - الريق المختوم (مولات منى الرحن)
 - الاملام (خرالدين الركل)
- اصابى تىزالسى براسى جرمسقلال)
 - اصابيل احال السحاب
- اسدالغايدنى معرفة السحابد(اينايرط)

ų

- ينادى تريف
 - 350
- يلوغ الرام من اولة الاحكام
 - بغية الظمأن في اول ما كان
 - بلاغ سين

سنن ابن ماجه
 سنن شائی
 سیرة النی ملی الله علیه وسلم
 سیرت ابن اشام

المالانات

• يرتعلب

• سيرت مغلطا كي

♦ السيرة النوبي

• نرح مج مسلم

• ثرف الكالم

3¢ .

• شرح شرعة الاسلام

• مح البخاري (محمة من اساعل البخاري)

• صحيملم (ملم بن فاح القشيرى)

• صور كن حياة العماب

• سادي

٠ منوة السنوة

الطبيعة بالكسركان (عالم في ع

• طبقات اين اسعد

• خلاصة السير

• خصوصى سيرت فبر (حسن في)

• جد الاسلام (عفرت الوويّ)

5

• نصائل نوى

• نماش كرى

• خلبات مدداس

• دری تغییر

• در مخار (علامه علاء الدين صلقيّ)

• ذخيره معلومات

• وجرو معلومات •

• روح البيان

• روح المعالى

• روش الأنف

• رحمة اللعالمين

• رسول رحمت (مولانا ابوالكلام آزادٌ)

• رحمت عالم (علامه سيدسليمان ندويّ)

رحمة الآمة في اختلاف الائمة

ز

• ژارالوار

الفائفة كاكل (مولانا محرقام نافوقى)

P

- معارف القرآن
 - مكلوة شريف
- مرقاة شرح مكلوة
 - موطالام مالك
 - مكلوة المصاح
 - متدرك ماكم
 - مردن الذب
- منهان السنة النوية (علامداين تيية)
 - مزلة السحاب في القرآن
 - مارئ النوة

ن

- نىائى ئرىيى
- شيم الرياض (علامدفقائي)
 - نساء الانجياء
 - نساوس معرال بين
 - نشرالليب
- نقوش رفت كان (مفتى محرقي عنال)

9

• وقاء الوفا (علام على بن احد اسم وريّ)

٥

- بدايه (علامدير بان الدين)
- بدایت کے چاغ (مولانا محرفیدالرحل)

ی

• اليواتيت والجوامر

خون شہیدے بھی ہے تمت میں پھے موا فنکار کے قلم کی سابی کا ایک بوند

- طري
- طبقات الثانعية الكبرى

3

- عدة القارى شرح بخارى
- مدنوت كاودمال
 - B1506 .
 - مقائدا ملام

Ė

• غياث اللغات

ن.

- في ظلال الترآن (علامدسيدتطب)
 - خالباري
 - فرالالام (احماعن)
- فقرح البلدان (علاما حدالبلادري)

ق

- هم القرآن
- تقسم الانبياء (علامه ابن كثيرً)
- صعى الانباء (علامه ميدالوباب تجارً)
 - قرة العين
 - قلبجرية العرب (فوادترو)

2

- كتزالهمال
- كنزالدقائق
- كاب الريد (الم احدين منبل)
 - كتاب الكيار (طاسد الكيار
 - كارواك ميد
 - كابالاذكار

J

• لائع الدواري